وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

تَيسِيرُ القُرآن

قرآنِ مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

جلد دوم

از سورہ کہف تا سورہ ناس

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات انڈیا

ناشر نورانی مکاتب

www.nooranimakatib.com

وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ

تیسیر القرآن

قرآنِ مجید کی تفسیر کو واضح کرنے والا آسان ترین عام فہم ترجمہ

مع

تشریحی فوائد

ترجمہ پڑھتے جاؤ اور مفہوم سمجھتے جاؤ

جلد دوم

از سورۂ کہف تا سورۂ ناس

از

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

استاذ: جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات، بھارت

ناشر

نورانی مکاتب

تفصیلات

نام کتاب:.................تیسیر القرآن، قرآن مجید کا نہایت آسان ترجمہ (جلد دوم)

مترجم:.................مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

صفحات:.................750

ناشر:.................نورانی مکاتب

کیفیت.................تیسرا تصحیح و اضافہ شدہ ایڈیشن ۲۰۱۹ء

WWW.NOORANI MAKATIB.COM

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا، محمود نگر، ڈابھیل:9558174772

Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔99048,86188 \ 99133,19190

جامعہ دار الاحسان، بارڈولی، سورت، گجرات

جامعہ دار الاحسان، نواپور، نندوربار، مہاراشٹر

نمبر شمار	فہرستِ مضامین	صفحہ

سورة كهف

(المكية)

سورۂ کہف

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں ہیں، سورۂ غاشیہ کے بعد آٹھ (۸) یا (۶۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

فضائل: (۱) جمعہ کے دن پڑھنے سے آٹھ دن تک دجال اور ہر فتنے سے حفاظت ہوتی ہے اور ایک جمعہ سے دوسری جمعہ تک اور مزید تین دن تک کے گناہ معاف ہوجائیں گے اور ایسا نور اس کو دیا جائے گا جو آسمان تک پہنچے گا اور اس کے دل میں ایک خاص نور روشن ہوجاتا ہے۔

(۲) جس نے اس کی دس آیات زبانی یاد کرلی دجال کے فتنے سے اس کی حفاظت ہوگی۔

نوٹ: فتنے مختلف طرح کے ہوتے ہیں: ① عقیدے کا فتنہ، اس سے حفاظت اصحابِ کہف کے واقعہ میں ہے۔ ② مال کا فتنہ، اس سے حفاظت دو باغ والوں کے قصے میں ہے۔ ③ علم کا فتنہ، اس سے حفاظت حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں ہے۔ ④ حکومت کا فتنہ، اس سے حفاظت ذوالقرنین کے واقعہ میں ہے۔

(۳) جس کے سامنے دجال آجائے وہ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔

(۴) جس نے سورۂ کہف کو جمعہ کی رات میں پڑھا تو اس پڑھنے والے اور کعبۃ اللہ کے درمیان پورے علاقے میں ایک نور اس کے لیے روشن ہوجاتا ہے (جس کے ذریعے وہ پڑھنے والا بیت اللہ کے انوار سے مستفیض ہوتا ہے)

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: جو کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو اس سورت کی آیت نمبر (۳۹) ''ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ'' پڑھ لیوے تو نظرِ بد نہیں لگے گی۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: گھر میں داخل ہوتے وقت بھی اس کو پڑھنا چاہیے۔

وھب ابن منبہؒ کے گھر کے دروازے پر ''ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ'' لکھا ہوا تھا۔

بے ادبی نہ ہو اس طرح لکھنا مناسب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: اس سورت کی آخری دو آیتیں: ''**قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا**'' سے اخیر تک رات کو سوتے وقت پڑھ لو اور صبح جتنے بجے اٹھنا ہو اس کی نیت کرلو ان شاء اللہ! اللہ اس وقت آپ کو بیدار کردیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝١ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا
شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا
حَسَنًا ۝٢ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝٣ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝٤ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ
عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَاۗىِٕهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝٥
فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝٦

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جنھوں نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب اتاری اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (کتاب) میں کوئی خامی نہیں رکھی ﴿۱﴾ بالکل ٹھیک (کتاب اتاری) ①؛ تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سخت عذاب آنے والا ہے اس سے (لوگوں کو) ڈرائیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں، نیک کام کرتے ہیں ان کو خوش خبری سنائیں کہ یقینی بات ہے کہ (آخرت میں) ان کے لیے اچھا بدلہ ہے ﴿۲﴾ اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۳﴾ اور تا کہ جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اولاد رکھتے ہیں ان لوگوں کو ڈرا دیں ﴿۴﴾ ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اس (بات) کی کچھ بھی خبر نہیں ہے ② ان کے منہ سے جو بات نکل رہی ہے وہ بڑی بھاری بات ہے، جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں وہ تو جھوٹ ہی ہے ③ ﴿۵﴾ اب (اے نبی!) اس (قرآن) کی بات پر اگر وہ (کافر) ایمان نہ لاویں تو ایسا لگتا ہے کہ ان کے پیچھے افسوس (غم) کر کے (تم) اپنی جان کو گھلا دو گے ④ ﴿۶﴾

---

① قرآن کے ذریعے بندوں کی مصلحتوں کی بھی حفاظت ہے۔ بندے قرآن کی سیدھی راہ پر عمل کر کے کامل بھی بن سکتے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کے پاس اور ان کے باپ دادوں کے پاس کوئی علمی ثبوت (دلیل) نہیں ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ تو بالکل ہی جھوٹ بکتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) آپ خود کو ہلاک کر دو گے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا
عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا
مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١

جتنی بھی چیزیں ہم نے اس زمین پر بنائیں وہ (ہم نے) اس (زمین) کی رونق کے لیے (بنائی) ہیں؛ تا کہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں سے کون زیادہ اچھا عمل کرتا ہے① ﴿٧﴾ اور یقیناً اس (زمین) پر جو کچھ ہے اس کو ہم (قیامت میں) ضرور ایک صاف میدان کرنے والے ہیں ﴿٨﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ کہف اور رقیم والے ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ (زیادہ ہی) عجیب چیز تھے؟② ﴿٩﴾ (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب چند نوجوانوں نے (پہاڑ کی) غار میں پناہ لی③ تو انھوں نے (اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے یوں) کہا کہ: اے ہمارے رب! آپ ہم کو اپنے پاس سے (خاص) رحمت عطا کیجیے④ اور ہمارے اس کام میں ہمارے لیے بھلائی کا سامان مہیا کر دیجیے⑤ ﴿١٠﴾ پس ہم نے ان کے کانوں پر تھپکی دے کر کئی سالوں تک غار میں سُلائے رکھا⑥ ﴿١١﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے یہاں عمل کا حسن مطلوب ہے۔

② رقیم سے کیا مراد ہے:

[١] رقیم مرقوم کے معنیٰ میں ہے، ان سب نوجوان کے نام ایک تختی پر لکھ کر غار کے دروازے پر وہ لگا دیے تھے۔ [٢] جس پہاڑ کے غار میں وہ سوئے تھے اس پہاڑ کے نیچے ایک وادی تھی اس کا نام رقیم ہے۔

[٣] یہ غار جس پہاڑ میں تھا اسی پہاڑ کا نام رقیم تھا [٤] غار میں جانے سے پہلے جس شہر میں یہ نوجوان رہتے تھے اس شہر کا نام رقیم تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) جب چند نوجوان (پہاڑ کی) غار کی طرف پہنچے۔

④ آیت میں رحمت سے مراد ہے مقصد کا حاصل ہو جانا (ایمان اور دین کی سلامتی سب سے بڑا مقصد تھا) اور ''وھیئی لنا من أمرنا'' سے مراد ہے کہ مقصد کو حاصل کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے وہ ہم کو عطا فرما دے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) ہمارے لیے ہمارے کام میں صحیح رہنمائی کا سامان مہیا کر دیجیے۔ (تیسرا ترجمہ) ہماری اس صورتِ حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔ ⑥ بہت سی مرتبہ نیند گناہوں سے حفاظت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ ع
نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ
قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا
شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ
فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾

پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھایا (یعنی جگادیا)؛ تاکہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کس نے (غار میں) رہنے کی مدت زیادہ یاد رکھی① ﴿۱۲﴾
ہم تم کو ان (غار میں سونے والوں) کا واقعہ صحیح (تحقیقی) سناتے ہیں② یقینی بات ہے کہ وہ (غار میں سونے والے) چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے، اور ہم نے ان کو ہدایت میں خوب ترقی دی تھی③ ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا④ (یہ اس وقت ہوا) جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو کہنے لگے: ہمارے رب تو آسمان و زمین کے رب ہیں، ہم تو ہرگز اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر کسی اور معبود کی عبادت نہیں کریں گے، اگر ہم ایسا کریں تو ہم عقل سے دور کی (لغو) بات کہیں ﴿۱۴﴾ یہ جو ہماری قوم کے لوگ ہیں انھوں نے⑤ اس (ایک رب) کو چھوڑ کر (دوسرے) معبود بنا رکھے ہیں، وہ ان (معبودوں کے صحیح ہونے) پر کوئی کھلی دلیل کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھے؟ ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تاکہ ہم (اس بات کو) جان لیویں کہ (سونے والوں ہی) دونوں فریق میں سے کون سونے کی مدت کو زیادہ صحیح شمار کرتا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) کس نے ان کے قیام کی مدت کو یاد رکھا۔ اس صورت میں ''اَحْصیٰ'' اسمِ تفضیل نہیں؛ بلکہ ماضی ہے② کوئی بھی واقعہ ہو، صحیح سنانا چاہیے، من گھڑت کہانیاں بیان نہ کریں اور واقعہ تحقیقی ہو، سنے سنائے، بغیر سر اور پیر کے واقعات بیان نہ کرے اور واقعہ جیسا ہو ویسا ہی بیان کرے، اپنی طرف سے اس میں مرچ مسالے نہ لگاوے۔③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے ان کو ہدایت میں خوب بڑھایا تھا (یعنی ایمان میں ترقی دیکر ولایت کا درجہ دیا)۔
④ دین کا کام کرنے والوں کے قلوب میں آپسی ربط بہت ضروری ہے، اتحادِ قلوب، وحدتِ عمل، نہجِ صحیح کامیابی کے بنیادی شرائط میں سے ہیں۔⑤ (دوسرا ترجمہ) انھوں نے یعنی ہماری قوم کے لوگوں نے۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا۝۱۶ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ
كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ
ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا
ع مُّرْشِدًا۝۱۷ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ
فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا۝۱۸ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ

اور (اے ساتھیو!) جب تم نے ان (قوم کے لوگوں) سے اور وہ (قوم کے لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن معبودوں کی عبادت کرتے ہیں ان سے جدائی اختیار کر لی تو چلو تم اس غار میں پناہ لے لو، تمھارے رب تمھارے لیے اپنی رحمت پھیلا دیں گے اور تمھارے لیے تمھارے کام میں سہولت کا سامان مہیا کر دیں گے ﴿۱۶﴾ اور تو سورج کو دیکھے گا کہ جب وہ طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے دائیں طرف ہٹ کر نکل جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں طرف (سے ہٹ کر) کترا کر چلا جاتا ہے اور وہ لوگ اس (غار) کے کشادہ حصے میں (سوئے ہوئے) تھے، یہ اللہ تعالیٰ کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں وہی ہدایت پاجاتا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کریں تو تم کو کوئی اس کی مدد کر کے راستہ بتانے والا نہیں ملے گا① ﴿۱۷﴾

اور تو ان کو (دیکھ کر) یہ سمجھے گا کہ وہ جاگتے ہیں؛ حالاں کہ وہ سوئے ہوئے تھے اور ہم ان کو دائیں اور بائیں کروٹ بدل دیتے ہیں اور ان کا کُتّا چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ (یعنی آگے والے پیر) پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا، اگر تو ان (اصحابِ کہف) کو جھانک لیتا تو پیٹھ پھرا کر بھاگ لیتا اور تجھ میں ان کی دہشت بھر جاتی ﴿۱۸﴾ اور (جس طرح ہم نے ان کو لمبا زمانہ سلایا تھا) اسی طرح ہم نے ان کو اٹھایا؛ تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں،

---

①(دوسرا ترجمہ) تو اس کے لیے کوئی دوست راستہ بتانے والا ہرگز تم کو نہیں ملے گا۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى
طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ
يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾
وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ

ان (اصحابِ کہف) میں سے ایک نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ: تم (غار میں) کتنی مدت
(سوئے) رہے؟ تو دوسروں نے جواب دیا: ہم ایک دن یا اس سے کچھ کم (نیند میں سوئے) رہے
ہوں گے، دوسروں نے کہا: تمھارے رب ہی خوب جانتے ہیں تم جتنی دیر اس حالت میں رہے، اب
اپنے میں سے کسی ایک (ساتھی) کو یہ چاندی کا سکہ لے کر تم شہر بھیجو① وہ جا کر دیکھے (یعنی تحقیق
کرے) کہ کون سا کھانا عمدہ (یعنی حلال، پاکیزہ) ہے② پھر اس میں سے کچھ کھانا تمھارے لیے
لے آئے اور یہ کام ہوشیاری سے کرے اور کسی کو تمھاری خبر نہ ہونے دے ﴿۱۹﴾ کیوں کہ اگر قوم
(کے لوگوں) کو تمھاری خبر جو ہوگئی تو تم کو وہ لوگ پتھر مار کر مار ڈالیں گے یا تم کو اپنے دین میں واپس
آنے کے لیے مجبور کر دیں گے اور ایسا جو ہوا تو تم کو کبھی فلاح نہیں مل سکے گی ﴿۲۰﴾ اور (جس طرح
ہم نے ان کو سلا کر پھر اٹھایا) اسی طرح ہم نے ان کی خبر ان (یعنی اس زمانے کے لوگوں) پر ظاہر
کر دی؛ تا کہ وہ لوگ یقین کر لیویں اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور یہ کہ قیامت
(تو آنے ہی والی ہے) اس میں کوئی شک نہیں ہے (پھر وہ وقت بھی آیا کہ) جب وہ (اس زمانے کے)
لوگ ان (اصحابِ کہف) کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے، سو کچھ لوگوں نے کہا کہ: ان پر ایک
عمارت بنا دو، ان کے رب ان (کے حالات) کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں،

---

① دینی اسفار میں اپنے ضروری اخراجات کا خود نظم کریں، اسبابِ طعام کا نظم کریں۔
② آج کے حالات میں تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی کہ حلال کی تحقیق کر لی جائے۔

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ
رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ
سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ
ع فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ
رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

جن کا کام غالب تھا① کہنے لگے: ہم ضرور ان پر ایک مسجد بنائیں گے ﴿۲۱﴾ کچھ لوگ تو (ان کہف والوں کا قصہ بیان کرتے وقت) یوں کہیں گے کہ: وہ (اصحابِ کہف) تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ ایسا کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) پانچ تھے (اور) چھٹا ان کا کتا تھا، سب اٹکل کے تیر چلانے کی باتیں ہیں② اور کچھ لوگ تو یوں کہیں گے کہ وہ (اصحابِ کہف) سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا، آپ کہو کہ: ان کی (صحیح) تعداد تو میرے رب ہی جانتے ہیں، ان (کی صحیح تعداد) کا تھوڑے لوگوں کے سوا کسی کو پورا علم نہیں ہے، سو سرسری بات کے سوا ان کے بارے میں زیادہ بحث نہ کریں اور ان کے متعلق لوگوں میں سے کسی سے پوچھ تاچھ نہ کریں③ ﴿۲۲﴾

اور تم (اے نبی!) کسی بھی کام کے بارے میں ایسا نہ کہا کرو کہ: میں یہ کام آئندہ کل کر دوں گا ﴿۲۳﴾ ہاں! (یوں کہو کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو (کر دوں گا)④ اور جب کبھی (ان شاء اللہ کہنا) بھول جاؤ تو (یاد آنے پر) اپنے رب کو (ان شاء اللہ کہہ کر)⑤ یاد کر لیا کرو اور یوں کہہ دو کہ: مجھے امید ہے کہ میرے رب (نبوت کی دلیل کے طور پر) اس (کہف والے نوجوانوں کے واقعے) سے بھی زیادہ ہدایت میں قریب کی بات مجھے بتلاویں گے ﴿۲۴﴾

---

① یعنی جن کو حکومت حاصل تھی۔ ②(دوسرا ترجمہ) بغیر دیکھے نشانے پر تیر پھینکنا ہے (تیسرا ترجمہ) بغیر تحقیق بات ہانک رہے ہیں۔ ③جس سوال کا تعلق کسی عمل یا عقیدے کے متعلق نہ ہو اس میں فضول بحث نہ کریں۔
④ یعنی ان شاء اللہ کہہ دیا کرو۔ ⑤ اللہ تعالیٰ چاہے تو کر لوں گا۔

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ
لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۡ وَّلَا
يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ ڟ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ ع

وہ (اصحابِ کہف) اپنے غار میں تین سو اور اس کے اوپر نو سال زیادہ (سوتے) رہے ﴿۲۵﴾ (اور کوئی آدمی یہ بات نہ مانے اور بحث کرے تو اس کو یہ) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی ان کے (غار میں) رہنے (کی مدت) کو زیادہ جانتے ہیں، اسی (اللہ تعالیٰ) کے علم میں آسمانوں اور زمین کی غیب کی بات ہے، کیسا ہی عجیب دیکھتے ہیں، کتنا ہی عجیب سنتے ہیں، ان (بندوں) کا اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۲۶﴾ (اے نبی!) تم پر تمھارے رب کی طرف سے وحی کے ذریعے جو کتاب بھیجی گئی اس کو پڑھ کر سناتے رہو، اس (اللہ تعالیٰ) کی باتوں کو کوئی نہیں بدل سکتا اور اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی (چھپنے کی) پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی① ﴿۲۷﴾ جو لوگ صبح شام اپنے رب کی عبادت کیا کرتے ہیں②(اور) وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہیں③ تم اپنے آپ کو پابندی (یعنی استقامت) کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ رکھو، دنیاوی زندگی کی رونق کی تلاش میں تمھاری آنکھیں ایسے (مفلسین) لوگوں سے ہٹ نہ جاویں اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل رکھا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہے اور جس کا معاملہ حد سے نکل چکا ہو ایسے آدمی کا کہنا نہ مانیے ﴿۲۸﴾

---

① یعنی بالفرض اگر آپ نے ان بڑے کافر لوگوں کی دل جوئی اس طرح سے کی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم چھوٹ جائے تو اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کوئی پناہ کی جگہ تم کو نہیں مل سکتی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پکارتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ صبح شام اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں یا اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ
نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي
الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع

اور تم کہہ دو کہ: سچا دین تو تمھارے رب کی طرف سے آچکا ہے، اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے وہ کافر رہے، یقینی بات ہے کہ ہم نے ظالموں (کافروں) کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے کہ اس کی قناتیں (لپٹیں) ان (کافروں) کو گھیرے میں لے لیں گی اور اگر وہ (کافر) لوگ (پیاس کی) فریاد کریں گے تو ان کی فریاد کے جواب میں ایسا پانی دیا جائے گا جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا① جو (ان کے) چہرے کو بھون ڈالے گا، وہ کیسا ہی برا پانی ہے اور وہ (جہنم) کیسی ہی بری آرام کی جگہ ہے ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو یقیناً جو بھی اچھی طرح عمل کرے ہم اس کا ثواب ضائع نہیں کریں گے ﴿۳۰﴾ ان ہی لوگوں کے لیے ہمیشہ بسنے کے باغات ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن ان کو وہاں پہنائے جائیں گے② اور ہرے رنگ کے باریک اور موٹے ریشمی کپڑے (اس جنت میں) پہنیں گے ان (باغوں) میں اونچے تختوں پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے (جنت) کتنا ہی بہترین بدلہ ہے اور وہ (جنت) کتنی ہی حسین آرام کی جگہ ہے ﴿۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (تیسرا ترجمہ) پیپ کی طرح ہوگا۔

② بہ طورِ اعزاز و اکرام مردوں کو کنگن پہنائے جائیں گے، گویا یہ بھی وہاں ایک طرح شاہی اعزاز کا سامان ہوگا، آج کے کہے جانے والے ترقی کے دور میں مرد بھی فیشن کے طور پر ہاتھوں میں اس طرح کی چیزیں پہنتے ہیں وہ ناجائز ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ
وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا
خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّأَعَزُّ
نَفَرًا ﴿٣٤﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ أَظُنُّ
السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾

اور تم ان (لوگوں) کے سامنے دو آدمیوں کی ①مثال (یعنی حالت) بیان کرو جن میں سے ایک کو (جو بد دین تھا) ہم نے انگور کے دو باغ دیے تھے اور ان دونوں (باغوں) کو چاروں طرف سے ہم نے کھجور کے درخت سے گھیر لیا تھا اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے کھیتی لگا رکھی تھی ﴿۳۲﴾ وہ دونوں باغ (پورا پورا) پھل دیتے تھے اور پھل لانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتے تھے اور ہم نے ان دونوں (باغوں) کے درمیان نہر جاری کر رکھی تھی ﴿۳۳﴾ اور اس (آدمی) کے پاس (اور بھی بہت سے) پھل (مال و دولت) تھے تو وہ (ایک دن) اپنے (دوسرے دین دار) ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میرے پاس مال و عزت والے لوگوں کا جتھا تجھ سے زیادہ ہے ﴿۳۴﴾ اور وہ اپنی جان پر ظلم (یعنی کفر) کرتے ہوئے اپنے باغ میں داخل ہوا اور کہنے لگا کہ: میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کبھی یہ (باغ) برباد ہوگا②﴿۳۵﴾ اور میرا خیال یہ ہے کہ قیامت کبھی نہیں آئے گی اور اگر (بالفرض) کبھی مجھے اپنے رب کے پاس لوٹایا بھی گیا③ تو اس سے بھی اچھی جگہ ملے گی ﴿۳۶﴾ اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ: کیا تو اس ذات کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا④ پھر نطفے سے (بنایا) پھر تجھ کو پورا (صحیح سالم) آدمی بنا دیا ﴿۳۷﴾

---

① جن میں آپس میں دوستی یا رشتے داری تھی۔ ② (دوسرا ترجمہ) میرا تو خیال نہیں ہے کہ یہ باغ (میری زندگی میں) کبھی بھی برباد ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) واپس لے جایا بھی گیا۔ ④ اول انسان حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے یا انسان جو غذا کھاتا ہے اس سے منی بنتی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے اور غذا زمین میں اگتی ہے۔

لٰكِنَّا۟ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ
اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ
خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾ اَوْ
يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ
عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ
اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾

لیکن (میں تو یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ) وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں اور میں میرے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ﴿۳۸﴾ اور جب تو تیرے باغ میں داخل ہو رہا تھا تو تو نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں ہے، اگر تجھے میرے بارے میں یہ نظر آرہا ہے کہ میرا مال اور میری اولاد تجھ سے کم ہے ﴿۳۹﴾ تو مجھے میرے رب سے امید ہے کہ مجھ کو تیرے باغ سے بہتر (باغ دنیا یا آخرت میں) عطا کرے اور اس (تیرے باغ) پر آسمان سے کوئی سخت آفت بھیج دیوے جس سے وہ (باغ) ایک صاف چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ﴿۴۰﴾ یا اس (باغ) کا پانی (زمین میں) اتنا نیچے اتر جاوے کہ پھر تم اس کو کسی طرح بھی تلاش کر کے نہ لاسکو① ﴿۴۱﴾ اور (پھر ایسا ہوا کہ) اس کے (سارے) پھلوں کو عذاب نے گھیرے میں لے لیا، پھر جو مال اس نے اس (باغ کو بنانے) میں خرچ کیا تھا اس پر صبح کو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اور اس باغ کی یہ حالت ہوئی کہ اپنی ٹٹیوں پر وہ گرا پڑا ہوا تھا اور وہ کہنے لگا کہ: کاش کہ میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ﴿۴۲﴾ اور اس کو کوئی ایسی جماعت نہیں ملی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اس قابل تھا کہ) بدلہ لیوے② ﴿۴۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) تو اس کو دوبارہ نکالنے کی کوشش بھی نہ کرسکے۔

② (دوسرا ترجمہ) خود پر آنے والی تکلیف کا دفاع کرسکے۔

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝۴۴ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ ع
الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۴۵ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝۴۶ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ
الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۴۷

ایسے ہی موقع پر (انسان کو پتہ چلتا ہے کہ) مدد کرنے کا سارا اختیار سچے اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے ①، وہی (اللہ تعالیٰ) بہتر ثواب دیتے ہیں اور (دنیا میں بھی) بہتر انجام دکھاتے ہیں ﴿۴۴﴾

تم ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال (یعنی حالت) بیان کردو، اس پانی کی طرح ہے جو ہم نے آسمان سے اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعے زمین کا سبزہ (نباتات) خوب گھنا (یعنی گنجان) ہوگیا، پھر وہ (سبزہ خشک ہوکر) ایسا ریزہ ریزہ ہوگیا کہ ② اس کو ہوائیں اڑالے جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مکمل قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں ③ وہ تمھارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں اور امید وابستہ کرنے کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ④ ﴿۴۶﴾ اور (اس دن کا فکر رکھو کہ) جس دن ہم (تمام) پہاڑوں کو چلائیں گے اور تو زمین کو دیکھے گا کہ کھلی پڑی ہے ⑤ اور ہم ان سب لوگوں کو جمع کریں گے اور ہم ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے ﴿۴۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مدد کرنا تو اللہ تعالیٰ برحق ہی کا کام ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایسا چورا چورا ہوجاتا ہے۔

③ الباقیات الصالحات سے مراد: (۱) لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ أکبر، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلي العظیم، یہ کلمات پڑھنا (۲) پانچ وقت کی نماز (۳) مطلقاً اعمالِ صالحہ (۴) اعمالِ صالحہ کی نیت اور ارادہ جس پر اعمال کا قبول ہونا موقوف ہے (۵) نیک لڑکیاں بھی باقیات الصالحات سے مراد ہیں۔

④ (دوسرا) وابستہ کرنے کے لیے بھی بہتر ہے (یعنی اعمالِ صالحہ سے جو امید قائم ہوتی ہے وہ آخرت میں ضرور پوری ہوگی)

⑤ (دوسرا ترجمہ) کھلا میدان ہے۔ اور اس میں زمین سپاٹ ہوگی جو پوشیدہ چیزیں ہیں وہ سامنے آجاویں گی۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ ؗ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ
نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ
وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ
وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا ع ۱۸
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ
وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾

اور وہ تمھارے رب کے پاس ① صف باندھ کر پیش کیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) پکی بات یہ ہے کہ جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا ② اسی طرح تم ہمارے سامنے (حاضر ہو کر) آئے (اس سے الٹا) بلکہ تم تو (دنیا میں) یہ سمجھتے تھے کہ ہم تمھارے لیے وعدے کا کوئی وقت ہی مقرر نہیں کریں گے ﴿۴۸﴾ اور کتاب (یعنی اعمال نامہ) رکھ دی جائے گی، سو (اس وقت) تم مجرموں کو دیکھو گے کہ وہ اس (کتاب) میں لکھی ہوئی باتوں سے ڈرتے ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: ہائے ہماری بربادی! یہ کیسی کتاب (یعنی اعمال نامہ) ہے کہ اس نے کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا پورا احاطہ نہ کر لیا ہو اور وہ اپنا تمام کیا ہوا سامنے موجود پائیں گے ③ اور تمھارے رب کسی پر ذرا بھی ظلم نہیں کریں گے ﴿۴۹﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ: آدم کے سامنے سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، وہ (ابلیس) تو جنات (کی قسم) میں سے تھا، چناں چہ اس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اس (نافرمان) کو اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر (اپنا) دوست بناتے ہو؟ ④ حالاں کہ وہ سب تمھارے دشمن ہیں، ظالموں کو (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کی دوستی کا) کیسا ہی برا بدلہ ملا ہے ﴿۵۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنے رب کے سامنے۔ ② ننگے بدن ننگے پیر ختنہ کی چمڑی کے ساتھ اور پیشی انفرادی ہوگی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب سامنے موجود پائیں گے۔
④ شیطان کی حقیقی اولاد اور اس کے جیسے صفات والے دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ ع
كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

آسمانوں اور زمین کے بناتے وقت میں نے ان (شیاطین) کو بلایا نہیں تھا① اور نہ تو خود ان کو بناتے وقت (میں نے ان کو حاضر کیا تھا)② اور میں ایسا (عاجز و کمزور) نہیں ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) مدد کرنے والا بناؤں ﴿۵۱﴾ اور اس دن (کو یاد کرو جب) وہ (اللہ تعالیٰ مشرکوں سے) کہیں گے: جن کو تم میرا شریک سمجھا کرتے تھے ان کو پکارو، تب وہ (کافر لوگ) ان (بتوں) کو پکاریں گے؛ لیکن وہ (شریک) ان (کافروں) کو کوئی جواب ہی نہیں دیں گے اور ہم ان (کافروں اور ان کے شریکوں) کے درمیان ایک (مہلک) آڑ حائل کر دیں گے③ ﴿۵۲﴾ اور مجرم لوگ آگ کو دیکھ لیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ ان کو اس میں گرنا ہی ہے اور وہ (مجرم لوگ) اس (آگ) سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پاویں گے④ ﴿۵۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے (فائدے کے) لیے ہر طرح کے (عمدہ) مضامین الگ الگ انداز سے بیان کیے⑤ اور (یہ) انسان تو ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا واقع ہوا ہے⑥ ﴿۵۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) حاضر نہیں کیا تھا۔ ②یعنی ایک کو پیدا کرنے کے وقت دوسرے کو نہیں بلایا۔
③یعنی کافروں اور ان کے باطل خداؤں کے درمیان آگ کی وسیع خندق حائل کر دی جائے گی۔ مَوْبِقًا جہنم کا ایک درجہ یا وادی کا نام بھی ہے۔ ④(آگ سے) پھرنے کا راستہ نہیں پاوینگے۔
⑤(دوسرا ترجمہ) پھرا پھرا کے بیان کیے (تیسرا ترجمہ) پھیر پھیر کر آیتیں بیان کی (یعنی ایک ہی مضمون کو دوہرا دوہرا کر کے بیان کیا (چوتھا ترجمہ) مختلف انداز سے۔
⑥(دوسرا ترجمہ) انسان جھگڑنے میں سب سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ
اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى
الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

جب ان (لوگوں) کے پاس ہدایت آچکی تو ان (لوگوں) کو ایمان لانے سے اور اپنے رب سے استغفار کرنے سے صرف اس بات نے روکا کہ پچھلے لوگوں جیسے (ہلاکت کے) واقعات ان کو بھی پیش آجائیں یا (آخرت کا) عذاب ان کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے① ﴿۵۵﴾ ہم رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے رہے کہ (ایمان والوں کو) خوش خبری دیویں اور (کافروں کو) ڈرائیں اور (یہ) کافر لوگ جھوٹا جھگڑا کھڑا کرتے ہیں②: تاکہ اس کے ذریعے سے حق کو ڈگمگا دیویں③ اور ان (کافروں) نے میری آیتوں کو اور جس (عذاب) سے ان کو ڈرایا گیا ہے اس کو مذاق بنا رکھا ہے ﴿۵۶﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے سے نصیحت کی گئی④ اس نے تو ان (آیتوں) سے منہ پھیر لیا اور اپنے ہاتھ کے (پہلے کے) کیے ہوئے (برے کاموں) کو بھول گیا⑤ حقیقت یہ ہے کہ (ان کے برے کاموں کی وجہ سے) ہم نے ان کے دلوں کے اوپر پردے ڈال دیے جس کی وجہ سے وہ اس (قرآن) کو سمجھتے نہیں ہیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے⑥ اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تب بھی وہ صحیح راستے پر ہرگز نہیں آئیں گے ﴿۵۷﴾

---

① کیا اس وقت ایمان لائیں گے؟ حالاں کہ اس وقت کا ایمان فائدہ نہیں دے گا۔ قُبُلًا کا دوسرا معنیٰ ہے قِسم قِسم کا عذاب۔
② (دوسرا ترجمہ) یہ کافر لوگ باطل کا سہارا لے کر جھگڑا کرتے ہیں۔
③ حق کو مٹانے کی کوشش اور حق والوں کو ڈگمگا دینے کی سازش۔
④ (دوسرا ترجمہ) سمجھایا گیا۔ ⑤ برے کاموں کو بھی بھول گیا اور اس کے انجام کو بھی بھول گیا۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ان کے کانوں میں ثقل پیدا کر دیا ہے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ
لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا
لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ ع
اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ
سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾

اور تمھارے رب تو بہت معاف کرنے والے ہیں (بڑی) رحمت والے ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگ جاتے تو فوراً ہی ان پر عذاب بھیج دیتے؛ لیکن ان کے لیے (عذاب کا) ایک وقت مقرر ہے جس (عذاب) سے بچنے کے لیے ان کو کوئی پناہ کی جگہ نہیں ملے گی ﴿۵۸﴾ اور یہ سب بستیاں ہیں جب (وہاں کے رہنے والوں نے) ظلم (یعنی کفر) کیا تو ہم نے ان (بستیوں) کو تباہ کر دیا اور ان کو ہلاک کرنے کا ہم نے ایک وقت مقرر کیا تھا ﴿۵۹﴾

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے نوجوان خادم (شاگرد: حضرت یوشع علیہ السلام) سے کہا: میں اس وقت تک اپنا سفر برابر جاری رکھوں گا جب تک کہ دو سمندر کے ملنے کی جگہ (سنگم) پر نہ پہنچ جاؤں یا برسوں تک چلتا ہی رہوں گا① ﴿۶۰﴾ پھر جب وہ دونوں (یعنی موسیٰ علیہ السلام اور ان کے نوجوان شاگرد) دو سمندر کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو دونوں اپنی مچھلی بھول گئے② اور اس (مچھلی) نے دریا میں سرنگ (جیسا) راستہ بنالیا ﴿۶۱﴾ پھر جب وہ دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ: ہمارے پاس ہمارا ناشتہ لاؤ، سچی بات ہے کہ ہم نے اپنے اس سفر میں (تھکن کی) بڑی تکلیف اٹھائی ہے ﴿۶۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) یا لمبے زمانے تک چلتا ہی رہوں گا۔
نوٹ: یہ علم کی طلب کا حال ہے، مقصد کا حصول سامنے ہو، چاہے وقت کتنا ہی لگ جائے۔
② خدام اور رفقا کا مفوضہ کام بھول جانا ایک قدیم زمانے سے چلا آتا ہوا سلسلہ ہے۔

قَالَ اَرَءَيۡتَ اِذۡ اَوَيۡنَاۤ اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ وَمَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ
اَنۡ اَذۡكُرَهٗ‌ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ‌ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ‌ ‌ۖ فَارۡتَدَّا عَلٰٓى
اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۙ ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ
لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ
اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ
سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾

اس (خادم) نے کہا: کیا آپ نے وہ (عجیب) بات دیکھی جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے، سو میں مچھلی (کی عجیب حالت آپ سے ذکر کرنا) بھول گیا اور (آپ سے) اس (مچھلی) کا ذکر کرنا مجھ کو صرف شیطان ہی نے بھلا دیا اور اس (مچھلی) نے تو بڑے عجیب طریقے سے سمندر میں اپنا راستہ کرلیا تھا ﴿۶۳﴾ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اسی بات کو تو ہم چاہتے تھے① پھر وہ دونوں اپنے قدم کے نشان دیکھتے ہوئے واپس پھرے ﴿۶۴﴾ تو ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پالیا جن کو ہم نے اپنے پاس سے (خصوصی) رحمت سے نوازا تھا اور ہم نے اپنے پاس سے ایک (خاص) علم ان کو سکھایا تھا ﴿۶۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ: کیا میں اس غرض سے تمھارے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ جو فائدہ والا علم آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ حصہ آپ مجھ کو بھی سکھا دیویں؟ ﴿۶۶﴾ تو (خضر علیہ السلام نے) جواب دیا کہ: (مجھے) یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ رہ کر کے بالکل صبر نہیں کرسکو گے ﴿۶۷﴾ اور جن باتوں کی آپ کو پوری طرح جان کاری نہیں ہے آپ اس پر کیسے صبر کر سکتے ہیں؟ ﴿۶۸﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان شاء اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے) آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے② اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا ﴿۶۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (جس جگہ وہ مچھلی زندہ ہو) اسی جگہ کو تو ہم تلاش کر رہے تھے۔

② طالب صابر ہو اور قوانین کی خلاف ورزی نہ کرے، حضرت موسیٰ علیہ السلام باری تعالیٰ کی صفت کلام کے مظہر کلیم اللہ تھے، پھر بھی اپنی طبیعت اور وصف کے خلاف شرط منظور کرلی یہ ہے سچی طلبِ علمی۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۠ ﴿۷۰﴾ فَانْطَلَقَا ۥ حَتّٰۤی اِذَا رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ۥ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

خضر (علیہ السلام) نے کہا کہ: میرے ساتھ رہنا ہے تو جب تک میں خود ہی آپ سے کسی بات کا تذکرہ شروع نہ کروں آپ مجھ سے (سامنے سے) کسی بھی چیز کے بارے میں سوال نہ کریں ﴿۷۰﴾

سو وہ دونوں (یعنی موسیٰ اور خضر علیہما السلام) چلے① یہاں تک کہ جب یہ دونوں (چلتے چلتے آگے جا کر) کشتی میں سوار ہوئے (تو تختہ توڑ کر) خضر (علیہ السلام) نے اس (کشتی) میں سوراخ کر ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ارے کیا آپ نے اس (کشتی) میں سوراخ کر دیا؛ تاکہ ان (سب کشتی والوں) کو ڈبو دیویں؟ یہ تو آپ نے عجیب② کام کیا ﴿۷۱﴾ (خضر علیہ السلام نے) کہا: کیا میں نے (آپ سے) کہا نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کرسکو گے؟ ﴿۷۲﴾ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: مجھ سے جو بھول ہو گئی اس پر میری گرفت نہ کیجیے اور میرے (علم حاصل کرنے کے) کام کو زیادہ مشکل مت بناؤ ﴿۷۳﴾ پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ جب دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس خضر (علیہ السلام) نے اس (لڑکے) کو قتل کر ڈالا تو موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: ارے کیا آپ نے ایک پاکیزہ③ جان کو مار ڈالا؟ جب کہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی، پکی بات ہے کہ تم نے بڑا بُرا کام کیا ﴿۷۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) دونوں روانہ ہوئے۔
② (دوسرا ترجمہ) انوکھا، خوفناک، بھاری چیز۔
③ یعنی بے گناہ یا بے قصور۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۭ بَعۡدَهَا
فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ‌ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ
اسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ فَاَقَامَهٗ‌ؕ
قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَـتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ‌ۚ سَاُنَبِّئُكَ
بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعْ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى
الۡبَحۡرِ فَاَرَدْتُّ اَنۡ اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا﴿۷۹﴾

خضر (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ (رہ کر) ہرگز صبر نہیں کر سکتے؟ ﴿۷۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اس (سوال) کے بعد بھی آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھنا، بیشک آپ میری طرف سے عذر (قبول کرنے) کی (انتہائی) حد کو پہنچ گئے ہو ﴿۷۶﴾ پھر دونوں (آگے) روانہ ہو گئے، یہاں تک کہ جب یہ دونوں ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو اس گاؤں والوں سے کھانا طلب کیا، تو ان گاؤں والوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا تو دونوں کو اس (بستی) میں دیوار ملی جو گرنا ہی چاہتی تھی① تو اس (خضر علیہ السلام) نے اس (دیوار) کو سیدھا کھڑا کر دیا، موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس (دیوار کو سیدھا کھڑا کرنے) پر اجرت لے لیتے② ﴿۷۷﴾ (اس پر) خضر (علیہ السلام) نے کہا: (اب) یہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی کا وقت آ گیا، اب میں تم کو ان چیزوں کی (صحیح) حقیقت بتا دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہیں ہو سکا ﴿۷۸﴾ وہ جو کشتی تھی وہ (چند) غریب آدمیوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری (یعنی محنت) کرتے تھے تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ اس (کشتی) میں عیب پیدا کروں (اس لیے کہ) ان کے آگے ایک (ظالم) بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین کر لے لیا کرتا تھا ﴿۷۹﴾

① گرنے ہی والی تھی۔ ② مہمان مسافر کی جو خدمت نہ کرے، طلب کے باوجود توجہ نہ دیوے ایسے لوگوں کی اصلاح کے لیے اجرت طلب کرنا یہ بھی ایک اخلاقی بات تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذہن میں آئی، دوسری طرف یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کے لیے بلا اجرت خدمت کا اخلاقی پہلو حضرت خضر علیہ السلام کے سامنے تھا۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ
فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ
اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ
مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ
مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾

اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ دونوں ایمان والے تھے، سو ہم کو اس بات کا ڈر ہوا کہ وہ ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو (زبردستی کر کر کے) سرکشی اور کفر میں پھنسا دے گا ﴿٨٠﴾ ہم کو یہ منظور ہوا کہ ان (ماں باپ) کے رب ان کو (ایسی اولاد) دیویں جو پاکیزگی (یعنی دین) میں اس (مقتول لڑکے) سے بہتر ہو اور (ماں باپ سے) شفقت ① کرنے میں بڑھ کر ہو ﴿٨١﴾ وہ جو دیوار تھی وہ شہر میں رہنے والے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا خزانہ (دفن کیا ہوا) تھا اور ان دونوں (یتیم لڑکوں) کا (مرحوم) باپ ایک نیک آدمی تھا؛ اس لیے آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں (لڑکے) اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں اور خود اپنا خزانہ نکال لیں (یہ سب کام) آپ کے رب کی رحمت سے (ہوا)، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا، یہ حقیقت ہے ان سب باتوں کی جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا ﴿٨٢﴾

اور (اے نبی!) یہ لوگ تم سے ذو القرنین کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم (ان کو) جواب دو کہ میں اس کے کچھ حالات تم کو پڑھ کر سناتا ہوں ② ﴿٨٣﴾ یقیناً ہم نے اس (ذو القرنین) کو زمین پر حکومت دی تھی ③ اور ہم نے اس (ذو القرنین) کو ہر قسم کے وسائل دیے تھے ④ ﴿٨٤﴾ جس کی وجہ سے وہ ایک راستے پر چل پڑے ﴿٨٥﴾

---

① حسنِ سلوک، مہربانی۔ ② ''منہ'' کی ضمیر کا مرجع: (١) ذو القرنین (٢) اللہ؛ یعنی اللہ کی طرف سے یہ احوال پڑھ کر سناتا ہوں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اقتدار دیا تھا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو ہر کام کا ضروری سامان دیا تھا۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ؕ
قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ
فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ
مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ
وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) سورج کے ڈوبنے کی جگہ پر پہنچ گئے (1) تو وہ (سورج) ان کو ایک کالے کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا، وہاں پر اس (ذوالقرنین) نے ایک قوم کو پایا، ہم نے کہا کہ: اے ذوالقرنین! (تمھارے لیے اس قوم کے متعلق اختیار ہے) یا تو تم ان کو سزا دو یا تو ان کے معاملے میں اچھائی کا معاملہ اختیار کرو (2) ﴿٨٦﴾ ذوالقرنین نے کہا: جو بھی ظلم (یعنی کفر) اپنائے گا تو ہم عنقریب اس کو سزا دیں گے، پھر وہ (مرنے کے بعد) اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ (اس کے رب) اس کو سخت سزا دیں گے (3) ﴿٨٧﴾ اور جو آدمی ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اس کو (آخرت میں بھی) اچھا بدلہ ملے گا اور ہم بھی اپنے برتاؤ میں اس کے ساتھ آسانی کریں گے (4) ﴿٨٨﴾ پھر وہ (ذوالقرنین) ایک راستے پر چل پڑے (5) ﴿٨٩﴾ یہاں تک کہ جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر پہنچے تو اس (سورج) کو دیکھا کہ وہ ایک ایسی قوم پر طلوع ہو رہا ہے کہ جن کے لیے ہم نے اس (سورج کی دھوپ) سے بچاؤ کے لیے کوئی پردہ (یعنی آڑ) نہیں رکھا تھا ﴿٩٠﴾ واقعہ اسی طرح ہوا ہے، اس (ذوالقرنین) کے پاس جو (سامان) تھا ہم کو اس کی پوری خبر تھی (6) ﴿٩١﴾ پھر وہ (ذوالقرنین سامان کی تیاری کر کے) ایک راستے پر چل پڑے ﴿٩٢﴾

---

(1) سامان کی تیاری کے بعد سفر میں روانہ ہو کر۔ (2) کمال یہ ہے کہ خوب دعوت دے کر ان میں ایمانی خوبی پیدا کی جائے۔
(3) (دوسرا ترجمہ) برا عذاب دیں گے۔ (4) (دوسرا ترجمہ) اور ہم بھی اس کو اپنا حکم دیتے وقت آسانی کی بات کہیں گے۔
(5) (دوسرا ترجمہ) پھر وہ ایک (سفر کے لیے) سامان کی تیاری میں لگ گئے۔
(6) اور سفر میں جو حالات پیش آئے ہم کو اس کی پوری خبر تھی۔

حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيۡنَ السَّدَّيۡنِ وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا يَكَادُوۡنَ يَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾
قَالُوۡا يٰذَا الۡقَرۡنَيۡنِ اِنَّ يَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ فَهَلۡ نَجۡعَلُ لَكَ
خَرۡجًا عَلٰٓى اَنۡ تَجۡعَلَ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَهُمۡ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىۡ فِيۡهِ رَبِّىۡ خَيۡرٌ فَاَعِيۡنُوۡنِىۡ
بِقُوَّةٍ اَجۡعَلۡ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ رَدۡمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوۡنِىۡ زُبَرَ الۡحَدِيۡدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيۡنَ
الصَّدَفَيۡنِ قَالَ انْفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِىۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَيۡهِ قِطۡرًا ﴿۹۶﴾

یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین) دو پہاڑ کے درمیان پہنچے تو ان (دو پہاڑوں) کے پیچھے ایک ایسی قوم کو (آباد) دیکھا جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے ① ﴿۹۳﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے ②: اے ذوالقرنین! یقیناً یاجوج اور ماجوج زمین میں (بڑا) فساد کرتے ہیں، کیا ہم آپ کو کچھ مال (ٹیکس کے طور پر) جمع کر دیں جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں ﴿۹۴﴾ ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے جس (مال) پر مجھے قدرت دی ہے ③ وہی (میرے لیے) بہتر (اور کافی) ہے، ہاں! اتنا کرو کہ (ہاتھ پاؤں کی) طاقت (یعنی محنت کے ذریعے) سے تم میری مدد کرو ④ میں تمھارے اور ان (یاجوج ماجوج) کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا ﴿۹۵﴾ تم میرے پاس لوہے کے تختے (یعنی ٹکڑے) لاؤ، یہاں تک کہ جب انھوں نے (لوہے کے تختوں کو پہاڑوں کے درمیان کی خالی جگہ میں رکھ کر) دونوں پہاڑوں کے اونچے کنارے تک برابر کر (کے ملا) دیا تب اس (ذوالقرنین) نے کہا: اب تم اس پر (آگ جلا کر) دھونکو، یہاں تک کہ (دھونکتے دھونکتے) اس (دیوار) کو جب (لال) انگارہ (جیسا) بنا دیا تو اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ، میں اس کے اوپر ڈال دوں ⑤ ﴿۹۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) کوئی بات سمجھنے کے پاس بھی نہیں پہنچتے تھے۔
② شاید کسی ترجمان کے واسطے سے۔
③ یعنی جس مال پر تصرف کرنے کا اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے وہ کافی ہے۔
④ یعنی جسمانی محنت جو تعمیر کے لیے ضروری ہے اس کے ذریعے تعاون کرو۔
⑤ تاکہ تختوں کے بیچ کی ڈراریں بھر جاویں، سپاٹ ہو جاوے اور پختگی زیادہ ہو جاوے۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا
جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ
عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾
اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾

پھر وہ (یاجوج ماجوج) اس پر چڑھ بھی نہیں سکتے اور اس میں سوراخ بھی نہیں کر سکتے ﴿۹۷﴾ اس (ذوالقرنین) نے کہا کہ: یہ (دیوار) میرے رب کی رحمت (سے) ہے①، پھر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آپہنچے گا تو وہ (میرے رب) اس (دیوار) کو (گرا کر) زمین کے برابر کر دیں گے اور میرے رب کا وعدہ تو بالکل سچا ہی ہے ﴿۹۸﴾ اور اس دن ہم ان کی حالت ایسی کر دیں گے کہ وہ موجوں کی طرح ایک دوسرے میں گھستے (یعنی ٹکراتے) ہوں گے اور صور پھونک دیا جائے گا تو ہم ان (تمام مخلوق) کو ایک ساتھ جمع کر دیں گے ﴿۹۹﴾ اور اس دن ہم جہنم کو کافروں کے بالکل سامنے لے آویں گے② ﴿۱۰۰﴾ وہ کافر جن کی آنکھوں پر میری نصیحت کے بارے میں (غفلت کا) پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ (ہمارے کلام کو) سن بھی نہیں سکتے تھے ﴿۱۰۱﴾

کیا پھر بھی یہ کافر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو (اپنا) مدد کرنے والا بنائیں گے؟③ یقین رکھو! ہم نے ایسے کافروں کی مہمانی کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے ﴿۱۰۲﴾ تم (ان سے) پوچھو: کیا ہم تم کو بتلائیں ایسے لوگ جو اعمال کے اعتبار سے بڑے نقصان میں ہیں؟④ ﴿۱۰۳﴾

---

① جس نے مجھ سے ایسی مضبوط دیوار بنوائی۔

② آیت میں جہنم کو کافروں کے سامنے ظاہر کرنا یا جہنم کو کافروں کے قریب کرنا یا کافروں کو جہنم میں داخل کرنا مراد ہو سکتا ہے۔ ③ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

④ اگر ان کافروں کو اپنے کچھ اعمال پر ناز ہو تو۔

اَلَّذِيۡنَ ضَلَّ سَعۡيُهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَهُمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ يُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فَلَا نُقِيۡمُ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
وَزۡنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمۡ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰيٰتِىۡ وَرُسُلِىۡ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتۡ لَهُمۡ جَنّٰتُ الۡفِرۡدَوۡسِ نُزُلًا ۙ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا لَا يَبۡغُوۡنَ
عَنۡهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلۡ لَّوۡ كَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّـكَلِمٰتِ رَبِّىۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ كَلِمٰتُ
رَبِّىۡ وَلَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ
فَمَنۡ كَانَ يَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلۡيَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشۡرِكۡ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

یہ وہ لوگ ہیں جن کی (ساری) کوششیں (یعنی دوڑ دھوپ) دنیا کی زندگی میں بھٹکتی رہیں① اور (ان
کی حالت یہ ہے کہ) وہ یہ سمجھتے رہے کہ وہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ﴿۱۰۴﴾ انھیں لوگوں نے اپنے
رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا؛ اس لیے ان کے کیے ہوئے کام برباد ہو گئے اور ہم
قیامت کے دن ان کے لیے کوئی ترازو قائم نہیں کریں گے ﴿۱۰۵﴾ ان کے کفر کی وجہ سے یہ جہنم ان
کی سزا ہے (یہ سزا اس لیے بھی ہے کہ) انھوں نے میری آیتوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا
﴿۱۰۶﴾ یقینی بات یہ ہے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہرے ہرے باغیچے②
ان کی مہمانی کے لیے ہوں گے ﴿۱۰۷﴾ ان (باغوں) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہاں سے
(جگہ بدل کر) کسی اور جگہ جانا وہ نہیں چاہیں گے ﴿۱۰۸﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں سے ایسا) کہہ دو:
اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر روشنائی بن جائے تو میرے رب کی باتیں ختم ہونے
سے پہلے سمندر ختم ہو جائے گا؛ اگر چہ (اس سمندر کی) مدد کے لیے ایسا ہی (سمندر کا پانی) ہم لے آئیں
﴿۱۰۹﴾ (اے نبی!) تم (لوگوں کو یہ بھی) کہو: میں تو تمھارے جیسا بشر ہوں (ہاں! یہ بات ہے کہ)
میری طرف وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا
ہو تو اس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ﴿۱۱۰﴾

① یعنی بے کار ہو گئی، گئی گذری ہو گئی۔ ② (دوسرا ترجمہ) ٹھنڈے سایے والے باغیچے (تیسرا ترجمہ) فردوس کے باغ۔

سورۃ مریم

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھانویں (۹۸) آیتیں ہیں، سورۂ فاطر کے بعد اور سورۂ طٰہ سے پہلے چوالیس (۴۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

مریم: یہ سریانی زبان کا لفظ ہے، اس کا معنی آتا ہے ''خدمت کرنے والی''، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے، حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام ''حنا'' ہے، اور والد کا نام ''عمران'' ہے۔

حضرت مریمؑ کو بغیر مرد کے اولاد ہونے کا عجیب وغریب واقعہ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بیان فرمایا ہے۔

اس سورت میں لفظ ''رحمن'' سولہ (۱۶) مرتبہ آیا ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کی رحمت اللہ کے غضب پر غالب ہے۔

پورے قرآن میں تیس (۳۰) جگہ حضرت مریمؑ کا نام ہے، ان کے سوا کسی عورت کا نام صراحتاً قرآن میں نہیں ہے اس کی دو حکمتیں ہیں: (۱) نصاریٰ پر رد ہے کہ وہ حضرت مریمؑ کو (نعوذ باللہ) اللہ کی بیوی مانتے ہیں، اور دنیا میں کوئی شریف انسان اپنی بیوی کا نام کسی کے سامنے نہیں لیتا ہے، اللہ نے تیس جگہ نام لیکر ان کا رد فرمادیا کہ اگر اللہ کی بیوی ہوتی تو وہ کبھی ان کا نام ذکر نہ کرتے۔ دوسری حکمت: عورت کے نام تک میں پردہ ہے۔ لیکن مریم کے نام کے ذکر میں ایک مسئلہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے ضرورت کی وجہ سے پیدا کیے گئے تھے اس لیے ماں کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کا نام لینا ضروری تھا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝۲ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝۴
وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝۵
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝۶

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کھیعص ﴿۱﴾ یہ تمھارے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر کی تھی ﴿۲﴾ (یہ اس وقت کی بات ہے) جب اس (زکریا علیہ السلام) نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا تھا① ﴿۳﴾ زکریا (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میری ہڈی تو (بڑھاپے کی وجہ سے) کمزور ہوگئی اور سر بڑھاپے کی سفیدی سے چمک اٹھا② اور میرے رب! میں آپ سے مانگ کر کبھی بھی محروم نہ رہا ﴿۴﴾ اور مجھے اپنے (مرنے) کے بعد رشتے داروں سے ڈر لگا ہوا ہے③ اور میری بیوی تو بانجھ ہے، سو آپ خاص مجھے اپنے پاس سے (ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود) وارث (یعنی بیٹا) عطا کیجیے ﴿۵﴾ جو میرا (بھی نبوت والے کاموں میں) وارث بنے④ اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا (علم اور دعوت کے کام میں) وارث بنے، اور میرے رب آپ اس کو اپنا پسندیدہ بنا دیجیے⑤ ﴿۶﴾

① آہستہ آواز سے دعا کرنا پسندیدہ ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) میرے سر میں بالوں کی سفیدی پھیل پڑی۔ نکتہ: دعا میں اپنی کمزوری اور بدحالی کا ذکر قبولیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ ③ یعنی چچازاد بھائیوں سے کہ وہ پھر سے دین کی خدمت جیسی ہونی چاہیے ویسی نہیں کریں گے۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو میری جگہ بیٹھے۔

⑤ یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ ہو، عوام میں بھی مقبول ہو۔

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ⑦ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ⑧ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ
رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ⑨ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى
اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ⑪ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ⑫

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں کہ اس کا نام یحییٰ ہوگا کہ ہم نے اس نام کا (ایسی صفات والا) اس سے پہلے کوئی (بچہ) پیدا نہیں کیا① ﴿۷﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! مجھ کو کس طرح لڑکا ہوگا②؟ حالاں کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں ایسے بڑھاپے پر پہنچ گیا ہوں کہ میرا بدن تو سوکھ گیا ہے③ ﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی طرح ہوگا④ تمھارے رب نے فرمایا: وہ (بڑھاپے میں اولاد دینا) میرے لیے آسان ہے⑤ اور میں نے اس سے پہلے تم کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ تم (پیدائش سے پہلے) کچھ نہیں تھے ﴿۹﴾ (زکریا علیہ السلام نے) کہا: اے میرے رب! آپ میرے لیے (بچہ پیدا ہونا نزدیک ہے اس کی) کوئی نشانی مقرر کردیجیے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ: (وہ علامت یہ ہے کہ) تم تندرست ہونے کے باوجود تین رات (دن) تک لوگوں سے بات نہیں کرسکو گے ﴿۱۰﴾ پھر زکریا (علیہ السلام اپنی) عبادت کی جگہ سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے اور ان (قوم کے لوگوں) کو اشارہ سے سمجھایا کہ (روزانہ کے معمول کے مطابق) صبح و شام تسبیح (یعنی عبادت) کیا کرو ﴿۱۱﴾ اے یحییٰ!⑥ کتاب (یعنی تورات) مضبوطی سے پکڑے رہنا⑦ اور ہم نے بچپن ہی میں ان کو دین کی (خاص) سمجھ عطا کردی تھی ﴿۱۲﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اس کے قبل (خاص اوصاف میں) ہم نے کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہوگا (یعنی جس علم و عمل کی تم دعا کرتے ہو وہ تو اس فرزند کو ضرور ہی عطا کریں گے اور مزید براں کچھ اوصافِ خاصہ بھی عنایت کیے جاویں گے) (از معارف القرآن، خلاصۂ تفسیر)۔ ②یعنی بچے کی ولادت کی کیفیت کیا ہوگی، میں جوان ہوں گا یا بڑھاپا رہتے ہوئے اولاد ملے گی۔ ③میں تو بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ ④یعنی موجودہ جسمانی حالت اسی طرح رہے گی۔ ⑤یعنی معمولی بات۔ ⑥یعنی پھر جب یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوگئے، بڑے بھی ہوگئے تب فرمایا۔ ⑦یعنی عمل کرنے کی خاص کوشش کرو۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾
وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ ع ٥
اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿١٨﴾

ہم نے خاص اپنے پاس سے (یحییٰ علیہ السلام کو) رحم دلی① اور (اخلاق کی) پاکیزگی (کی صفات عطا کی تھی) اور وہ بڑے تقویٰ والے تھے ﴿۱۳﴾ اور اپنے والدین کی بڑی خدمت کرنے والے تھے اور (مخلوق کے ساتھ) سرکشی (اور اللہ تعالیٰ کی) نافرمانی کرنے والے نہیں تھے ﴿۱۴﴾ اور جس دن وہ (یحییٰ علیہ السلام) پیدا کیے گئے اور جس دن ان کو موت آئے گی اور جس (قیامت کے) دن زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں گے (ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس پر سلام (یعنی سلامتی) ہے ﴿۱۵﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن کے خاص حصے) میں مریم کا بھی تذکرہ کرو، جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر ایک ایسے مکان (جگہ) میں چلی گئی جو مشرق میں تھا② ﴿۱۶﴾ پھر اس (مریم) نے (اپنے اور) ان (لوگوں) کے درمیان میں پردہ ڈال دیا، سو ہم نے ان کے پاس اپنا ایک فرشتہ (جبرئیل علیہ السلام) کو بھیجا جو اس (مریم) کے سامنے ایک مکمل انسان کی شکل میں ظاہر ہوا③ ﴿۱۷﴾ وہ (مریم) بولی: میں تجھ سے (اللہ) رحمن کی حفاظت چاہتی ہوں، اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہے (تو یہاں سے چلا جا)④ ﴿۱۸﴾

---

① لوگوں پر شفقت کرنا آپ کی عادت تھی اور دل کی رقت بھی تھی۔

② بیت المقدس کا شرقی حصہ مراد ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'دیکھی ہوئی دنیا' جلد سوم اور واقعہ کی تفصیل خطباتِ محمود جلد: (۸) میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پورا انسان بن کر آیا۔

④ (دوسرا ترجمہ) اگر تو خدا سے ڈرنے والا ہو تو بھی میں رحمن سے تیرے بارے میں پناہ مانگتی ہوں۔ یعنی متقی ہو تب بھی قریب مت آ۔ متقی کہے جانے والوں کو بھی ابلیس کسی وقت گمراہ کر سکتا ہے۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ
يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾
فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا
مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

وہ (فرشتہ) بولا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لیے بھیجا) تاکہ تجھ کو پاکیزہ لڑکا دوں ﴿۱۹﴾ اس (مریم) نے جواب دیا: مجھے لڑکا کیسے پیدا ہوگا؟ حالاں کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ہے① اور میں بدکار عورت نہیں ہوں② ﴿۲۰﴾ اس (فرشتے) نے کہا: ایسے ہی ہوگا③ تیرے رب نے کہا ہے: وہ میرے لیے بہت معمولی بات ہے اور (یہ لڑکا بغیر مرد کے ہم اس لیے پیدا کریں گے) تاکہ ہم اس (لڑکے) کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنالیں اور ہماری رحمت (کے ظاہر ہونے کا ذریعہ) بنالیں اور یہ بات پوری طرح طے ہو چکی ہے ﴿۲۱﴾ پھر④ مریم کو بیٹے کا حمل ٹھہر گیا، تو وہ اس (حمل) کو لے کر دور جگہ چلی گئیں⑤ ﴿۲۲﴾ پھر ولادت کے وقت کا درد اس (مریم) کو کھجور کے درخت کے پاس لے گیا، وہ (مریم) بولی: کاش کہ اس حالت سے پہلے ہی میں مرگئی ہوتی اور مرکر ایسی ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی! ﴿۲۳﴾ سو اس (جبرئیل علیہ السلام) نے اس (مریم) کو اس کے نیچے (کی جگہ)⑥ سے آواز دی کہ تو غم نہ کر، تمھارے نیچے تمھارے رب نے پانی کا ایک چشمہ پیدا کردیا ہے ﴿۲۴﴾

① عفت کا کیسا عجیب حال ہے کہ کسی اجنبی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور میں نے کبھی بدکاری نہیں کی۔
③ یعنی بچہ پیدا ہونے کے لیے عام طور پر جن اسباب کی ضرورت پڑتی ہے اس کے بغیر ہی بچہ پیدا ہوجائے گا۔
④ یعنی اس بات چیت کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں ایک پھونک ماری جس سے مریم کو حمل ٹھہر گیا۔ ⑤ یعنی یکسو ہوگئی، پہلی مرتبہ کا حمل اور وہ بھی بغیر شادی کے۔
⑥ اب حمل اور درد زہ کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے نہیں آئے؛ بلکہ جہاں حضرت مریم علیہا السلام تھی وہاں سے نیچے آڑ میں کھڑے رہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ
فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ
هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ
نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾

اور تو اپنی طرف کھجور کے تنے کو (پکڑ کر) ہلا (اس ہلانے سے) تازہ پکی کھجوریں تجھ پر گریں گی① ﴿۲۵﴾ اب تو (کھجور) کھا اور تو (چشمے کا) پانی پی اور (بچے کو دیکھ کر) آنکھ ٹھنڈی رکھ②، پھر اگر تو کسی آدمی کو③ دیکھ لیوے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ: میں نے (اللہ) رحمٰن کے لیے ایک روزے کی منت مانی ہے؛ اس لیے میں آج کسی بھی انسان سے بات نہیں کروں گی④ ﴿۲۶﴾ وہ (مریم) اس (لڑکے) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی، وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے مریم! تو نے تو بڑا غضب ہی کا کام کیا ﴿۲۷﴾ اے ہارون کی بہن! تیرے والد کوئی برے آدمی نہیں تھے اور تیری ماں بھی کوئی بدکار عورت نہیں تھیں ﴿۲۸﴾ سو اس (مریم) نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا، قوم کے لوگ کہنے لگے: جو بچہ گود میں ہے⑤ اس کے ساتھ ہم کس طرح بات کریں گے؟ ﴿۲۹﴾ (اس پر) وہ (بچہ) بولا کہ: میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو کتاب دی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے⑥ ﴿۳۰﴾

---

① اللہ تعالیٰ خود کھجوریں گرا سکتے تھے؛ لیکن اسباب کی دنیا میں حصولِ رزق کے اسباب اپنانے پڑتے ہیں۔

② اولاد ماں باپ کے سامنے ہوں اور دین دار ہوں یہ ان کے لیے دلی سکون کا ذریعہ ہے، نہ یہ کہ دور دراز ملکوں میں محض دنیوی اغراض کے لیے بھیج دی جائیں۔ ③ یعنی کسی شخص کو آتا ہوا اور بچے کے بارے میں اعتراض کرتا ہوا دیکھ لیوے۔

④ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بات سے حضرت مریم علیہا السلام کو تسلی ہوئی، تھوڑی دیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) جو بچہ پالنے (گہوارہ) میں ہے۔

⑥ مراد ہے یہ کہ اس وقت انجیل کتاب اور نبوت کا دینا طے ہو چکا تھا، وعدہ بھی ہو چکا تھا؛ البتہ جب وقت آئے گا تب کتاب اور نبوت ملے گی۔

وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝٣١ وَّبَرًّا
بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝٣٢ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ
وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝٣٣ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝٣٤ مَا
كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٣٥
وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٣٦ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ
بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٣٧

میں جہاں کہیں بھی رہوں اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھ کو برکت والا بنایا① اور جب تک میں (دنیا میں) زندہ رہوں مجھ کو نماز پڑھنے کا اور زکوۃ دینے کا حکم دیا ہے ﴿۳۱﴾ اور مجھ کو میری ماں کا خدمت کرنے والا بنایا ہے② اور مجھ کو شرارت کرنے والا، بدنصیب نہیں بنایا③ ﴿۳۲﴾ جس دن میں پیدا کیا گیا اور میں جس دن (قیامت کے قریب) مروں گا اور جس (قیامت کے) دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مجھ پر سلامتی ہوگی ﴿۳۳﴾ یہ عیسیٰ مریم کے بیٹے ہیں، (ان کی حقیقت کے بارے میں) سچی بات وہ ہے (جو میں بیان کرتا ہوں) جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں ہے کہ وہ کوئی اولاد رکھے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، جب کسی کام کے لیے کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو اس سے کہتے ہیں کہ: ''ہوجا'' تو وہ ہوجاتا ہے ﴿۳۵﴾ اور یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمھارے رب ہیں، سو تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۳۶﴾ پھر الگ الگ فرقوں نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، جب بڑے (قیامت کے) دن کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب کافروں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾

---

① جب آپ دنیا میں تھے اس وقت بھی بڑی برکتیں تھیں اور قیامت کے قریب دنیا میں نزول ہوگا تب بھی برکتوں کا ظہور ہوگا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، دینی اور دنیوی دونوں طرح کی برکتیں ہوں گی۔ جس کی کچھ تفصیل بندہ کی کتاب ''ظہورِ مہدی'' میں ملاحظہ فرمائیں② یعنی ماں کے ساتھ حسنِ سلوک اور فرمانبرداری کرنے والا۔③ سخت دل نہیں بنایا۔

اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰـكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنۡذِرۡهُمۡ
يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ
الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۰﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ع
صِدِّيۡقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذۡ قَالَ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يُبۡصِرُ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡكَ
شَيۡـًٔـا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّىۡ قَدۡ جَآءَنِىۡ مِنَ الۡعِلۡمِ مَا لَمۡ يَاۡتِكَ فَاتَّبِعۡنِىۡۤ اَهۡدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾

جس (قیامت کے) دن وہ ہمارے پاس آئیں گے تب (اس دن) کیسے سننے اور دیکھنے والے ہوجائیں گے! لیکن یہ ظالم لوگ آج (دنیا میں) کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۳۸﴾ اور (اے نبی!) تم ان کو پچھتانے کے دن سے ڈراؤ① جب (ہر) کام کا (آخری) فیصلہ کردیا جائے گا② (جب کہ آج دنیا میں) وہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿۳۹﴾ یقیناً زمین کے اور اس (زمین) پر بسنے والے تمام کے ہم وارث ہوں گے اور یہ سب ہماری طرف لوٹائے جائیں گے③ ﴿۴۰﴾

اور (اے نبی!) تم اس کتاب (قرآن) میں ابراہیم (علیہ السلام) کا تذکرہ بھی کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی کی عادت والے نبی تھے ﴿۴۱﴾ جب کہ انھوں نے اپنے ابا سے کہا: اے میرے ابا جان! آپ ایسے معبودوں کی کیوں عبادت کرتے ہو جو (کچھ) سنتے نہیں اور (کچھ) دیکھتے نہیں اور آپ کا کوئی کام کرسکتے نہیں؟④ ﴿۴۲﴾ اے میرے ابا! پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس آیا نہیں ہے، سو تم میری بات مان لو، میں تم کو سیدھا راستہ بتلاؤں گا⑤ ﴿۴۳﴾

---

① قیامت کے دن کافر کا افسوس کفر و معصیت پر اور مسلمان کا افسوس اعمالِ صالحہ کی کمی اور وقت ضائع کرنے پر ہوگا۔
② موت کو ذبح کردیا جائیگا اور ہر ایک کا دائمی فیصلہ ہوگا۔
③ وارث کا مطلب ہے آخری مالک، دنیا کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخری مکمل ملکیت اللہ تعالیٰ ہی کی رہے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور تمھارے کچھ کام نہیں آسکتے۔
⑤ چھوٹوں کی بات حق ہو تو بڑوں کو مان لینا چاہیے۔

يٰٓاَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اَنۡ
يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ
يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ‌ ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ‌ ۚ
سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّىۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ ‌ۖ عَسٰٓى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾

اے میرے ابا جان! آپ شیطان کی عبادت نہ کریں، یقینی بات ہے کہ شیطان تو رحمن کا نافرمان ہے ﴿۴۴﴾ اے میرے ابا جان! یقیناً میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ رحمن کی طرف سے کوئی عذاب آ کر آپ کو پکڑ لیوے جس کے نتیجے میں آپ (عذاب میں) شیطان کے ساتھی بن کر رہ جائیں ① ﴿۴۵﴾ (یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام کے ابا نے) کہا: اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو اپنے اس (بتوں کی مخالفت کے) کام کو نہیں چھوڑے گا تو میں تجھ کو پتھر مار کر ختم کر دوں گا اور تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جا ﴿۴۶﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: میں آپ کو (آپ کے پاس سے رخصت ہونے کا) سلام کرتا ہوں ② میں تمھارے لیے اپنے رب سے بخشش کی دعا کرتا رہوں گا، یقینی بات ہے کہ وہ (میرے رب) مجھ پر بہت ہی مہربان ہیں ﴿۴۷﴾ اور میں تم کو چھوڑتا ہوں اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی عبادت کرتے ہو ان (بتوں) کو بھی (چھوڑتا ہوں) ③ اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں (اور) مجھے پوری امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر (کبھی بھی) محروم نہیں رہوں گا ④ ﴿۴۸﴾

① یعنی اطاعت میں شیطان کا ساتھ دیا تو عقوبت وسزا میں بھی اس کے ساتھ رہو گے۔

① "ملیا" کا دوسرا ترجمہ: صحیح سالم؛ یعنی میں تجھے جسمانی ایذا پہنچاؤں اور تو زخمی ہو اس سے بہتر ہے کہ تو مجھ سے صحیح سالم دور چلا جا۔ ② (دوسرا ترجمہ) میں آپ کو سلام کر کے جا رہا ہوں۔

③ دل سے پہلے بھی کبھی بتوں کو مانا نہیں؛ لیکن اب جہاں بت ہوں وہاں رہنا بھی نہیں، دور چلا جاتا ہوں۔

④ رب کو پکارنے والا محروم نہیں رہتا، جب کہ بت پرستی کرنے والے بت کی طرف سے ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں۔

فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ وَكُلًّا
جَعَلۡنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع
وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ
جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ
نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

پھر جب وہ (ابراہیم) ان (بت کی عبادت کرنے والی قوم اور باپ) سے اور جن (بتوں) کی وہ (لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسا بیٹا) اور یعقوب (جیسا پوتا) عطا کیا① اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا ﴿۴۹﴾ اور ہم نے ان کو ہماری رحمت سے نوازا اور ہم نے ان کو اونچے درجے کی نیک نامی عطا کی② ﴿۵۰﴾

اور اس کتاب (قرآن) میں موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ چنے ہوئے تھے اور رسول اور نبی تھے ﴿۵۱﴾ اور ہم نے ان (موسیٰ) کو طور پہاڑ کی داہنی جانب سے پکارا اور راز کی بات کرنے کے لیے ہم نے ان (موسیٰ) کو نزدیک بلایا③ ﴿۵۲﴾ اور ہم نے ہماری رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر ان کو دیا④ ﴿۵۳﴾ اور اس کتاب (قرآن) میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ (اسماعیل) وعدے کے (بڑے) سچے تھے⑤ اور رسول و نبی تھے ﴿۵۴﴾

---

① آبائی وطن جہاں ابراہیمؑ رہتے تھے وہاں جس عورت سے شادی ہوئی وہ سارہ تھی، ان سے اسحاق کی ولادت ہوئی؛ چوں کہ باپ اور قوم کا تذکرہ ہو رہا ہے؛ اس لیے اس مناسبت سے خاندان والی بیوی سارہؓ کی اولاد کا ذکر ہوا، یہ سمجھ میں آرہا ہے (واللہ اعلم) ورنہ دوسری بیوی ہاجرہؓ سے اولاد پہلے پیدا ہوئی وہ اسماعیلؑ ہے، اللہ تعالیٰ کی نوازش دیکھو کہ دین کی نسبت پر آبائی خاندان چھوڑا تو وحشت محسوس ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اولاد اور نئی بیوی کے ذریعہ نیا باعزت خاندان عطا فرمایا۔

نوٹ: تفصیلی واقعہ کے لیے خطباتِ محمود جلد: (۴، ۷) اور دیکھی ہوئی دنیا جلد سوم ملاحظہ فرمائیے۔

② آج تک ابراہیم علیہ السلام کا نام بڑے احترام سے زندہ ہے، ان کی یاد میں قربانی، حج اور درودِ ابراہیمی بھی زندہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہم نے راز کی باتیں کر کے موسیٰ علیہ السلام کو (مخصوص) قرب دیا۔

④ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر بھائی کو نبوت ملی۔ ⑤ ہر نبی میں اوصافِ حمیدہ ہوتے ہی ہیں؛ لیکن جس نبی میں جو وصف امتیازی شان سے پایا جاوے اس کا خصوصی تذکرہ ہے۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ
اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۫
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿۵۸﴾
فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾

اور وہ (اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیتے تھے① اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے ﴿۵۵﴾ اور تم (اس) کتاب (قرآن) میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کرو، یقینی بات ہے کہ وہ سچائی (کی عادت) والے نبی تھے ﴿۵۶﴾ اور ہم نے ان (ادریس علیہ السلام) کو اونچے مقام پر اٹھالیا② ﴿۵۷﴾ آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے یہ سب وہ نبی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا③، ان میں سے کچھ تو ان لوگوں (کی اولاد) میں سے ہیں جن کو ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا④ اور کچھ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہیں، اور یہ (سب نبی) ان (لوگوں) میں سے ہیں جن کو ہم نے ہدایت دی اور جن کو ہم نے (ہمارے دین کے لیے) چن لیا (ان نبیوں کا ایسا اونچا مرتبہ ہے اس کے باوجود) ان کے سامنے جب رحمن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں (زمین پر) گر جاتے ہیں ﴿۵۸﴾ پھر ان (لوگوں) کے بعد ایسے لوگ ان کی جگہ پر آئے جنھوں نے نماز کو برباد کردیا⑤ اور (نفسانی) خواہشات (یعنی مزوں) کے پیچھے پڑ گئے، عنقریب وہ اپنی گمراہی (کا پھل عذاب کی شکل میں) سامنے دیکھ لیں گے ﴿۵۹﴾

---

① گھر میں ماحول بن جائے تو دوسروں کو دعوت دینا اور خود کے لیے استقامت آسان ہو جاتی ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کو (کمالات کے) بلند مرتبے تک پہنچادیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) یہ وہ (خاص) لوگ ہیں کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا نبیوں کی جماعت میں سے (تیسرا) نبیوں کی جماعت میں سے یہ وہ خاص لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے انعام فرمایا۔ ④ یہاں مذکور حضرات انبیاء میں ادریس علیہ السلام کے علاوہ باقی سب نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ ⑤ گمراہی کی ابتدا ترکِ صلوۃ سے ہوتی ہے۔

إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَأُولَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾
جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدَ ٱلرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُۥ بِٱلْغَيْبِ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ وَعْدُهُۥ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَّا
يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَٰمًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ ٱلْجَنَّةُ
ٱلَّتِى نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُۥ مَا بَيْنَ
أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ
وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَٱعْبُدْهُ وَٱصْطَبِرْ لِعِبَٰدَتِهِۦ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُۥ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع

البتہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیا سو وہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا ﴿٦٠﴾ یہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کا رحمن نے اپنے بندوں سے وعدہ کر رکھا ہے، (جن کو) بندوں نے دیکھا بھی نہیں ہے①، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کا جو وعدہ ہے وہ (وعدہ) ضرور آ کر رہے گا ﴿٦١﴾ اس (جنت) میں وہ (اللہ تعالیٰ کے بندے) سلامتی کی بات کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے②، اس (جنت) میں ان (اللہ تعالیٰ کے بندوں) کو صبح و شام ان کی روزی ملتی رہے گی③ ﴿٦٢﴾ یہ وہ جنت ہے جس کا ہم اپنے بندوں میں سے اس شخص کو وارث بنائیں گے جو متقی ہوگا ﴿٦٣﴾ اور ہم (فرشتے) تمھارے رب کے حکم کے بغیر (جب چاہو تب) نہیں اتر سکتے، جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی ہے اور تمھارے رب ایسے نہیں ہیں جو بھول جانے والے ہوں ﴿٦٤﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ اس کے رب ہیں، سو تو اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کر اور اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت پر جم کر رہ، کیا تمھاری جان کاری میں کوئی ایسا ہے جو اس (اللہ تعالیٰ) کے جیسی صفات رکھتا ہو؟④ ﴿٦٥﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس کا رحمن نے اپنے بندوں سے غائبانہ (یعنی بندوں کے دیکھے بغیر) وعدہ کر رکھا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ "سلام" کے سوا کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔ ③ یہ دو وقت تو ملنا یقینی ہے، دوسرے اوقات میں بھی چاہت ہوتے ہی کھانا ملے گا۔ ④ اللہ تعالیٰ (جیسے) نام والا ہو، جو اللہ تعالیٰ جیسا ہی ہو۔ سوال کر کے نفی کرنا ہے۔

وَيَقُولُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ
جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ
لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

اور یہ (کافر) انسان (یوں) کہتا ہے: جب میں مرجاؤں گا تو کیا واقعۃً میں زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ ﴿٦٦﴾ (جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) کیا انسان کو یہ بات یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اس (انسان) کو پیدا کیا تھا؛ حالاں کہ وہ (انسان) کچھ بھی نہیں تھا؟ ﴿٦٧﴾ سو تمھارے رب کی قسم! ہم ان (انسانوں) کو اور شیاطین کو ضرور جمع کریں گے [1] پھر ہم ان کو جہنم کے آس پاس (اس طرح) لا کر حاضر کریں گے کہ وہ (ہیبت کی وجہ سے) گھٹنوں پر گرے ہوں گے ﴿٦٨﴾ پھر ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ہم ضرور کھینچ کر (جدا کر کے) نکال لیں گے جو سب سے زیادہ رحمٰن سے سرکشی کرتے تھے ﴿٦٩﴾ پھر ہم ایسے لوگوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس (جہنم) میں داخل کیے جانے کے زیادہ لائق ہیں ﴿٧٠﴾ اور تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کا اس (جہنم) پر گذر نہ ہو [2] اس بات کو تمھارے رب نے لازمی طور پر اپنے اوپر طے کر لیا ہے ﴿٧١﴾ پھر ہم تقویٰ والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس (جہنم) میں گھٹنوں پر پڑا ہوا ہم چھوڑ دیں گے ﴿٧٢﴾ اور جب ان (منکروں) کے سامنے ہماری آیتیں کھلی کھلی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: دونوں (مسلمان اور کافر) جماعت میں سے (دنیا میں) کس کا مقام زیادہ اچھا ہے اور کس کی مجلس زیادہ عمدہ ہے؟ ﴿٧٣﴾

① محشر میں ایک مرحلے میں مؤمن، کافر، شیاطین سب ساتھ ہوں گے پھر الگ کیے جاویں گے، بعض نے ''واؤ'' مع کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی کافر انسان اور شیاطین کو ایک زنجیر میں ساتھ باندھا جاوے گا۔
② مؤمنوں کا گذر ایمان کے نور کے ساتھ سلامتی سے تیزی سے ہوگا، وہ جہنم کو دیکھ لیں گے تو جنت کی قدر و قیمت ان کے دل میں زیادہ ہو جائے گی اور کافر پھنس کر گر جائیں گے۔

وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡيًا ﴿٧٤﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ
فَلۡيَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ
فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ
وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيۡتَ الَّذِىۡ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا
وَقَالَ لَاُوۡتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٧٧﴾ؕ اَطَّلَعَ الۡغَيۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ﴿٧٨﴾ۙ كَلَّا ؕ
سَنَكۡتُبُ مَا يَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ۙ وَّنَرِثُهُ مَا يَقُوۡلُ وَيَاۡتِيۡنَا فَرۡدًا ﴿٨٠﴾

(یہ کافر لوگ یہ بات نہیں دیکھتے کہ) ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتیں ہلاک کر دیں کہ ان کا سامان اور ان کی ظاہری شان بان کتنی اچھی تھی؟ ﴿٧٤﴾ تم کہہ دو کہ: جو شخص گمراہی میں پڑا ہے اس کے لیے مناسب یہی ہے کہ رحمٰن اس کو لمبی ڈھیل دیتے رہیں، یہاں تک کہ جس کا ان سے وعدہ ہوا ہے جب اس کو وہ خود دیکھ لیں گے چاہے وہ (دنیا کا) عذاب ہو اور چاہے تو قیامت (کی سزا) ہو، تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کا برا مکان تھا اور کس کا لشکر زیادہ کمزور تھا؟ ﴿٧٥﴾ جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اپنایا ہے اللہ تعالیٰ ان کو (دنیا میں) ہدایت میں ترقی دیتے ہیں اور جو نیک عمل باقی رہنے والے ہیں اس کا ثواب تمھارے رب کے یہاں بہتر ملے گا اور اس کا انجام بھی اچھا ہی ہوگا ﴿٧٦﴾ (اے نبی! محمد ﷺ) کیا بھلا! تم نے اس آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہماری آیتوں کا انکار کر دیا اور (اوپر سے) کہتا ہے کہ: (آخرت میں) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیں گے؟ ﴿٧٧﴾ کیا اس نے غیب (کی دنیا) کو جھانک کر دیکھ لیا یا رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ ﴿٧٨﴾ ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہہ رہا ہے ہم اس کو لکھ لیتے ہیں اور ہم اس کے عذاب کو بڑھاتے ہی رہیں گے ﴿٧٩﴾ اور جس (مال اور اولاد) کے لیے وہ کہتا ہے (مرنے پر) اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا① ﴿٨٠﴾

① اس کے دو بیٹے مسلمان ہو گئے تھے۔

ع وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ
وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ
اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ
وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ
عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ
السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کچھ معبود بنا رکھے ہیں؛ تا کہ وہ (معبود) ان کے لیے عزت (مدد) کا ذریعہ بنیں ﴿٨١﴾ ایسا ہرگز نہیں ہوگا (بلکہ) وہ (باطل معبود) تو ان (کافروں) کی عبادت ہی کا انکار کر دیں گے اور وہ (بت) ان کے مخالف ہو جائیں گے ﴿٨٢﴾

(اے نبی!) کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ یقینی بات ہے کہ ہم نے شیاطین کو کافروں پر چھوڑ دیا ہے جو ان کو (نافرمانی کے لیے) ابھارتے رہتے ہیں ﴿٨٣﴾ لہٰذا تم ان کے (عذاب) کے معاملے میں جلدی مت کرو، ہم ان کی (ہر چیز کی) پوری گنتی کر رہے ہیں① ﴿٨٤﴾ (قیامت کا وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم (تمام) تقویٰ والوں کو رحمن کے پاس مہمان بنا کر جمع کریں گے② ﴿٨٥﴾ اور ہم مجرموں کو پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے ﴿٨٦﴾ ان (لوگوں) کو کسی کی سفارش کا اختیار نہیں ہوگا، ہاں! جس نے رحمن سے کوئی اجازت حاصل کر لی ہوگی (صرف وہی سفارش کرے گا)③ ﴿٨٧﴾ اور یہ (مشرکین) کہنے لگے کہ: رحمن تو اولاد رکھتا ہے ﴿٨٨﴾ پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سخت بات کہہ ڈالی④ ﴿٨٩﴾ ایسی بات کی وجہ سے (لگتا ایسا ہے کہ) ابھی قریب ہی میں آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑے ﴿٩٠﴾

---

① وہ تمام چیزیں جن پر ان کو سزا ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) وفد کی شکل میں۔ (تیسرا ترجمہ) سوار کر کے۔
③ آیت میں 'عہد' یعنی کلمہ طیبہ یا کتاب اللہ کا حفظ مع ادائے حقوق قرآن۔ اور سفارش کے لیے اللہ کی اجازت بھی ضروری ہوگی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پکی بات یہ ہے کہ تم بھاری چیز میں پھنسے ہو (تیسرا) پکی بات یہ ہے کہ تم نے بڑی سنگین حرکت کی ہے۔

اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لِلرَّحۡمٰنِ اَنۡ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنۡ كُلُّ مَنۡ فِى
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِى الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدۡ اَحۡصٰٮهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمۡ
اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجۡعَلُ لَهُمُ
الرَّحۡمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الۡمُتَّقِيۡنَ وَتُنۡذِرَ بِهٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾
وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ؕ هَلۡ تُحِسُّ مِنۡهُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَوۡ تَسۡمَعُ لَهُمۡ رِكۡزًا ﴿٩٨﴾ ع ٦

اس بات پر کہ انھوں نے رحمن کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے ﴿٩١﴾ رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اولاد رکھے ﴿٩٢﴾ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب رحمن کے سامنے ایک بندہ بن کر حاضر ہوگا ﴿٩٣﴾ پکی بات یہ ہے کہ (رحمن نے) ان سب کو (اپنی قدرت کے) احاطے میں لے رکھا ہے اور ان کو خوب اچھی طرح گن رکھا ہے ﴿٩٤﴾ اور ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے دن اکیلے اکیلے آئے گا ﴿٩٥﴾ یقینی بات ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے رحمن ان کے لیے (مخلوق کے دلوں میں) محبت پیدا کردیں گے ﴿٩٦﴾ سو اس (قرآن) کو ہم نے تمھاری (عربی) زبان میں آسان کردیا ہے؛ تاکہ تم اس (قرآن) کے ذریعے تقویٰ والوں کو خوش خبری سناؤ اور جھگڑنے والے لوگوں کو① اس (قرآن) کے ذریعے ڈراؤ ﴿٩٧﴾ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں، کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی آہٹ پاتے ہو؟② کیا ان (ہلاک ہونے والوں) میں سے کسی کی ہلکی سی آواز③ تم کو سنائی دیتی ہے؟④ ﴿٩٨﴾

① توحید، رسالت اور مرنے کے بعد زندہ ہونا ان امور میں جو جھگڑتے ہیں۔ 'لُدّ' ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کو کسی بات میں قائل کرنا ممکن نہ ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) کیا ہلاک ہونے والوں میں سے کسی کو تم دیکھتے ہو؟۔

③ ایسی مخفی آواز جو سمجھ میں بھی نہ آوے اس کو ''رکز'' کہتے ہیں۔

④ یعنی ایسے ہلاک ہوگئے کہ ان کا کوئی نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

سورۃ طٰہٰ (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو چونتیس (۱۳۴) یا پینتیس (۱۳۵) آیتیں ہیں، سورۂ ابراہیم یا سورۂ مریم کے بعد اور سورۂ واقعہ سے پہلے پینتالیس (۴۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں آتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کے سامنے) سورۂ طٰہٰ اور یاسین پڑھی، فرشتوں نے جب قرآن (کی یہ سورتیں) سنی تو بول اٹھے: اس امت کے لیے مبارک بادی ہو جس پر یہ اتارا جائے، خوش خبری ہے ان سینوں کے لیے جو اس کو اٹھائیں گے؛ یعنی یاد کریں گے اور خوش خبری ہے ان زبانوں کے لیے جو اس کی تلاوت کریں گی۔

اس سورت کے شروع میں طٰہٰ کا لفظ آیا ہے۔

طٰہٰ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ''ط'' اور ''ہ'' یہ دونوں حروفِ تہجی ہے، حروفِ مقطعات میں سے ہیں۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ''طٰہٰ'' ایک معنیٰ والا کلمہ ہے جس کا معنیٰ ہوتا ہے: اے شخص! اور ظاہر ہے کہ کامل مرد اور کامل شخص حضرت محمد ﷺ کی ذات ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ الکلیم'' ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ بہت اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

آیتِ کریمہ ''فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ۝'': حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سِرّ'' وہ ہے جو انسان کے دل میں چھپی ہوئی بات، جو خیالات انسان کے دل میں آویں، اور ''اخفیٰ'': جو بات آئندہ انسان کے دل میں آنے والی ہے اور ابھی خود انسان کو بھی پتہ نہیں ہے کہ آئندہ اس کے دل میں کیا بات آنے والی ہے؛ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس آئندہ انسان کے دل میں پیش آنے والی بات کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

طٰہٰ ۚ﴿۱﴾ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ۙ﴿۲﴾ اِلَّا تَذۡکِرَۃً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی ۙ﴿۳﴾ تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ
الۡاَرۡضَ وَ السَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی ؕ﴿۴﴾ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ﴿۵﴾ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی
الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ مَا تَحۡتَ الثَّرٰی ﴿۶﴾ وَ اِنۡ تَجۡہَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّہٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَ اَخۡفٰی ﴿۷﴾
اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ﴿۸﴾ وَ ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ مُوۡسٰی ۘ﴿۹﴾ اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ
لِاَہۡلِہِ امۡکُثُوۡۤا اِنِّیۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ مِّنۡہَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَی النَّارِ ہُدًی ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طٰہٰ ﴿۱﴾ (اے نبی!) ہم نے (یہ) قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ (تم) تکلیف میں پڑ جاؤ ﴿۲﴾ بلکہ یہ تو جو (آدمی) ڈرتا ہے اس کے لیے نصیحت ہے ﴿۳﴾ (قرآن) اس ذات نے اتارا ہے جس نے زمین اور اونچے آسمان پیدا کیے ﴿۴﴾ رحمٰن ① (اپنی شان کے موافق) عرش پر قائم ہیں ﴿۵﴾ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان (آسمان اور زمین) کے بیچ میں ہے اور گیلی (تر) مٹی کے نیچے جو ہے اسی (رحمٰن) کی مالکی ہے ﴿۶﴾ اور اگر تم زور سے کوئی بات کہو تو (اس کی تو اللہ تعالیٰ کو خبر ہے ہی) کیوں کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تو چھپی ہوئی باتوں کو ② اور اس سے بھی زیادہ چھپی ہوئی باتوں کو ③ جانتے ہیں ﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کے اچھے اچھے نام ہیں ﴿۸﴾ اور (اے محمد! ﷺ) کیا تمھارے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کا واقعہ پہنچا؟ ﴿۹﴾ جب ان (موسیٰ علیہ السلام) کو (طور پہاڑ پر ایک) آگ نظر آئی تو اپنی بیوی سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید کہ میں اس میں سے تمھارے پاس کوئی شعلہ لے آؤں یا آگ کے پاس مجھے راستے کا پتہ (بتانے والا کوئی) مل جائے ﴿۱۰﴾

---

① جو بہت ہی رحمت والے ہیں۔ ② یعنی جو بات دل میں ہے۔ ③ یعنی جو ابھی تک دل میں نہیں آئی آئندہ آئے گی، اس طرح کی باتوں کو تو خود انسان بھی نہیں جانتا، باری سبحانہ وتعالیٰ جانتے ہیں۔

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ
طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ
وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا
تَسْعٰى ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ
بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾

سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ان کو آواز دی گئی کہ: اے موسیٰ! ﴿۱۱﴾ پورا یقین رکھو! میں ہی تمھارا رب ہوں، سو تم اپنے دونوں جوتوں کو نکال دو[1]، یقینی بات ہے کہ تم طُویٰ نامی مقدس میدان میں ہو[2] ﴿۱۲﴾ اور میں نے (نبوت کے لیے) تم کو چن لیا ہے، سو جو بات وحی کے ذریعے کہی جائے وہ دھیان سے سنو[3] ﴿۱۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو تم میری ہی بندگی کرو اور مجھے یاد رکھنے کے لیے نماز قائم کرو[4] ﴿۱۴﴾ یقین رکھو! قیامت تو آنے ہی والی ہے، میں (ابھی) اس (قیامت کے وقت) کو چھپا کر رکھنا چاہتا ہوں؛ تا کہ ہر نفس کو اس کے کیے ہوئے کام کا بدلہ دیا جاوے ﴿۱۵﴾ کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اس (قیامت) پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتا ہو وہ تم کو قیامت (کے فکر) سے ہرگز غافل نہ کردے[5] ورنہ تم (بے فکری کی وجہ سے) ہلاک ہو جاؤ گے ﴿۱۶﴾ اور اے موسیٰ! تمھارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ ﴿۱۷﴾

① مقدس مقام میں مقدس کلام سن رہے ہو اس کا ادب سکھایا گیا، اسی طرح مبارک وادی کی مٹی کی برکت آپ کے بدن کو لگے۔ ② اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے زمین کے خاص حصوں کو امتیازات اور شرف عطا فرماتے ہیں۔
③ سنتے ہوئے فضول حرکت نہ ہو، نظر نیچی ہو۔ سمجھنے کی کوشش ہو۔ خلل پیدا کرنے والی کوئی بھی بات اس وقت نہ ہو۔ یہ کلامِ الٰہی سننے کے آداب بھی بتا دیے گئے۔
④ نماز کی روح اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے، شروع سے آخر تک نماز میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) قیامت کی تیاری کرنے سے تم کو ہرگز روک نہ دیوے (جو قیامت پر ایمان نہ رکھے اور نفسانی خواہشات پر چلے ایسوں کی صحبت میں مت رہو؛ ورنہ انسان آخرت سے غافل ہو کر برباد ہو جاتا ہے)۔

قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ⑱
قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی ⑲ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ⑳ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی ㉑ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ
سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰی ㉒ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰی ㉓ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ㉔ قَالَ ع
رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ㉕ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ㉖ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ㉗

موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: یہ تو میری لکڑی ہے، میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس (لکڑی) کے ذریعے اپنی بکریوں پر (درخت سے) پتے جھاڑتا ہوں اور میرے دوسرے کام بھی اس سے پورے ہوتے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اس (لکڑی) کو (نیچے زمین پر) پھینک دو ﴿۱۹﴾ پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ (لکڑی) ڈال دی تو وہ (ڈالتے ہی) یکا یک (اللہ تعالیٰ کی قدرت سے) ایک دوڑتا سانپ بن گئی ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (موسیٰ!) اس کو پکڑ لو، اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اس کو اس کی پہلی (لکڑی والی) حالت پر لوٹا دیتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور تم اپنے ہاتھ کو اپنی (بائیں) بغل میں دباؤ تو وہ کسی بیماری کے بغیر سفید ہو کر (بہت چمکتا) نکلے گا① یہ (تمھاری نبوت کے لیے) دوسری نشانی ہے ﴿۲۲﴾ تاکہ ہم تم کو اپنی نشانیوں میں سے بعض بڑی نشانیاں دکھائیں ﴿۲۳﴾ تم فرعون کے پاس جاؤ، وہ شرارت میں حد سے نکل گیا ہے② ﴿۲۴﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! میرے لیے میرے سینے کو کھول دیجیے③ ﴿۲۵﴾ اور میرے لیے میرے کام کو آسان کر دیجیے ﴿۲۶﴾ اور میری زبان سے (لکنت کی) گرہ کھول دیجیے ﴿۲۷﴾

① منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ اس وقت سورج کی روشنی سے بھی زیادہ چمک دار ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلبِ اطہر میں جو ایمان کا نور تھا اس کا ایک عکس ہاتھ پر منتقل ہوتا تھا جس کی وجہ سے یہ چمک ہوتی تھی، ایمان کا نورِ کامل پلِ صراط پر جگمگاوے گا اور پورا پلِ صراط روشن ہوگا۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ بہت داداگری کر رہا ہے۔

③ حوصلہ بلند کر دیجیے، علومِ نبوت کے لیے سینہ کھول دیجیے، دعوت کی راہ میں آنے والی تکالیف سہن کرنے کے لیے سینہ کھول دیجیے۔

يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ۚ﴿٢٨﴾ وَاجۡعَلۡ لِّىۡ وَزِيۡرًا مِّنۡ اَهۡلِىۡ ۙ﴿٢٩﴾ هٰرُوۡنَ اَخِى ۙ﴿٣٠﴾ اشۡدُدۡ بِهٖۤ اَزۡرِىۡ ۙ﴿٣١﴾
وَاَشۡرِكۡهُ فِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۙ﴿٣٢﴾ كَىۡ نُسَبِّحَكَ كَثِيۡرًا ۙ﴿٣٣﴾ وَّنَذۡكُرَكَ كَثِيۡرًا ؕ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنۡتَ بِنَا
بَصِيۡرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدۡ اُوۡتِيۡتَ سُؤۡلَكَ يٰمُوۡسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلَيۡكَ مَرَّةً اُخۡرٰٓى ۙ﴿٣٧﴾ اِذۡ
اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوۡحٰٓى ۙ﴿٣٨﴾ اَنِ اقۡذِفِيۡهِ فِى التَّابُوۡتِ فَاقۡذِفِيۡهِ فِى الۡيَمِّ فَلۡيُلۡقِهِ الۡيَمُّ
بِالسَّاحِلِ يَاۡخُذۡهُ عَدُوٌّ لِّىۡ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلۡقَيۡتُ عَلَيۡكَ مَحَبَّةً مِّنِّىۡ ۚ وَلِتُصۡنَعَ عَلٰى عَيۡنِىۡ ﴿٣٩﴾

جس کی وجہ سے وہ (لوگ) میری بات کو سمجھ سکیں①﴿۲۸﴾ اور میرے خاندان کے ایک آدمی کو میری مدد کرنے کے لیے مقرر کر دیجیے ﴿۲۹﴾ (یعنی) ہارون کو جو میرا بھائی ہے ﴿۳۰﴾ (اور) ان (ہارون علیہ السلام) کے ذریعے میری طاقت کو مضبوط کر دیجیے②﴿۳۱﴾ اور ان (ہارون علیہ السلام) کو میرے کام میں شریک بنا دیجیے ﴿۳۲﴾ تاکہ ہم (دونوں مل کر) آپ کی زیادہ تسبیح کریں ﴿۳۳﴾ اور ہم آپ کا ذکر زیادہ کریں③﴿۳۴﴾ یقیناً آپ ہماری حالت کو اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۳۵﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰ! پکی بات ہے جو کچھ تم نے مانگا وہ سب تم کو دے دیا گیا ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم پر ایک اور مرتبہ بھی احسان کیا تھا ﴿۳۷﴾ اس وقت کو یاد کرو (وہ احسان یہ ہے کہ) جب ہم نے تمھاری اماں کو (الہام کے ذریعے) حکم بھیجا جو ہم آگے سنا رہے ہیں ﴿۳۸﴾ (وہ حکم یہ تھا) کہ اس (بچے موسیٰ) کو صندوق میں رکھ دو، پھر اس (صندوق) کو دریا میں ڈال دو، پھر دریا اس (صندوق) کو کنارے پر لا کر ڈال دے گا④ جس کے نتیجے میں ان (موسیٰ علیہ السلام) کو ایک ایسا آدمی (یعنی فرعون) اٹھائے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور ان (موسیٰ علیہ السلام) کا بھی دشمن ہے اور (اے موسیٰ!) میں نے تم پر اپنی طرف سے محبت ڈال دی⑤ اور (یہ سب کام اس لیے کیے) تاکہ تم میری نظروں کے سامنے پرورش پاؤ⑥﴿۳۹﴾

---

① مخاطب سمجھ جائے یہ کلام کرنے کا مقصد ہوتا ہے۔ ② ایک بھائی نے دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ بے مثال دعا مانگی۔
③ جمع کے صیغے سے معلوم ہوا کہ اجتماعی ذکر کے خاص فوائد ہیں۔ اور اچھا ماحول اور اچھے رفقا خود ذکر کے داعی بنتے ہیں۔
④ (دوسرا ترجمہ) (اے دریا!) اس صندوق کو کنارے پر لا کر ڈال دے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) محبوبیت ڈال دی۔ ⑥ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں پرورش پانے لگے۔

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَٰكَ إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ
عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَٰكَ مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ
سِنِينَ فِيٓ أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَٰمُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾ ٱذْهَبْ
أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَٰتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ ٱذْهَبَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا
لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿٤٥﴾

(اس وقت کو یاد کرو) جب تمھاری بہن (گھر سے) چلتی ہوئی آئی اور (فرعون کے ملازموں سے) کہنے لگی: کیا میں تم کو اس (عورت) کا پتہ بتاؤں جو اس بچے کی پرورش کرے؟ پھر (اس طرح) ہم نے تم کو تمھاری ماں کے پاس واپس لوٹا دیا؛ تاکہ اس (تمھاری ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے (غلطی سے) ایک (فرعونی) آدمی کو مار ڈالا تھا①، پھر ہم نے تم کو اس غم (پریشانی) سے نجات دی اور ہم نے تمھارے بہت سارے امتحانات لیے② پھر تم کئی سال مدین والوں میں رہے، پھر تم اے موسیٰ! مقدر سے (یعنی تقدیر کے فیصلے کے مطابق یہاں) آئے③ ﴿۴۰﴾ اور میں نے تم کو خاص اپنے (کام کے) لیے بنایا ہے④ ﴿۴۱﴾ (موسیٰ!) تم اور تمھارا بھائی میری نشانیوں کو لے کر (توحید کی دعوت دینے کے لیے) جاؤ، اور میرا ذکر کرنے میں تم سستی مت کرنا⑤ ﴿۴۲﴾ تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، یقیناً وہ حد سے بہت آگے نکل گیا ہے⑥ ﴿۴۳﴾ پھر تم دونوں اس (فرعون) کو نرم بات کہو؛ شاید کہ وہ (فرعون) نصیحت قبول کرے یا (اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈر جائے ﴿۴۴﴾ دونوں (بھائیوں) نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ (فرعون) ہم پر زیادتی نہ کرے یا زیادہ سرکشی نہ کرنے لگے⑦ ﴿۴۵﴾

---

①اس مقتول آدمی کا نام ''قاب'' تھا جو فرعون کا طباخ تھا۔ ②امتحان ترقی کا ذریعہ ہے اس لیے محلِ نصیحت میں بیان ہوا۔ ③(دوسرا ترجمہ) پھر تم ایک خاص وقت پر (جو نبوت دینے کے لیے طے تھا) یہاں (طورِ سینا پر) آئے۔ ④(دوسرا ترجمہ) میں نے تم کو (اپنا نبی بنانے کے لیے) منتخب کیا۔ ⑤دین کی دعوت کے لیے روانگی کے وقت اہم ترین ادب بتایا گیا: ذکر کی پابندی جو دینی کام میں قوت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ⑥(دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ داداگری کر رہا ہے (تیسرا ترجمہ) اس نے بہت سر اٹھایا ہے۔ ⑦(دوسرا ترجمہ) یا شرارت کرنے لگے (تیسرا ترجمہ) یا جوش میں آ جائے۔

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیۡ مَعَکُمَاۤ اَسۡمَعُ وَاَرٰی ﴿۴۶﴾ فَاۡتِیٰهُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّکَ فَاَرۡسِلۡ
مَعَنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ وَلَا تُعَذِّبۡهُمۡ ؕ قَدۡ جِئۡنٰکَ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ
اتَّبَعَ الۡهُدٰی ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدۡ اُوۡحِیَ اِلَیۡنَاۤ اَنَّ الۡعَذَابَ عَلٰی مَنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنۡ
رَّبُّکُمَا یٰمُوۡسٰی ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ
الۡقُرُوۡنِ الۡاُوۡلٰی ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلۡمُهَا عِنۡدَ رَبِّیۡ فِیۡ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَلَا یَنۡسَی ﴿۵۲﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں نہ ڈرو، یقیناً میں تمھارے ساتھ ہوں① میں (سب کچھ) سن بھی رہا ہوں اور (ہر چیز) دیکھ بھی رہا ہوں ﴿۴۶﴾ تو اب تم دونوں اس (فرعون) کے پاس جاؤ، اور تم دونوں (اس فرعون کو) کہو: ہم تو تیرے رب کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں، سوتو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے② اور ان کو (کسی طرح کی) تکلیف مت پہنچا (اور) ہم تو تیرے پاس تیرے رب کی نشانی لے کر آئے ہیں اور اس آدمی کے لیے سلامتی ہے جو ہدایت (یعنی صحیح راستے) کی اتباع کرے ﴿۴۷﴾ یقینی بات یہ ہے ہم پر یہ وحی آئی ہے کہ (ہر قسم کا) عذاب اسی شخص کو ہوگا جو (سچے دین کو) جھٹلاوے اور منہ پھیر لیوے ﴿۴۸﴾ (دونوں کی سب باتیں سن کر) فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟ ﴿۴۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو (اس کے مناسب) اس کی صورت عطا فرمائی، پھر (اس کی) رہنمائی بھی فرمائی③ ﴿۵۰﴾ فرعون نے کہا: تو ان (نبیوں کو جھٹلانے والی) قوموں کا کیا حال ہوا جو پہلے گذر گئیں؟ ﴿۵۱﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: ان کی خبر تو میرے رب کے پاس ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں ہے، میرے رب غلطی بھی نہیں کرتے ہیں اور بھولتے بھی نہیں ہیں④ ﴿۵۲﴾

① دین کی دعوت لے کر چلنے والے کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہوتی ہے۔
② اپنی امت کو دنیوی تکالیف سے نجات دلانا یہ بھی نبیوں کا کام ہے۔
③ ہر مخلوق کو کس کام کے لیے پیدا کیا، اس کو کیا کرنا ہے، اس کو کیسے زندگی گذارنی ہے کیسے ڈیوٹی بجالانی ہے اس کی رہنمائی خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی اس کو ہدایتِ تکوینی کہتے ہیں۔
④ کرنا کچھ چاہے اور کچھ دوسرا ہو جاوے ایسی غلطی اللہ تعالیٰ کے یہاں نہیں ہے۔ میرے رب کسی چیز سے غافل نہیں۔

اَلَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَہۡدًا وَّ سَلَکَ لَکُمۡ فِیۡہَا سُبُلًا وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ
فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡ نَّبَاتٍ شَتّٰی ﴿۵۳﴾ کُلُوۡا وَ ارۡعَوۡا اَنۡعَامَکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ
لِّاُولِی النُّہٰی ﴿۵۴﴾ مِنۡہَا خَلَقۡنٰکُمۡ وَ فِیۡہَا نُعِیۡدُکُمۡ وَ مِنۡہَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَۃً اُخۡرٰی ﴿۵۵﴾ ع
وَ لَقَدۡ اَرَیۡنٰہُ اٰیٰتِنَا کُلَّہَا فَکَذَّبَ وَ اَبٰی ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئۡتَنَا لِتُخۡرِجَنَا مِنۡ اَرۡضِنَا
بِسِحۡرِکَ یٰمُوۡسٰی ﴿۵۷﴾ فَلَنَاۡتِیَنَّکَ بِسِحۡرٍ مِّثۡلِہٖ فَاجۡعَلۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَکَ مَوۡعِدًا لَّا نُخۡلِفُہٗ
نَحۡنُ وَ لَاۤ اَنۡتَ مَکَانًا سُوًی ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوۡعِدُکُمۡ یَوۡمُ الزِّیۡنَۃِ وَ اَنۡ یُّحۡشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿۵۹﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) جنھوں نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنایا اور اس (زمین) میں تمھارے لیے راستے بنائے اور آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات (یعنی سبزیاں) نکالیں ﴿۵۳﴾ تم خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ، یقیناً ان سب باتوں میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۴﴾

اسی (زمین) میں سے ہم نے تم کو (ابتدا میں) پیدا کیا، اور اسی (زمین) میں ہم تم کو (موت کے بعد) واپس لوٹا دیں گے اور اسی (زمین) سے ہم تم سب کو (قیامت میں) پھر دوبارہ نکالیں گے ﴿۵۵﴾ اور حقیقت میں ہم نے اس (فرعون) کو اپنی سب نشانیاں (جو اس وقت تک موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں) دکھا دیں، سو وہ (فرعون) تو جھٹلاتا ہی رہا اور انکار ہی کرتا رہا ﴿۵۶﴾ فرعون نے کہا: اے موسیٰ! تو کیا ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ تو اپنے جادو کے زور سے ہم کو ہمارے ملک سے باہر نکال دے ﴿۵۷﴾ تو اچھا اب ہم (بھی) تیرے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے، اب تم کسی کھلے میدان میں ہمارے اور تمھارے درمیان مقابلے کا ایسا وعدہ طے کر لو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں نہ تم کرو ﴿۵۸﴾ موسیٰ نے کہا: تمھارے (ساتھ مقابلے کے) وعدہ کا دن وہی ہے جس دن میں جشن① منایا جاتا ہے اور یہ کہ چاشت (یعنی دن چڑھنے) کے وقت لوگ جمع کر لیے جائیں گے ﴿۵۹﴾

---

① کوئی دن تھا جب فرعونی لوگوں کا بڑا میلہ ہوتا تھا جس میں وہ اچھے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى۝٦٠ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى۝٦١ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ
وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى۝٦٢ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى۝٦٣ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ

اس پر وہ (فرعون دربار سے اٹھ کر اپنی جگہ سے) چلا گیا، سو اس نے اپنی مکاری کے سارے داؤ جمع کیے، پھر وہ (مقابلے کے لیے) آیا ﴿٦٠﴾ (اس مقابلہ کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) نے ان (جادوگروں) سے کہا①: افسوس تم پر! اللہ تعالیٰ پر (کفر کر کے) جھوٹ مت بولو②، ورنہ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو کسی (سخت) عذاب سے بالکل تباہ و برباد کر دیں گے اور جو کوئی بھی (اللہ تعالیٰ پر) بہتان باندھے تو وہ (اپنے مقصد میں) ناکام رہتا ہے ﴿٦١﴾ سو (موسیٰ علیہ السلام کی اس بات پر) وہ (جادوگر لوگ) آپس میں اپنے کام کے بارے میں اختلاف کرنے لگے③ اور انھوں نے چپکے چپکے مشورہ کیا ﴿٦٢﴾ وہ (مصر کے فرعونی لوگ) کہنے لگے: یقینی طور پر بات یہ ہے کہ یہ (موسیٰ اور ہارون) دونوں جادوگر ہیں، وہ اپنے جادو کے زور سے تم کو تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتے ہیں اور تمھارے سب سے اچھے (مصری فرعونی) دین کو ختم کر ڈالنا چاہتے ہیں④ ﴿٦٣﴾ سو تم سب (جادوگر) مل کر اپنی ساری تدبیر پکی کرلو⑤ پھر صفیں باندھ کر کے (مقابلے کے لیے) تم آؤ⑥،

① عین مقابلے کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی، یہ ہے داعیٔ حق کا حال ہر مناسب موقع پر ہر حال میں پہلا کام دعوت کا کرنا ہے یہاں مقابلے کے وقت تیار مجمع مل گیا تو دعوت دینا شروع کر دی۔ ② (دوسرا ترجمہ) بہتان مت باندھو۔ سب سے بڑا بہتان کفر کرنا ہے۔ ③ اخلاص سے دی ہوئی دعوت کا اثر ہوتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی برکت سے سچائی کا ان کو احساس ہوا اور مقابلہ کرنا یا نہ کرنا اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ④ قوم کے سرداروں کو بھی 'طریقہ' کہتے ہیں مصریوں کی باعزت قیادت اور سرداری کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ ⑤ یہ ہے قدیم زمانے سے چلی آئی گندی سیاست کہ ایسے موقع پر علاقائی، وطنی، مذہبی تعصبات کے نعرے لگا کر لوگوں کو مشتعل کر کے اپنا ہم نوا بنایا جائے۔
نوٹ: ''فَاَجْمِعُوْا'' میم کے کسرہ والی قرأت میں مضبوط کا معنی اور فتحہ والی قرأت میں جمع کرنے کا معنی ہوگا۔ ⑥ آیت کا مطلب: ایک رائے پر متفق ہو جاؤ، یا خوب مضبوط ہو کر نکلو، صف بنانے کے لیے نکلو؛ چوں کہ اس سے رعب پڑتا ہے۔
نوٹ: دشمنانِ دین کے یہاں بھی صف کی اہمیت تھی، جو آج مسلمانوں میں نہیں ہے۔

وَقَدۡ اَفۡلَحَ الۡيَوۡمَ مَنِ اسۡتَعۡلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ
اَلۡقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا‌ ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا
تَسۡعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿۶۷﴾ قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلۡقِ
مَا فِىۡ يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا‌ ؕ اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ‌ ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ
اَتٰى ﴿۶۹﴾ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَمُوۡسٰى ﴿۷۰﴾

اور یقین رکھو آج جو غالب آئے گا وہی کامیاب ہوگا ﴿۶۴﴾ جادوگروں نے (مقابلے میں آکر) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنی لاٹھی پہلے) ڈالیں یا ہم پہلے ڈالنے والے ہوں① ﴿۶۵﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: نہیں تم ہی پہلے ڈالو، پھر اچانک ان (جادوگروں) کی رسیاں اور لاٹھیاں (نظر بندی کی وجہ سے) ان کے جادو کے نتیجے میں اس (موسیٰ علیہ السلام) کے خیال میں ایسی محسوس ہونے لگیں کہ وہ تو دوڑ رہی ہیں ﴿۶۶﴾ یہ دیکھ کر موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے دل میں تھوڑا سا ڈر محسوس ہوا② ﴿۶۷﴾ ہم نے کہا کہ: (اے موسیٰ!) تم ڈرو نہیں، یقین رکھو کہ تم ہی غالب آؤ گے ﴿۶۸﴾ اور جو (لاٹھی) تمھارے داہنے ہاتھ میں ہے اس کو (میدان میں) ڈال دو③ وہ ان (جادوگروں) کی بنائی ہوئی تمام چیزوں کو نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف ایک جادوگر کا فریب ہی ہے اور جادوگر کہیں بھی چلا جائے اس کو فلاح نہیں ملتی④ ﴿۶۹﴾ پھر⑤ تمام جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے، وہ (جادوگر زور سے) کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے ﴿۷۰﴾

---

① یہ جادوگروں کی طرف سے ادب کا اظہار ہے، ہوسکتا ہے کہ نبی کے ساتھ اس طرح کے ادب کے برتاؤ نے ان کو ایمان کی سعادت سے مالا مال کیا ہو۔ ② لوگ معجزہ اور جادو میں کیسے فرق کرسکیں گے اس بات کا ڈر رہا۔

③ میدان میں دوڑتے ہوئے سانپوں سے بچاؤ کا ایک ہی ذریعہ عصا تھا، اس کو بھی چھوڑنے کا حکم ہوا اور موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پورا کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد آگئی۔ نتیجہ نکلا کہ حالات کے ظاہری تقاضوں کے خلاف اللہ کے حکم پر عمل کرو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور آوے گی ④ اس کا بھلا نہیں ہوتا۔

⑤ موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پھینک دی اور وہ لاٹھی اژدہا بن گئی اور اس اژدہے نے جادوگروں کی تمام چیزوں کو نگل لیا اس منظر کا ایسا اثر ہوا کہ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫
وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝۷۱ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۷۲ اِنَّآ اٰمَنَّا
بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۷۳ اِنَّهٗ
مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۷۴

(یہ دیکھ کر) اس (فرعون) نے کہا: تم (جادوگروں) کو میں اجازت دوں اس سے پہلے ہی اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے، (اب) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ (موسیٰ) تم سب کا بڑا (سردار) ہے، جس نے تم سب کو جادو سکھایا سو (میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ) میں تمھارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر چڑھاؤں گا[1] اور (اب) تم کو برابر پتہ چل جائے گا کہ ہم میں (یعنی مجھ میں اور موسیٰ کے رب میں) کس کا عذاب زیادہ سخت ہے اور دیر تک باقی رہنے والا ہے ﴿۷۱﴾ ان (نو مسلم) جادوگروں نے کہا: جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو پیدا کیا اس کی قسم! ہمارے سامنے جو صاف صاف نشانیاں[2] آ چکیں اس کے مقابلے میں (اب) ہم تجھ کو ہرگز ترجیح نہیں دے سکتے[3] اب تجھے جو کرنا ہو کر ڈال، تو صرف اسی دنیا کی زندگی میں حکم چلا سکتا ہے[4] ﴿۷۲﴾ یقیناً ہم ہمارے رب پر ایمان لائے؛ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہمارے گناہوں کو معاف کر دے اور جو جادو تو نے ہم سے زبردستی کروایا (اللہ) اس کو بھی (معاف کر دیوے) اور اللہ ہی سب سے اچھے ہیں اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں ﴿۷۳﴾ حقیقت میں جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم ہو کر آئے گا تو اس (مجرم) کے لیے جہنم ہے، وہ (مجرم) اس میں نہ مرے گا نہ زندہ رہے گا[5] ﴿۷۴﴾

---

① اونچی جگہ سے بھاگ بھی نہ سکے اور دوسروں کو نظر بھی آوے تو عبرت ہو۔ ② اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کی اور موسیٰؑ کی نبوت کی۔ ③ تجھ کو ہرگز زیادہ (بڑھا ہوا) نہیں سمجھیں گے۔ ④ دنیا کی زندگی میں ہی کچھ سزا دے سکتا ہے دوسرا تو کیا کر سکتا ہے؟ ابھی ایمان لانے والے نبی کی چند لمحات صحبت کی برکت سے کیسا مضبوط ایمان ہو گیا کہ جان دینے کے لیے تیار ہے ایمان چھوڑنے تیار نہیں۔ ⑤ اس تکلیف سے جینا موت سے بدتر ہو گا اس لیے وہ جینا زندگی کہلانے کے قابل نہ ہو گا۔

وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى ع
مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا
تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ
الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

اور جو شخص اس (رب) کے پاس ایمان کے ساتھ آیا، اس نے نیک اعمال بھی کر رکھے ہیں تو ان کے لیے بڑے اونچے درجات ہوں گے ﴿٧٥﴾ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں، اس کے نیچے سے نہریں چلتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جو (کفر سے) پاک رہا① ﴿٧٦﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (وحی کے ذریعے) موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا یہ کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، سو (لاٹھی مار کر) تم ان کے لیے سمندر میں سوکھے راستے بنا دینا کہ نہ تم کو (دشمن کے) آ کر پکڑنے کا خطرہ ہو اور (ڈوبنے کا) ڈر (بھی) نہ ہو ﴿٧٧﴾ سو فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان (بنی اسرائیل) کا پیچھا کیا، پھر دریا نے ان (فرعونیوں) کو جیسا (خوفناک طریقے سے) ڈھانکنا تھا ویسا ڈھانک ہی لیا② ﴿٧٨﴾ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا اور (ان کو) صحیح راستہ نہیں دکھایا ﴿٧٩﴾ اے بنی اسرائیل! پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم کو تمھارے دشمن سے نجات دے دی اور طور پہاڑ کی داہنی جانب آنے کا تم سے وعدہ طے کر لیا③ اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا ﴿٨٠﴾ جو پاکیزہ روزی ہم نے تم کو دی ہے اس میں سے تم کھاؤ اور اس (روزی) میں تم شرعی حد سے آگے مت نکلو④ ورنہ میرا غضب تم پر اترے گا اور جس پر میرا غضب اترا سو وہ تو ہلاکت میں گر کر ہی رہتا ہے ﴿٨١﴾

---

① ''تزکیہ'' پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ② یعنی پانی کی موجوں نے ڈھانک کر غرق کر دیا۔ ③ یعنی تمھارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تمھارے فائدے کے لیے وعدہ طے کیا، وہاں بلا کر تورات کتاب دینی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور تم زیادتی مت کرو۔ (حرام طریقے سے روزی حاصل مت کرو اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی روزی کھا کر گناہ مت کرو)۔

وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَاۤ اَعۡجَلَكَ عَنۡ قَوۡمِكَ
يٰمُوۡسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمۡ اُولَاۤءِ عَلٰٓى اَثَرِىۡ وَعَجِلۡتُ اِلَيۡكَ رَبِّ لِتَرۡضٰى ﴿٨٤﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدۡ فَتَنَّا
قَوۡمَكَ مِنۡۢ بَعۡدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۚ
قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَمۡ يَعِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيۡكُمُ الۡعَهۡدُ اَمۡ اَرَدْتُّمۡ
اَنۡ يَّحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِىۡ ﴿٨٦﴾

اور یہ حقیقت ہے کہ جس (آدمی) نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر سیدھے راستے پر قائم رہا تو میں اس کو بہت ہی بخشنے والا ہوں ﴿۸۲﴾ اور اے موسیٰ! اپنی قوم سے پہلے ہی (کس سبب سے) تم جلدی آ گئے؟ ﴿۸۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ سب میرے پیچھے پیچھے ہی آ رہے ہیں اور میں تو آپ کے پاس اس لیے جلدی آ گیا تا کہ اے میرے رب! آپ (زیادہ) خوش ہو جائیں ﴿۸۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر ہم نے تمھارے آنے کے بعد تمھاری قوم کو ایک فتنے میں مبتلا کیا ہے اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ﴿۸۵﴾ سو موسیٰ (علیہ السلام) غصے اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کے پاس واپس لوٹے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمھارے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا (۱)؟ تو کیا تم پر کوئی لمبی مدت گزر گئی تھی (۲)؟ یا تم یہ چاہتے تھے کہ تمھارے رب کا تم پر غضب اترے اس لیے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا (۳) ﴿۸۶﴾

(۱) اچھے وعدے سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک جامع کتاب دی جائے گی جس پر عمل کر کے وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے، یا اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کی برکت سے دنیا و آخرت میں کامیابی ملے گی۔

(۲) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی لمبے زمانے سے طور پہاڑ پر گئے نہیں تھے، بس ابھی چند روز پہلے ہی تو گئے اور وہاں قیام بھی مختصر وقت کے لیے تھا، پھر بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنا ڈالا۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے جب کوئی قوم لمبے عرصے تک دور رہتی ہے تو رحمتوں اور برکتوں سے محروم ہو کر کسی دینی فتنے میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔

(۳) موسیٰ علیہ السلام جب طور پر تشریف لے گئے تو قوم نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے واپس آنے تک کوئی نیا کام نہیں کریں گے اور آپ کے نائب ہارون علیہ السلام کی اتباع کرتے رہیں گے اس وعدے کو انھوں نے پورا نہیں کیا، ہارون علیہ السلام کے سمجھانے کے باوجود بات نہیں مانی اور بچھڑے کی عبادت میں لگ گئے۔ سامری والے فتنہ کے دور میں بنی اسرائیل کی تین جماعت بن گئی: (۱) توحید پر قائم رہنے والے (۲) بچھڑے کی پرستش کرنے والے لیکن ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام منع فرماویںگے تو ہم چھوڑ دیںگے (۳) موسیٰ علیہ السلام منع فرماوے تو بھی بت پرستی نہ چھوڑنے کا عزم کرنے والے۔

قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا
فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ
وَاِلٰهُ مُوۡسٰى ۙ فَنَسِىَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ ضَرًّا وَّلَا
نَفۡعًا ﴿۸۹﴾ وَلَقَدۡ قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ ع ۱۲
فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿۹۰﴾ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿۹۱﴾

قوم کے لوگوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی؛ بلکہ ہوا یہ کہ (قبطی) قوم کے زیورات کا بھاری بوجھ ہم پر لدا ہوا تھا، سو ہم نے ان (زیورات) کو ڈال دیا، پھر اسی طرح سامری نے (اس کے پاس جو کچھ تھا آگ میں) ڈال دیا ﴿۸۷﴾ سو اس (سامری) نے ان (لوگوں) کے سامنے ایک بچھڑا (زیور میں سے بنا کر) نکالا جو صرف ایک جسم تھا، جس میں سے (بچھڑے جیسی) ایک آواز نکلتی تھی (یہ منظر دیکھ کر سامری کی بات ماننے والے، یعنی بچھڑے کی پوجا کرنے والے) لوگ کہنے لگے: یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے، سو وہ (موسیٰ) بھول گئے ① ﴿۸۸﴾ کیا وہ (گمراہ لوگ) اتنا بھی نہیں دیکھ رہے تھے کہ وہ (بچھڑا) ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتا تھا اور ان کے کسی نقصان کا اختیار نہیں رکھتا تھا اور نفع کا (اختیار) بھی نہیں (رکھتا تھا) ② ﴿۸۹﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہارون (علیہ السلام) نے پہلے ہی سے ③ ان (بنی اسرائیل) کو کہہ دیا تھا کہ: اے میری قوم! تم اس (بچھڑے) کی وجہ سے فتنے (یعنی گمراہی) میں پڑ گئے ہو اور حقیقت میں تمھارا رب تو رحمٰن ہے، سو تم میری بات مانو اور میرے کہنے پر چلو ﴿۹۰﴾ وہ (بنو اسرائیل) کہنے لگے: جب تک موسیٰ (علیہ السلام) واپس لوٹ کر ہمارے پاس نہ آویں ہم تو اس (بچھڑے) کی عبادت میں برابر لگے رہیں گے ﴿۹۱﴾

---

① اور طور پر خدا کی تلاش میں چلے گئے۔
② یعنی ان کو کوئی نقصان اور نفع بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔
③ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لوٹ کر آنے سے پہلے۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ قَالَ
يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ
يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے (طور سے واپس آنے کے بعد) کہا: اے ہارون! جب تم نے ان کو دیکھا کہ وہ (بنی اسرائیل) گمراہ ہوگئے ہیں توتم کو میری اتباع کرنے سے کس بات نے روکا؟① ﴿۹۲﴾ بھلا کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی؟ ﴿۹۳﴾ ہارون (علیہ السلام) نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! تو میری داڑھی اور میرا سر مت پکڑ، حقیقت میں میں اس بات سے ڈرا کہ تم یوں کہو گے کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان پھوٹ ڈال دی اور میری بات کا لحاظ نہیں کیا② ﴿۹۴﴾ (بھائی ہارون کی طرف سے فارغ ہوکر) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے سامری! تجھے کیا ہوا تھا؟③ ﴿۹۵﴾ سامری نے کہا: میں نے ایک ایسی چیز دیکھ لی تھی جس کو ان دوسروں نے نہیں دیکھا تھا④ تو میں نے رسول (یعنی فرشتے) کے نشانِ قدم سے ایک (خاک کی) مٹھی اٹھالی تھی⑤ اور میں نے اس کو ڈال دیا، اور (اس وقت) میرے دل نے ایسی ہی بات مجھے سمجھائی تھی ﴿۹۶﴾

---

① یعنی میرے پاس طور پر چلے آتے یا ان بچھڑے کی عبادت کرنے والوں سے جنگ کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) میری بات یاد نہیں رکھی۔ یعنی اگر طور پر آجاتا تو میرے ساتھ موحدین بھی آجاتے اور دو جماعت ہوجاتی اور مفسدین کو کھلا میدان مل جاتا۔

③ سامری: (۱) ملک شام میں سامرہ نام کا ایک مشہور قبیلہ تھا، اس کا یہ سردار تھا۔

(۲) فرعون کے خاندان کا قبطی آدمی تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پڑوس میں رہتا تھا، ظاہر میں ایمان لایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ چلا۔

(۳) ہندوستان کا ہندو تھا۔

(۴) فارس کرمان کا رہنے والا تھا، گائے اور اس کی نسل کی پوجا کرنے والی ایک قوم کا فرد تھا اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔

④ (دوسرا ترجمہ) مجھے ایک ایسی چیز سوجھی تھی جو دوسرے کو نہیں سوجھی تھی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک مٹھی بھر لی تھی۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ
وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ
نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ
عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ
فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾
يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (یہاں سے) دور چلا جا، اب تیری سزا یہ ہے کہ تو لوگوں سے زندگی بھر یہ کہتا پھرے گا کہ ”مجھے ہاتھ مت لگاؤ“ ① (اس کے علاوہ) اور تیرے لیے (اللہ تعالیٰ کے عذاب کا) ایک وعدہ مقرر ہے جس کا تجھ سے خلاف نہیں کیا جائے گا ② اور تو اپنے اس (جھوٹے) معبود کو دیکھ جس (کی پوجا کرنے) پر تو جم کر بیٹھا ہے، ضرور ہم اس کو جلا ہی ڈالیں گے، پھر ہم اس کی راکھ بکھیر کر دریا میں بہا دیں گے ﴿۹۷﴾ حقیقت میں تمھارا معبود وہ اللہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے علم میں ہر چیز سما گئی ہے ③ ﴿۹۸﴾ (جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہم نے سنایا) اسی طرح جو حالات پہلے گذر گئے ان میں سے کچھ واقعات ہم آپ کو سناتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے خاص اپنے پاس سے آپ کو نصیحت (کی کتاب قرآن) عطا کی ہے ﴿۹۹﴾ جو اس (نصیحت کی کتاب) سے منہ پھراتا ہے وہ قیامت کے دن بڑا بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا ﴿۱۰۰﴾ اس (بوجھ کے عذاب) میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بوجھ قیامت کے دن ان کے لیے بہت ہی برا ہوگا ﴿۱۰۱﴾ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں جمع کریں گے کہ ان کی آنکھیں نیلی پڑی ہوں گی ④ ﴿۱۰۲﴾

---

① لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کی سازش کی تھی اس پر عذاب الٹا آیا۔

② (دوسرا) جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) کہ مجرم لوگ نیلے پڑے ہوں گے۔ (یہ بدصورتی کی علامت ہے)

يَّتَخَافَتُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا عَشۡرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذۡ يَقُوۡلُ
ع اَمۡثَلُهُمۡ طَرِيۡقَةً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا يَوۡمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ يَنۡسِفُهَا رَبِّىۡ
نَسۡفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوۡمَئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ
الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوۡمَئِذٍ لَّا
تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ
وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ﴿۱۱۰﴾

وہ چپکے چپکے آپس میں کہتے ہوں گے کہ: تم (دنیا یا قبر میں) دس دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿۱۰۳﴾ جس بات کو وہ کہتے ہیں ہم خوب اچھی طرح جانتے ہیں جب کہ ان میں سے بہترین رائے رکھنے والا ① وہ کہے گا کہ تم (دنیا یا قبر میں) ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے ﴿۱۰۴﴾

اور یہ لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) تو تم (جواب میں) کہو کہ: میرے رب ان کو (ریزہ ریزہ کرکے) دھول کی طرح اڑا دیں گے ② ﴿۱۰۵﴾ پھر اس (زمین) کو صاف (چٹیل) میدان بنا کر چھوڑ دیں گے ﴿۱۰۶﴾ کہ تم کو اس میں کوئی موڑ بھی نظر نہ آئے گا اور نہ کوئی ٹیلہ نظر آئے گا ﴿۱۰۷﴾ اس دن وہ (سب لوگ) ایک بلانے والے کے پیچھے چلے آویں گے، اس کے سامنے کوئی ٹیڑھا نہیں ہوگا ③ رحمٰن کے سامنے (اس کے ڈر سے) سب آوازیں دب جائیں گی چناں چہ ہلکی آواز ④ کے سوا کوئی آواز تم نہیں سن سکو گے ﴿۱۰۸﴾ اس دن کسی کی سفارش کام نہیں آئے گی؛ مگر جس کو رحمٰن نے اجازت دی ہوگی اور اس کے بولنے پر وہ (اللہ تعالیٰ) راضی بھی ہو ﴿۱۰۹﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) لوگوں کی اگلی پچھلی باتوں کو جانتے ہیں اور لوگ ان کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے ﴿۱۱۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب کہ ان میں سے جس کا طریقہ سب سے اچھا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) دھول (غبار) کی طرح اڑا کر کے بکھیر دیں گے۔ ③ دنیا میں لوگ نبی کی دعوت پر ٹیڑھے چلتے تھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلایا جائے گا تو ٹیڑھے نہیں ہوں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) کانا پھوسی۔ پاؤں کے چلنے کی آہٹ۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ
الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ
عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع ٦

ہمیشہ زندہ رہنے والے، سب (مخلوق) کو سنبھالنے والے (اللہ تعالیٰ) کے سامنے سب چہرے جھکے ہوں گے اور جو شخص ظلم (یعنی شرک، گناہ) کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہوگا وہ ناکام ہوگا ﴿۱۱۱﴾ اور جس شخص نے بھی نیک کام کیے ہوں گے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کو ظلم کا ڈر نہیں اور نہ نقصان پہنچنے کا① ﴿۱۱۲﴾ اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اتارا اور پھرا پھرا کر ہم نے اس میں ڈرانے کی باتیں بیان کیں②؛ تاکہ وہ تقویٰ والے بن جائیں یا یہ (قرآن) ان (کے دلوں) میں سوچ سمجھ پیدا کرے③ ﴿۱۱۳﴾ سو اونچی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو حقیقی بادشاہت کے مالک ہیں اور (جب قرآن نازل ہو رہا ہو تو) آپ پر اس کی وحی کے پورا ہونے سے پہلے قرآن (پڑھنے) میں تم جلدی نہ کیا کرو اور یہ دعا کرو کہ: اے میرے رب! آپ میرے علم میں زیادتی عطا فرمائیے④ ﴿۱۱۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس سے (بہت زمانہ) پہلے آدم (علیہ السلام) کو ایک بات کی تاکید کردی تھی، پھر وہ (آدم علیہ السلام) بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہیں پایا⑤ ﴿۱۱۵﴾

① یعنی کوئی گناہ اس نے نہ کیا ہو اور اس کے اعمال نامے میں زیادہ لکھ دیا جاوے یا نیکی کوئی کم لکھی جاوے ایسا کچھ نہ ہوگا۔
② دوسرا ترجمہ: اور اس میں ہم نے وعید بار بار بیان کی ہے۔ تیسرا ترجمہ: مختلف طریقے سے ڈرانے کی باتیں بیان کی۔
③ یعنی انجام کی سوچ جو ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔
④ جو علم آج تک حاصل ہوا وہ یاد رہے، جو علم آج تک حاصل نہ ہوا وہ حاصل ہو جائے اور صحیح سمجھ پیدا ہو جائے یہ سب چیزیں اس دعا میں ہے۔ نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سوائے علم کے کسی چیز کی زیادتی کا سوال کرنے کا حکم نہیں دیا۔
⑤ دوسرا ترجمہ:۔ اور ہم نے ان میں ہمت نہیں پائی۔ نسیان غیر اختیاری چیز ہے، یہ واقعہ نبوت سے پہلے پیش آیا ہو یہ بھی ممکن ہے، نافرمانی پر ارادے سے حکم الٰہی کی خلاف ورزی نہیں کی۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا
تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ
اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۫ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو کہا کہ: تم آدم کے سامنے سجدہ کرو تو ابلیس
کے سوا سب (فرشتوں) نے سجدہ کیا، اس (ابلیس) نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا ﴿١١٦﴾ سو
ہم نے کہا کہ: اے آدم! یقین رکھو یہ (ابلیس) تمھارا اور تمھاری بیوی کا دشمن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم
دونوں کو جنت سے نکلوا دے، سو تم (محنت کر کے ضروریات پوری کرنے کی) مصیبت میں پڑ جاؤ①
﴿١١٧﴾ یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تمھارے لیے فائدہ یہ ہے کہ تم بھوکے بھی نہیں ہو گے②
اور تم ننگے بھی نہیں ہو گے ﴿١١٨﴾ اور یقینی بات ہے کہ اس (جنت) میں تم پیاسے بھی نہیں رہو گے اور
دھوپ کی تکلیف بھی نہیں اٹھاؤ گے ﴿١١٩﴾ پھر شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا، اس
(شیطان) نے کہا: اے آدم! کیا میں تم کو بتاؤں ایسا درخت جس (کے کھانے) سے ہمیشہ کی زندگی
اور ایسی بادشاہت جو کبھی پرانی نہ ہو وہ حاصل ہوتی ہے ﴿١٢٠﴾ سو دونوں (آدم اور حوا) نے اس
(درخت) میں سے (کچھ) کھالیا، اس پر ان دونوں کی شرم کی جگہ (یعنی ستر) ان کے سامنے کھل گئی
اور دونوں جنت کے پتوں کو (ملا ملا کر) اپنے اوپر چپکانے لگے③ اور آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی
کہی ہوئی بات کو ٹال دیا④، سو وہ (آدم علیہ السلام) غلطی میں پڑ گئے⑤ ﴿١٢١﴾

---

① واحد کا صیغہ بتا رہا ہے کہ ضروریات کے لیے کمائی کی ذمہ داری شوہر پر ہے۔
② جس بھوک سے تکلیف ہو یا کھانے میں تاخیر ہو وہ نہیں۔
③ جنت میں دو ہی میاں بیوی انسان ہے، پھر بھی اصل انسانی حیا و شرم دیکھو کہ ستر ڈھانپنے کے لیے پتے استعمال کیے؛ لیکن ''بے لباس'' رہنا گوارہ نہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا۔
⑤ غیر ارادی خلاف ورزی کی وجہ سے زندگی تلخ ہو گئی۔ جنت کا عیش و آرام گیا۔

ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًا بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ
عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنۡ
اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا ۚ
وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى ﴿۱۲۶﴾

پھر اس (آدم علیہ السلام) کو اس کے رب نے چن لیا①، سو اس (آدم علیہ السلام) کی توبہ قبول فرمالی اور اس (آدم علیہ السلام) کو صحیح راستے پر (ہمیشہ) قائم رکھا②﴿۱۲۲﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں کے دونوں اس (جنت) سے نیچے (دنیا میں) اتر جاؤ③، تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گے④، سو اگر تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے سو جو آدمی میری ہدایت پر چلے گا وہ گمراہ بھی نہیں ہوگا اور وہ کسی تکلیف میں بھی نہیں پڑے گا﴿۱۲۳﴾ اور جو آدمی بھی میری نصیحت سے منہ پھرائے گا⑤ تو اس کو (دنیا اور قبر میں) بڑی تنگ زندگی ملے گی⑥ اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے﴿۱۲۴﴾ تو وہ بولے گا: اے میرے رب! تو نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ حالاں کہ میں تو (دنیا میں) آنکھوں سے دیکھنے والا تھا﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے (دنیا میں) ایسا ہی کام کیا تھا، کہ ہماری آیتیں (دنیا میں) تیرے پاس پہنچی تھی⑦، سو تو ان (آیتوں) کو بھول گیا⑧ اور (جس طرح تو ان آیتوں کو بھول گیا) آج اسی طرح تجھے بھلا دیا جائے گا⑨﴿۱۲۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) نواز دیا۔ ② (دوسرا ترجمہ) آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوئی۔ خوش نودی کے راستے پر قائم رکھا۔
③ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا اور ابلیس سب کو دنیا میں بھیج دیا گیا۔
④ انسان اور شیاطین میں اور انسانوں میں آپس میں دشمنی کا سلسلہ ہے۔
⑤ مراد دینی احکام سے منہ پھرانا ہے۔ اصل ذکر یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے اس کو پورا کیا جاوے۔
⑥ عذاب قبر کی تنگی ہے اور دنیا میں قناعت سلب ہو جائے، حرص بڑھ جائے یہ بھی بڑا عذاب ہے۔
⑦ جیسا عمل ویسی سزا، دنیا میں احکام سے اندھے جیسا برتاؤ کیا تھا اس لیے آج یہ سزا ہے۔
⑧ (دوسرا ترجمہ) تو نے خیال نہیں کیا تھا۔ ⑨ (دوسرا ترجمہ) تیرا خیال نہیں کیا جائے گا۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَ
فَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
ع لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ؕ
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ
وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا
مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ۬ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ

اور جو شخص بھی حد سے آگے نکل جاتا ہے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتا ہے ہم اس کو اسی طرح سزا دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو واقعی زیادہ سخت اور زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے ﴿١٢٧﴾ پھر کیا ان لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت حاصل نہیں ہوئی کہ ہم ان سے پہلے بہت ساری قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مکانات (یعنی بستیوں) میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں①، یقیناً اس بات (یعنی پچھلی قوموں کی تباہی) میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿١٢٨﴾

اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوتی② اور (اس کے نتیجہ میں یہ عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو وہ (عذاب) ان پر چمٹ چکا ہوتا③ ﴿١٢٩﴾ لہٰذا جو بات وہ (دشمن) کہتے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح پڑھو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور دن کے کناروں میں بھی سو تسبیح کرو؛ تاکہ (اس پر جو ثواب ملے) اس سے تم خوش ہو جاؤ ﴿١٣٠﴾ اور ہم نے ان (کافروں) میں سے مختلف لوگوں کو دنیوی زندگی کی رونق کا جو سامان مزے اڑانے کے لیے دے رکھا ہے اس کی طرف آنکھیں اٹھا کر کے ہرگز مت دیکھو؛ تاکہ ہم ان کو اس میں آزمائیں،

---

① ملک شام جاتے ہوئے مکہ والوں کے راستے میں بعض ان قوموں کے مکانات آتے تھے۔ یا یہ مطلب کہ وہ قومیت کے دور میں خود اپنے مکانوں میں چلتی پھرتی تھی۔

② کہ عذاب میں تاخیر ہوگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) عذاب لازمی طور پر آچکا ہوتا۔

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ
نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ
بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْ
لَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ
مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

اور تمھارے رب کا (دیا ہوا) رزق بہت اچھا اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ﴿١٣١﴾ اور تم
اپنے گھر والوں کو (بھی) نماز کا حکم کرو اور خود بھی اس (نماز) کے پابند رہو، ہم تم سے روزی نہیں
مانگتے ① روزی تو ہم ہی آپ کو دیا کرتے ہیں اور بہترین انجام تقویٰ (والوں) ہی کا ہے ﴿١٣٢﴾
اور یہ (کافر) کہنے لگے یہ (رسول) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے (اپنی نبوت پر) کوئی
نشانی کیوں نہیں لے آتے؟ کیا ان لوگوں کے پاس پچھلے (آسمانی) صحیفوں کے مضامین کی گواہی نہیں
پہنچ گئی؟② ﴿١٣٣﴾ اور اگر اس (قرآن کے اتارنے) سے پہلے ہم ان کو کسی عذاب میں ہلاک
کردیتے تو یہ لوگ (اس وقت یوں) کہتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہمارے پاس کوئی
رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے تیرے احکام پر چلتے ﴿١٣٤﴾ (اے نبی!)
تم کہو: ہر ایک انتظار کر رہا ہے، سو تم بھی (اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا) انتظار کرو، اب عنقریب تم کو پتہ چل
جائے گا کہ سیدھے راستے والے لوگ کون ہیں اور ہدایت پانے والے لوگ کون ہیں ﴿١٣٥﴾

---

① ہم تم سے روزی کموانا نہیں چاہتے۔

② پچھلے تمام آسمانی صحیفوں میں نبیٔ کریم ﷺ اور قرآن کی بشارت موجود ہے اور خود حضور ﷺ نے اور قرآن نے پچھلی آسمانی کتابوں کو سچا بتایا ہے۔ (دوسرا ترجمہ) کیا ان لوگوں کے پاس پہلی (آسمانی) کتابوں میں کی روشن دلیل نہیں آچکی۔

سورۃ الأنبیاء

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حم سجدہ یا سورۂ ابراہیم کے بعد اور سورۂ نحل سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی وہ پہلی سورت ہے جس میں سولہ (۱۶) انبیائے کرامؑ کا تذکرہ ہیں، اگرچہ سورۂ انعام میں اٹھارہ (۱۸) نبیوں کا تذکرہ ہے؛ لیکن اس کا نزول بعد میں ہوا۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ: سورۂ کہف اور مریم اور طٰہٰ اور انبیاء یہ چاروں سورتیں نزول کے اعتبار سے ابتدائی سورتیں اور میری یہ قدیم دولت اور کمائی ہیں جن کی ہمیشہ حفاظت کرتا ہوں۔

ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں حضرت ذوالنون یونس علیہ السلام کی دعا یہ تھی ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۸۷''

جو اس سورت میں آیت نمبر ستاسی (۸۷) ہے۔

جو مسلمان بندہ بھی اس کے ذریعے سے کبھی بھی اللہ سے دعا کرے گا اس کی دعا قبول کر لی جائے گی۔

اس میں ''اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ'' انسان کے اپنے مجرم ہونے کا اعتراف ہے اور وہی دعا بھی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ‏ ﴿۱﴾ مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ
رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ‏ ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ‌ؕ وَاَسَرُّوا النَّجۡوَى ۖ
الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ هَلۡ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ‌ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَاَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ‏ ﴿۳﴾
قٰلَ رَبِّىۡ يَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ‌ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ‏ ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

لوگوں کے لیے ان کے حساب (کا وقت) ①نزدیک آ گیا اور وہ تو غفلت کی حالت میں منہ پھرائے ہوئے ہیں ﴿۱﴾ ان (لوگوں) کے پاس نصیحت کی کوئی بھی نئی بات ان کے رب کی طرف سے آتی ہے تو وہ اس کو کھیلتے ہوئے سنتے ہیں ② ﴿۲﴾ ان کے دل تو کھیل میں لگے ہوئے ہیں ③ اور وہ ظالم چپکے چپکے ایک دوسرے کے کان میں ④ باتیں کرتے ہیں کہ یہ (محمد) تم جیسا ہی ایک (معمولی) انسان ہے پھر کیوں تم لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی (ان کے) جادو میں پھنس جاتے ہو ⑤ ﴿۳﴾ رسول نے کہا: جو بات آسمانوں اور زمین میں کہی جاتی ہے میرے رب اس کو جانتے ہیں ⑥ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو سب چیزوں کو سننے والے اور ہر چیز کو جاننے والے ہیں ﴿۴﴾

---

① موت کا وقت یا قیامت کا وقت مراد ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) مذاق بنا کر وہ سنتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) فضول چیزوں میں ان کے دل مشغول ہیں (قرآن مجید کو پورے دھیان سے سننا ایمان کا تقاضا ہے)۔

④ اسلام کو مٹانے کی خفیہ سازش کرنا۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم جادو کی بات سننے کے لیے (ان کے پاس) جاؤ گے؟ حالاں کہ تم (اس بات کو) اچھی طرح جانتے ہو۔

نوٹ:۔ نبی وحی کے ذریعہ ان کی خفیہ باتیں بتا دیوے تو اس کو وہ سحر کہتے ہیں۔

⑥ چھپ کر کوئی بات کہی جائے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ
الْاَوَّلُوْنَ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ۝۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۝۷ وَمَا
جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ۝۸ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ
فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ
ع ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۱۰

بلکہ (ظالموں نے تو) یہ بھی کہا (یہ قرآن) پریشان کرنے والے خوابوں (خیالات) کا مجموعہ ہے①؛ بلکہ اس (قرآن) کو اس (محمد) نے (خود) گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ (محمد) شاعر ہے، سو جیسے پچھلے پیغمبر (نشانی کے ساتھ) بھیجے گئے ایسے ہی ہمارے پاس کوئی (بڑی) نشانی وہ (محمد) لاوے ﴿۵﴾ (حالاں کہ) جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ ایمان نہیں لائی تو کیا یہ لوگ (اپنی مانگی ہوئی نشانی کو دیکھنے کے بعد) ایمان لائیں گے؟ ﴿۶﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی اتارتے تھے (تو اب کافروں سے کہو) اگر تم خود (اس بات کو) جانتے نہیں ہو تو نصیحت کا علم رکھنے والوں سے پوچھ لو② ﴿۷﴾ اور ہم نے ان (رسولوں) کو ایسا جسم بنا کر پیدا نہیں کیا کہ وہ کھانا ہی نہ کھاتے ہوں اور وہ ایسے بھی نہیں تھے کہ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے ہوں ﴿۸﴾ پھر ان (رسولوں) سے جو وعدہ ہم نے کیا تھا وہ سچا کر کے دکھلا دیا③، پھر ہم نے ان (رسولوں) کو اور (رسولوں کے سوا) جن کو ہم نے چاہا ان سب کو (عذاب سے) بچا لیا اور جو لوگ حد سے باہر نکلتے تھے ان سب کو ہم نے ہلاک کر دیا ﴿۹﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس ایسی کتاب اتاری ہے جس میں تمھارے لیے (کافی) نصیحت ہے④ کیا پھر بھی تم (اتنی بات) سوچتے نہیں ہو؟ ﴿۱۰﴾

① یعنی قرآن تو ایسے خوابوں کا مجموعہ ہے جن میں کسی طرح کا جوڑ نہ ہو۔ ② مراد خاص اہلِ کتاب علما یا تمام ہی اہلِ کتاب، آیت سے عمومی مضمون بھی نکلتا ہے کہ دن کی جو بات ہم نہیں جانتے، جاننے والوں سے پوچھ لیویں۔ ③ یعنی پورا کر کے دکھلایا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) جس میں تمھارا تذکرہ ہے (یعنی عربی زبان میں قرآن کے نزول کی وجہ سے رہتی دنیا تک سارے عالم میں عربوں کا ذکرِ خیر ہے، عربوں کی شہرت ہے اور عربی میں قرآن اترنا عربوں کی فضیلت اور شرافت ہے)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا
بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ
دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾

اور کتنی بستیاں جن کے رہنے والے لوگ ظالم تھے ہم نے ان کو پیس ڈالا① اور ان (بستیوں کو تباہ کرنے) کے بعد ہم نے دوسری قوموں کو پیدا کیا ﴿١١﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ محسوس کی② تب وہ اس (بستی) سے (نکل کر) بھاگنے لگے ﴿١٢﴾ (ان کو کہا گیا) بھاگو مت اور عیش کے سامان کی طرف جو تم کو دیا گیا تھا اور تمھارے اپنے مکان کی طرف واپس چلے جاؤ③؛ تاکہ تم سے سوال کیا جائے④ ﴿١٣﴾ (جواب میں) وہ لوگ کہنے لگے: ہائے افسوس! یقینی بات ہے کہ ہم ہی ظالم تھے ﴿١٤﴾ ان کی یہی پکار برابر جاری رہی⑤، یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی کھیتی، بجھی ہوئی آگ (کی طرح فنا) کر کے رکھ دیا ﴿١٥﴾ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ہم نے اس لیے نہیں پیدا کیا کہ ہم کوئی کھیل کرنا چاہتے ہوں⑥ ﴿١٦﴾ اگر ہم کو کھیل ہی بنانا ہوتا تو ہم اپنے پاس کی چیزوں میں سے ہی کھیل بناتے اگر ہم کو ایسا ہی کرنا ہوتا ﴿١٧﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تباہ کر ڈالا۔ ② (دوسرا ترجمہ) سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو آتا دیکھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) جن جگہوں میں تم لوگ عیش کرتے تھے اور تمھارے مکانوں کی طرف واپس چلے جاؤ۔
④ تم قوم کے بڑے سمجھے جاتے تھے اور مشکلات میں لوگ تم سے مشورے طلب کرتے تھے اب اس بڑے عذاب کی مصیبت کے وقت بھاگنے کے بجائے گھر ہی میں رہو؛ تاکہ لوگ تم سے مشکل کا حل دریافت کرنے آویں، یہ تعریض ہے کہ "تمھارا سامان، مکان جس پر تم کو ناز تھا اب وہ کچھ نہ رہا، کسی دوست کا نام ونشان نہ رہا۔ (دوسرا مطلب: تمھارے نوکر چاکر، خدام تمھاری چاہتوں کے بارے میں دریافت کر سکیں اس لیے گھروں میں رہو)
⑤ (دوسرا ترجمہ) ان کا یہی شور وغل برابر چالو رہا (تیسرا ترجمہ) سو ان کی یہی فریاد برابر جاری رہی۔
⑥ "لعب" وہ کام جس سے کوئی صحیح مقصد متعلق نہ ہو۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا
تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ
عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢٠﴾ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً
مِنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللَّهِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿٢٣﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ
آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۚ

بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں، سو وہ (حق) اس (باطل) کا سر پھوڑ ڈالتا ہے تب وہ (باطل) ایک دم ملیامیٹ ہوجاتا ہے① اور جو (بے بنیاد) باتیں (اللہ تعالیٰ کے لیے) تم بناتے ہو اس سے تمھارے لیے ہی خرابی ہے ﴿١٨﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کی ملکیت میں ہیں اور جو (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس ہوتے ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے② اور وہ تھکتے بھی نہیں ہیں ﴿١٩﴾ وہ (فرشتے) رات اور دن (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، وہ (فرشتے کسی بھی وقت) سست نہیں پڑتے ہیں③ ﴿٢٠﴾ کیا ان لوگوں نے زمین میں (نئے) معبود بنا لیے ہیں کہ وہ (معبود مُردوں کو) زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ ﴿٢١﴾ اگر ان (یعنی زمین اور آسمان) میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرے معبود ہوتے تو وہ دونوں (یعنی آسمان اور زمین) تباہ ہوجاتے④ سو عرش کے رب اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے بالکل پاک ہیں جو یہ لوگ (اس اللہ تعالیٰ کے لیے شرک) بیان کرتے ہیں ﴿٢٢﴾ (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتے ہیں ان سے اس کا کوئی سوال نہیں ہوگا اور ان سب (انسان اور جنات) سے (جو وہ کام کرتے ہیں اس کے بارے میں) سوال کیا جائے گا ﴿٢٣﴾ کیا ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھیں ہیں؟ تم (ان سے) کہو کہ: تم اپنی دلیل (شرک پر) لاؤ،

---

① زاھق: یعنی اس طرح مٹ جانا کہ اس کا نام ونشان ختم ہوجائے، اور ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ جان نکل جانا۔
② (دوسرا ترجمہ) عار نہیں کرتے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) وہ (فرشتے) تھکتے بھی نہیں ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) آسمان اور زمین (دونوں کا نظام) درہم برہم ہوجائے (تیسرا ترجمہ) آسمان اور زمین دونوں خراب ہوجاتے۔

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا
يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

یہی (توحید کی) بات میرے ساتھ والوں کی کتاب (قرآن) میں موجود ہے اور یہی (توحید کی) بات مجھ سے پہلے والوں کی کتاب (تورات وانجیل) میں موجود ہے① حقیقت بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ حق کو سمجھتے ہی نہیں ہیں، سو وہ (حق بات کو) ٹالتے ہیں②﴿۲۴﴾ اور تم سے پہلے کوئی رسول ہم نے ایسا نہیں بھیجا جس پر ہم نے یہ وحی نازل نہ کی ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو تم میری عبادت کیا کرو﴿۲۵﴾ اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: رحمٰن تو (فرشتے کی شکل میں بھی) اولاد رکھتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں؛ بلکہ وہ (فرشتے) تو عزت والے بندے ہیں﴿۲۶﴾ (اور) وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) سے آگے بڑھ کر کوئی بات نہیں بول سکتے اور وہ (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے مطابق ہی عمل کرتے ہیں﴿۲۷﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) ان (فرشتوں) کی اگلی پچھلی باتوں کو جانتے ہیں اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے؛ مگر یہ کہ جس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی مرضی ہو③ اور وہ سب (فرشتے) اس (اللہ تعالیٰ) کی ہیبت سے④ ڈرتے رہتے ہیں﴿۲۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) یہ قرآن (بھی موجود) ہے جس میں میرے ساتھ والوں کے لیے نصیحت ہے (اور تورات وانجیل بھی موجود ہے) جس میں مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے نصیحت تھی (تیسرا ترجمہ) یہ (قرآن) نصیحت ہے میرے ساتھ والوں کے لیے اور جو لوگ مجھ سے بھی پہلے سے چلے آرہے ہیں (یہود ونصاریٰ) کے لیے بھی نصیحت ہے (چوتھا ترجمہ) اس قرآن میں میرے ساتھ والوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے اور مجھ سے پہلے لوگوں کا بھی ذکر (تذکرہ) ہے۔
خلاصۂ مطلب: قرآن اور سابقہ آسمانی کتابیں چاہے وہ محرف ہوں ان میں کہیں بھی شرک کا مضمون نہیں ہے، یہ قرآن اس امت کے لیے دعوت ہے تو ساتھ میں سابقہ نبیوں کے واقعات کے محفوظ رہنے کا بھی ذریعہ ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) سو وہ (حق بات سے) منہ پھراتے ہیں۔ ③ اس کی سفارش کریں گے۔ ④ دوسرا ترجمہ: خوف سے۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ ع
وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ
تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا
مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ
فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

اور (بالفرض) ان (فرشتوں) میں سے کوئی یوں کہہ دے کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے، ایسے ظالموں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۲۹﴾

کیا ان کافروں کو یہ بات معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین یقیناً بند تھے، پھر ہم نے ان دونوں کو (اپنی قدرت سے) کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی، کیا پھر بھی وہ لوگ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿۳۰﴾ اور ہم نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑ کے بوجھ بنا دیے؛ تاکہ وہ (زمین) ان (لوگوں) کو لے کر ہلنے نہ لگے① اور ہم نے اس (زمین) میں چوڑے چوڑے راستے بنائے؛ تاکہ وہ (لوگ) منزل تک پہنچ سکیں② ﴿۳۱﴾ اور ہم نے آسمان کو (ہر طرح سے) محفوظ چھت بنایا③ اور وہ لوگ اس کی آیتوں سے منہ پھراتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند بنائے، یہ سب کے سب اپنے (خاص) دائرے میں تیرتے ہیں ﴿۳۳﴾ (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے کسی بھی بشر کے لیے ہمیشہ زندہ رہنا طے نہیں کیا، پھر اگر تمھارا انتقال ہوگیا تو کیا یہ (مخالفین) ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ﴿۳۴﴾ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے④

---

①(دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔②(دوسرا ترجمہ) تاکہ (چوڑے راستے والی نعمت میں غور کرکے توحید کی) ہدایت پائے۔③یعنی ٹوٹتا نہیں اور شیطان گھس سکتے نہیں۔④خاص تکلیف محسوس ہونا مراد ہے، روح کو اپنی سواری بدن کو چھوڑنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔

وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا رَآكَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ
يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ هُمْ
كَافِرُونَ ﴿٣٦﴾ خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۚ سَأُرِيكُمْ آيَاتِي فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَنْ
وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٣٩﴾ بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً
فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾

اور ہم تم کو آزمانے کے لیے بری بھلی① حالت میں مبتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف ہی لوٹا کر لائے جاؤ گے ﴿۳۵﴾ اور یہ کافر لوگ جہاں کہیں بھی تم کو دیکھتے ہیں تو ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ تمھارا مذاق اڑانے لگتے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں) کیا یہ وہی آدمی ہے جو تمھارے معبودوں کا نام (برائی سے) لیا کرتا ہے؛ حالاں کہ وہ (کافر) تو رحمٰن کے نام کا انکار کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ انسان جلد بازی کی عادت لے کر بنایا گیا ہے② عنقریب میں تم کو میری نشانیاں③ دکھاتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے (اس کے مانگنے میں) جلدی مت کرو ﴿۳۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: (اے مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۳۸﴾ کاش ان کافروں کو اس وقت کا پتہ چل جاتا جب کہ وہ (کافر جہنم کی) آگ کو نہ اپنے چہروں سے اور نہ اپنی پیٹھوں سے روک سکیں گے اور ان کو کوئی مدد نہیں پہنچے گی ﴿۳۹﴾ بلکہ وہ (آگ) اچانک ان پر آپڑے گی، سو وہ (آگ) ان کے ہوش وحواس اڑا دے گی، سو وہ (کافر لوگ) اس (آگ) کو (پیچھے) پھرا نہیں سکیں گے④ اور ان (کافروں) کو مہلت بھی نہیں دی جائے گی ﴿۴۰﴾

---

① شر سے مراد ہر خلاف طبع چیز اور خیر سے ہر مرغوب طبع چیز۔

② (دوسرا ترجمہ) انسان جلد بازی کے مزاج کا پیدا کیا گیا۔ (کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے طلب کرنا یہ انسانی کمزوری ہے)۔ کوئی چیز کسی میں کثرت سے پائی جاوے تو اس کے لیے بھی یہ تعبیر استعمال ہوتی ہے۔ نوٹ: بعض اہل علم نے ''عجل'' کا معنیٰ ''کیچڑ، گیلی مٹی'' سے کیا ہے۔

③ نبوت کی سچائی کے معجزات یا کافروں کی سزا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس آگ کو ہٹانے کی ان کو قدرت نہیں ہوگی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
ع يَسْتَهْزِءُوْنَ۝٤١ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ
رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ۝٤٢ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ط لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ
اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ۝٤٣ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ
الْعُمُرُ ط اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ط اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ۝٤٤ قُلْ
اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ز وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ۝٤٥

اور (اے نبی!) پکی بات یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا، سو مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آ کر گھیر لیا جس کا وہ لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے ﴿۴۱﴾

تم کہو: رات اور دن میں رحمٰن (کے عذاب) سے تم کو کون بچاتا ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھراتے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ معبود ہیں جو ان کو بچاتے ہوں؟ (بلکہ) وہ (بت) تو خود اپنی مدد کرنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے اور کوئی ہمارے مقابلے میں ان کا ساتھ نہیں دے سکتا ﴿۴۳﴾ بلکہ (ہمارا سلوک یہ ہے کہ) ہم نے ان (کافروں) کو اور ان کے باپ دادؤں کو (مزے اڑانے کا) سامان دیا، یہاں تک کہ (اسی عیش میں) ان پر لمبی زندگی گذر گئی (اب ایک چوکنا ہونے کی بات سنو!) کیا وہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ان (کافروں) کی زمین کو (مسلمانوں کی فتوحات کے ذریعے) مختلف کناروں سے گھٹاتے چلے جا رہے ہیں؟ پھر کیا (ایسے حالات میں بھی) وہ (مسلمانوں پر) غالب آ جائیں گے؟ ﴿۴۴﴾ تم کہو: میں تو تم کو صرف وحی کے ذریعے ① ڈراتا ہوں اور بہرے لوگوں ② کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو وہ کسی کی پکار نہیں سنتے ﴿۴۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وحی کے مطابق۔

② مراد کافر ہے۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ۝۴۶ وَنَضَعُ
الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ۝۴۷ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ
وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ۝۴۸ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ
مُشْفِقُوْنَ۝۴۹ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ۝۵۰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ ع
اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ۝۵۱

اور تمھارے رب کے عذاب کا ذرا سا جھونکا① بھی اگر ان کو لگ جائے تو وہ ضرور یہ بات کہنے لگتے ہیں: ہائے افسوس!② ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۴۶﴾ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے، سو کسی شخص پر ذرہ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) سامنے لاویں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں ﴿۴۷﴾ اور پکی بات یہ ہے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی اور روشنی والی اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت سے بھری (تورات) کتاب دی ﴿۴۸﴾ یہ وہ لوگ ہیں جو دیکھے بغیر (بھی) اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ قیامت (کی گھڑی) سے گھبراتے رہتے ہیں③ ﴿۴۹﴾ اور یہ (قرآن تو) برکتوں والی نصیحت ہے اس کو ہم نے تو اتارا ہے، کیا پھر بھی تم اس (کو ماننے) سے انکار کرتے ہو؟④ ﴿۵۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو پہلے ہی سے⑤ اس کی سمجھ بوجھ دی تھی اور ہم ان (کے حالات اور صلاحیت) کو اچھی طرح جانتے تھے ﴿۵۱﴾

---

① آیت میں مبالغہ ہے کہ پورا اور بڑا عذاب تو درکنار عذاب کی ذرا سی لپیٹ بھی چھو جاوے گی تو موت کو پکاریں گے اور گناہ کا اقرار کرلیں گے۔ ②(دوسرا ترجمہ) ہائے ہماری بربادی!۔

③(دوسرا ترجمہ) خطرہ رکھتے ہیں۔ ④یعنی ماننے سے انکار مت کرو، مان لو۔

⑤ [۱] یعنی بچپن ہی سے جوانی سے پہلے۔ یعنی توحید اور نیک راستے کی۔

[۲] حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ کے دنیا میں آنے سے پہلے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ۝۵۲ قَالُوْا وَجَدْنَآ
اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ۝۵۳ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝۵۴ قَالُوْٓا
اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ۝۵۵ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ۝۵۶ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ
اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ۝۵۷ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ۝۵۸

(اور اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیسی مورتیاں ہیں کہ تم (ہر وقت) ان کے پاس جم کر بیٹھے رہتے ہو؟① ﴿۵۲﴾ وہ (ابا اور قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم نے ہمارے باپ داداؤں کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ﴿۵۳﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: پکی بات تو یہ ہے کہ تم اور تمھارے باپ دادا کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿۵۴﴾ تو وہ (قوم کے) لوگ کہنے لگے: کیا تم ہمارے پاس کوئی سچی بات لائے ہو یا تم کھیل (مذاق) کرتے ہو؟② ﴿۵۵﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا (یہ کوئی مذاق کی بات نہیں ہے) بلکہ تمھارے رب وہ ہیں جو آسمانوں اور زمین کے رب ہیں جس نے ان سب کو③ پیدا کیا اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں④ ﴿۵۶﴾ اور اللہ تعالیٰ کی قسم! جب تم (ان کے پاس سے) پیٹھ پھرا کر چلے جاؤ گے تب میں تمھارے بتوں کے بارے میں ضرور چال چلوں گا⑤ ﴿۵۷﴾ سو ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کے بڑے بت کے سوا باقی سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے؛ تا کہ وہ اس (بڑے بت) کی طرف رجوع کریں⑥ ﴿۵۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) تم اس کے پاس مجاور بن کر بیٹھے رہتے ہو
② یعنی تم صرف ٹائم پاس کرتے ہو۔
③ تمام مخلوق جس میں بت بھی شامل ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) میں اس بات کا قائل ہوں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) میں تمھارے بتوں کی گت بناؤں گا (جس سے ان کی حقیقت کھل جائے گی)۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) تا کہ ان (حضرت ابراہیم علیہ السلام) کی طرف (حقیقت معلوم کرنے کے لیے) رجوع کریں (تیسرا ترجمہ) تا کہ وہ اس (حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب) کی طرف لوٹ آویں۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝۵۹ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ۝۶۰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ۝۶۱ قَالُوْٓا ءَ
اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ۝۶۲ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ
كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ۝۶۳ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝۶۴ ثُمَّ
نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ۝۶۵

وہ (لوگ) کہنے لگے ①: ہمارے بتوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام کس نے کیا؟ یقیناً وہ تو کوئی بڑا ہی ظالم ہے ② ﴿۵۹﴾ لوگوں نے کہا ③: ہم نے ایک نوجوان ④ کو جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ان (بتوں) کے بارے میں کچھ (برا) کہتے ہوئے سنا ہے ⑤ ﴿۶۰﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے: تو اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ؛ تاکہ سب لوگ (اس کے اقرار کے) گواہ بن جائیں ⑥ ﴿۶۱﴾ وہ (لوگ) کہنے لگے ⑦: اے ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (توڑ پھوڑ کا) کام تم نے کیا ہے؟ ﴿۶۲﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: بلکہ یہ کام تو ان کے اس بڑے سردار نے کیا ہے، اگر یہ بت بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ لو ﴿۶۳﴾ سو وہ (مشرک لوگ) اپنے ہی دل دل میں سوچنے لگے، پھر (اپنے دل میں) کہنے لگے کہ: یقینی بات ہے کہ تم خود ہی ظالم ہو ﴿۶۴﴾ پھر ان مشرکوں نے (شرم کے مارے) اپنے سروں کو جھکا لیا ⑧ (ابراہیم علیہ السلام سے کہا) تم کو تو یہ بات اچھی طرح معلوم ہی ہے کہ یہ بت تو کچھ بولتے نہیں ہیں ﴿۶۵﴾

---

① میلے سے واپسی پر بتوں کی ایسی حالت دیکھ کر۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تو (بڑے) ظالموں میں سے ہیں۔
③ جن لوگوں کو پہلے مناظرے کی خبر تھی ان لوگوں نے یا ''تاللّٰہ لأکیدن أصنامکم'' والی بات جنھوں نے سنی تھی انھوں نے۔ ④ شرک کو ہاتھ سے روکنے کا نوجوانوں میں جذبہ ہونا چاہیے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ایک نوجوان کو ہم نے سنا ہے وہ ان بتوں کے بارے میں (بری) باتیں کہتا ہے اس کو ابراہیم کہتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) تاکہ سب لوگ دیکھ لیویں۔ یعنی اتنی بڑی ہمت جس شخص نے کی اس کو ذرا دیکھیں تو صحیح۔ ⑦ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لوگوں کے سامنے لایا گیا تب۔
⑧ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر سن کر بتوں کا عاجز ہونا سمجھ میں آ گیا قریب تھا کہ حق قبول کر لیوے؛ لیکن ان کی کھوپڑی الٹ دی گئی جس کی وجہ سے کفر کی طرف پلٹ گئے۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ
الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا پھر تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو تم کو کچھ بھی نفع نہ دیوے اور تم کو نقصان نہ دیوے ﴿٦٦﴾ میں تو تم سے بھی اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو ان سے (بھی) دور (بیزار) ہوں①، کیا بھلا (اتنی بات بھی) تم سمجھتے نہیں ہو؟ ﴿٦٧﴾ ان لوگوں نے کہا کہ: تم اس (ابراہیم) کو آگ میں جلا دو اور تم اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو② ﴿٦٨﴾ ہم نے حکم دیا کہ: اے آگ! تو ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا ﴿٦٩﴾ انھوں نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تھا، سو ہم نے ان کو پوری طرح ناکام کر ڈالا ﴿٧٠﴾ اور ہم ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اور لوط (علیہ السلام) کو بچا کر اس زمین (یعنی ملکِ شام) کی طرف لے گئے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی③ ﴿٧١﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام جیسا بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام جیسا پوتا) انعام کے طور پر دیا اور ہم نے ہر ایک کو نیک بنایا ﴿٧٢﴾ اور ہم نے ان کو امام بنا دیا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے،

---

① (دوسرا ترجمہ) تف ہے تم پر بھی اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو ان پر بھی۔

② (دوسرا ترجمہ) لوگوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے کہا) اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور تمھارے معبودوں کی مدد کرو (تیسرا ترجمہ) اپنے معبودوں کا (ابراہیم سے) بدلہ لو۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور لوط علیہ السلام کو ایسے ملک (شام) کی طرف بھیج کر (کافروں کی شرارت سے) بچایا جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی۔

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ‌ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۝٧٣ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ۝٧٤ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِنَا‌ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝٧٥ وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ‌ۚ ۝٧٦ وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا‌ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝٧٧ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ‌ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۝٧٨

اور وحی کے ذریعہ نیکیوں کے کام کرنے کی اور نماز قائم کرنے کی اور زکوۃ دینے کی ہم نے ان کو تاکید کردی تھی① اور وہ ہماری عبادت میں لگے رہتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت (نبوت) اور علم دیا اور جس بستی کے لوگ گندے کام کرتے تھے اس سے ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو نجات دے دی، یقیناً وہ برائی والی نافرمان قوم تھی ﴿۷۴﴾ اور ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو ہماری رحمت میں داخل کردیا، یقیناً وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۷۵﴾

اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (یاد کرو) جب کہ انھوں نے اس سے پہلے② دعا کی تھی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی دعا قبول کرلی، سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان (نوح علیہ السلام) کے ماننے والوں کو (عذاب کی) بھاری مصیبت سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جس قوم نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اس کے مقابلے میں ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی مدد کی، یقیناً وہ برے لوگ تھے، سو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ﴿۷۷﴾ اور داوٗد اور سلیمان (علیہما السلام) کو③ جب کہ وہ دونوں ایک کھیتی کے جھگڑے میں فیصلہ کررہے تھے، جب کہ قوم کی بکریاں رات کے وقت اس (کھیت) میں گھس گئی تھیں اور ان لوگوں کا فیصلہ ہمارے سامنے تھا④ ﴿۷۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور نیکیوں کے کام کرنے کا اور نماز قائم کرنے کا اور زکوۃ دینے کا ہم نے ان کو حکم بھیجا تھا۔
② حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے پہلے۔ ③ علم و حکمت عطا کیا تھا۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں کے بارے میں جو فیصلہ ہوا ہم خود اس کو دیکھ رہے تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ
وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ
وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ
الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

پھر ہم نے اس فیصلے کی آسان شکل سلیمان (علیہ السلام) کو سمجھا دی① اور ہم نے دونوں (داؤد و سلیمان علیہما السلام) میں سے ہر ایک کو حکومت اور علم② دیا تھا اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع کر دیا تھا جو ان (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ تسبیح کیا کرتے تھے③ اور سب کچھ کام ہم ہی تو کرنے والے ہیں ﴿۷۹﴾ اور ہم نے ان (داؤد علیہ السلام) کو تمھارے فائدہ کے لیے لڑائی کے کپڑے (زرہیں وغیرہ) بنانا سکھا دیا؛ تاکہ وہ تمھاری لڑائی میں تم کو ایک دوسرے سے حفاظت میں رکھیں، اب بتاؤ کیا تم شکر کرنے والے ہو؟ ﴿۸۰﴾ اور تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے (ہر قسم کی) برکتیں رکھی ہیں اور ہم ہر ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۸۱﴾ اور بعض شریر جن بھی ہم نے تابع کر دیے جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے لیے (سمندر میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس (غوطہ لگانے) کے سوا دوسرے کام بھی کرتے تھے اور ہم ہی نے ان (شریر جنوں) کو سنبھال رکھا تھا ﴿۸۲﴾ اور ایوب (علیہ السلام کا واقعہ بھی تو سنو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا کہ ’’بیشک مجھ کو بڑی تکلیف پہنچ رہی ہے اور آپ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں‘‘④ ﴿۸۳﴾

① بہت سی مرتبہ بڑوں کے مقابلہ میں جوانوں کے ذہن میں بہترین تدابیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا کی جاتی ہے۔ فیصلہ اور صلح دونوں اچھے تھے، البتہ صلح بہتر ہے۔ ② یعنی فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ ③ معلوم ہوا جامد چیزوں پر بھی ذکر کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾
وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾

سو ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی اور ان (ایوب علیہ السلام) کو جو تکلیف تھی ہم نے دور کر دی اور ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو ان کے گھر والے بھی دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی (بال بچے) اور بھی دیے، یہ سب ہماری طرف سے رحمت (سے عطا کیا) ہے اور عبادت کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (علیہم السلام کا تذکرہ بھی سنو) ہر ایک صبر کرنے والوں میں تھے ﴿۸۵﴾ اور ان سب کو ہم نے ہماری رحمت میں داخل کر لیا تھا، یقینی بات ہے کہ وہ نیک بندوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور مچھلی والے (نبی یونس علیہ السلام کو دیکھو) جب وہ (اپنی قوم سے) غصہ ہو کر چلے گئے① پھر انھوں نے (اپنے ذہن میں) یہ سمجھا کہ ہم ان کو نہیں پکڑیں گے، سو انھوں نے اندھیریوں② میں سے آواز لگائی کہ (اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، یقیناً میں قصور کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۸۷﴾ سو ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو (اس) گھٹن سے نجات دے دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا (علیہ السلام کی بات تو دیکھو) جب انھوں نے اپنے رب کو پکارا: اے میرے رب! آپ مجھ کو اکیلا مت چھوڑیے اور آپ تو سب سے اچھے وارث ہیں③ ﴿۸۹﴾

---

① اس لیے کہ ان کی قوم نے ایمان قبول نہیں کیا تھا؛ اس لیے یہ غصہ اللہ کی رضا کے لیے تھا۔ ② تین اندھیرے جمع ہوئے: (۱) رات (۲) مچھلی کا پیٹ (۳) سمندر کے پانی کی گہرائی۔ ③ یعنی پیچھے باقی رہنے والے۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي
الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً
ع وَّاحِدَةً ۡ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾

سو ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی دعا قبول کر لی① اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کو یحی (علیہ السلام جیسا بیٹا) دیا اور ہم نے ان (زکریا علیہ السلام) کی خاطر ان کی بیوی کو اچھا (یعنی بچہ دے سکے ویسا) کر دیا②، یقیناً وہ (سب نبی) بھلے کاموں کے کرنے میں تیزی دکھاتے تھے③ اور ہم کو شوق اور ڈر سے پکارتے تھے④ اور وہ ہمارے آگے عاجزی کرنے والے تھے ﴿۹۰﴾ اور اس (پاک دامن) عورت کی (بات سنو) جس نے اپنی شرمگاہ کی (گناہ سے) حفاظت کی تو ہم نے اس (عورت) میں ہماری روح پھونک دی، اور ہم نے اس (عورت) کو اور اس کے بیٹے کو تمام جہاں والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی بنا دی ﴿۹۱﴾ یقین رکھو! یہ تمھاری امت ایک ہی (دین پر چلنے والی) امت ہے⑤ اور میں تمھارا رب ہوں، سو تم میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾ اور ان لوگوں نے اپنے دین (کے کام) کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں بانٹ لیا⑥، ہر ایک ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنے والے ہیں ﴿۹۳﴾

---

① حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا یہ تھی کہ ایک بیٹا مل جائے جو وارث بنے؛ لیکن بیٹا ملے کے نہ ملے، بیٹا بھی فنا ہونے والی چیز ہے، جبکہ اللہ تعالی بہتر وارث ہیں، ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں، یہ اللہ تعالی کی طرف دھیان یہ نبوی ادب ہے۔

② یعنی بانجھ بیوی میں ولادت کی صلاحیت پیدا کر دی۔

③ (دوسرا ترجمہ) دوڑتے تھے۔

④ راحت اور تکلیف ہر حالت میں اللہ تعالی کی طرف انابت کرنے والے تھے۔

⑤ یقین رکھو یہ تمھارا دین (طریقہ) ایک ہی دین (طریقہ) ہے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلاف پیدا کر دیا۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾
وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ
وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا
وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

سو جو آدمی بھی نیک کام کرتا ہے اور وہ ایمان والا ہے تو اس کی (نیک) کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی اور
ہم اس (کی کوشش) کو لکھتے جاتے ہیں ﴿۹۴﴾ اور جس بستی (کے لوگوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا ان
کے لیے طے ہو چکا ہے کہ وہ (دنیا میں) پلٹ کر آنے والے نہیں ہیں① ﴿۹۵﴾ یہاں تک کہ جب
یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے معلوم ہوں گے ﴿۹۶﴾
اور (اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے) سچے وعدے کے پورا ہونے کا وقت نزدیک آجائے گا تب
اچانک (یہ حالت ہوگی کہ) کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی② (اور کافر لوگ بولیں گے)
ہائے افسوس! ہم تو اس (قیامت) سے بڑی غفلت میں تھے؛ بلکہ ہم ہی تو گنہگار تھے ﴿۹۷﴾ یقینی
بات ہے کہ تم اور جن کی اللہ کو چھوڑ کر تم عبادت کرتے ہو وہ سب جہنم کا ایندھن ہوں گے اور تم کو اس
(جہنم) میں اترنا ہے③ ﴿۹۸﴾ اگر یہ (معبود) واقعی خدا ہوتے تو وہ اس (جہنم) میں نہ پہنچتے اور
سب کے سب④ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۹۹﴾ وہ اس (جہنم) کے اندر چیخیں گے اور وہ اس میں
(چیخ و پکار کے شور میں کسی کی بات) کچھ نہیں سن سکیں گے ﴿۱۰۰﴾ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں کے
لیے ہماری طرف سے پہلے ہی سے بھلائی لکھی جا چکی ہے ان کو اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا ﴿۱۰۱﴾

---

① یعنی واپس آنا محال ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اوپر کی طرف لگی ہوئی رہ جائے گی۔
③ (دوسرا ترجمہ) پہنچنا ہے۔ ④ یعنی بت کی عبادت کرنے والے اور خود بت۔

لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِيۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحۡزُنُهُمُ
الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِيۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ يَوۡمَ
نَطۡوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ نُّعِيۡدُهٗ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ؕ
اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

(اور) وہ اس (جہنم) کی ہلکی سی آواز بھی نہیں سنیں گے اور وہ اپنی من پسند (جنت کی) لذت کی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۲﴾ قیامت کے دن کی سب سے بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہیں کرے گی اور فرشتے (یہ کہتے ہوئے) ان کا استقبال کریں گے ① ''یہی تمھارا وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا گیا تھا'' ﴿۱۰۳﴾ (وہ دن یاد رکھو) جس دن ہم آسمانوں کو اس طرح لپیٹ لیں گے جس طرح دستاویز کا لکھا ہوا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے ②، جس طرح ہم نے پہلی بار مخلوقات کو پیدا کرنے کی ابتدا کی تھی اسی طرح ہم ان کو دوبارہ پیدا کریں گے (دوسری مرتبہ پیدا کرنے کا) ہمارے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو ہم ضرور پورا کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ زبور میں نصیحت کے بعد ہم نے یہ لکھ دیا تھا کہ یقیناً زمین کے حقیقی مالک میرے نیک بندے ہوں گے ③ ﴿۱۰۵﴾ یقیناً اس (قرآن یا اس طرح کے مضامین) میں عبادت کرنے والوں کے لیے (مقصد کو حاصل کرنے کا) کافی پیغام ہے ﴿۱۰۶﴾ اور (اے نبی!) ہم نے تم کو تمام عالموں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ﴿۱۰۷﴾

① قبر سے نکلتے وقت اور جنت میں داخلے کے وقت ملائکہ استقبال کریں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) جس طرح لکھے ہوئے مضامین کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے۔

③ تورات میں اور تورات کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں: زبور، انجیل، قرآن اسی طرح لوح محفوظ اور تمام آسمانی کتابوں میں یہ مضمون مشترکہ طور پر ہے کہ جنت کی زمین صالحین بندوں کو ملے گی اور دنیا کی زمین پر صالحین بندوں کو ایک مرتبہ مکمل حکومت دی جا چکی اور قیامت سے قبل حضرت مہدیؒ اور حضرت عیسیٰؑ کے دور میں پھر سے ملنے والی ہے، دونوں باتوں کی طرف آیت میں اشارہ ہے۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾
قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میری طرف تو یہی وحی آئی ہے کہ تمھارے معبود ایک ہی معبود ہیں، سو کیا تم فرماں بردار بنتے ہو؟ ﴿١٠٨﴾ پھر بھی اگر وہ منہ پھرا لیویں تو تم (ان کو ایسا) کہو کہ: میں نے تو تم کو برابر برابر خبر کر دی ① اور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا دور ہے ﴿١٠٩﴾ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات تم زور سے کہتے ہو اس کو جانتے ہیں اور جو (بات) تم چھپاتے ہو اس کو بھی جانتے ہیں ﴿١١٠﴾ اور میں نہیں جانتا ہوں (کہ عذاب میں جو دیر ہو رہی ہے) لگتا ایسا ہے کہ وہ تمھارے لیے آزمائش ہو اور ایک مقرر وقت تک (دنیا کے مزوں سے تم کو) فائدہ اٹھانے دینا ہو ﴿١١١﴾ (آخر میں) رسول نے دعا کی کہ: اے میرے رب! آپ (میرے اور میری قوم کے درمیان) انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے اور ہمارے رب تو بہت بڑے رحمت والے ہیں اور جو بات تم لوگ بتاتے ہو② اس کے بارے میں ہم اسی کی مدد مانگتے ہیں③

---

① (دوسرا ترجمہ) علی الاعلان (نہایت واضح) خبر کر دی (تیسرا ترجمہ) میں نے تو تم کو خبر کر دی (اب تم قبول کرو کہ نہ کرو) دونوں برابر ہے۔

② کہ دنیا سے مسلمان جلدی ختم ہو جائیں گے۔

③ انشاء اللہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرماویں گے، سلامت رکھیں گے۔

سورة الحج

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے یا مکی، بہتر یہ ہے کہ اس کو مخلوط کہا جائے، اس میں اٹھہتر (۷۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نور کے بعد اور سورۂ منافقون سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا ایک سو تین (۱۰۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ
كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا
هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى
عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لوگو! تم اپنے رب (کی ناراضگی) سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ① بڑی بھاری چیز ہے ﴿۱﴾ جس دن تم اس (قیامت کے زلزلے) کو دیکھو گے تو حالت یہ ہوگی کہ ہر دودھ پلانے والی جس بچہ نے اس سے دودھ پیا ہے اس (بچہ تک) کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنے حمل کو ڈال دیں گی اور لوگ تم کو نشے میں نظر آئیں گے؛ حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے؛ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہوگا ﴿۲﴾ بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر جانے بوجھے جھگڑا کرتے ہیں② اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں③ ﴿۳﴾ جس (شیطان) کی قسمت میں یہ لکھ دیا جا چکا ہے کہ جو شخص بھی اس کو اپنا دوست بنائے گا تو وہ (شیطان) اس کو گمراہ کر دے گا اور اس کو بھڑکتی آگ کے عذاب میں لے جاوے گا ﴿۴﴾ اے لوگو! اگر تم (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہوں تو یقیناً ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے جو (کبھی) پورا بنتا ہے④ اور (کبھی) پورا نہیں بنتا ہے؛ تاکہ ہم تمھارے لیے (تمھاری حقیقت اور ہماری قدرت) کھول کر بتلادیویں،

---

① قیامت کے قریب زمانہ میں بڑا زلزلہ آوے گا اسی طرح حشر کے وقت بھی زلزلہ آوے گا۔ (اگلے صفحہ پر) ⬅

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا
أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن
بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ
وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٦ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ۝٧

اور ہم ماؤں کے پیٹ میں ایک مقرر مدت تک جس (نطفے) کو ہم چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں، پھر ہم تم کو بچے کی شکل میں (ماں کے پیٹ سے) باہر نکالتے ہیں پھر (ہم تم کو پالتے ہیں)؛ تاکہ تم اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جاؤ اور تم میں سے بعض وہ ہیں جو (ابھرتی جوانی سے پہلے ہی دنیا سے) اٹھالیے جاتے ہیں اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو نکمی عمر تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سب کچھ جاننے کے بعد کچھ نہیں جانتا اور تم زمین کو دیکھو گے کہ وہ سوکھی پڑی ہوئی تھی①، سو جب ہم اس (زمین) پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو وہ حرکت میں آتی ہے② اور وہ ابھرنے لگتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار (خوش نما) چیزیں اگانے لگتی ہے ﴿۵﴾ یہ سب اس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وہی حق ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کریں گے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیزوں پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ اور یہ کہ قیامت تو ضرور آنے والی ہے جس میں کوئی شک ہی نہیں ہے اور جو لوگ قبروں میں ہیں (قیامت میں) اللہ تعالیٰ یقیناً ان کو دوبارہ زندہ کریں گے ﴿۷﴾

---

② (دوسرا ترجمہ) بےخبری میں جھگڑا کرتے ہیں۔

③ یعنی جیسا شیطان کہے ویسا عمل کرے۔

④ پورے اعضاء والا کامل بچہ یا نقص والا یا جس کی پیدائش مقدر ہو یا جس کا اسقاط کا فیصلہ ہوتا ہے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① (دوسرا ترجمہ) مرجھائی ہوئی تھی۔

② (دوسرا ترجمہ) اس میں بڑھوتری ہوتی ہے یعنی جس طرح سوکھی، بنجر، مردہ زمین بارش کی برکت سے دوبارہ زندہ، ہری بھری ہوجاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ زندہ فرماویں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾
ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿١٠﴾ ع وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ
اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى
وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ
نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾

اور بعض لوگ وہ ہیں کہ ان کے پاس کوئی علم نہیں، کوئی ہدایت نہیں، کوئی روشنی دینے والی کتاب نہیں (پھر بھی) وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ﴿۸﴾ (تکبر سے) اپنا پہلو موڑ کر (جھگڑا کرتے ہیں) تاکہ (دوسروں کو بھی) اللہ کے راستے سے گمراہ کریں، ایسے ہی شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن جلتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿۹﴾ تیرے ہاتھوں نے جو کام کر کے آگے بھیجے یہ اس کا بدلہ ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۱۰﴾

اور لوگوں میں سے کوئی تو ایسا بھی ہے جو ایک کنارے پر رہ① کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، سو اگر اس کو (دنیا میں) کوئی بھلائی پہنچ جائے تو اس کو اپنی عبادت پر اطمینان ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کوئی آزمائش پہنچتی ہے تو وہ اپنا منہ پھرا کر (کفر کی طرف) الٹا چلتا ہے، اس کا دنیا اور آخرت کا نقصان ہو گیا اور یہ کھلا ہوا نقصان ہے ﴿۱۱﴾ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کو پکارتا ہے جو اس کا کوئی نقصان نہیں کر سکتی ہے اور اس کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی یہی وہ دور کی گمراہی ہے ﴿۱۲﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر) ایسے (جھوٹے خدا) کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے فائدہ سے زیادہ نزدیک ہے، مدد کرنے والا بھی بڑا بُرا ہے اور ساتھی بھی کتنا ہی برا ہے ﴿۱۳﴾

---

① ''حرف'' سے مراد کنارہ جس طرح کسی چیز کے کنارہ پر کوئی کھڑا ہو تو جب موقع پاوے چل دیوے اس طرح کمزور ایمان والوں کا حال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ
اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ
اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ
وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ جو ارادہ کرتے ہیں وہ کرتے ہیں ﴿۱۴﴾ جو شخص کہ یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس (نبی محمد ﷺ) کی دنیا اور آخرت میں ہرگز مدد نہیں کریں گے تو وہ آدمی آسمان تک ایک رسی تان لے، پھر وہ (آسمان پر جا کر محمد ﷺ پر آنے والی وحی کا) سلسلہ کاٹ ڈالے① پھر دیکھے کہ اس تدبیر سے جو چیز اس کو غصہ دلاتی ہے کیا وہ دور ہو گئی؟② ﴿۱۵﴾ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو اتارا، کہ اس میں کھلی کھلی دلیلیں ہیں③ اور یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں ﴿۱۶﴾ یقیناً جو لوگ ایمان والے ہوں اور جو لوگ یہودی ہوں اور جو لوگ صابی ہوں اور جو لوگ نصرانی ہوں اور جو لوگ مجوسی ہوں اور جن لوگوں نے شرک کیا، یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام چیز پر گواہ ہیں④ ﴿۱۷﴾ کیا تم نے یہ چیز نہیں دیکھی جو آسمانوں میں ہے وہ سب اور جو زمین میں ہے وہ سب اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سارے لوگ اس (اللہ) کے آگے سجدہ کرتے ہیں⑤

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ آدمی اوپر (چھت) تک ایک رسی باندھ لے، پھر گلے میں پھندا ڈال کر خود پھانسی کھا جاوے۔
② اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر وحی اور نصرت نازل فرماوے اس کو کوئی رُکوا ہی نہیں سکتا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کھلی کھلی نشانیوں کی صورت میں اسی طرح ہم نے یہ قرآن اتارا ہے (کہ اس میں ہمارے ارادے اور قدرت کے سوا کسی کا دخل نہیں ہے)۔④ (دوسرا ترجمہ) یقینا تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر)

وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا
يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ
مِّنْ نَّارٍ ۗ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ
وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۡ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا ع
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ
وَّلُؤْلُؤًا ۗ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾

اور بہت سارے لوگوں کے لیے عذاب طے ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی ذلیل کرے کوئی شخص اس کو عزت دینے والا نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ یہ (مؤمن وکافر) دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کیا ہے، سو جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے کترے جائیں گے، ان کے سروں کے اوپر سے تیز گرم پانی ڈالا جائے گا ﴿۱۹﴾ اس (گرم پانی) کی وجہ سے جو چیزیں ان کے پیٹوں میں ہیں وہ اور ان کی کھالیں سب گل کر نکل جاویں گی ﴿۲۰﴾ ان (کو مارنے) کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے ﴿۲۱﴾ جب جب بھی وہ جہنم (کی تکلیف) سے (تنگ آکر) نکلنے کا ارادہ کریں گے تو پھر وہ اس (آگ) میں دھکیل دیئے جائیں گے اور (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جلتی آگ کا عذاب (ہمیشہ) چکھو ﴿۲۲﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، سونے کے کنگن اور موتی ان کو اس (جنت) میں پہنائے جائیں گے اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ﴿۲۳﴾

۞ ۵ صرف انسان اور جنات یہ دو ایسی مخلوق ہیں جن میں دو گروہ ہیں: ایک ایمان والوں کا، دوسرا کافروں کا، باقی تمام مخلوقات میں کفر وانکار نہیں ہے۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ
فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ
وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾

اور یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو پاکیزہ بات (کلمۂ طیبہ اور قرآن کو ماننے) کی طرف پہنچادیا گیا تھا ① اور وہ ہر تعریف والے (اللہ تعالیٰ) کے راستے کی طرف پہنچادیے گئے تھے ﴿۲۴﴾ یقیناً (عذاب ایسے لوگوں کو ہوگا) جنھوں نے کفر کیا اور جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور اس مسجدِ حرام سے روکتے ہیں ②، جس کو ہم نے سب لوگوں کے لیے (عبادت کی جگہ) بنایا، چاہے وہ وہاں کے رہنے والے ہوں اور باہر سے آنے والے ہوں سب برابر ہیں ③ اور جو شخص بھی وہاں ظلم کرکے بے دینی کا کام کرنا چاہے گا ④ تو ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے ﴿۲۵﴾

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو گھر (یعنی کعبہ) کی جگہ بتلادی اور ہم نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے اور عبادت کے لیے کھڑے رہنے والوں کے لیے اور رکوع، سجدہ کرنے والوں کے لیے (ظاہری و باطنی ناپاکی سے) پاک (صاف) رکھنا ﴿۲۶﴾

① ایک مطلب: [۱] ان کی دنیا میں کلمۂ توحید اور صراطِ حمید یعنی اسلام کی طرف رہنمائی کی گئی۔
[۲] آخرت میں اللہ ان کو الہام فرمائیں گے کہ وہ کہیں: الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ۔
[۳] ''طیب من القول'' سے بعض نے قرآن مرادلیا ہے۔
[۴] طیب: ہر پاکیزہ ونافع چیز کو کہتے ہیں۔
② تاکہ مسلمان حرم میں نہ آسکے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جس کو ہم نے لوگوں کے لیے ایسا (عام عبادت کی جگہ) بنایا کہ اس میں وہاں کے رہنے والے اور باہر سے آنے والے سب برابر ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) شرارت کرکے ٹیڑھا راستہ نکالے گا۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾
لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ
بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ
وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾

اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو، کہ وہ لوگ تمھارے (بنائے ہوئے گھر کے) پاس پیدل چل کر آئیں گے اور ہر دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہوکر بھی جو لمبے راستے کا سفر کر کے آئیں گی ① ﴿٢٧﴾ تاکہ وہ اپنے فائدوں کی چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور (قربانی کے) متعین دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو مویشی (جیسے جانور) عطا کیے ہیں ان پر (ذبح کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں ②، سو تم خود بھی ان (جانوروں) میں سے (کھانا ہو تو) کھاؤ اور بری حالت والے (مصیبت میں پھنسے ہوئے) محتاج کو بھی کھلاؤ ﴿٢٨﴾ پھر (قربانی کے بعد) وہ (حاجی) اپنا میل کچیل ③ دور کریں اور اپنی اپنی منتیں پوری کریں ④ اور وہ بیتِ عتیق ⑤ (یعنی کعبہ) کا طواف کریں ⑥ ﴿٢٩﴾

① مراد ہے لمبے سفر کی وجہ سے اونٹنیوں کا دبلا ہوجانا، اسی طریقے سے بہت سے مسلمانوں کے دل میں حج کا شوق ہے؛ لیکن پیسے کم ہوجانے کی وجہ سے یا اچھی سواری خرید نہیں سکتے اور دبلی پتلی سواری پر جو میسر آ گیا اس پر سفر کرتے ہیں۔

② قربانی کے ایام کے علاوہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بھی عبادت کی خاص فضیلت رکھتا ہے، اس میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ (نوٹ) کفار جانور کو ذبح کرتے وقت بتوں کا نام لیتے تھے، تم اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح کرو۔

③ اس سے مراد ہے احرام کے زمانے میں بدن پر جو میل جمع ہوگیا، بال اور ناخن بڑے ہوگئے اس کو قربانی کرنے کے بعد احرام کھول کر صاف کرنا ہے۔

④ بعض مفسرین نے یہاں حج کے ارکان، واجبات اور دوسرے اعمال مراد لیے ہیں۔ اسی طرح جو منت مانی ہو یعنی جو کام شرعاً ضروری نہیں، اس کو اپنی زبان سے بول کر خود پر لازم کر لیوے اس کو بھی نبھاوے۔

⑤ بیتِ عتیق: یعنی پرانا گھر؛ چوں کہ کعبہ دنیا کا سب سے پرانا یعنی اول مکان ہے اس لیے اس کو بیتِ عتیق کہا گیا۔
نوٹ: کعبہ ایک ایسا گھر ہے کہ کافروں اور ظالموں کے قبضے سے وہ آزاد ہے، اسی طرح جو بھی اس گھر کو برباد کرنے کی نیت سے اٹھے گا اللہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

⑥ اس سے طوافِ زیارت مراد ہے۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا
مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ
لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ
تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى
الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ ع

یہ سب باتیں یاد رکھو اور جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے حرمت (یعنی ادب اور احترام)① والا بنایا ہے جو شخص بھی اس کی تعظیم کرے گا② تو یہ کام اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہت بہتر ہوگا، اور تمام (مویشی جیسے) جانور تمھارے لیے حلال کر دیے گئے ہیں؛ مگر یہ کہ جن جانوروں کا حرام ہونا تم کو پڑھ کر سنا دیا گیا ہے③، سو تم بتوں کی گندگی④ سے بچتے رہو اور جھوٹی بات سے بچتے رہو⑤ ﴿٣٠﴾ تم صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہو (اور) اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ بنو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو اس کی حالت ایسی ہے جیسے وہ آسمان سے گر گیا، سو اس کو پرندے نے اچک لیا، یا ہوا نے اس کو کوئی دور کی جگہ پر لے جا کر کے پھینک دیا⑥ ﴿٣١﴾ یہ باتیں یاد رکھو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ (کے دین) کی نشانیوں کا ادب (لحاظ) کرے تو یہ دل کے تقویٰ کی بات ہے ﴿٣٢﴾ تمھارے لیے ان (جانوروں) میں ایک مقررہ وقت تک فائدہ حاصل کرنا (جائز) ہے⑦ پھر ان (ہدی کے جانوروں) کے حلال ہونے کی جگہ قدیم گھر (یعنی کعبہ) کے آس پاس ہے⑧ ﴿٣٣﴾

---

① قابلِ احترام احکام چاہے حج کے ہوں یا حج کے علاوہ کے ہوں۔ اور قابلِ احترام جگہیں جیسے حرم، صفا، مروہ، منیٰ، عرفات۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس کو عزت دے گا۔ ③ سورۂ انعام وغیرہ میں۔ ④ بت انسان کے باطن کو گندگی سے بھر دیتے ہیں۔ ⑤ عقائد باطلہ۔ ہر وہ بات جو حق کے خلاف ہو۔ معاملات، شہادت میں جھوٹ۔

⑥ شرک کرنے والا آسمان توحید کی بلندی سے گرا دیا جاتا ہے اور مردار کھانے والے پرندوں کی طرح نفسانی خواہشات اس کو مزید برباد کر دیتی ہیں اسی طرح شیطانی وساوس اس کو گمراہی کی وادی میں پھینک دیتے ہیں اور وہ اس طرح ہلاک ہوتا ہے کہ نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ ⑦ یعنی جب تک اس جانور کو شرعی طریقے سے ہدی نہ بنایا جائے وہاں تک۔

⑧ (دوسرا ترجمہ) پھر ان کے ذبح ہونے کی جگہ قدیم گھر (کعبہ) کے آس پاس ہے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا لِّيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ ؕ
فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ وَبَشِّرِ الۡمُخۡبِتِيۡنَ ۝۳۴ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ
قُلُوۡبُهُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمۡ وَالۡمُقِيۡمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۝۳۵
وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمۡ فِيۡهَا خَيۡرٌ ۖ فَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا صَوَآفَّ ۚ

اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی مقرر کی①؛ تا کہ وہ مویشی (جیسے جانور) جو اس اللہ تعالیٰ نے ان کو دیے ہیں ان پر (قربانی کرتے وقت) اللہ تعالیٰ کا نام لیویں②، سوتمھارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو اسی کے حکم کو مانو اور تم عاجزی③ کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۳۴﴾ یہ (عاجزی کرنے والے) ایسے لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں④ اور جو مصیبت بھی ان کو پہنچتی ہے ان پر صبر کرتے ہیں اور وہ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی اس میں سے (اللہ کی راہ میں) وہ خرچ کیا کرتے ہیں ﴿۳۵﴾ (جو) بڑے جانور⑤ (قربان کیے جاتے ہیں ان) کو ہم نے تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے دین کی نشانی مقرر کیا ہے⑥ تمھارے لیے ان میں خیر ہی خیر ہے⑦ سو (نحر کرتے وقت) قطار میں کھڑا کر کے تم ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لو،

① ''مَنۡسَكًا'' سے قربانی، حج کے اعمال، تمام قسم کی عبادات یہ سب مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) تا کہ وہ (ان جانوروں کی) قربانی کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیویں اس بات کے شکریہ کے طور پر کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مویشی جانوروں سے مالا مال کیا۔
③ مراد: [۱] ایک اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے جھکنے والے۔
[۲] جو خود تو ظلم نہ کرے ساتھ ہی ظلم کرنے والوں سے بدلہ نہ لیوے۔
[۳] قضائے الٰہی پر ہر حال میں راضی رہنے والے۔
④ (دوسرا ترجمہ) ان کے دل پر رعب (ہیبت) طاری ہو جاتا ہے۔
نوٹ: وَجِلَتۡ سے ایسا خوف مراد ہے جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل میں پیدا ہو۔
⑤ قربانی میں دو طرح کے جانور ہوتے ہیں، ایک بڑے جیسے اونٹ، گائے، بھینس، بیل، کٹرے وغیرہ وہ ''بُدۡنَ'' کہلاتے ہیں اور دوسرے چھوٹے جیسے بکرا، دنبہ وغیرہ۔ ⑥ دوسرا ترجمہ: یادگار۔
⑦ یعنی دنیا میں گوشت کھانا اور کھلانا اور آخرت میں ثواب لینا۔

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝۳۶ لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی
مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ۝۳۷
الثلثة ع اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ۝۳۸ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ
یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ۝۳۹

سو جب وہ (ذبح ہوکر) اپنی کروٹ پر گر پڑیں تو ان (کے گوشت) میں سے تم خود بھی (کھانا چاہو تو) کھاؤ اور قناعت کرنے والے① اور (حاجت ظاہر کر کے بے قراری سے) سوال کرنے والے (فقیروں) کو بھی تم کھلاؤ، اسی طرح ان (جانوروں) کو ہم نے تمھارے تابع کر دیا②؛ تا کہ تم لوگ شکرادا کرو ﴿۳۶﴾ اللہ تعالیٰ کو ان (قربانیوں کے جانور) کا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا اور نہ ان کا خون؛ لیکن اس (اللہ تعالیٰ) کو تو تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے③، اسی طرح اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (جانوروں) کو تمھارے قابو میں کر دیا؛ تا کہ اس بات پر تم اللہ تعالیٰ کی تکبیر (یعنی بڑائی بیان) کرو کہ اس نے تم کو (خاص کر قربانی کی) ہدایت (یعنی توفیق) دی اور نیکی کرنے والوں کو تم خوش خبری سنا دو④ ﴿۳۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے (دشمنوں کو) ہٹا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ایک خیانت کرنے والے، ناشکرے کو پسند نہیں کرتے ﴿۳۸﴾

جن (مسلمانوں) سے لڑائی کی جاتی ہے ان کو اجازت دی جاتی ہے (کہ اپنے دفاع میں وہ کافروں سے لڑیں) کیوں کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان (مظلوموں) کی مدد کرنے پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① یعنی غریبی کے باوجود صبر کر کے بیٹھے رہنے والے۔

② (دوسرا ترجمہ) اسی طرح (اتنے بھاری بڑے بڑے) جانوروں کو ہم نے تمھارے قابو میں کر دیا۔

③ مراد اخلاص اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی نیت ہے (دل کے پاکیزہ جذبات کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی قدر ہے)۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اچھے طریقے سے نیک عمل کرنے والوں کو آپ خوش خبری سنا دو۔

الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بِغَيۡرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنۡ يَّقُوۡلُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ‌ؕ وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ
النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ
اللّٰهِ كَثِيۡرًا‌ؕ وَلَيَنۡصُرَنَّ اللّٰهُ مَنۡ يَّنۡصُرُهٗ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ
فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوۡدُ ﴿۴۲﴾
وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ﴿۴۳﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق (یعنی بلاوجہ) صرف اتنا کہنے پر کہ ''ہمارے رب اللہ ہیں'' نکال دیا گیا① اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں (کے شر) کو بعض لوگوں کے ذریعہ ہٹایا نہ کرتے② تو خانقاہیں③ اور عیسائیوں کی عبادت کی جگہیں اور یہودیوں کی عبادت کی جگہیں اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے وہ سب برباد (ویران) کردیے جاتے④ اور جو اس اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے قوت والے، بڑے غلبہ والے ہیں ﴿۴۰﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں قدرت دیویں⑤ تو وہ (خود) نماز کو قائم کریں اور زکوۃ دیویں اور (دوسروں کو) اچھی باتوں کا حکم دیویں اور بری بات سے وہ روکیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے⑥ ﴿۴۱﴾ اور اگر یہ (کافر) لوگ آپ کو جھٹلائیں تو پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور قومِ عاد اور قومِ ثمود (اپنے زمانے کے نبیوں کو) جھٹلا چکے ہیں ﴿۴۲﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم ﴿۴۳﴾

---

① یعنی ان کو پریشان کر کے ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ② یعنی ان فسادیوں کے زور کو نہ گھٹواتے رہتے۔
③ نصرانی مذہب کے جو راہب جیسے لوگ دنیا چھوڑ کر جن جگہوں پر تنہائی میں عبادت میں مشغول رہتے تھے وہ مراد ہے۔
④ دنیا میں ہر دور میں فسادیوں کی ایک بڑی تعداد رہی ہے جو خیر اور بھلائی کو روکنا چاہتے ہیں، جہاد کا مقصد فسادیوں کے شر سے خیر کی شکلوں کو بچانا ہے۔ ⑤ یعنی حکومت دیویں۔
⑥ آیت میں ریاست اسلامیہ کے بنیادی مقاصد بتادیے گئے۔

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ
نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ
وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ
يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ
ع مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾

اور مدین والے بھی (اپنے زمانے کے نبیوں کو جھٹلا چکے ہیں) اور موسیٰ (علیہ السلام) کو (بھی) جھٹلایا گیا، سو میں نے کافروں کو ڈھیل دی، پھر میں نے ان (کافروں) کو پکڑلیا تو میرا انکار کرنا کیسا رہا؟① ﴿۴۴﴾ سو اس وقت جبکہ کوئی بستی کے رہنے والے ظلم کر رہے تھے، ہم نے اس (بستی) کو ہلاک کر دیا، اب اس (بستی) کا حال یہ ہے کہ وہ (عذاب کے بعد) اپنی چھتوں کے بل گر پڑی ہے اور کتنے ہی کنویں (جو پہلے آباد تھے اب) بیکار پڑے ہیں اور کتنے ہی پکے بنے ہوئے محل (کھنڈر ہو چکے ہیں)② ﴿۴۵﴾ تو کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے نہیں③ جس سے ان کے دل ایسے ہو جاتے کہ وہ ان سے سمجھنے لگ جاتے یا ان کے کان ایسے ہو جاتے جن سے وہ سننے لگ جاتے، سو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں؛ لیکن سینوں کے اندر جو دل ہے وہ اندھے ہو جاتے ہیں ﴿۴۶﴾ اور وہ (کافر لوگ) تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی کبھی نہیں کریں گے④ اور یقین جانو تمھارے رب کے یہاں کا ایک دن تمھاری (دنیوی) گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے ﴿۴۷﴾ اور کتنی بستیاں ہیں جن کو میں نے مہلت دی تھی؛ حالاں کہ ان بستیوں کے رہنے والے گنہگار تھے، پھر میں نے ان سب کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور (سب کو آخر میں) میرے پاس ہی لوٹنا ہے ﴿۴۸﴾

---

① یعنی انکار پر عذاب کیسا بھاری رہا۔ ② (دوسرا ترجمہ) کمزور پڑ چکے ہیں۔
③ عبرت حاصل کرنے کی نیت سے زمین کی سیر و سیاحت کی ترغیب ہے، یہ نہیں کہ سیر و سیاحت میں فرائض اور احکامِ شریعت چھوٹ جاوے، حرام کا ارتکاب ہونے لگے۔ ④ یعنی وعدہ کے مطابق عذاب ضرور آوے گا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾
وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ
فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ لِّيَجْعَلَ
مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے لوگو! یقیناً میں تم سب کو کھول کھول کر ڈر سنانے والا ہوں ﴿۴۹﴾
سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی ہے①
﴿۵۰﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو کم دکھانے کی② کوشش کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ جہنم (میں
جانے) والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور ہم نے تم سے پہلے جب بھی کوئی رسول یا نبی بھیجا ان کو یہ حالت پیش
آئی کہ جب اس (نبی) نے (اللہ کا کلام) پڑھا تب ہی اس (نبی) کی پڑھی ہوئی بات میں شیطان
نے (کافروں کے دلوں میں) کوئی شک وشبہ ڈالا③، پھر اللہ تعالیٰ شیطان کے ڈالے ہوئے شک و
شبہ کو مٹا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتے ہیں④ اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے،
خوب حکمت والے ہیں ﴿۵۲﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) شیطان کی ڈالی ہوئی بات کو ان لوگوں کے لیے
فتنہ (یعنی آزمائش) بنا دیویں جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں⑤،

① عزت والی روزی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) نیچا دکھانے کی (تیسرا ترجمہ) باطل کرنے کی۔
③ (دوسرا ترجمہ) تم سے پہلے جب کوئی رسول یا نبی ہم نے بھیجا تب اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب اس رسول نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں رکاوٹ ڈال دی،
نوٹ: جیسے نبی کی تمنا تمام لوگ ایمان لے آویں ایسی ہی ہوتی ہے؛ لیکن شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، نبی کی تمنا پوری نہیں ہونے دیتا۔
④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (نبی کی تمنا کے متعلق) شیطان کی ڈالی ہوئی رکاوٹ کو دور کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی آیتوں کو پکا کر دیتے ہیں (اللہ کی آیتیں خود پکی اور مستحکم ہیں؛ لیکن جب اعتراض ہوتا ہے تو اس کا مستحکم اور پکا ہونا اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے)۔ ⑤ یعنی جن کو باطل کا یقین ہے۔

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍۙ۝٥٣ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ۝٥٤ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ
يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ۝٥٥ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۝٥٦ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
ع لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًاؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۝٥٨

یقیناً ظالم لوگ مخالفت میں بہت دور جا کر پڑے ہیں ﴿۵۳﴾ اور (نبی کی بات سے رکاوٹ دور کر دی اس کا فائدہ یہ ہے کہ) تاکہ علم (یعنی صحیح سمجھ) والے یقین کر لیویں کہ یہ (کلام) تمھارے رب کی طرف سے بالکل سچا ہے، سو وہ اس (کلام) پر یقین لاویں، سو ان کے دل اس (کلام) کے سامنے نرم پڑ جاویں ① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے والے ہیں ﴿۵۴﴾ اور کافر لوگ اس (کلام) کے متعلق ہمیشہ دھوکے میں رہیں گے ②، یہاں تک کہ قیامت ان کے پاس اچانک آجاوے یا ان کے پاس ایسے دن کا عذاب آجاوے جو خیر سے بالکل خالی ہو ﴿۵۵﴾ بادشاہت اس دن اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہوگی، وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۵۶﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، سو ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کی، پھر وہ قتل کر دیے گئے یا ان کو موت آ گئی تو اللہ ان کو ضرور عمدہ روزی عطا کریں گے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۵۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اس (پر عمل کرنے) کی طرف ان کے دل زیادہ جھک جاویں۔ (تیسرا ترجمہ) ان کے دل اس (کلام) سے مطمئن ہو جاویں۔ ② (دوسرا ترجمہ) اس کلام کے متعلق برابر شک ہی میں پڑے رہیں گے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع

وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مہاجرین) کو ایک ایسی جگہ ضرور پہنچائیں گے جس سے وہ خوش ہو جاویں گے ① اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جاننے والے (اور) حلیم ہیں ﴿۵۹﴾ یہ بات تو سن لی اور جس شخص نے دشمن سے اتنا ہی بدلہ لیا جتنی تکلیف اس کو (دشمن کی طرف سے) پہنچائی گئی تھی، پھر (بدلہ لینے کے بعد ظالم کی طرف سے) اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ تعالیٰ (جس پر زیادتی کی گئی) اس کی ضرور مدد کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ بخشنے والے ہیں ﴿۶۰﴾ یہ بات تو طے ہو چکی ② کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سنتے ہیں، بہت دیکھتے ہیں ﴿۶۱﴾ یہ (یقینی مدد) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہیں اور ان (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس (بت) کو یہ (مشرک) لوگ پکارتے ہیں وہ سراسر باطل ہے اور اللہ تعالیٰ تو اونچی شان والے، سب سے بڑے ہیں ﴿۶۲﴾ کیا آپ کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی اتارا، جس سے زمین ہری بھری ہو جاتی ہے، یقین رکھو کہ (وہی) اللہ تعالیٰ چھپی تدبیر کو جاننے والے ہیں ③ (ہر چیز کی) خبر رکھنے والے ہیں ﴿۶۳﴾ آسمان اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) غنی ہے (جو کسی کے محتاج نہیں) سب تعریف اس (اللہ تعالیٰ) کے واسطے ہیں ﴿۶۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس کو وہ پسند کریں گے۔

② یعنی مسلمانوں کا غالب ہونا یا اللہ تعالیٰ کی نصرت کا ملنا ③ (دوسرا ترجمہ) بڑے لطف کرنے والے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ
السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ
جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى
هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین کی تمام چیزوں کو تمھارے لیے کام میں لگا رکھا ہے① اور کشتی (کو تمھارے قابو میں کر دیا) جو اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے (تمھارے فائدوں کی چیزوں کو لے کر) سمندر میں چلتی ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمان کو اس طرح روکے رکھا ہے کہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑے ہی شفقت کرنے والے، بڑے مہربان ہیں ﴿٦٥﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جنھوں نے تم کو (دنیا میں) زندہ کیا، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دے گا، پھر (آخرت میں) وہ تم کو (دوسری مرتبہ) زندہ کرے گا، واقعتہً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿٦٦﴾ ہر امت کے واسطے ہم نے عبادت (یا ذبح کرنے) کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے وہ اسی طریقہ کے مطابق عبادت (یا ذبح) کرتے ہیں، (اے نبی)! سو ان (لوگوں) کو چاہیے کہ وہ اس کام میں تم سے کسی بھی طرح جھگڑا نہ کریں اور تم (ان کو) اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو، یقیناً تم تو سیدھے راستے پر ہو ﴿٦٧﴾ اور اگر (پھر بھی) وہ (مخالفین مشرکین) لوگ تم سے جھگڑا کریں تو تم ان کو (جواب میں) کہو کہ: جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٦٨﴾ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے ﴿٦٩﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) تمھارے قابو میں کر دیا۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيۡ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿۷۰﴾ وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَمۡ يُنَزِّلۡ بِهٖ سُلۡطٰنًا وَّمَا لَيۡسَ لَهُمۡ بِهٖ
عِلۡمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ نَّصِيۡرٍ ﴿۷۱﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعۡرِفُ فِيۡ وُجُوۡهِ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوا الۡمُنۡكَرَ ؕ يَكَادُوۡنَ يَسۡطُوۡنَ بِالَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا ؕ قُلۡ
اَفَاُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۷۲﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَنۡ
يَّخۡلُقُوۡا ذُبَابًا وَّلَوِ اجۡتَمَعُوۡا لَهٗ ؕ

کیا (یہ بات) تم کو معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں، یقیناً یہ سب کچھ ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے، یقیناً یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۷۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن (کے معبود ہونے) کی اس (اللہ تعالیٰ) نے کوئی سند (یا دلیل) نہیں اتاری ہے اور خود ان (لوگوں) کو بھی ان (بتوں) کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۷۱﴾ اور جب ان (کافروں) کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف① پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کافروں کے چہروں پر ناگواری② کے نشانات تم صاف پہنچان لیتے ہو، ایسا لگتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں وہ (کافر لوگ) ان پر حملہ کر دیں گے، تم (ان کافروں سے جواب میں) کہو: کیا تم کو اس سے بھی زیادہ بری (یا ناگوار) چیز بتلاؤں؟ وہ تو ایک آگ ہے، اللہ تعالیٰ نے کافروں سے اس (آگ) کا وعدہ کر رکھا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۲﴾

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جارہی ہے اب تم اس کو دھیان سے سنو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (معبودوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ ایک مکھی (جیسی چیز) بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکتے، چاہے اس (مکھی پیدا کرنے) کے لیے وہ سب (بت ایک جگہ) جمع ہو جائیں،

① (دوسرا ترجمہ) پوری وضاحت کے ساتھ۔ ② باطنی ناگواری کے اثرات ظاہر میں نظر آتے ہیں۔

وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾
مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا
وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى
اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا
الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿ۚ۷۷﴾

اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لیوے تو وہ (بت) اس (مکھی) سے اس کو چھڑا بھی نہیں سکتے (ان بتوں سے) مانگنے والا بھی کمزور اور جن (بتوں) سے مانگا جاتا ہے وہ بھی کمزور ﴿۷۳﴾ ان مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی قدر کرنے کا جو حق تھا ویسی قدر نہیں سمجھی①، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زور والے، (سب پر) غالب ہیں ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور لوگوں میں سے (اپنا) پیغام پہنچانے والے چن لیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے، ہر چیز دیکھنے والے ہیں ﴿۷۵﴾ اللہ تعالیٰ ان سب کے اگلے②اور پچھلے③(حالات) کو جانتے ہیں اور تمام کام اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں④ ﴿۷۶﴾ اے ایمان والو! تم رکوع اور سجدہ کرتے رہو اور تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور تم لوگ اچھے کام کرو؛ تاکہ تم لوگ فلاح پاجاؤ ﴿۷۷﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جیسی قدر (تعظیم) کرنی چاہیے تھی ویسی قدر نہیں کی۔
نوٹ: حق قدر کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔
②یعنی آنے والے زمانے میں ہونے والے حالات۔
③ گزرے ہوئے زمانے میں جو حالات ہو چکے اس۔
④(دوسرا ترجمہ) تمام کاموں کا دارومدار اللہ ہی پر ہے۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَاجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ
حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَمَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾ ع

اورتم اللہ تعالیٰ کے راستے میں جیسی محنت کرنے کا حق ہے ویسی ہی محنت کرو① اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو پسند کرلیا② اور تم پر دین میں کوئی مشکل نہیں رکھی ہے③ تم اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت (یعنی دین) پر قائم رہو، اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (قرآن کے اترنے) سے پہلے تمھارا نام مسلمان رکھا اور اس (قرآن) میں بھی (تمھارا نام مسلمان رکھا)؛ تاکہ رسول (یعنی محمد ﷺ) تم پر گواہ بنے اور تم دوسرے لوگوں کے لیے گواہ بنو، لہذا تم نماز قائم کرتے رہو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو مضبوطی④ سے پکڑو، وہی (اللہ تعالیٰ) تمھارے مالک ہیں، سو وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مالک ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) کتنے اچھے مدد کرنے والے ہیں ﴿۷۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کوشش کرو۔ کسی بھی اچھے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت لگا دینا، یہ جہاد ہے، یہ بہت عام لفظ ہے، نفس کی اصلاح کی کوشش، پرامن جدوجہد، مظلوم کی نصرت، کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور ضرورت کے وقت پر مسلح جدوجہد کرنا یہ سب اس میں شامل ہے اور ''حق جهاده'' کا مطلب یہ سب کوشش صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے ہو، کوئی دنیوی غرض نہ ہو، اور پوری طاقت سے محنت کرے اور کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرے اور اتنے بڑے مقصد کے شایانِ شان محنت کریں۔

② یعنی افضل نبی محمد ﷺ کے دین پر ایمان لانے کے لیے۔

③ (دوسرا ترجمہ) تنگی نہیں رکھی ہے۔

④ قرآن اور حدیث پر مضبوطی سے عمل کرنا۔

سورۃ المؤمنون

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور یا سورۂ انبیاء کے بعد اور سورۂ تبارک سے پہلے چھہتر (۷۶) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی شروعات ہی مؤمنین کے اوصاف سے ہوتی ہے اور یہ تمام اوصاف ایمان کے اہم شعبوں میں سے ہیں۔

اس سورت کی آیت افحسبتم انما الخ کی فضیلت: سورۂ مؤمنون کی یہ آخری آیتیں خاص فضیلت رکھتی ہیں، امام بغویؒ اور امام ثعلبیؒ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو سخت بیماریوں میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے کان میں یہ آیتیں ''افحسبتم'' سے اخیر تک پڑھ دیں، وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ: آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ: یہ آیتیں پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس قبضے میں میری جان ہے! اگر کوئی یقین رکھنے والا آدمی یہ آیتیں پہاڑ کے سامنے پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔ (قرطبی: ۱۲/ ۱۵۷) مسنون وظائف: ص: ۶۵)

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے ''قد افلح المؤمنون'' شروع کی اور پچاسویں آیت پر آپ نے رکوع کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
مُعْرِضُوْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ اِلَّا
عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ
عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۹ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پکی بات ہے کہ وہ ایمان والے فلاح① پا گئے ﴿۱﴾ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں② ﴿۲﴾ اور وہ لوگ جو لغو③ بات پر دھیان نہیں دیتے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو زکوۃ دیا کرتے ہیں ﴿۴﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں④ ﴿۵﴾ مگر اپنی بیویوں سے اور جو باندیاں ان کی مالکی میں آگئی ہوں ان سے (ضرورت پوری کرتے ہیں) تو یقیناً ان لوگوں کے اوپر کوئی ملامت (یا الزام) نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر جو شخص بھی اس کے سوا (شہوت پوری کرنے کا طریقہ) تلاش کرتا ہے، سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکل جانے والے ہیں ﴿۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پورا لحاظ کرتے ہیں⑤ ﴿۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں پر پوری پابندی رکھتے ہیں⑥ ﴿۹﴾ وہی لوگ وارث بننے والے ہیں ﴿۱۰﴾

---

① فلاح: کسی کو اس کی ہر مراد حاصل ہوجائے اور ہر تکلیف دور ہوجائے۔ ② ظاہری اعضا میں سکون ہو، بے کار حرکت نہ ہو، دل میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا خیال نہ آوے، نظر نیچے، آنکھ کے کنارے سے دائیں بائیں نہ دیکھے، بدن کے کسی حصے سے نہ کھیلے، نظر بھی نیچی ہو، آواز بھی مناسب پست ہو۔ ③ (دوسرا ترجمہ) فضول نکمی بات۔ لغو یعنی ایسی چیز یا کام یا کلام جس کا دینی دنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ ④ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کو قابو میں رکھتے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) پورا نبھاتے ہیں۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اپنی نمازوں کا پورا خیال رکھتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ
مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ
فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

جو فردوس ① کے وارث ہیں ② وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (اول) انسان کو چھنی ہوئی مٹی ③ سے پیدا کیا ﴿۱۲﴾ پھر ہم نے اس کو منی کے قطرے کی شکل میں ایک (جمی ہوئی محفوظ) جگہ (یعنی رحم) میں رکھا ﴿۱۳﴾ پھر ہم نے منی کے قطرے سے جما ہوا خون بنایا، پھر جمے ہوئے خون سے ہم نے گوشت کا لوتھڑا بنایا، پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑے میں سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہم نے ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھا دیا، پھر (ان تمام تبدیلیوں کے بعد) ہم نے اس کو ایک دوسری (نئی) شکل (وصورت) میں اٹھا کھڑا کر دیا ④، سو بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ کی جو سب بنانے والوں میں سب سے اچھے بنانے والے ہیں ﴿۱۴﴾ پھر اس کے بعد تم یقیناً مرنے والے ہو ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً قیامت کے دن تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا ﴿۱۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے ہیں ⑤ اور ہم مخلوق (کی مصلحتوں) سے غافل نہیں ہیں ﴿۱۷﴾ اور ہم نے آسمان سے ٹھیک اندازے سے پانی اتارا ⑥، سو ہم نے اس (پانی) کو زمین میں ٹھہرا دیا اور یقیناً ہم اس (پانی) کے لے جانے (یعنی تمہارے سامنے سے ختم کر دینے) پر بھی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱۸﴾

---

① یعنی جن باغیچوں میں ٹھنڈی چھاؤں ہوتی ہے۔
② وراثت کے لفظ سے "یقین" کو بتلایا گیا۔ ③ مٹی کے خاص اجزا مٹی کا خلاصہ۔
④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے اس کو دوسری (نئی) مخلوق (زندہ انسان) بنا دیا۔
⑤ اس سے مراد فرشتوں کے آسمان پر جانے اور آنے کے سات راستے ہیں اور بعض نے سات آسمان بھی مراد لیے ہیں۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے آسمان سے (مناسب) مقدار میں پانی اتارا (تیسرا) ہم نے آسمان سے پانی ناپ کر اتارا۔

فَاَنۡشَاۡنَا لَكُمۡ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ‌ۘ لَـكُمۡ فِيۡهَا فَوَاكِهُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا
تَاۡكُلُوۡنَۙ ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخۡرُجُ مِنۡ طُوۡرِ سَيۡنَآءَ تَنۡۢبُتُ بِالدُّهۡنِ وَصِبۡغٍ لِّلۡاٰكِلِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ
لَـكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً‌ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهَا وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ كَثِيۡرَةٌ وَّمِنۡهَا
تَاۡكُلُوۡنَۙ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيۡهَا وَعَلَى الۡـفُلۡكِ تُحۡمَلُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ ع
يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الۡمَلَؤُا الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۙ

سو ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے تمھارے لیے کھجور اور انگور کے باغیچے اگا دیے، تمھارے لیے ان میں بہت سے تازہ پھل بھی ہیں اور ان ہی میں سے تم (بچا کر، سوکھا کر) کھاتے بھی ہو ﴿۱۹﴾ اور ایسے (زیتون کے) درخت کو جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے① ﴿۲۰﴾ اور یقیناً تمھارے لیے جانوروں میں عبرت (یعنی دھیان) کی بات ہے، ان (جانوروں) کے پیٹوں میں جو (دودھ) ہے اس میں سے ہم تم کو پلاتے ہیں② اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) بہت سے فائدے ہیں اور ان (جانوروں) میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو ﴿۲۱﴾ اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر تم سوار کیے جاتے ہو ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اپنی قوم کے پاس (رسول بنا کر) بھیجا، سو انھوں نے (یعنی نوح علیہ السلام) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۲۳﴾ سو ان (نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے (آپس میں ایک دوسرے سے اور عوام سے) کہا: یہ تو تمھارے ہی جیسا ایک بشر ہے③

---

①(دوسرا ترجمہ) (اسی پانی سے) ہم نے (زیتون کا) درخت بھی پیدا کیا جو طور سینا میں (زیادہ) پیدا ہوتا ہے۔ (یہ بھی کہتے ہیں کہ زیتون کا درخت اولاً طورِ سینا میں نکلا پھر وہاں سے دوسری جگہ لے جایا گیا)

②(دوسرا ترجمہ) جو دودھ ان جانوروں کے پیٹ میں ہیں وہ ہم تم کو پلاتے ہیں۔

③یعنی معمولی آدمی ہے۔

يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا
الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۵ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا
كَذَّبُوْنِ ۝۲۶ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ
التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۷ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ
وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۸

اس کا ارادہ یہ ہے کہ تمھارے اوپر بڑا بن کر رہے اور اگر اللہ تعالیٰ (رسول بھیجنا) چاہتے تو فرشتے کو
بھیجتے، یہ (توحید ورسالت کی) بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں میں کبھی نہیں سنی ﴿۲۴﴾ بس
یہ تو ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے، سو ایک وقت تک اس کے بارے میں انتظار کرو① ﴿۲۵﴾
نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمایئے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا
ہے ﴿۲٦﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نظروں کے سامنے اور ہماری
وحی کے مطابق② تم کشتی بناؤ، سو جب ہمارا حکم (عذاب کا) آجائے اور تنور ابل پڑے تو ہر ایک قسم
(کے جانور) میں سے ایک ایک جوڑا③ لے کر اس کو اس (کشتی) میں داخل کر و اور اپنے گھر والوں کو
بھی④ (کشتی میں سوار کر لو) مگر یہ کہ ان میں سے جن کے بارے میں پہلے سے بات طے ہو چکی ہے
⑤ (ایسے لوگوں کو کشتی میں سوار مت کرو) اور ظالموں کے بارے میں تم مجھ سے بات نہ کرو، یہ بات تو
یقینی ہے کہ وہ سب غرق ہونے والے ہیں ﴿۲۷﴾ پھر جب تم اور تمھارے (مسلمان) ساتھی کشتی
میں ٹھیک بیٹھ جاویں⑥ تو (اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ) کہنا: شکر تو اسی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے
جس نے ہم کو ظلم کرنے والی (کافر) قوم سے نجات دے دی" ﴿۲۸﴾

---

① شاید ہوش میں آجاوے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہماری نگرانی میں۔
③ یعنی نر مادہ دو فرد۔ ④ مراد تمام ایمان والے۔ ⑤ یعنی ایمان نہ لانے اور عذاب میں پھنس جانے کی بات۔
⑥ ہر سواری میں بیٹھنے کے جو ضوابط ہوتے ہیں اس کے مطابق ٹھیک بیٹھے، ورنہ حادثات کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا
لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ
يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ
اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور (یہ) دعا (بھی) کرو ’’اے میرے رب! آپ مجھے برکت والا اترنا نصیب فرمائیے اور آپ سب اتارنے والوں میں بہتر اتارنے والے ہیں‘‘① ﴿۲۹﴾ یقیناً اس (واقعہ) میں بڑی نشانیاں ہیں اور یقینی بات ہے کہ ہم کو تو جانچنا ہی ہے② ﴿۳۰﴾ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری قومیں (عاد و ثمود) پیدا کیں ﴿۳۱﴾ سو ہم نے ان میں ان ہی میں سے ایک رسول (بنا کر) بھیجا (جنھوں نے کہا) کہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، سو کیا تم لوگ ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۳۲﴾

اور ان (نبی) کی قوم کے سردار لوگ کہنے لگے۔ جو کافر تھے اور آخرت کی ملاقات کو انھوں نے جھٹلایا تھا اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں خوب عیش دیا تھا۔ یہ تو بس تمھارے ہی جیسے ایک (معمولی) بشر ہیں، جو کھانا تم کھاتے ہو وہی کھانا وہ (رسول) کھاتے ہیں اور جو تم پیتے ہو وہ (رسول) بھی وہی چیز پیتے ہیں③ ﴿۳۳﴾ اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے ایک (معمولی) انسان کی اطاعت کی④ یقیناً تب تو تم بڑے نقصان میں پڑو گے ﴿۳۴﴾ کیا یہ (نبی) تم کو وعدہ کرتے ہیں کہ جب تم مر جاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (زمین سے دوبارہ) نکالے جاؤ گے ﴿۳۵﴾

---

① کشتی میں بھی آرام رہے اور کشتی سے اتر کر ظاہری باطنی اطمنان رہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم تو جانچنے والے ہی ہیں۔
③ یعنی ظاہری احوال کوئی نرالے نہیں ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بات مانی۔ (یہ بھی عجیب فلسفہ ہے خود کے جیسے انسان جو نبی ہیں اس کی اطاعت میں نقصان نظر آئے اور بے جان پتھر کے بت کی عبادت میں فائدہ؟ کیسی حماقت ہے!)

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ
بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا وَمَا نَحْنُ لَهُ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ
رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ ﴿٤٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً ۚ فَبُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُونًا
آخَرِينَ ﴿٤٢﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٤٣﴾ ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۖ
كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ

جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ (عقل سے) بہت ہی دور دور ہے[1] ﴿۳۶﴾ بس زندگی تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے[2]، ہم مرتے ہیں اور ہم زندہ ہوتے ہیں اور ہم کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ زندہ نہیں ہونا پڑے گا ﴿۳۷﴾ یہ (نبی) تو بس ایک ایسے آدمی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا بہتان باندھ رکھا ہے اور ہم اس (نبی) پر ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۳۸﴾ نبی نے کہا: اے میرے رب! آپ میری مدد فرمایئے اس لیے کہ انھوں نے تو مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿۳۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تھوڑے دنوں میں ہی یہ لوگ (اپنے کیے ہوئے پر صبح کے وقت) پچھتاتے ہوں گے ﴿۴۰﴾ سو (ہمارے) سچے وعدے کے مطابق ان کو ایک سخت چنگھاڑ نے پکڑ لیا، سو ہم نے ان کو سوکھا ہوا کوڑا کرکٹ بنا ڈالا، سو ظلم کرنے والی قوم کے لیے پھٹکار ہو[3] ﴿۴۱﴾ پھر ان (عاد و ثمود) کے بعد دوسری بہت ساری قومیں ہم نے پیدا کیں ﴿۴۲﴾ کوئی بھی امت (ہلاک ہونے میں) اپنے مقرر وقت سے آگے نہیں جاسکتی اور وہ پیچھے بھی نہیں رہ سکتی ﴿۴۳﴾ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے، جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا (خاص) رسول آتا تو وہ (امت) اس (رسول) کو جھٹلاتی تو ہم ایک قوم کے بعد دوسری قوم کو ہلاک کرتے رہے اور ہم نے ان کو کہانیاں بنا ڈالا[4]،

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) جس بات سے تم کو ڈرایا جاتا ہے وہ بات کہاں سے ہوسکتی ہے، کیسے ہوسکتی ہے؟۔
(۲) اور آخرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ (۳) (دوسرا ترجمہ) ظلم کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہو۔
(۴) یعنی عذاب میں ان کو بالکل ختم کردیا گیا، نشانات تک باقی نہیں رہے، صرف ان کی باتیں کہانیوں کی طرح باقی رہی۔

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ۝۴۴ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ۝۴۵ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ۝۴۶ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ
لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ۝۴۷ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ۝۴۸ وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ۝۴۹ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ
اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ۝۵۰ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ ع
اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۝۵۱ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ۝۵۲

سو جس قوم کے لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دوری ہے ﴿۴۴﴾ پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو (رسول بنا کر) بھیجا ہمارے احکام اور کھلی دلیل لے کر ﴿۴۵﴾ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، سو انھوں نے تکبر کیا اور وہ (پہلے ہی سے) بڑائی مارنے والی قوم تھی ﴿۴۶﴾ سو وہ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی جیسے دو بشر (موسیٰ و ہارون) پر ایمان لائیں؛ حالاں کہ ان دونوں کی قوم ہماری غلامی (یعنی تابع داری) کر رہی ہے[۱] ﴿۴۷﴾ سو انھوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، سو وہ ہلاک کیے جانے والوں میں سے ہو گئے ﴿۴۸﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی؛ تاکہ وہ (موسیٰ کی قوم کے) لوگ رہنمائی حاصل کریں ﴿۴۹﴾ اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اس کی ماں کو (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی بنا دی ہے اور ہم نے ان دونوں (ماں بیٹے) کو ایک اونچی جگہ پر ٹھکانہ دیا جو (پرسکون) رہنے کے لائق تھی اور وہاں صاف ستھرا پانی بہتا تھا ﴿۵۰﴾

اے پیغمبرو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور تم نیک کام کرو، یقیناً جو عمل تم کرتے ہو مجھے اس کا پورا علم ہے ﴿۵۱﴾ اور یقیناً یہ تمھارا دین ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں، سو تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو ﴿۵۲﴾

---

① بعض نے یہاں عبادت کو حقیقی معنی میں مراد لیا ہے؛ اس لیے کہ فرعون الٰہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنی عبادت کی دعوت دیتا تھا، اگرچہ عام بنی اسرائیل میں فرعون کی عبادت نہیں تھی؛ اس لیے بعض حضرات نے عٰبدون کا ترجمہ اطاعت کرنے والے اور ماتحت کا کیا ہے۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ
بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ
رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ
وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

سو لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے (الگ الگ) فرقوں میں بانٹ لیا، ہر جماعت کے لوگوں کے پاس جو (دین) ہے اس پر وہ خوش وخرم ہیں ﴿۵۳﴾ سو (اے نبی!) ان کو ایک خاص وقت تک ① ان کی اپنی غفلت میں ② پڑے رہنے دو ﴿۵۴﴾ کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو جو مال و اولاد دیتے چلے جا رہے ہیں ﴿۵۵﴾ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں؛ بلکہ (حقیقت میں) وہ (لوگ بات) سمجھتے ہی نہیں ③ ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اپنے رب کے رعب سے ④ ڈرتے ہیں ﴿۵۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر یقین رکھتے ہیں ﴿۵۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے ﴿۵۹﴾ اور وہ لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں ⑤ اس بات پر کہ ان کو ان کے رب کے پاس واپس جانا ہے ﴿۶۰﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو دوڑ دوڑ کر بھلائیاں حاصل کرتے ہیں اور وہ ان (بھلائیوں) کی طرف سب سے آگے پہنچنے والے ہیں ⑥ ﴿۶۱﴾

---

① اللہ کے عذاب آنے تک یا موت آنے تک۔ ② (دوسرا ترجمہ) جہالت میں۔

③ (دوسرا ترجمہ) بات ایسی نہیں ہے؛ بلکہ وہ لوگ اس کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ ④ دوسرا ترجمہ: ہیبت سے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) اور وہ لوگ جو عمل بھی کرتے ہیں اور اس پر ان کے دل ڈرتے رہتے ہیں (یہ دوسری قرآت کے مطابق ترجمہ ہے) معلوم ہوا صدقات اور ہر نیکی کی مقبولیت کے لئے ڈرتے رہنا چاہیے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ (اپنے) فائدے جلدی جلدی حاصل کر رہے ہیں اور وہ ان کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

نوٹ: دوسرے لوگ دنیوی فائدہ کے پیچھے دوڑتے ہیں اور دوسروں سے آگے بڑھنے کی فکر کرتے ہیں یہ متقی حضرات دین کے لیے ایسی کوشش کرتے ہیں۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ۝٦٢ بَلْ
قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ۝٦٣ حَتّٰٓى اِذَآ
اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ۝٦٤ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا
تُنْصَرُوْنَ۝٦٥ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ۝٦٦
مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ۝٦٧ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ
اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ۝٦٨ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ۝٦٩

اور ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف (یعنی ذمے داری) نہیں دیتے اور ہمارے پاس (اعمال نامے کی) ایک کتاب ہے① جو (قیامت کے دن ان کے حالات کو) صحیح بولے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿٦٢﴾ بلکہ ان (کافروں) کے دل اس (آخرت کے حساب) کی طرف سے غفلت میں پڑے ہوئے ہیں، اس کے سوا بھی ان کے اور بھی (دوسرے برے) کام ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں ﴿٦٣﴾ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مال داروں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تب وہ چلّانے لگیں گے ﴿٦٤﴾ آج تم چلّاؤ مت، یقینی بات ہے کہ تم کو ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ملے گی ﴿٦٥﴾ پکی بات یہ ہے کہ میری آیتیں تمھارے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی تھیں تب تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں بھاگ جاتے تھے ﴿٦٦﴾ بڑے تکبر سے اس (قرآن) کے بارے میں رات کو مجلس لگا کر وہ غلط باتیں کرتے تھے② ﴿٦٧﴾ سو کیا انھوں نے (اس) کلام میں غور نہیں کیا؟ یا ان کے پاس کوئی ایسی چیز آگئی جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آتی تھی؟ ﴿٦٨﴾ کیا وہ اپنے رسول کو (پہلے سے) جانتے پہچانتے (ہی) نہیں تھے کہ اس کی وجہ سے وہ اس (رسول) کا انکار کر دے ﴿٦٩﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) ہمارے پاس سب لکھا ہوا ہے۔

②(دوسرا ترجمہ) بڑے تکبر سے (نبی کو) ایک فضول کہانی کہنے والا سمجھ کر ان کو چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔

أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۚ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَـٰرِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ
أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ ٱلسَّمَـٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَـٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ
عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ﴿٧٢﴾
وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْـَٔاخِرَةِ عَنِ ع
ٱلصِّرَٰطِ لَنَـٰكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَـٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا۟ فِى طُغْيَـٰنِهِمْ
يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَـٰهُم بِٱلْعَذَابِ فَمَا ٱسْتَكَانُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾

کیا وہ یوں کہتے ہیں: اس (رسول) کو جنون ہو گیا ہے①؟ بلکہ (بات یہ ہے کہ) وہ (رسول) ان کے پاس سچی بات لے کر آئے اور ان میں سے اکثر لوگ سچی بات کو پسند نہیں کرتے ﴿۷۰﴾ اور اگر سچا دین ان کی خواہشات کے تابع ہو جاتا تو آسمان اور زمین اور اس کے رہنے والے سب لوگ تباہ ہو جاتے؛ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی نصیحت پہنچا دی؛ مگر وہ اپنی نصیحت پر دھیان نہیں دیتے ﴿۷۱﴾ کیا تم ان سے (دین پہنچانے پر) کوئی معاوضہ (یا ٹیکس) مانگتے ہو؟② سو تمھارے رب کا (دیا ہوا) معاوضہ (تمھارے لیے) بہت بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ﴿۷۲﴾ اور یہ بات تو یقینی ہے کہ تم تو ان کو سیدھے راستے (یعنی اسلام) کی طرف بلا رہے ہو ﴿۷۳﴾ اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے (ان کی حالت یہ کہ) وہ (سیدھے) راستے سے بالکل ہٹے ہوئے ہیں ﴿۷۴﴾ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو تکلیف ان کو پہنچی ہے اس کو دور کریں تب بھی یہ لوگ اپنی شرارت میں برابر بھٹکتے ہوئے لگے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ان کو (پہلے) عذاب میں پکڑا تھا، پھر بھی انھوں نے اپنے رب کے آگے (پورے طور پر) عاجزی نہیں کی اور (اللہ تعالیٰ کے سامنے) وہ گڑگڑائے بھی نہیں ﴿۷۶﴾

---

① جب کبھی بھی کسی عام برائی کے خلاف کوئی حق کی بات کہو تو لوگ اس کے کہنے والے کو دیوانہ کہتے ہیں۔

② جس کی وجہ سے وہ دین کو مانتے نہ ہو۔

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ۝۷۷ وَهُوَ الَّذِيْۤ ع
اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ۝۷۸ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ
فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۝۷۹ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ
وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۸۰ بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ۝۸۱ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ۝۸۲ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ۝۸۳

یہاں تک کہ جب ہم ان پر ایک سخت عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تب وہ ایک دم اس میں مایوس (یا حیرت زدہ) ہوکر رہ جائیں گے ﴿۷۷﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو① ﴿۷۸﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور ان ہی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو اکٹھا کیا جائے گا② ﴿۷۹﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی اور موت دیتے ہیں اور رات اور دن کا بدلنا انہی کے اختیار میں ہے، سو کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ہو؟ ﴿۸۰﴾ بلکہ یہ لوگ بھی③ ایسی ہی باتیں کہتے ہیں جیسی بات (ان سے) اگلے (کافر) لوگوں نے کہی تھی ﴿۸۱﴾ انھوں نے (یوں) کہا کہ: بھلا! جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ ﴿۸۲﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ وعدے تو ہم سے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے (بھی) کیے گئے تھے، (اس آخرت کی حقیقت تو یہ ہے کہ) یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں ﴿۸۳﴾ (اے نبی! ان سے) تم کہو کہ: (یہ) زمین اور اس زمین میں بسنے والے یہ سب کس کی مالکی ہے؟ اگر تم جانتے ہو (تو ذرا بتاؤ) ﴿۸۴﴾

---

① لفظِ ''ما'' قلت میں تاکید کو بتلانے کے لیے آیا ہے، بعض مرتبہ قلت عدم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی کافروں میں شکر بالکل ہی نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) اسی کے پاس تم لائے جاؤ گے۔ ③ اللہ تعالیٰ کی قدرت کو سمجھ کر ایمان لانے کے بجائے۔

قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴿٨٤﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا
تَذَكَّرُوۡنَ﴿٨٥﴾ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَرَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ﴿٨٦﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ
لِلّٰهِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ﴿٨٧﴾ قُلۡ مَنۡۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُوَ يُجِيۡرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيۡهِ
اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ﴿٨٨﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰهِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰى تُسۡحَرُوۡنَ﴿٨٩﴾ بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِالۡحَـقِّ
وَاِنَّهُمۡ لَـكٰذِبُوۡنَ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍ ۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ﴿٩١﴾

تو یہ لوگ ضرور (یہی) جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی کی مالکی ہے، تو (جواب میں) تم کہو: کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے؟① ﴿٨٥﴾ تم (ان سے) پوچھو: ساتوں آسمانوں کا مالک اور بڑے عالی شان عرش کا مالک کون ہے؟ ﴿٨٦﴾ تو یہ لوگ ضرور خود ہی بتائیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان سے) کہو: کیا پھر تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿٨٧﴾ (اے نبی!) تم پوچھو کہ: ہر چیز کی حکومت کس کے قبضے میں ہے؟ وہ (اللہ جس کو چاہے) پناہ دے سکتے ہیں اور ان کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا② اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ) ﴿٨٨﴾ تو وہ لوگ ضرور خود بولیں گے کہ: یہ (سارا) اختیار تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، تو تم (ان کو) کہو کہ: پھر کہاں سے تم پر جادو آپڑتا ہے (کہ تم ایمان نہیں لاتے)؟ ﴿٨٩﴾ بلکہ ہم نے ان کے پاس (ایک) حق بات پہنچائی ہے اور وہ لوگ تو (خود ہی) یقیناً جھوٹے ہیں ﴿٩٠﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی بیٹا نہیں بنایا اور اس (اللہ) کے ساتھ کوئی اور معبود بھی نہیں ہے، (اگر ایسا ہوتا) تب تو ہر خدا اپنی مخلوق کو لے کر الگ ہو جاتا اور (غالب آنے کے لیے) ایک دوسرے کے اوپر چڑھائی کر دیتا (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) جو باتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اس سے پاک ہیں ﴿٩١﴾

① (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم سوچتے نہیں ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے بچا لیتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ کے عذاب) سے کوئی کسی کو بچا نہیں سکتا۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ﴿۹۳﴾
رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ﴿۹۵﴾
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ
قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ﴿۹۹﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی بات کو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو شرک کرتے ہیں وہ (اللہ) اس سے بہت دور ہیں ﴿۹۲﴾

(اے نبی!) تم دعا کرو: اے میرے رب! جس عذاب کا ان (کافروں) کو وعدہ کیا گیا ہے اگر وہ آپ مجھے (۱) دکھانے لگو ﴿۹۳﴾ تو اے میرے رب! بس آپ مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کرنا (۲) ﴿۹۴﴾ اور یقیناً جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں (۳) وہ تم کو دکھانے کی ہم پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹۵﴾ (اے نبی!) تم (ان کی) برائی کو بہت ہی اچھے طریقے سے دفع کرتے رہو، جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ہم اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۹۶﴾ اور (اے نبی!) تم (یہ) دعا کرو کہ: اے میرے رب! میں شیطان کے اثرات (یعنی چھیڑ چھاڑ) سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں (۴) ﴿۹۷﴾ اور اے میرے رب! وہ (شیاطین) میرے پاس آجائیں اس سے بھی میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ﴿۹۸﴾ یہاں تک کہ جب ان (کافروں) میں سے کسی کو موت آپہنچتی ہے تو (اس وقت) وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دو ﴿۹۹﴾

(۱) یعنی میری زندگی میں، میری آنکھوں کے سامنے۔
(۲) حضور ﷺ عذاب سے محفوظ تھے پھر بھی دعا امت کی تعلیم کے لیے اور اجر میں زیادتی کے لیے تعلیم کی گئی، صلحائے امت کو ڈرتے رہنا چاہیے کہ فتنے جب آتے ہیں ان کو بھی لپیٹ میں لے سکتے ہیں؛ اس لیے حفاظت کی دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔ (۳) عمومی عذاب تو آپ ﷺ کی برکت سے نہیں آوے گا، چھوٹے چھوٹے برے حالات آسکتے ہیں۔
(۴) شیطانی وسوسے سے کوئی کام خلاف مصلحت ہو جاوے، چاہے وہ شریعت کے خلاف نہ ہو اس سے حفاظت کی دعا مانگنا ہے۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى
يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا
كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ
عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

تا کہ جس (دنیا) کو میں چھوڑ کر آیا ہوں اس (دنیا) میں (واپس جا کر میں) نیک عمل کروں (تو اس کے جواب میں کہا جائے گا) بالکل نہیں! یہ تو ایک بات ہی بات ہے جس کو وہ (زبان سے) کہہ رہا ہے ① اور ان کے آگے برزخ (کی دنیا) ہے جو دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک قائم رہے گی ﴿۱۰۰﴾ سو جب (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو ان کے آپس میں اس دن کوئی رشتے داری نہیں رہے گی اور کوئی کسی کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو جس (کی نیکی) کے پلڑے بھاری ہوں گے سو وہی لوگ ہیں جو کامیاب ہوں گے ﴿۱۰۲﴾ اور جس (کی نیکی) کے پلڑے ہلکے ہوں گے سو یہ وہی ہوں گے جنھوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا (اور) جہنم میں وہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۰۳﴾ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی اور اس (جہنم) میں ان کی صورتیں بگڑ جائیں گی ② ﴿۱۰۴﴾ (ان کافروں سے کہا جائے گا): کیا تم پر میری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں، سو تم تو ان کو جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۰۵﴾ تو وہ (کافر) کہنے لگیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری کم بختی نے زور کیا ③ اور ہم تو گمراہ لوگ تھے ﴿۱۰۶﴾ اے ہمارے رب! آپ ہم کو (اب) اس (جہنم) سے نکال دیجیے، سو اگر ہم پھر سے (دنیا میں جا کر) وہی کام کریں گے تو یقیناً ہم (پورے) ظالم ہوں گے ﴿۱۰۷﴾

① یعنی وہ بات پوری نہ ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) وہ لوگ جہنم میں بدشکل ہو جائیں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہم پر ہماری بدبختی چھا گئی۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ
ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم اس (جہنم) میں ذلیل ہوکر پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی مت کرو ﴿۱۰۸﴾ یقیناً وہ میرے (مومن) بندوں کی ایک جماعت تھی جو یہ دعا کرتی تھی کہ: اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، بس آپ ہمارے گناہ کو معاف کردیجیے اور آپ ہم پر رحم کیجیے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۹﴾ سو تم نے ان (مؤمن بندوں) کا مزاق بنایا تھا①، یہاں تک کہ انھوں نے تم سے میری یاد کو بھلا دیا تھا اور تم تو ان (مؤمنوں) کی ہنسی اڑاتے رہے② ﴿۱۱۰﴾ یقیناً آج میں نے ان کے صبر کرنے پر یہ بدلہ دیا کہ وہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہوگئے ﴿۱۱۱﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کافر جہنم والوں سے) سوال کریں گے کہ: تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے؟ ﴿۱۱۲﴾ تو وہ جواب میں کہیں گے: ہم ایک دن (رہے) یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے③، سو جنھوں نے گنتی کی ہو ان سے پوچھ لیجیے④ ﴿۱۱۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: تم (دنیا میں) تھوڑی سی مدت کے علاوہ زیادہ نہیں رہے، کاش! یہ بات تم (اس وقت دنیا میں) جان لیتے ﴿۱۱۴﴾ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تم کو یوں ہی بے فائدہ (یعنی بے مقصد) پیدا کیا ہے اور تم کو (واپس) ہماری طرف لوٹایا نہیں جائے گا؟ ﴿۱۱۵﴾

① (تم مسلمانوں کی چھیڑ چھاڑ میں اتنے مشغول ہوگئے کہ پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ کو بھول گئے)۔

② (دوسرا ترجمہ) تم ان مؤمنوں سے ہنستے رہے۔

③ ہم کو تو برابر یاد نہیں رہا۔ ④ عمر اور اعمال کا صحیح حساب کا کام فرشتے کرتے ہیں۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

سو اللہ تعالیٰ کی شان تو بہت اونچی ہے جو صحیح معنی میں بادشاہ ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عزت والے عرش کے مالک ہیں ﴿۱۱۶﴾ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے گا کہ اس (غیر اللہ کو پکارنے) پر اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے[۱] تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہی ہوگا، یقیناً کافر لوگ کامیاب نہیں ہوں گے ﴿۱۱۷﴾ اور (اے نبی!) تم یہ دعا کیا کرو: اے میرے رب! آپ معاف کر دیجیے اور آپ (مجھ پر) رحم فرمایئے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے اچھے (بڑھ کر) رحم کرنے والے ہیں[۲] ﴿۱۱۸﴾

---

۱ اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت باطل ہے اور باطل کی کوئی دلیل نہیں ہوتی۔

۲ ''اِغْفِرْ'' اور ''اِرْحَمْ'' دونوں فعلوں کا مفعول مذکور نہیں ہے، عموم کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ النور

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے،اس میں چوسٹھ(۶۴) یا تریسٹھ(۶۳) آیتیں ہیں۔سورۂ نصر یا سورۂ حشر کے بعداور سورۂ حج سے پہلے سو(۱۰۰) یا(۱۰۲)نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حیا،شرم،عفت،پاک دامنی کے اہم مضامین کو بیان کیا گیا ہے،جن کا لحاظ انسان کے ظاہر اور باطن کو نور والا بنا دیتا ہے اور جن کا لحاظ نہ کرنا انسان کو بے نور بنا دیتا ہے،اسی طرح اللہ کے نور مبارک کا بھی اس سورت میں تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۱ اَلزَّانِيَةُ
وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲
اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ
وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے اتاری ہے جس (کے احکام) کو ہم نے فرض کیا ہے[۱] اور ہم نے اس میں صاف صاف[۲] آیتیں اتاری ہیں؛ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ﴿۱﴾ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد، سو دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے تم مارو، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تم کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے دین (کی حد جاری کرنے) میں کسی قسم کا رحم نہ آوے اور ایمان والوں کا ایک مجمع ان دونوں کی سزا کو اپنی آنکھ سے دیکھے[۳] ﴿۲﴾ زانی مرد زانیہ عورت سے یا شرک کرنے والی عورت سے ہی نکاح کرتا ہے اور زناکار عورت سے زانی مرد یا مشرک مرد ہی نکاح کرتا ہے اور یہ بات ایمان والوں پر حرام کر دی گئی ہے ﴿۳﴾ اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، پھر (زنا کو ثابت کرنے پر) چار گواہ نہیں لاتے، سو تم ان کو اسّی (۸۰) کوڑے مارو اور کبھی بھی ان لوگوں کی گواہی تم قبول مت کرو اور یہی لوگ خود نافرمان ہیں ﴿۴﴾

---

[۱] جس اللہ تعالیٰ نے یہ احکام مقرر فرمائے اسی اللہ تعالیٰ نے احکام کو ہمارے ذمے میں لازم فرمایا۔
[۲] دوسرا ترجمہ: کھلی کھلی آیتیں۔ [۳] یعنی دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہیے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ
اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ
بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۶ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۷
وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۸
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۹ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا ع
تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ

مگر جن لوگوں نے اس (تہمت) کے بعد توبہ کرلی اور (اپنی) اصلاح کرلی تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو ایسے آدمی کی گواہی یہ ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھا کر یہ گواہی دیوے کہ (''بیوی کے متعلق زنا کی بات جو اس مرد نے کہی اس بات میں) وہ (مرد) یقیناً سچا ہے'' ﴿۶﴾ اور پانچویں مرتبہ میں وہ یوں بولے کہ: اپنی اس بات میں وہ (یعنی میں) جھوٹا ہو تو اس پر (یعنی مجھ پر) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ﴿۷﴾ اس (عورت) پر سے (زنا کی) سزا دور کرنے کا راستہ یہ ہے کہ وہ عورت چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ کہے کہ: ''وہ (یعنی میرا شوہر) بالکل جھوٹا ہے'' ﴿۸﴾ اور وہ (عورت) پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ: اگر وہ (یعنی میرا شوہر) سچا ہو تو اس پر (یعنی خود مجھ پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اترے ﴿۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو خود سوچ لو کہ تمہارا کیا ہوتا، تم کتنی تکلیف میں پڑ جاتے) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ کو قبول کرنے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾

یقیناً جن لوگوں نے (عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹی تہمت لگا کر) یہ طوفان کھڑا کیا ہے وہ تمھارے ہی اندر کا ایک ٹولہ ہے، تم اس بات کو تمھارے لیے برا مت سمجھو؛ بلکہ وہ تو تمھارے حق میں بہت بہتر ہے، ان میں سے ہر ایک شخص نے جتنا کیا اتنا گناہ اس کے حصے میں آیا،

وَالَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اور جس شخص نے ان میں سے اس (طوفان) میں سب سے بڑا حصہ لیا اس کو بڑا عذاب ہوگا① ﴿۱۱﴾ جب تم لوگوں نے اس (طوفان) کی خبر سنی تو ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے اپنے لوگوں② کے ساتھ اچھا خیال کیوں نہیں کیا؟ اور (تہمت سنتے ہی) ایسا کیوں نہ کہا: یہ کھلی تہمت ہے ﴿۱۲﴾ وہ (بہتان لگانے والے) اس (بات) پر چار گواہ کیوں نہیں لائے؟ اب جب وہ (چار) گواہ نہیں لا سکے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی③ تو جس (چرچے) میں تم پڑے ہوئے تھے اس کی وجہ سے تم پر بڑا عذاب آ پڑتا ﴿۱۴﴾ جب کہ تم اپنی زبانوں سے اس (تہمت) کو ایک دوسرے کے سامنے نقل کر رہے تھے④ اور تم اپنے منہ سے ایک ایسی بات کہہ رہے تھے جس کی خبر تم کو بالکل نہیں تھی اور تم اس (تہمت والی بات) کو معمولی سمجھ رہے تھے؛ حالاں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑی (گناہ کی) بات تھی ﴿۱۵﴾

---

① یعنی عبداللہ بن ابی جو اس تہمت کو اصل گھڑنے والا تھا۔

② اصل ترجمہ "اپنے بارے میں" ہوتا ہے؛ لیکن اس تعبیر سے دوسرے مسلمان کی عزت کی حفاظت خود کی عزت کی حفاظت کی طرح کرنی ہے اس کی طرف اشارہ ہے اسلئے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بدنام کرے تو وہ خود کو بدنام کر رہا ہے۔③ یعنی دنیا میں توبہ کی توفیق دی اور قبول فرمالی۔

④ بے دلیل بے تحقیق بات آگے کرنا۔

وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ۸ ۱۰
اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ
بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ

اور جب تم نے (اول) یہ (بہتان) سنا تو اسی وقت تم نے ایسا کیوں نہیں کہا کہ: ہم کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ایسی بات ہم منہ سے نکالیں، آپ (اللہ تعالیٰ) تو پاک ہیں (معاذ اللہ) یہ تو بہت بڑا بہتان ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتے ہیں کہ اگر تم واقعی ایمان والے ہو تو آئندہ ایسی بات کبھی مت کرنا ﴿۱۷﴾ اور اللہ تعالیٰ کام کی باتیں تمھارے سامنے کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بات کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾ یقیناً جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے① ان کے لیے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ تو جانتے ہیں② اور تم نہیں جانتے ہو ﴿۱۹﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تم میں سے کوئی بھی عذاب سے نہ بچتا) اور یہ کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ مہربانی کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو بھی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو یقیناً وہ (شیطان) تو بے حیائی اور برائی کے کام کرنے کے لیے کہے گا، اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی (گناہ سے توبہ کر کے) کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا③؛

---

① (دوسرا ترجمہ) بے حیائی کا چرچا ہو۔ اہلِ ایمان کا معاشرہ بے حیائی والے کاموں اور باتوں سے پاک رہنا چاہیے، غلط باتوں کا چرچا اور اس کو سیکھنا سکھانا اس کے نت نئے طریقے بتانا یہ سب اس میں شامل ہیں اس دور میں میڈیا کے ذریعہ بہت بے حیائی کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے جو ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ② کونسا گناہ کس درجہ کا ہے وہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔
③ تین نعمتوں کا تذکرہ ہے: [۱] توبہ کی توفیق [۲] توبہ کا قبول ہونا [۳] توبہ کی برکت سے صفائی۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا
وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾
يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ
لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ

لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو (توبہ کی توفیق دے کر) پاک صاف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو ہر بات سننے والے اور ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۲۱﴾ اور جو لوگ تم میں بڑے درجے والے ہیں ① اور مال میں وسعت والے ہیں وہ ایسی قسم نہ کھالیویں کہ وہ رشتہ داروں کو اور محتاجوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہیں دیں گے؛ بلکہ (ایسے لوگوں کا) قصور معاف کردیں اور ان کو جانے دیں، کیا تم کو یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے گناہوں کو معاف کردے؟ اور اللہ تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ یقیناً جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی ② ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں لعنت کی جاتی ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے ﴿۲۳﴾ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پیر جو (برے) کام کہ وہ کرتے تھے ان کے بارے میں گواہی دیں گے ﴿۲۴﴾ اس دن جس سزا کے وہ حق دار ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کی وہ پوری سزا دے دیں گے اور وہ جان لیں گے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی سچے ہیں (اور ساری باتوں کی حقیقت کو) کھولنے والے ہیں ﴿۲۵﴾ گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے مناسب ہیں ① اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے مناسب ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے مناسب ہیں،

---

① یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے متعلق نازل ہوئی جو ان کے مرتبہ کو بتاتی ہے۔ ② یعنی برے کاموں اور اس کے ارادے سے بے خبر۔ ① دوسرا مطلب: عام طور پر گندی باتیں گندوں کی زبان سے نکلتی ہے، نیک لوگوں کی زبان سے پاکیزہ باتیں نکلتی ہیں۔

اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

جو (تہمت کی) بات وہ (منافق) لوگ کہتے ہیں وہ (نیک مرد اور عورتیں) اس سے بالکل بری (یعنی بے تعلق) ہیں، ان کے لیے (آخرت میں) مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۲۶﴾

اے ایمان والو! تم اپنے (رہنے کے) گھروں کے سوا دوسرے کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک تم اجازت نہ لے لو اور تم اس (گھر) کے رہنے والوں کو سلام کرلو①، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، امید ہے کہ تم خیال رکھو گے ﴿۲۷﴾ سو اگر اس (گھر) میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو② تو جب تک تم کو اجازت نہ دے دی جاوے وہاں تک تم اس (گھر) میں داخل مت ہوؤ اور اگر (اجازت نہ ملے اور) تم کو (یوں) کہہ دیا جائے کہ ''تم واپس تشریف لے جاؤ'' تو تم واپس لوٹ کر چلے جاؤ، یہی تمھارے لیے پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جاننے والے ہیں ﴿۲۸﴾ تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم ایسے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل ہو جاؤ جس میں کوئی آدمی (مستقل) رہتا نہ ہو اور اس میں تمھارا سامان بھی رکھا ہوا ہو③ (اے نبی!) ایمان والے مردوں سے تم کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہی ان کے لیے بڑا پاکیزہ طریقہ ہے، یقیناً جو کام وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۳۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جب تک مکان میں رہنے والوں سے سلام نہ کرلو۔ ② واقعتاً گھر میں کوئی نہیں ہے یا گھر میں ہے؛ لیکن تم کو جواب نہ ملے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اس سے تم کو بھی فائدہ اٹھانے کا حق ہو۔ نوٹ: عام مہمان خانہ، مرکز، عام خانقاہ، اس طرح کی عام اجازت والی جگہیں وہاں قیام کے لیے جو ضوابط ہوتے ہیں ان کی پابندی کی جائے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝۳۰ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ
فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا
عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ

اور (اے نبی!) تم ایمان والی عورتوں کو (بھی) کہو کہ: وہ اپنی نظروں کو نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں① اور اپنی سجاوٹ② (کسی پر بھی) ظاہر نہ کریں؛ مگر جو اس میں سے (مجبوراً) ظاہر ہو جائے③ اور اپنی اوڑھنیاں (دوپٹے) اپنے گریبانوں پر ڈال دیا کریں④ اور اپنی سجاوٹ (کسی پر) ظاہر نہ کریں، ہاں! اپنے شوہروں کے سامنے یا اپنے باپوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنی (میل جول کی) عورتوں کے سامنے، یا اپنے ہاتھ کی مالکی میں جو (باندیاں) ہیں ان کے سامنے یا (کھانے پینے کے واسطے) کسی کے تابع ہو کر آنے والے⑤ جن کے دل میں کوئی مردانہ خواہش نہ ہو یا ایسے (نادان) بچوں کے سامنے جن کو (ابھی تک) عورتوں کے (بدن کے) چھپے ہوئے حصوں کے بارے میں کوئی خبر نہ ہو، اور (مسلمان) عورتوں کو چاہیے کہ اپنے پیروں کو (زمین پر زور سے) اس طرح نہ ماریں کہ اس کی جو زینت چھپاتی ہے وہ معلوم ہو جائے⑥

---

① قرآن میں عام طور پر مرد عورت دونوں کے لیے ایک ہی ساتھ احکام بیان کیے جاتے ہیں؛ لیکن نگاہ اور شرمگاہ کی حفاظت کے لیے دونوں کو الگ الگ حکم دیا گیا، یہ اس کی اہمیت کو بتاتا ہے۔ ② اور زینت یعنی زینت کے اعضا کو خاص کر چھپاوے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) مگر جو (غالباً) خود ہی کھلا رہ جاتا ہے جیسے ہتھیلی، قدم وغیرہ۔ ④ یعنی گلا اور سینہ ڈھک جائے اس طرح اوڑھنی اوڑھے۔ ⑤ ’’اَلتّٰبِعِیْنَ‘‘ کا دوسرا ترجمہ: خدمت گزاروں کے جن کے دلوں میں تقاضہ نہیں ہوتا

وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ
فِيْهِمْ خَيْرًا ۖۗ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى
الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اور اے ایمان والو! تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو؛ تاکہ تم لوگ کامیابی پاؤ ﴿۳۱﴾
تم میں سے جن (آزاد مردوں اور عورتوں) کا نکاح نہ ہو ان کا نکاح کراؤ① اور تمھارے غلاموں اور باندیوں میں سے جو نیک ہوں ان کا بھی (نکاح کراؤ) اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کردیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت وسعت والے، ہر چیز جاننے والے ہیں ﴿۳۲﴾ اور جن لوگوں کو نکاح کی طاقت نہ ہو وہ اپنے کو قابو میں رکھیں②، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے مال دار کردیں اور تمھاری مالکی کے غلام اور باندی میں سے جو بھی مکاتبت کرنا چاہیں تو ان میں سے جن میں بھی تم کو بھلائی③ نظر آوے تو ان کو مکاتب بنالو، اور (اے مسلمانو!) اللہ تعالیٰ نے جو مال تم کو دیا ہے اس میں سے تم ان (غلام اور باندیوں) کو بھی دو④ تم دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرنے کے لیے تمھاری باندیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں تو زنا (کا کام کرانے) پر مجبور مت کرو،

---

⑨ (دوسرا ترجمہ) (مسلمان) عورتیں اپنے پیروں کو زمین پر مارتے ہوئے چھپی ہوئی زینت کو (چھم چھم) ظاہر کرتی ہوئے نہ چلیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① چاہے اب تک نکاح نہ ہوا ہو یا طلاق یا وفات کی وجہ سے نکاح نہ رہا ہو۔ اور نکاح کے لائق ہو۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ پاک دامن رہیں۔

③ (یعنی نیکی کے آثار ہوں اور بدلِ کتابت کی صلاحیت ہو اور آزادی کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لیے خطرہ نہ ہو۔

④ یعنی بدلِ کتابت ادا کرنے میں مالی تعاون کرو، زکوۃ بھی دے سکتے ہیں اور مقررہ بدلِ کتابت میں کمی بھی کرسکتے ہیں۔

وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ
اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَمَوۡعِظَةً لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۴﴾ ع ۸ اَللّٰهُ نُوۡرُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِهٖ كَمِشۡكٰوةٍ فِيۡهَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِىۡ
زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوۡكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ لَّا شَرۡقِيَّةٍ
وَّلَا غَرۡبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيۡتُهَا يُضِىۡٓءُ وَلَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡهُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰى نُوۡرٍ ؕ يَهۡدِى اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ
مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۳۵﴾ۙ

اور جو آدمی بھی ان (باندیوں) کو (زنا پر) مجبور کرے گا تو یقین رکھو کہ ان (باندیوں) کی مجبوری کے بعد اللہ تعالیٰ تو بڑے ہی معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں① ﴿۳۳﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے تم پر کھلے کھلے احکام اور تم سے پہلے جو قوم گذر گئی ان کے بعض حالات تم پر اتارے ہیں اور تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہے ﴿۳۴﴾

اللہ تعالیٰ تو آسمانوں اور زمین کے نور ہیں②، ان (اللہ تعالیٰ) کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاقچہ ہو (اور) جس میں چراغ ہو، چراغ شیشے کے اندر ہو، شیشہ ایسا ہو جیسے ایک ستارہ موتی کی طرح چمکتا ہوا، وہ چراغ برکت والے درخت زیتون (کے تیل) سے روشن کیا جاتا ہے، جو (درخت صرف) مشرق کے رخ پر بھی نہ ہو اور مغرب کے رخ پر بھی نہ ہو③ ایسا لگتا ہے کہ اس کا تیل خود ہی روشنی دے دیوے، چاہے اس کو آگ بھی نہ لگی ہو (اگر آگ بھی لگادی جاوے تو) روشنی پر روشنی ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنے نور تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے مثالیں بیان کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① اور زبردستی کرنے والے مالک گنہگار ہوں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ (ہدایت کا) نور دینے والے ہیں آسمانوں (میں رہنے والوں) اور زمین (میں رہنے والوں) کو۔

③ یعنی پورا دن اس کو دھوپ لگتی ہے، زیتون کے درخت کو جتنی زیادہ دھوپ ملے گی اس کے پھل سے نکلنے والا تیل بہت زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾
رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ
يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا

(اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے نور سے ہدایت پانے والے بندے ایسے گھروں میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں) جن گھروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان (گھروں) کو (تعظیم کا) اونچا مقام دیا جائے①② اور (یہ حکم بھی دیا کہ) ان (مکانوں) میں اس (اللہ تعالیٰ) کا نام بھی لیا جاوے ان (مکانوں) میں صبح، شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح پڑھتے ہیں ﴿۳۶﴾ وہ مرد جن کو کوئی تجارت اور خریدنا، بیچنا اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز کو قائم کرنے سے اور زکوۃ کو دینے سے غفلت میں نہیں ڈالتی ہے وہ ایسے دن (قیامت) سے ڈرتے ہیں جس میں (بہت سارے) دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی③ ﴿۳۷﴾ نتیجہ میں یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے کیے ہوئے کاموں کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے ان کو زیادہ بھی دیں گے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو بے حساب روزی دیتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہیں⑤ جیسے چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت، پیاسا اس کو (دور سے) پانی سمجھتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچتا ہے تو دیکھتا ہے کہ وہ تو کچھ بھی نہیں تھا⑥

---

① ترفع: کا ایک معنی ہے اللہ کے گھروں کی تعظیم کی جائے، ہر بری چیز سے مسجد کو پاک رکھا جائے گا، ایک نکتہ یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجد کی ظاہری شان کو بلند کیا جائے۔ ② اس تعظیم کے ساتھ مسجد کی تعمیر کی طرف اشارہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) دل اور آنکھیں مضطرب (بےچین) ہوں گی۔ یعنی آنکھ سے ادھر ادھر دیکھتے ہوں گے کہ اعمال نامہ کس طرف سے ملتا ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے بہترین کاموں کا بدلہ دے گا۔ ⑤ اس آیت میں وہ کافر مراد ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو مانتے ہیں اور اپنے خیال کے مطابق آخرت کی زندگی میں کام آوے ایسے کچھ اعمال دنیا میں کرتے ہیں؛ لیکن ایمان نہ ہونے کی وجہ سے وہ اعمال بے فائدہ ہوں گے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اس کو کچھ بھی نہیں ملا۔

وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ
يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ
ع اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

اور وہ اللہ تعالیٰ کو اس کے پاس پاتا ہے[۱] سو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کی زندگی) کا حساب پورا پورا چکا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۳۹﴾ یا (اس کی مثال) جیسے گہرے سمندر میں اندھیرے پھیلے ہوئے ہوں[۲] اس (سمندر کی اوپر والی سطح) کو ایک موج نے (اوپر سے) ڈھانک رکھا ہو، کہ اس (موج) کے اوپر دوسری موج ہو جس کے اوپر بادل ہو، اندھیرے ہی اندھیرے ایک دوسرے پر چھائے ہوئے ہوں، جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ باہر نکالے تو اس کو دیکھ بھی نہ پاوے اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی نور عطا نہ کریں اس کو کہیں بھی نور نہیں مل سکتا ﴿۴۰﴾

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی (مخلوقات) ہیں اور جو پرندے پر پھیلائے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، ہر ایک نے اپنی نماز (یعنی عبادت)[۳] اور اپنی تسبیح (کے طریقہ) کو جان رکھا ہے اور جو کام بھی وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۱﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور (ہر ایک کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۴۲﴾ کیا تم نے (یہ عجیب منظر) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو چلاتے ہیں، پھر (اللہ تعالیٰ ہی ان کو) آپس میں (ایک دوسرے کے ساتھ) جوڑ دیتے ہیں، پھر ان کو تہہ پر تہہ بنا کر (گھٹا کی شکل میں) رکھتے ہیں، پھر تو بارش کو اس (بادل) کے درمیان سے برستا دیکھے گا

---

(۱) یعنی اللہ کے فیصلے موت کو۔ (۲) جو قیامت ہی کو نہیں مانتے ان کافروں کی مثال۔

(۳) اللہ تعالیٰ کے سامنے دعا اور التجا کا طریقہ ہر ایک کو معلوم ہے۔

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ
مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝۴۳ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۴۴ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى
بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا
يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۵ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۴۶ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷

اور آسمان میں (بادل کی شکل میں) جو پہاڑ ہوتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے اولے برساتے ہیں، سو جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے مصیبت بناتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس سے بچا لیتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں (کی بینائی) کو اب اچک کر لے جائے گی ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بدلتے رہتے ہیں، یقیناً اس میں دیکھنے والوں کے واسطے بڑا عبرت کا سامان ہے① ﴿۴۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چلنے والے جانور کو پانی سے بنایا② تو ان میں سے کچھ جانور تو وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں (جیسے سانپ) اور ان میں سے کچھ (جانور) تو وہ ہیں جو دو پیر پر چلتے ہیں (جیسے انسان) اور ان میں سے بعض (جانور) تو وہ ہیں جو چار پیر پر چلتے ہیں (جیسے گائے) اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں پیدا فرماتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۴۵﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے (حقیقت کو) کھول کر بتا دینے والی آیتیں اتار دیں اور اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں سیدھے راستے تک پہنچا دیتے ہیں③ ﴿۴۶﴾ اور یہ (منافقین) کہتے ہیں کہ: ہم نے اللہ تعالیٰ کو اور رسول کو مانا اور ہم نے اطاعت کی، پھر اس (کہنے) کے بعد ان (منافقوں) کی ایک جماعت (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے) پھر جاتی ہے اور حقیقت میں وہ ایمان والے نہیں ہیں ﴿۴۷﴾

---

① یعنی عبرت وہ حاصل کرے جو سمجھنے کی نیت سے غور کر کے دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) ایک طرح کے پانی سے بنایا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر چلاتے ہیں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ۝۴۸ وَاِنْ يَّكُنْ
لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ۝۴۹ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ
ع يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝۵۰ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ۝۵۱ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ۝۵۲
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ

اور جب ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے؛ تاکہ وہ (رسول اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تب ان میں سے ایک جماعت کے لوگ منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور اگر خود ان (منافقوں) کا (کسی سے) کچھ حق نکلتا ہو تو بڑے فرماں بردار بن کر اس (رسول) کے پاس چلے آتے ہیں ﴿۴۹﴾ کیا ان کے دلوں میں (کفر کی) بیماری ہے یا وہ (آپ کے رسول ہونے کے بارے میں) کوئی شک میں پڑے ہیں یا ان کو کوئی خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾

ایمان والوں کی بات تو یہ ہوتی ہے جب کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس (مقصد) کے لیے بلایا جاتا ہے کہ رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ (خوشی سے) کہتے ہیں کہ: ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کر لی ① اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵۱﴾ اور جو آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کی نافرمانی سے بچتا ہے سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ② ﴿۵۲﴾ اور وہ (منافقین) بڑی تاکید سے اللہ (کے نام) کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ: اگر آپ ان کو (جہاد یا ہجرت کے لیے نکلنے کا) حکم دیں تو وہ ضرور نکل جائیں گے،

---

① (دوسرا ترجمہ) جب مومنوں کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول (اللہ کے حکم کے مطابق) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو جواب میں ایمان والے (خوشی سے) یہ بات کہتے ہیں ہم نے بات سن لی اور ہم نے اطاعت کر لی۔

② ''فلاح'' سے مراد آخرت میں کامیابی پالینا ہے، بعض مرتبہ دنیوی کامیابی پر بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اپنا انتہائی مقصد پالینا، سلامتی کے اصول کے ساتھ خیر کو پالینا یہ ''فوز'' کہلاتا ہے۔

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ
تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ
يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

تو ان کو (جواب میں) کہو: بس قسمیں مت کھاؤ① تمھاری فرماں برداری (کی حقیقت سب کو) معلوم ہے، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۵۳﴾ ان کو کہو کہ: تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو، سو اگر تم منہ پھراؤ گے (اور بات نہیں مانو گے) تو اس (رسول) پر اتنا ہی بوجھ ہے جس کی ذمہ داری ان پر رکھی گئی ہے اور جو کچھ (رسول کی اطاعت کا) بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اس کے ذمے دار تم خود ہو اور اگر تم اس (رسول) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر آجاؤ گے اور رسول کی ذمہ داری تو صاف صاف② بات پہنچا دینا ہے③ ﴿۵۴﴾ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان والوں کو اور نیک کام کرنے والوں کو وعدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین میں ان کو ضرور (اس طرح) حکومت والا بنائے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حکومت والا بنایا تھا، اور ان کا جو دین (اللہ تعالیٰ نے) ان کے لیے پسند کیا ہے اس کو ان کے لیے جما دیں گے اور ان کے ڈر کے بعد ان کو امن سے ضرور بدل دیں گے، وہ میری عبادت کرتے رہیں، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو آدمی بھی (اللہ تعالیٰ کے) اس (وعدے کے ظاہر ہونے) کے بعد کفر کرے گا سو وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۵۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) خالی خالی قسمیں تم مت کھاؤ۔

② رسول کی ذمے داری تبلیغ کی اور تمھاری ذمے داری اطاعت کی ہے۔

③ اور وہ پہنچانے کا کام تو رسول نے کرلیا اور ذمے داری پوری ادا کردی۔

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝۵۶ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا مُعۡجِزِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ۝۵۷ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا لِيَسۡتَاۡذِنۡكُمُ الَّذِيۡنَ مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَبۡلُغُوا الۡحُلُمَ مِنۡكُمۡ ثَلٰثَ
مَرّٰتٍ ؕ مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ وَحِيۡنَ تَضَعُوۡنَ ثِيَابَكُمۡ مِّنَ الظَّهِيۡرَةِ وَمِنۡۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ
الۡعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ ؕ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ وَلَا عَلَيۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوۡنَ
عَلَيۡكُمۡ بَعۡضُكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۝۵۸
وَاِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ فَلۡيَسۡتَاۡذِنُوۡا كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ

اورتم نماز قائم کرو اور تم زکوۃ دیتے رہو اور تم رسول کی اطاعت کرو؛ تاکہ تمھارے اوپر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) رحم ہو ﴿۵۶﴾ تم کافروں کے بارے میں ایسا نہ سمجھو کہ وہ زمین میں (کہیں بھاگ کر ہم کو) تھکا دیں گے، ان کا ٹھکانہ تو آگ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۵۷﴾

اے ایمان والو! جو غلام اور باندیاں تمھاری ملکیت میں ہیں اور تم میں سے جو بچے (ابھی تک) بالغ نہیں ہوئے ہیں تین اوقات میں (تمھارے پاس آنے کے لیے) تم سے اجازت لے لیا کریں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر میں جب تم اپنے (زائد) کپڑے اتار کر رکھ دیا کرتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد، تین وقت تمھارے پردے کے اوقات ہیں① (اور) ان (تین اوقات) کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی تنگی نہیں، تمہارا آپس میں ایک دوسرے کے پاس آنا جانا کثرت سے چلتا رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کے بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والے، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۸﴾ اور جب تمھارے بچے بالغ ہونے کی حد کو پہنچ جائیں② تو وہ بھی اسی طرح اجازت لے لیا کریں③ جیسا کہ ان سے پہلے (کے بالغ ہونے والے) اجازت لیتے ہیں،

① (دوسرا ترجمہ) یہ تین تمھارے بدن کھولنے کے اوقات ہیں۔ ② کچھ بچے ہمارے گھروں میں پہلے سے آتے جاتے ہیں تو بلوغ کے بعد پردہ اور اجازت ان کے لیے ضروری ہو جاوے گی، یہ نہیں کہ بلوغ سے پہلے والا برتاؤ بعد میں بھی جاری رہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے بھی اسی طرح اجازت لے لینا ضروری ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ؕ
وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۶۰ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ
بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ

اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو (ہر ہر چیز کو) جانتے ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۵۹﴾ اور بڑی بوڑھی عمر کی عورتیں ① جن کو (اب) نکاح کی کوئی امید باقی نہیں رہی وہ اپنے (زائد) کپڑے اتار دیا کریں تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے ②؛ مگر وہ بھی اپنی زینت کو دکھاتی نہ پھریں اور اس سے بھی وہ (بڑی) عورتیں بچتی رہیں تو (اس میں بھی) ان کے لیے بھلائی ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶۰﴾ اندھے پر اس (بات) میں کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی (اس میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی (اس بات میں) کوئی گناہ نہیں ہے اور خود تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، یہ کہ تم اپنے گھروں سے ③ یا (تم) اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی (سگی) خالاؤں کے گھروں سے،

① یعنی عام طور پر گھر میں بیٹھے رہنے والی۔

② ایسی عورتیں مکمل برقعہ وغیرہ نہ اوڑھیں اور سر، بال ڈھانکنے والی اوڑھنی اور مکمل بدن چھپانے والے ڈھیلے موٹے کپڑے پہنے ہوں تو اجازت ہے، البتہ یہ عورتیں بھی کامل ترین پردہ کا اہتمام کریں، اس میں خیریت ہے، شہوت پرستوں کے لیے روکھا سوکھا بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔

③ اپنا خود کا گھر یا اپنی اولاد کا گھر یا اپنی بیوی کا گھر مراد ہے۔

اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ
اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ
ع كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾

یا جن (گھروں) کی چابیاں تمھارے اختیار میں ہوں ان گھروں سے یا (تم) اپنے دوستوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ① (پھر) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ، سو جب تم گھروں میں داخل ہوں تو اپنے لوگوں کو (یعنی مسلمانوں کو) سلام کیا کرو، یہ ملاقات کے وقت کی برکت② والی پاکیزہ دعا ہے③ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمھارے لیے احکام کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں؛ تاکہ تم سمجھو ﴿۶۱﴾ یقیناً ایمان والے وہ ہیں جو (دل سے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب وہ اس (رسول) کے ساتھ اجتماعی کام میں شریک ہوتے ہیں تو رسول سے اجازت لیے بغیر (کہیں) نہیں چلے جاتے، یقیناً جو لوگ آپ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں، سو جب وہ اپنے کسی کام کے لیے (جانے کی) تم سے اجازت مانگیں تو تم ان میں سے جس کے لیے بھی چاہو اجازت دے دو④ اور تم ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو⑤، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۶۲﴾

---

① جن لوگوں سے بے تکلفی کا تعلق ہو، تم ان کے گھر میں، وہ تمھارے گھر میں آوے اور کھاوے، ایسا جانبین سے سلسلہ جاری ہو، اس طرح آنے جانے کھانے پینے سے کسی کو ناگواری، ناراضی نہ ہوتی ہو وہ مراد ہے۔

② ثواب اور دعائیں ملتی ہیں اس لیے برکت۔ ③ مخاطب کا دل اس سے خوش ہوتا ہے۔

④ اس لیے کہ ممکن ہے کہ جس کام کو اجازت طلب کرنے والے نے ضروری سمجھا وہ حقیقت میں ضروری نہ ہو۔

⑤ اس لیے کہ صورتاً دنیوی کام کو دینی کام پر ترجیح دی یا غیر ضروری کام کو اپنے اجتہاد سے ضروری سمجھ لیا ہو؛ اس پر استغفار ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ
يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ
عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

تم رسول کے بلانے کو ایسا (معمولی) مت سمجھو جیسا کہ آپس میں تم ایک دوسرے کو بلا لیا کرتے ہو① پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ایسے لوگوں کو (خوب) جانتے ہیں جو کسی کی آڑ میں (آنکھ بچا کر) چپکے سے (بغیر اجازت) مجلس سے کھسک جاتے ہیں، سو جو لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم (جو رسول ﷺ کے واسطے سے آیا اس) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی (دنیاوی) آفت آ پڑے یا ان کو دردناک عذاب آ پہنچے ﴿۶۳﴾ یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی ملکی میں ہے جس حالت پر تم ہو② وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جس دن سب لوگ ان کی طرف لوٹائے جائیں گے تو جو کام وہ لوگ کرتے تھے وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بتلا دیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۶۴﴾

---

①: [۱] رسول اللہ ﷺ کسی کو بلاوے تو جانا اس کے لیے ضروری ہو جاتا ہے، ہمارے آپس کی طرح نہیں کہ بلانے پر گئے تو گئے نہ گئے تو کیا۔

[۲] آپ ﷺ کو مخاطب بنانے کے لیے یا آپ کے نام کے لیے ادب والے الفاظ کو استعمال کیا جاوے، آپس میں ایک دوسرے کو جیسے بے تکلف آواز دیتے ہیں، ایک دوسرے کا بے تکلفانہ انداز میں تذکرہ کرتے ہیں ویسا نہ ہو۔

②(دوسرا ترجمہ) جس چال چلت پر تم ہو۔ (تیسرا ترجمہ) جس روش پر تم لوگ ہو۔

سورة الفرقان

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ستتر (۷۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ یٰسین کے بعد اور سورۂ فاطر سے پہلے بیالیس (۴۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

فرقان: یعنی دو چیزوں میں فرق کرنا۔ اس سورت میں ایسے مضامین ہیں جن سے حق اور باطل کے درمیان فیصلہ ہو جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ۝۱ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝۲ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ
لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی برکت (یا شان) ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جس نے حق اور باطل میں فیصلہ کرنے والی کتاب اپنے (خاص) بندے (حضرت محمد ﷺ) پر اتاری؛ تاکہ وہ (بندہ) تمام عالموں کے لیے ڈرانے والا بنے ﴿۱﴾ وہی وہ ذات ہے کہ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی (اکیلے اللہ تعالیٰ) کے پاس ہے اور جس نے (خود کے لیے) کوئی اولاد نہیں بنائی اور حکومت میں اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے، اور ہر چیز کو اسی نے پیدا کیا، سو مناسب انداز میں اس کو ٹھیک ٹھاک کیا① ﴿۲﴾ اور ان (کافر) لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا معبود بنا رکھے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کیے گیے ہیں اور وہ (خود) اپنے لیے نہ نقصان کا اور نہ نفع کا اختیار اور نہ (کسی کی) موت کا اور نہ (کسی کو) زندگی (دینے کا) اور نہ دوبارہ (قیامت میں) زندہ کرنے کا کوئی اختیار رکھتے ہیں ﴿۳﴾ اور کافر لوگ کہنے لگے: یہ (قرآن) تو ایک نرا جھوٹ ہے جس کو اس آدمی (یعنی محمد) نے (اپنے من سے) گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑ لینے) میں اس کی مدد کی ہے، سو یہ (کافر) لوگ ظلم اور جھوٹ پر اتر آئے ہیں ﴿۴﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) سب کو الگ الگ انداز سے رکھا (یعنی ہر مخلوق کو اس کے مناسب شکل اور خواص عطا فرمائے)

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٥ قُلْ اَنْزَلَهُ
الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٦ وَقَالُوْا مَالِ
هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ
مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝٧ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ
تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٨ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝٩ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ ع
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝١٠

اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے لکھ رکھی ہیں①، سو وہی صبح وشام اس کے پاس لکھوائی جاتی ہیں② ﴿۵﴾ تم (جواب میں) کہو: یہ کلام تو اس (اللہ تعالیٰ) نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین میں (ہر) چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے: یہ کیسے رسول ہیں جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ کہ جو اس کے ساتھ رہ کر (لوگوں کو) ڈراتا ﴿۷﴾ یا اس (رسول) کے پاس کوئی خزانہ (غیب سے) آپڑتا یا اس (رسول) کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھایا کرتا اور ظالم (کافر) لوگ کہنے لگے: (اے مسلمانو!) تم جس کے پیچھے چل رہے ہو اس پر تو جادو کیا گیا ہے ﴿۸﴾ تم دیکھو! وہ تمھارے لیے کیسی کیسی باتیں بیان کررہے ہیں، سو وہ گمراہ ہو گئے، سو وہ لوگ (کوئی صحیح) راستہ پا نہیں سکتے ﴿۹﴾

بڑی شان ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جو (اللہ تعالیٰ) اگر چاہے تو (ان کافروں کے) اس (کہنے) سے بھی بہتر تمھارے لیے بہت سارے باغات دے دیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے لیے بہت سارے محل بھی بنادیں ﴿۱۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) لکھوا رکھی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) پھر وہی صبح شام ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ
مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا
هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ
خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا
يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْــُٔوْلًا ﴿۱۶﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾

بلکہ انھوں نے تو قیامت کو جھٹلایا اور جس نے قیامت کو جھٹلایا ہم نے اس کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۱۱﴾ جب وہ (آگ) ان (کافر) لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو وہ (کافر لوگ) اس (جہنم) کے غصہ (جوش وخروش) اور چلانے کی آوازیں سنیں گے ﴿۱۲﴾ اور جب وہ لوگ اس (جہنم) کی تنگ جگہ میں ایک زنجیر میں (کئی کئی ایک ساتھ) باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو اس موقع پر وہ لوگ موت کو پکاریں گے ﴿۱۳﴾ (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) آج کے دن تم ایک موت کو مت پکارو اور تم بہت ساری موتوں کو پکارو[1] ﴿۱۴﴾ تم (ان سے) کہو کیا: یہ (جہنم کا انجام) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے والی جنت (اچھی ہے) جس کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے، جو ان (کے تقویٰ) کا بدلہ ہے اور (جو ان کے) لوٹ کر کے جانے کی جگہ ہے[2] ﴿۱۵﴾ اس (جنت) میں ان کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ چاہیں گے، (اس میں) وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ آپ کے رب کے ذمے ایک وعدہ ہے جس کو پورا کرنا تمھارے رب نے (اپنے فضل سے) اپنے ذمے لے لیا ہے[3] ﴿۱۶﴾ جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو اور جن (بتوں) کی یہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان (سب) کو جمع کریں گے، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان (بتوں) سے فرمائیں گے کہ: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا وہ خود (صحیح) راہ سے بھٹک گئے تھے؟ ﴿۱۷﴾

---

① یعنی اس لیے کہ مصیبت کی وجہ سے موت کو پکاریں گے اور وہاں تو بہت ساری مصیبتیں ہیں اس لیے دفعِ مصائب کے لیے متعدد موت کو پکارنا ہوگا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جو ان کا آخری ٹھکانہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو مانگنے سے ملے گا۔ (تیسرا ترجمہ) جس کا سوال کیا جائے گا (اور وہ سوال یقیناً پورا کیا جائے گا)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ
وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا ۱۸ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا
تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۱۹ وَمَآ
اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ
ع وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۲۰

تو وہ (بت) کہیں گے: (اے اللہ!) آپ کی ذات تو پاک ہے، ہماری مجال نہیں تھی کہ ہم آپ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) مدد کرنے والا (یعنی رفیق) بنالیویں؛ لیکن (ایسا ہوا) آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کے ہر قسم کا) سامان فائدہ اٹھانے کے لیے دیا①، یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد②(یعنی نصیحت) کو بھلا بیٹھے اور وہ تو (خود) تباہ (برباد) ہونے والے لوگ تھے ﴿۱۸﴾ (اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے کافرو!) جو بات تم کہا کرتے تھے اس میں تو (خود تمھارے بنائے ہوئے) ان معبودوں نے ہی تم کو جھٹلا دیا، اب تو تم (خود) عذاب کو ٹال ہی نہیں سکتے ہو اور نہ تو تم (ایک دوسرے کی) مدد کر سکتے ہو③ اور جو آدمی تم میں سے ظلم (یعنی شرک) کرتا ہے ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے وہ تو یقیناً کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے بھی تھے④ اور ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے⑤ تو (بتاؤ) کیا تم صبر کرو گے⑥ اور تمھارے رب تو (ہر ہر چیز کو) دیکھنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

① ان کو اور ان کے باپ دادوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی نعمتیں عطا فرمائی اس کا تقاضا شکر گذاری تھا اس کے بجائے انھوں نے کفر کیا۔ ② یعنی حقیقت میں جو یاد رکھنے کی باتیں تھیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور نہ کسی کی مدد تم حاصل کر سکتے ہو۔

④ نبوی کمالات دیکھ کر نبوت کی تصدیق کرنے کا ارادہ اور بشری تقاضوں کو دیکھ کر تم تکذیب کر دیتے ہو یہ ایک امتحان ہے کہ حق واضح ہونے کے بعد تم ایمان قبول کرتے ہو یا نہیں۔

⑤ ہر طبقے کی ہر حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے جیسے امیروں کی حالت غریبوں کے لیے امتحان ہے کہ غربا حسد میں مبتلا نہ ہوا اور مالدار غرور میں مبتلا نہ ہو۔ ⑥ یعنی صبر کرنا چاہیے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ
اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ
لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً
مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ
السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ
يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

اور جو (کافر) لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے وہ لوگ یہ بات کہنے لگے کہ: ہمارے اوپر فرشتے کیوں نہیں اتارے جاتے یا (کم ازکم یہ ہوتا کہ) ہم اپنے رب کو (خود) دیکھ لیویں، حقیقت میں (بات یہ ہے کہ) وہ اپنے جی میں خود کو بہت بڑا سمجھے ہوئے ہیں اور وہ بڑی شرارت میں پڑے ہیں ﴿۲۱﴾ جس (قیامت کے) دن وہ (کافر) فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو اس دن (ان) مجرموں کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوگی اور وہ (مجرمین) کہتے پھریں گے: (اے اللہ!) کوئی آڑ (یعنی دیوار) لگا کر (ان فرشتوں کو ہمارے پاس آنے سے) روک دیا جاوے[1] ﴿۲۲﴾ اور ہم ان (مجرموں) کے (دنیا میں) کیے ہوئے کاموں کا فیصلہ کرنے پر آویں گے تو ہم اس کو فضا میں اڑتی ہوئی خاک کی طرح (بے قیمت) کر ڈالیں گے[2] ﴿۲۳﴾ اس دن جنت والوں کا (جنت میں) بہترین ٹھکانہ ہوگا اور دوپہر کو آرام کی جگہ بھی بہت اچھی ہوگی ﴿۲۴﴾ اور جس (قیامت کے) دن آسمان پھٹ کر ایک بادل کو راستہ دے گا اور فرشتے لگا تار اتارے جائیں گے ﴿۲۵﴾ اس (قیامت کے) دن سچی حکومت رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ (قیامت کا) دن کافروں پر بہت ہی سخت ہوگا ﴿۲۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) فرشتے کہیں گے: (اے کافرو!) جنت تم پر حرام اور ممنوع ہے (تیسرا) کافر کہیں گے: کہ (اے اللہ!) تو ہم کو ایسی پناہ دے کہ یہ (عذاب کے فرشتے) ہم سے دور ہو جاوے۔

② جن اعمال کو کافر نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں وہ بے کار غبار کی طرح ہوا میں اڑیں گے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾
يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ
الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا
وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

اور جس (قیامت کے) دن ظالم (کافر) اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹ کھاوے گا، ظالم (کافر) بولے گا: اے کاش کہ! میں (دنیا میں) رسول کا راستہ اپنالیتا ﴿۲۷﴾ ہائے افسوس! کاش میں نے (دنیا میں) فلانے آدمی کو دوست بنایا نہ ہوتا ﴿۲۸﴾ پکی بات یہ ہے کہ میرے پاس تو نصیحت کی بات پہنچ چکی تھی، پھر اس کے بعد اس (دوست) نے (نصیحت ماننے سے) مجھے بھٹکا دیا تھا اور شیطان کی تو عادت ہی ہے کہ (مصیبت کے وقت) انسان کو دغا (دے کر تنہا چھوڑ) دیتا ہے ﴿۲۹﴾ اور رسول کہنے لگے کہ: اے میرے رب میری قوم تو اس قرآن کو بالکل ہی چھوڑ بیٹھی تھی① ﴿۳۰﴾ اور اسی طرح② ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے اور تمھارے رب ہدایت دینے کے لیے اور مدد کرنے کے لیے کافی ہیں ﴿۳۱﴾ اور کافر لوگ (یہ بات) کہنے لگے کہ: اس (نبی) پر پورا قرآن ایک ہی وقت میں کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اے نبی!) ہم نے اس طرح (تھوڑا تھوڑا قرآن) اس لیے اتارا: تاکہ اس (قرآن) کے ذریعہ ہم تمھارے دل کو ثابت (یعنی مضبوط) رکھیں اور ہم نے اس (قرآن) کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے③ ﴿۳۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میری قوم نے تو اس قرآن کو (جس کی طرف دھیان نہ دیا جاوے ایسی) چھوڑی ہوئی چیز بنا دیا تھا۔
مطلب: [۱] قرآن کا انکار۔ [۲] یا قرآن کو ماننے کے باوجود تلاوت کی پابندی نہ کرنا اور عمل نہ کرنا۔
نکتہ: حضرت نبی کریم ﷺ کو اپنی مظلومیت پر فریاد نہ ہوگی، صرف قرآن چھوڑنے پر فریاد ہوگی۔
② جس طرح آج کافر لوگ آپ کے دشمن ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھوایا ہے (تیسرا ترجمہ) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر سنایا ہے۔ ترتیل کا معنیٰ: قرآن کریم کو تجوید اور وقوف کی رعایت کے ساتھ پڑھنا۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى ع
الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ
لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾

اور جب کبھی بھی یہ کافر لوگ تمھارے پاس کوئی انوکھا سوال لے آتے ہیں تو ہم اس کا صحیح اور زیادہ وضاحت کے ساتھ جواب تمھارے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۳۳﴾ جن لوگوں کو گھیر کر کے اپنے مُنہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا وہ لوگ بہت ہی بری جگہ پر ہوں گے اور ان لوگوں کا راستہ بھی بڑا گمراہی کا ہے ﴿۳۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی اور ہم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو (دینی کاموں میں) مدد کرنے والا بنایا تھا ﴿۳۵﴾ سو ہم نے (موسیٰ اور ہارون سے) کہا: تم دونوں اس قوم کے پاس (دعوت کے لیے) جاؤ جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے، سو ہم نے ان (جھٹلانے والوں) کو بالکل ہی ہلاک کر دیا ہے ﴿۳۶﴾ اور نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو (بھی) غرق کر دیا اور ہم نے ان کو لوگوں کے لیے (عبرت کی) نشانی بنا دی اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۷﴾ اور (ہم نے) قومِ عاد کو اور قومِ ثمود کو اور کنویں والوں کو① اور ان کے درمیان بہت سی قوموں کو (ہم نے ہلاک کر دیا) ﴿۳۸﴾ اور ہر ایک کو (سمجھانے کے لیے) ہم نے مثالیں دیں② اور (پھر نہ مانتے تو) ہم نے ہر ایک کو بالکل ہلاک کر ڈالا③ ﴿۳۹﴾

---

① قومِ ثمود پر جب عذاب آیا تب کچھ لوگ بچ گئے تھے، وہ کسی کچے کنویں کے پاس رہتے تھے ان پر بھی عذاب آیا۔

② (دوسرا) اور ہم نے ہر ایک (کی ہدایت کے لیے) عجیب مضمون والے واقعات بیان کیے۔ ③ (دوسرا) پیس کر رکھ دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا
لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ
رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ
عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا
ع كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (مکہ والے) اس بستی پر سے گذر کر آئے ہیں ① جس پر بری طرح (پتھروں کی) بارش برسائی گئی تھی، تو کیا انھوں نے اس (بستی) کو (عبرت کی نظر سے) نہیں دیکھا؟ بلکہ بات یہ ہے کہ دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے کی وہ لوگ امید ہی نہیں رکھتے ﴿۴۰﴾ اور جب بھی وہ (کافر) لوگ آپ کو دیکھتے ہیں ان کا یہی کام ہوتا ہے کہ وہ آپ کا مذاق اڑاتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۱﴾ اگر ہم ان (معبودوں کی عبادت) پر مضبوطی سے جمے نہ رہتے تو یہ (نبی) تو ہم کو ہمارے معبودوں سے گمراہ ہی کر ڈالتے ② اور (جو کافر لوگ ابھی ایسی بات کر رہے ہیں) جب وہ عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ راستے سے بھٹکا ہوا کون تھا؟ ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) کیا تم نے اس آدمی کی حالت کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے ③؟ تو کیا تم اس (خواہش پرست) کی کوئی ذمے داری لے سکتے ہو؟ ﴿۴۳﴾ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں، وہ تو جانوروں جیسے ہی ہیں؛ بلکہ وہ راستہ سے (جانوروں سے بھی) زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ﴿۴۴﴾

---

① قومِ لوط کی برباد شدہ آبادی سے گذرنا مراد ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہٹا ہی دیتے۔ یعنی رسول کا انداز بیان ایسا جادو جیسا ہے کہ وہ ہم کو ہمارے معبودوں کی عبادت سے ہٹا ہی دیتے۔

③ معلوم ہوا خلافِ شرع خواہشاتِ نفسانی بھی ایک بت ہے؛ اس لیے من چاہی زندگی چھوڑو، رب چاہی زندگی پر آؤ۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا
خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾

کیا تم نے تمھارے رب (کی قدرت) کو نہیں دیکھا کہ وہ سایے کو کس طرح پھیلاتے ہیں؟ اگر وہ چاہتے تو اس (سایے) کو ایک ہی حالت پر ٹھہرا دیتے، پھر ہم نے سورج کو اس (سایے کے لمبا اور چھوٹا ہونے) پر (ظاہری) علامت بنایا① ﴿۴۵﴾ پھر ہم اس (سایے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں ﴿۴۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تمھارے لیے رات کو لباس② بنایا اور نیند کو سکون کی چیز بنایا③ اور دن کو دوبارہ اٹھنے کا ذریعہ بنایا ﴿۴۷﴾ اور وہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہواؤں کو چلاتے ہیں اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ④ پانی اتارا ﴿۴۸﴾ تاکہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ مردہ (پڑے ہوئے) شہر کو زندگی دیویں اور اپنی مخلوق میں سے بہت سارے جانوروں⑤ کو اور بہت سارے انسانوں کو ہم پانی پلاویں ﴿۴۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) رہنما بنایا۔ سایہ کو لمبا کرنا اور سمیٹنا حق تعالیٰ کی قدرت ہے۔
② یعنی اوڑھنے کی یا پردے کی چیز۔ رات کی تاریکی میں بہت ساری چیزیں چھپ جاتی ہے۔
③ انسان سوتا ہے تو سب سے کٹ جاتا ہے اور تھکن بھی دور ہو جاتی ہے اور یہ دونوں چیزیں راحت کا ذریعہ ہے۔
④ جو خود پاک ہو اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہو ایسا۔
⑤ جانوروں کو سیراب کرنا مقدم بیان کیا گیا، حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس دور میں گذران کا مدار زیادہ تر جانور اور کھیتی تھی؛ اس لیے جانوروں کو سیرابی انسانوں کی سیرابی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا
لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾
وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا
بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ
وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾

اور ہم نے اس (پانی) کولوگوں کے درمیان الگ الگ مقدار میں تقسیم کیا①؛ تاکہ وہ (لوگ غور کرکے) نصیحت حاصل کریں، پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر ہر بستی میں (الگ الگ) ڈرانے والا (نبی) بھیجتے ﴿۵۱﴾ (اے نبی!) سوتم (ان) کافروں کا کہنا نہ مانو ② اور اس (قرآن) کے ذریعہ ان کے ساتھ بڑا زوردار مقابلہ کرو ﴿۵۲﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے دو دریاؤں کو (ظاہر میں نظر آوے اس طرح) ملا کر چلایا، ایک میٹھا ہے، پیاس بجھانے والا ہے اور دوسرا کھارا، سخت کڑوا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں ایک آڑ اور رکاوٹ حائل کردی ③ ﴿۵۳﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے پانی ④ سے انسان کو پیدا کیا اور اس (انسان) کو نسبی اور سسرالی رشتہ والا بنایا اور تمھارے رب بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس (پانی) کولوگوں کے درمیان میں الٹ پھیر کر کے رکھا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اور یقیناً وہ (پانی) ہم نے کئی طریقوں سے ان کے درمیان تقسیم کیا۔

نوٹ: غور کرو تو پانی کے ذخیروں کی اللہ تعالیٰ نے بہت ساری صورتیں بنائی، اصل ذخیرہ سمندر اور زمینوں میں، پھر ندی، نالے، چشمے، تالاب اور پہاڑوں پر برف کی شکل میں منجمد ذخیرہ بھی تو ہے اور عجیب نظام یہ بھی ہے کہ مستعمل نجس پانی سے بھی بھاپ کی شکل میں بادل بنتا ہے تو اس سے صاف پانی برستا ہے۔ بعض حضرات نے ''صرفنٰه'' کا مرجع قرآن کو بتایا ہے یعنی قرآن میں مختلف مثالیں عمدہ مضامین میں الگ الگ انداز میں ہم نے بیان کی۔

② عقائد اور اعمال میں کافروں کی بات نہیں مانی جاوے گی۔

③ جس کی وجہ سے دونوں دریا آپس میں ملنے سے رکے ہوئے ہیں۔

④ یعنی منی کے قطرے سے۔

وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُهُمۡ وَلَا يَضُرُّهُمۡ ؕ وَكَانَ الۡكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيۡرًا ﴿۵۵﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿۵۶﴾ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔـلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اَنۡ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيۡلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَىِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوۡبِ عِبَادِهٖ خَبِيۡرَا ﴿۵۸﴾ ۚۛ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ ۛ ۚ اَلرَّحۡمٰنُ فَسۡـَٔـلۡ بِهٖ خَبِيۡرًا ﴿۵۹﴾

اور وہ (کافر لوگ) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نفع بھی نہیں دیتی ہے اور ان کو نقصان بھی نہیں دیتی ہے اور کافر تو اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مدد کرنے والا ہے① ﴿۵۵﴾ (اے نبی!) ہم نے تو تم کو (نیک لوگوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (نافرمانوں کے لیے) ڈرانے والا بنا کر کے ہی بھیجا ہے ﴿۵۶﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اس (اللہ تعالیٰ کی بات پہنچانے) پر میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں؛ مگر جو آدمی (اللہ کی توفیق سے) اپنے رب تک پہنچنے کا راستہ اپنا لیوے (یہی اجرت ہے)② ﴿۵۷﴾ اور تم اس زندہ رب پر بھروسہ کرو جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور اس (رب) کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور وہ (رب) خود اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لیے کافی ہے ﴿۵۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر استواء فرمایا، وہ بہت ہی رحمت والا ہے؛ اس لیے اس کی شان تو کسی خبر رکھنے والے ہی سے پوچھ③ ﴿۵۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) کافر انسان تو اپنے رب کی طرف پیٹھ پھیر رہا ہے (تیسرا ترجمہ) کافر نے تو رب کی نافرمانی کرنے میں کمر باندھ رکھی ہے (چوتھا ترجمہ) کافر تو اپنے رب کا مخالف ہے۔

② [۱] یہ نبی ﷺ کی بڑی شفقت ہے، امتی ایمان لے آوے، دین دار بنے، اس میں اس کا خود کا فائدہ ہے، اس کو نبی اپنا فائدہ سمجھے۔ [۲] پوری امت کے اعمال میں سے نبی ﷺ کو اجر کا حصہ ضرور ملے گا؛ چوں کہ آپ ہی نے ان اعمالِ خیر کی رہبری فرمائی۔

③ اللہ تعالیٰ کی شان! سب سے زیادہ جاننے والے حضرت نبی کریم ﷺ تھے۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اسۡجُدُوۡا لِلرَّحۡمٰنِ قَالُوۡا وَمَا الرَّحۡمٰنُ ۗ اَنَسۡجُدُ لِمَا تَاۡمُرُنَا وَزَادَهُمۡ
ع نُفُوۡرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ الَّذِىۡ جَعَلَ فِى السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّجَعَلَ فِيۡهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيۡرًا ﴿٦١﴾
وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ خِلۡفَةً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّذَّكَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُكُوۡرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ
الرَّحۡمٰنِ الَّذِيۡنَ يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ هَوۡنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الۡجٰهِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾
وَالَّذِيۡنَ يَبِيۡتُوۡنَ لِرَبِّهِمۡ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا
عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾

اور جب ان (مشرکوں) سے کہا جاتا ہے کہ تم رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ (جواب میں یہ) کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا (چیز) ہے؟ کیا تم ہم سے جس (کو سجدہ کرنے) کے لیے کہو اس کو ہم سجدہ کرنے لگیں؟ اور (اس چیز سے) ان (مشرکوں) کا نفرت کرنا زیادہ ہو جاتا ہے ﴿٦٠﴾

بڑی شان ہے① اس (اللہ تعالیٰ) کی کہ جس نے آسمان میں بہت سارے برج بنائے② اور اس (آسمان) میں روشن چراغ (سورج) اور روشنی دینے والا چاند بنایا ﴿٦١﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے (جانے) والا بنایا، اور (ان سب باتوں سے) فائدہ وہی آدمی اٹھاتا ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہو یا شکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ﴿٦٢﴾ اور رحمٰن کے (خاص) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی (تواضع) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے نادان (بے سمجھ) لوگ بات کرنے لگتے تو وہ سلامتی③ کی بات کہتے ہیں ﴿٦٣﴾ اور جو اپنے رب کے آگے سجدہ اور قیام کر کے رات گزارتے ہیں ﴿٦٤﴾ اور جو لوگ (دعا میں) یہ کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، یقینی بات ہے کہ اس (جہنم) کا عذاب تو ہمیشہ کی تباہی ہے ﴿٦٥﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو ٹھہرنے کی اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿٦٦﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی برکت ہے۔

② برج کی ایک تفسیر بڑے ستارے ہیں۔

③ مطلب: [۱] ایسی بات جس سے فتنہ برپا نہ ہو۔ [۲] سلامت رہو، ایسا کہہ دیا جاوے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا
يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

اور وہ (رحمن کے بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے ① اور تنگی (بھی) نہیں کرتے؛ بلکہ ان کا خرچ کرنا اس (افراط و تفریط) کے درمیان اعتدال کے ساتھ ہوتا ہے ﴿٦٧﴾ اور وہ (رحمن کے بندے) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور جس جان کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اس کو (ناحق) قتل نہیں کرتے؛ مگر یہ کہ (قتل کرنے کا) کوئی شرعی حق ہو اور وہ لوگ زنا نہیں کرتے اور جو شخص بھی یہ (گناہ کے) کام کرے گا تو وہ گناہوں کا وبال دیکھے گا ﴿٦٨﴾ قیامت کے دن اس کے لیے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں ذلیل ہو کر کے ہمیشہ رہے گا ﴿٦٩﴾ مگر جس شخص نے توبہ کی اور ایمان لے آیا اور اس نے نیک عمل کیا تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کے بدلے میں نیکیاں عطا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿٧٠﴾ اور جس شخص نے بھی توبہ کی اور نیک کام کیے سو حقیقت میں وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھیک لوٹ کر آتا ہے ② ﴿٧١﴾ اور (رحمن کے بندے) وہ ہیں جو جھوٹے (بیہودہ) کاموں ③ میں شامل نہیں ہوتے اور جب لغو کاموں سے گزرتے ہیں تو سنجیدگی (وقار) کے ساتھ گزر جاتے ہیں ④ ﴿٧٢﴾

---

① اللہ تعالیٰ نے جہاں خرچ کرنے کا حکم دیا اس میں کمی نہیں کرتے۔

② (دوسرا ترجمہ) تو وہ آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا ہے۔ یعنی زبانی توبہ اور عمل دونوں موافق ہو۔

③ بیہودہ کاموں سے مراد: [١] کفریہ میلے۔ [٢] گانے بجانے ناچنے کی محفل۔ [٣] بے حیائی۔ [٤] شراب کی محفل۔ [٥] جھوٹی گواہی۔ [٦] کفر و شرک۔ [٧] جھوٹی بات اور کام۔

④ یعنی اس برے کام کو برا اور قابلِ نفرت سمجھتے ہیں اور اس میں مبتلا انسان کو حقیر نہیں سمجھتے اور اس سے خود کو افضل نہیں سمجھتے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾
اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

اور (رحمن کے بندے) وہ ہیں جب ان کے رب کی آیتیں سنا کر ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ① ﴿٧٣﴾ اور وہ (رحمن کے بندے دعا میں یہ) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تو ہم کو ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور تو ہم کو تقویٰ والوں کا امام بنا دے ﴿٧٤﴾ ان لوگوں کو ان کے صبر (یعنی ثابت قدم رہنے) کے بدلے میں (جنت کے) بالا خانے دیے جائیں گے اور اس (جنت) میں خیر کی دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا ② ﴿٧٥﴾ وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، وہ (جنت) ٹھہرنے اور رہنے کی بہترین جگہ ہے ﴿٧٦﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اگر تم (میرے رب کو) نہ بھی پکارو ③ تو بھی میرے رب کو تمھاری کوئی پرواہ نہیں ہے، سو تم تو (سچی بات کو) جھٹلا چکے ہو ④ اور یہ (جھٹلانا) گلے پڑ کر رہے گا ⑤ ﴿٧٧﴾

① اس میں ایک بات یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی باتیں سن کر بڑے اشتیاق کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ دین کی باتوں کے سامنے گرے گرے، جھکے جھکے نظر آتے ہیں؛ لیکن عمل کچھ بھی نہیں، یہ اس دور میں منافقین کا طرز تھا جو ریاکاری کا نتیجہ ہے اور مؤمنین دھیان سے سن کر عمل کرتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) سب ان کو ملنے آئیں گے۔ یعنی ملائکہ جنت میں استقبال کریں گے، سبحان اللہ!

③ (دوسرا ترجمہ) اگر تم میرے رب کی عبادت نہ بھی کرو۔

④ (دوسرا ترجمہ) تم تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کو) جھوٹا سمجھتے ہو۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) چپک کر رہے گا (تیسرا ترجمہ) جان کا وبال بن کر رہے گا۔

سورۃ الشعراء

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں دوسو ستائیس (۲۲۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ واقعہ کے بعد اور سورۂ نمل سے پہلے سینتالیس (۴۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں شاعروں کا تذکرہ ہے، عرب لوگ شاعری اور شاعروں کو بڑی اہمیت دیتے تھے، اس سورت میں بتایا گیا کہ: اشعار اور شعراء عام طور پر گمراہی کے منبع ہوتے ہیں اور حضراتِ انبیاء ہدایت کے منبع ہوتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفۡسَكَ اَلَّا يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ۝٣
اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ۝٤ وَمَا
يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ۝٥ فَقَدۡ كَذَّبُوۡا
فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٦ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا
فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ۝٧ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝٨

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طسم ﴿۱﴾ یہ (حق اور باطل کو) ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں① ﴿۲﴾ شاید ان (کافروں) کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے تم اپنی جان ہلاک کردو گے② ﴿۳﴾ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے کوئی (بڑی) نشانی ان پر اتار دیں تو اس (نشانی) کے سامنے ان کی گردنیں نیچی ہوجائیں③ ﴿۴﴾ کوئی بھی نئی نصیحت رحمن کی طرف سے ان کے پاس پہنچتی ہے تو وہ (کافرلوگ) اس سے مُنہ پھرا ہی لیتے ہیں ﴿۵﴾ سو پکی بات یہ ہے کہ وہ (کافرلوگ حقائق کو) جھٹلا چکے ہیں، اب عنقریب جس بات کا یہ لوگ مزاق اڑایا کرتے تھے اس کی حقیقت ان کے پاس پہنچ جائے گی ﴿۶﴾ کیا وہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر قسم کی کتنی اچھی اچھی چیزیں اگائی ہیں؟ ﴿۷﴾ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے اور (پھر بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر مانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ صاف صاف بیان کرنے والی کتاب (قرآن) کی آیتیں ہیں۔
② جملہ خبریہ سے نفی مراد ہے نبی ﷺ اتنا زیادہ غم نہ کریں۔
③ یعنی ایسی بڑی نشانی آجاوے کہ مجبوراً ایمان لانا ہی پڑے، ایسا مجبوری والا معاملہ مناسب نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ ع
الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾
وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ
فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾

اور یقینی بات ہے کہ آپ کے رب وہ تو بہت ہی زبردست (یعنی پوری قدرت والے) بڑے ہی رحم کرنے والے ہیں ﴿٩﴾ اور (وہ وقت ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے موسیٰ (علیہ السلام) کو پکارا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ تم ظالم قوم کے پاس جاؤ ﴿١٠﴾ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ لوگ (ہمارے غضب سے) ڈرتے نہیں ہیں؟ ﴿١١﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیویں ﴿١٢﴾ اور میرا دل رکتا (یعنی تنگ ہوتا) ہے اور میری زبان نہیں چلتی، سو آپ ہارون پر بھی وحی بھیج دیجیے ① ﴿١٣﴾ اور ان لوگوں کا میرے ذمے ایک جرم ہے، سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں گے ② ﴿١٤﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایسا ہرگز نہیں ہوگا، سو تم دونوں ہماری نشانیوں کو لے کر جاؤ، یقیناً ہم تمھارے ساتھ ③ غور سے سننے والے موجود ہیں ﴿١٥﴾ سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور تم دونوں (اس فرعون سے) کہو کہ: ہم تمام عالموں کے رب کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں ④ ﴿١٦﴾ یہ کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ﴿١٧﴾

① اپنے بھائی کی غائبانہ بے مثال خیر خواہی۔

② بعض مرتبہ سامنے والے کے زعم کے مطابق کلام کیا جاتا ہے چاہے حقیقت کے موافق نہ ہو۔

③ داعی کو اللہ تعالیٰ کی معیت والی نعمت ملتی ہے۔

④: [١] نئی جگہ جا کر پہلے تعارفی بات کرنی چاہیے۔ [٢] ایک ہی انسان کی مختلف پہچان ہوا کرتی ہے۔ [٣] رب العالمین کے رسول ہونے کا تعارف پہلے سے فرعون کے سامنے نہیں تھا؛ اس لیے وہ پیش کیا اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ: اے فرعون! ابھی تو پرانی باتیں مت چھیڑ؛ بلکہ اس وقت ہم منصبِ رسالت کے ساتھ دعوتِ توحید کے لیے آئے ہیں اور بنی اسرائیل کی آزادی چاہتے ہیں اس پر توجہ دے۔

قَالَ اَلَمۡ نُرَبِّكَ فِيۡنَا وَلِيۡدًا وَّلَبِثۡتَ فِيۡنَا مِنۡ عُمُرِكَ سِنِيۡنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلۡتَ فَعۡلَتَكَ
الَّتِىۡ فَعَلۡتَ وَاَنۡتَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿١٩﴾ قَالَ فَعَلۡتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرۡتُ
مِنۡكُمۡ لَمَّا خِفۡتُكُمۡ فَوَهَبَ لِىۡ رَبِّىۡ حُكۡمًا وَّجَعَلَنِىۡ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٢١﴾ وَتِلۡكَ نِعۡمَةٌ
تَمُنُّهَا عَلَىَّ اَنۡ عَبَّدْتَّ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرۡعَوۡنُ وَمَا رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِيۡنَ ﴿٢٤﴾

اس (فرعون) نے (موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: کیا (تمھارے) بچپن میں ہم نے تم کو ہمارے پاس رکھ کر تمھاری پرورش نہیں کی تھی؟ اور تم اپنی زندگی کے کئی برس ہمارے پاس نہیں ① رہے؟ ﴿۱۸﴾ اور تم نے تمھارا وہ (ایک برا) کام بھی تو (ہمارے یہاں رہتے ہوئے) کر ڈالا جو کیا تھا اور تم تو ناشکروں میں سے ہو ② ﴿۱۹﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: میں نے وہ (کام) اس وقت (ایسی حالت میں) کیا تھا کہ (وہ ایک مکّے میں مرجائے گا اس کا) مجھے پتہ نہیں تھا ③ ﴿۲۰﴾ پھر جب مجھے تم لوگوں سے ڈر لگا تو میں تمھارے پاس سے فرار ہو گیا ④، سو مجھ کو میرے رب نے حکمت عطا فرمائی اور مجھ کو رسولوں میں شامل فرمادیا ﴿۲۱﴾ اور وہ (میری پرورش کا) جو احسان تو مجھ پر رکھتا ہے وہ یہی ہے کہ تو نے (تمام) بنی اسرائیل کو (جو) غلام بنا رکھا ہے (یہ کہاں تک درست ہے؟) ﴿۲۲﴾ فرعون نے کہا: (اے موسیٰ!) تمام عالموں کے رب (جس کی بات تم کہتے ہو اس) کی کیا حقیقت ہے ⑤؟ ﴿۲۳﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: وہ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کا رب ہے اگر تم کو یقین (حاصل) کرنا ہو تو ⑥ ﴿۲۴﴾

① جو لوگ ضدی ہوتے ہیں، ماننا نہیں ہوتا ہے وہ پرانی باتیں چھیڑ کر معاملے کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی طریقہ فرعون نے اس موقع پر اختیار کیا۔ ② ایک فرعونی کو بھول سے مار ڈالنے والا واقعہ، مکّا مارنے گئے اور وہ مر گیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس کام کے کرتے وقت میں چوکنے والوں میں سے تھا (تیسرا ترجمہ) وہ کام میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔ ④ فرار ہونا یعنی بھاگ جانا۔ ⑤ فرعون خود کو رب اعلیٰ کہلواتا تھا اس لئے اس کو تعجب ہوا اور سوال کیا۔
⑥ چوں کہ فرعون نے باری تعالیٰ کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا جس کو سمجھنا کسی کے بس کی بات نہیں؛ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کی قدرت اور اوصاف سمجھانے کی کوشش کی۔

قَالَ لِمَنۡ حَوۡلَهٗۤ اَلَا تَسۡتَمِعُوۡنَ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمۡ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ۝۲۶ قَالَ اِنَّ
رَسُوۡلَكُمُ الَّذِيۡۤ اُرۡسِلَ اِلَيۡكُمۡ لَمَجۡنُوۡنٌ۝۲۷ قَالَ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَمَا
بَيۡنَهُمَا ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۝۲۸ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰهًا غَيۡرِيۡ لَاَجۡعَلَنَّكَ مِنَ
الۡمَسۡجُوۡنِيۡنَ۝۲۹ قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَيۡءٍ مُّبِيۡنٍ۝۳۰ قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ
الصّٰدِقِيۡنَ۝۳۱ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ۝۳۲ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيۡضَآءُ
لِلنّٰظِرِيۡنَ۝۳۳ ع

فرعون نے اپنے آس پاس کے درباریوں سے کہا: کیا تم سن رہے ہو①؟ ﴿۲۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (وہی تو) تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿۲۶﴾ وہ (فرعون) بولا: تمھارا یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجا گیا ہے وہ تو بالکل ہی دیوانہ ہے ﴿۲۷﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: (وہ تو) مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے ان کے بھی رب ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو② ﴿۲۸﴾ فرعون نے کہا: (موسیٰ! یاد رکھو) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود مانا تو میں ضرور تم کو قید میں پڑے ہوئے لوگوں میں شامل کردوں گا ﴿۲۹﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر میں تجھ کو ایسی چیز دکھاؤں جو حق بات ظاہر کردے تو کیا (پھر مانو گے؟) ﴿۳۰﴾ فرعون بولا: اگر تم حقیقت میں سچے ہو تو اس (حق ظاہر کرنے والی چیز) کو لاؤ ﴿۳۱﴾ سو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی لکڑی ڈال دی تو اسی وقت وہ (دیکھتے ہی دیکھتے) صاف اژدہا بن گیا ﴿۳۲﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنا ہاتھ (بغل سے) باہر نکالا تو پل بھر میں وہ دیکھنے والوں کے سامنے (بہت ہی) سفید (یعنی چمک دار) بن گیا ﴿۳۳﴾

① کہ میرا سوال کیا اور موسیٰ علیہ السلام کا جواب کیا۔
② فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو مجنون کہا اس کا کتنا پیارا جواب دیا ذرا بھی غصہ نہیں ہوئے حالانکہ لوگ جلالی پیغمبر کہتے ہیں دائی ایسے ہوتے ہیں۔

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ
فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ
سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ
مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ
قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

اس (فرعون) نے اپنے آس پاس (بیٹھنے) والے سرداروں سے کہا: یقیناً یہ شخص بڑا ماہر① جادوگر ہے ﴿۳۴﴾ جو تم کو اپنے جادو کے زور سے تمھارے ملک سے نکال دینا چاہتا ہے②، سو تم کیا مشورہ دیتے ہو③؟ ﴿۳۵﴾ انھوں نے کہا کہ: اس (موسیٰ) کو اور اس کے بھائی کو (کچھ) مہلت دو اور تمام شہروں میں نقیبوں④ کو بھیج دو ﴿۳۶﴾ جو تیرے پاس ہر ایک بڑے ہوشیار جادوگر کو لے آویں ﴿۳۷﴾ آخر کار مقرر دن کے خاص وقت پر جادوگر لوگ جمع کر لیے گئے ﴿۳۸﴾ اور لوگوں کو (اعلان کرکے) کہہ دیا گیا کہ کیا تم بھی جمع ہوں گے ﴿۳۹﴾ شاید اگر وہ جادوگر لوگ غالب آ گئے تو ہم ان (جادوگروں) ہی کے راستے پر چلیں گے ﴿۴۰﴾ پھر جب وہ جادوگر لوگ آ گئے تو وہ فرعون سے کہنے لگے: اگر ہم مقابلے میں غالب آ گئے تو کیا ہم کو کوئی بڑا انعام ملے گا؟⑤ ﴿۴۱﴾ اس (فرعون) نے کہا: ہاں! اور تب تو تم کو (میرے) خاص لوگوں میں ضرور شامل کر دیا جائے گا⑥ ﴿۴۲﴾ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: تم کو جو ڈالنا ہو وہ ڈالو⑦ ﴿۴۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) سمجھدار (تیسرا ترجمہ) بہت پڑھا ہوا۔
② اقتدار پرستوں کو ہر چیز میں کرسی ہی نظر آتی ہے۔
③ کہ اس کے بارے میں کیا کیا جائے۔ ④ یعنی جمع کرنے والے چپراسی۔
⑤ داعیِ حق لوجہ اللہ دعوت دیتے ہیں دنیا پرست لوگ پہلے سے عوض کی شرط لگاتے ہیں۔
⑥ یعنی انعام تو ملے گا ہی ساتھ میں خصوصی مقام بھی۔
⑦ باطل کا ابطال اس کو ظاہر کروائے بغیر ممکن نہ تھا؛ اس لیے حضرت موسیٰ نے جادو کے اظہار کا حکم دیا۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَأَلْقٰى مُوسٰى
عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيْرُكُمُ
الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ
خِلَافٍ وَّلَأُوصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

اس پر ان جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈالیں اور وہ (جادوگر) بولے: فرعون کی عزت کی قسم! یقیناً ہم ہی غالب آویں گے ﴿۴۴﴾ اب موسیٰ (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اپنی لکڑی (زمین پر) ڈالی تو اس نے اسی وقت (بڑا اژدہا بن کر) اس جھوٹے بنے بنائے ہوئے (جادوگروں کے) تماشے کو نگلنا شروع کر دیا ﴿۴۵﴾ سو جادوگر لوگ سجدہ میں گرا دیے گئے ﴿۴۶﴾ وہ (جادوگر لوگ) بولے: ہم تو تمام عالموں کے رب پر ایمان لائے ﴿۴۷﴾ جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کے رب ہیں① ﴿۴۸﴾ اس (فرعون) نے کہا: میں تم کو اجازت دوں اس سے پہلے تم اس (موسیٰ) پر ایمان لے آئے؟ واقعہ یہ ہے کہ② وہ (موسیٰ) تمھارا بڑا (استاذ) ہے جس نے تم کو جادو سکھایا، سو عنقریب (اس کا نتیجہ) تم کو معلوم ہو جائے گا، یقیناً میں تم سب کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹواؤں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھاؤں گا ﴿۴۹﴾ وہ (جادوگر) کہنے لگے: ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا③، یقیناً ہم تو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر چلے جاویں گے ﴿۵۰﴾

---

① یہ ایک عجیب واقعہ ہے کہ یہ ہزاروں جادوگر جو پوری زندگی جادوگری کے کفر میں رہے اور فرعون کو خدا مان کر اس کی پوجا کرتے رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ دیکھا تو فوراً ایمان لے آئے؛ بلکہ ایمان ایسا مضبوط ہو گیا کہ تمام سزاؤں سے گھبرائے بغیر بے دھڑک فرعون سے کہہ دیا ''فَاقْضِ مَآ أَنْتَ قَاضٍ'' اے فرعون تجھے جو کرنا ہو کر لے، اس پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک کامل بندے کی جو تھوڑی سی صحبت اس میدان میں نصیب ہوئی اس نے ان کے ایمان کو اس قدر مضبوط کر دیا کہ اس کے لیے جان دینے تیار ہو گئے، صحیح بات ہے کہ اخلاص کے ساتھ اور سچی طلب کے ساتھ سچے لوگوں کی صحبت انسان کو ایمان کے کمال تک پہنچاتی ہے اور حسنِ خاتمہ کی سعادت حاصل ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہے، احادیث میں نبی کریم ﷺ کی صحبت کے اثرات سے ایمان، پھر ایمان کا کمال، پھر مقامِ شہادت حاصل ہونے کے واقعات موجود ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) یہ بات ثابت ہو گئی کہ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ہم کو ڈر نہیں۔

ع ١٨ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ أَنْ كُنَّآ أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى
أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِيْٓ إِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَإِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَأَخْرَجْنٰهُمْ
مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ط وَأَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾
فَأَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ أَصْحٰبُ مُوْسٰٓى إِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾

ہم تو (پورے شوق سے) امید لگائے ہوئے ہیں کہ ہمارے رب ہماری غلطیوں کو معاف کر دیں گے اس واسطے کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے ہیں ﴿٥١﴾

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم بھیجا کہ تم میرے بندوں کو لے کر راتوں رات روانہ ہو جاؤ، یقیناً تم لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا ﴿٥٢﴾ سو فرعون نے شہروں میں نقیبوں کو بھیجا ﴿٥٣﴾ پکی بات یہ ہے کہ یہ (بنی اسرائل تو) ایک چھوٹی سی جماعت کے لوگ ہیں ﴿٥٤﴾ اور انھوں نے ہم کو سخت غصہ دلایا ہے ﴿٥٥﴾ اور ہم سب (ان سے) خطرہ محسوس کرتے ہیں① ﴿٥٦﴾ پھر ہم نے ان کو باغات سے اور چشموں سے ﴿٥٧﴾ اور خزانوں سے اور عمدہ عمدہ مکانوں سے باہر نکال دیا ﴿٥٨﴾ ہم نے ان کے ساتھ اسی طرح کیا اور ان سب چیزوں کا ہم نے بنی اسرائیل کو مالک بنا دیا ﴿٥٩﴾ پھر وہ سب (ایک دن) سورج نکلتے وقت ان (بنی اسرائیل) کے پیچھے پڑے ﴿٦٠﴾ پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھیوں نے (گھبرا کر) کہا: پکی بات ہے کہ (اب تو) ہم پکڑے گئے ﴿٦١﴾

① (دوسرا ترجمہ) ہم سب ایک ہتھیار بن جماعت (باقاعدہ فوج) ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) ہم سب ان سے احتیاط کرتے ہیں (چوتھا) ہم سب ان سے ہوشیار رہتے ہیں۔

نکتہ۔: فرعون کا یہ کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف عام لوگوں میں بدگمانی پیدا کرنے کی خطرناک سازش ہے تاکہ لوگ ان کے لائے ہوئے دین کو قبول نہ کر لے۔ اس لیے کہ ایک کم تعداد قوم کا فرد جس کے پاس نہ باقاعدہ فوج ہے نہ اسباب و وسائل ہے وہ کس طرح ایک منظم اور باقاعدہ فوج والی حکومت کے لئے خطرہ بن سکتا ہے؟ بس ایسی ہی گندی سیاست کا آج دور ہے۔

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰٓى أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَأَنْجَيْنَا
مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ أَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۖ وَمَا كَانَ
أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ع
إِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا
عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ إِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ أَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾

(موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: ہرگز (ہم پکڑے) نہیں (جاویں گے)، یقیناً میرے ساتھ میرے رب ہیں ① جو عنقریب مجھے (دریا سے نکلنے کا) راستہ بتائیں گے ﴿٦٢﴾ سو ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی لکڑی سے سمندر کو تم مارو، سو وہ (سمندر) پھٹ گیا، پھر ہر حصہ ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہوگیا ﴿٦٣﴾ اور دوسری (فرعون والی) جماعت کو ہم اسی جگہ کے پاس لے آئے ﴿٦٤﴾ اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو (غرق ہونے سے) بچالیا② ﴿٦٥﴾ پھر ہم نے دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کردیا ﴿٦٦﴾ یقیناً اس چیز میں (بڑی عبرت کی) نشانی ہے اور (اس کے باوجود بھی) ان (کافروں) میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے ﴿٦٧﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿٦٨﴾

(اے نبی!) تم ان کو ابراہیم (علیہ السلام) کا واقعہ پڑھ کر سناؤ ﴿٦٩﴾ جب انھوں نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا کہ: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟③ ﴿٧٠﴾ وہ کہنے لگے: ہم تو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور پورا دن (یعنی ہر وقت) انہی کے پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں ﴿٧١﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا وہ تمھاری سنتے ہیں؟ ﴿٧٢﴾ یا تم کو فائدہ یا نقصان دیتے ہیں؟ ﴿٧٣﴾

① یہاں معیت کی بات صرف نبی کے لیے ہے جبکہ امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد کے لیے بھی معیتِ الٰہی "اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا" میں فرمائی گئی، یہ امتِ محمدیہ کی ایک عظیم فضیلت ہے، الحمد لله الذی شرفنا۔ ② صالحین کے ساتھ رہنے سے دنیوی مصائب سے بھی نجات ملتی ہے۔ ③ سوال کی علت عدمِ علم نہیں ہے بلکہ غور و فکر کی دعوت دینا ہے۔

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ
فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِيْ
يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ
حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

انھوں نے جواب دیا کہ: (نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) ہم نے ہمارے باپ دادوں کو ایسا ہی کام کرتے ہوئے پایا ہے ﴿۷۴﴾ ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: کیا بھلا تم نے (کبھی غور سے بھی) دیکھا جس کی تم عبادت کرتے رہتے ہو① ﴿۷۵﴾ تم بھی اور تمھارے اگلے باپ دادے بھی (جن کو پوجتے رہے ہیں) ﴿۷۶﴾ سو یقیناً وہ تو میرے دشمن ہیں② سوائے تمام جہانوں کے رب کے (وہ میرے دوست ہیں) ﴿۷۷﴾ وہی (رب) ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا، پھر وہی (ہر کام میں) مجھے (صحیح) راستہ دکھاتے ہیں ﴿۷۸﴾ اور وہی (رب) ہے جو مجھے کھانا (یعنی بہت ساری عمدہ چیزیں) کھلاتے ہیں اور (بہت ساری چیزیں) مجھے پلاتے ہیں ﴿۷۹﴾ اور جب میں بیمار پڑ جاتا ہوں تو وہی (رب) مجھے شفا دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ اور وہی (رب) مجھے موت دیں گے، پھر مجھے زندہ کریں گے ﴿۸۱﴾ اور جس (رب) سے میں یہ امید لگائے ہوئے ہوں کہ وہ حساب (یعنی قیامت) کے دن میرے گناہوں کو معاف کردیں گے ﴿۸۲﴾ اے میرے رب! آپ مجھے حکمت عطا فرمایئے اور مجھ کو نیک لوگوں کے ساتھ شامل کردیجیے③ ﴿۸۳﴾

---

① یعنی اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم عبادت کرتے ہو کبھی ان کی حالت پر غور کیا؟ ان میں کوئی ایک خوبی بھی ایسی ہے جس کی وجہ سے ان کو عبادت کا مستحق قرار دیا جاسکے؟

② جس طرح دشمن نقصان ہی پہنچاتا ہے اس طرح بتوں کی عبادت ہر حال میں نقصان دہ ہے۔

③ صالحین میں شمولیت کے لیے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا فرما رہے ہیں جو صلاح کے اعلیٰ مقام پر تھے تو ہمیں تو اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے لئے کتنی کوشش کرنی چاہیے۔

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ
لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا
بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ
الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ
يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾

اور آنے والی نسلوں میں میری سچی (یعنی اچھی) یاد یں جاری رکھیے ① ﴿۸۴﴾ اور آپ مجھ کو نعمتوں
والی جنت کے وارث (ہونے والے) لوگوں میں سے بنادیجیے ﴿۸۵﴾ آپ میرے باپ کو معاف
کردیجیے یقیناً وہ تو گمراہ لوگوں میں سے تھے ﴿۸۶﴾ اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے
اس دن آپ مجھے رسوا نہ کیجیے ﴿۸۷﴾ جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا نہ کوئی اولاد (کام آئے گی)
﴿۸۸﴾ مگر یہ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس سلامتی والا (بے روگ) دل لے کر حاضر ہوگا (وہ نفع میں
ہوگا) ② ﴿۸۹﴾ اور جنت متقی لوگوں کے قریب لائی جائے گی ③ ﴿۹۰﴾ اور جہنم گمراہوں کے سامنے
ظاہر کردی جاوے گی ﴿۹۱﴾ اور ان (گمراہوں) کو کہا جائے گا کہ (تمھارے) وہ (معبود) کہاں
ہیں جن کی تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے؟ ﴿۹۲﴾ کیا وہ تمھاری مدد کرسکتے ہیں یا (تمھاری
طرف سے) بدلہ لے سکتے ہیں؟ ④ ﴿۹۳﴾ پھر وہ (باطل معبود) اور گمراہ لوگ اور ابلیس کا پورا پورا
لشکر سب کے سب اس (جہنم) میں اوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے ﴿۹۴﴾ ﴿۹۵﴾ اور وہ (کافر
لوگ) اس (جہنم) میں آپس میں (اپنے معبودوں سے) جھگڑا کرتے ہوئے بولیں گے ﴿۹۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بعد میں آنے والی نسلوں کے لوگوں میں ایسی زبانیں پیدا فرما جو میری سچائی کی گواہی دیویں۔
② حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: جو دل کلمۂ توحید کی گواہی دیوے اور شرک سے پاک ہو وہ دل مراد ہے۔ اسی طرح
رذائلِ باطنیہ سے سلامت دل بھی مراد ہے۔
③ متقی لوگوں کا اعزاز ہے، خود جنت قریب لائی جاوے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) یا وہ اپنا خود کا بچاؤ کرسکتے ہیں۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٩٧ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩٨ وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا
الْمُجْرِمُوْنَ ۝٩٩ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۝١٠٠ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝١٠١ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٠٢ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝١٠٣ وَاِنَّ رَبَّكَ
ع لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٤ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ࣙالْمُرْسَلِيْنَ ۝١٠٥ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٠٦ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٠٧ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٠٨ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٩ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١١٠

کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! (اس دنیا میں) ہم کھلی گمراہی میں پڑے تھے ﴿۹۷﴾ جب ہم تم کو رب العالمین کے برابر کا درجہ دیا کرتے تھے ﴿۹۸﴾ ہم کو تو (بڑے) مجرموں① نے ہی گمراہ کیا تھا ﴿۹۹﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ (آج سفارش کرنے والوں میں سے) کوئی ہماری سفارش کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۰۰﴾ اور ہمدردی کرنے والا کوئی (مخلص) دوست بھی نہیں ﴿۱۰۱﴾ سو کاش! ہمیں (دنیا میں) واپس جانے کا ایک مرتبہ موقع مل جائے تو ہم مؤمن بن جائیں ﴿۱۰۲﴾ یقیناً اِس (قیامت کے پورے منظر کے بیان) میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر ایمان والے نہیں ہیں ﴿۱۰۳﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۰۵﴾ جب ان سے ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۰۶﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں② ﴿۱۰۷﴾ سو تم اللہ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۰۸﴾ اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿۱۰۹﴾ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم میری بات مان لو ﴿۱۱۰﴾

---

① یعنی گمراہی کے بانی۔

② (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔

قَالُوٓا اَنُؤۡمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الۡاَرۡذَلُوۡنَؕ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلۡمِىۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَۚ﴿١١٢﴾ اِنۡ
حِسَابُهُمۡ اِلَّا عَلٰى رَبِّىۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَۚ﴿١١٣﴾ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَۚ﴿١١٤﴾ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ
مُّبِيۡنٌؕ﴿١١٥﴾ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰنُوۡحُ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَؕ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوۡمِىۡ
كَذَّبُوۡنِۚ﴿١١٧﴾ فَافۡتَحۡ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَهُمۡ فَتۡحًا وَّنَجِّنِىۡ وَمَنۡ مَّعِىَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ﴿١١٨﴾ فَاَنۡجَيۡنٰهُ منزل ۵
وَمَنۡ مَّعَهٗ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۚ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِيۡنَؕ﴿١٢٠﴾

قوم (کے لوگوں) نے کہا: کیا ہم تیری بات مان لیویں؛ حالاں کہ کمینے (یعنی نیچے درجے کے) لوگ تیرے ساتھی ہو گئے ہیں ﴿١١١﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: جو کام وہ کر رہے ہیں مجھے وہ معلوم نہیں ① ﴿١١٢﴾ ان کا حساب لینا تو میرے رب ہی کے ذمے ہے اگر تم سمجھ سے کام لو ② ﴿١١٣﴾ اور میں ایمان والوں کو (دھتکار کر) دور کرنے والا نہیں ہوں ﴿١١٤﴾ میں تو صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں ﴿١١٥﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: اے نوح! اگر تو (اپنے طریقہ کو) نہیں چھوڑے گا تو ضرور پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا ﴿١١٦﴾ نوح (علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! یقیناً میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے ﴿١١٧﴾ سو آپ میرے اور ان کے درمیان میں پورا فیصلہ کر دیجیے ③ اور مجھ کو اور میرے مومن ساتھیوں کو (ہلاکت سے) بچا لیجیے ④ ﴿١١٨﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی ⑤ کشتی میں (سوار کر کے) بچا لیا ﴿١١٩﴾ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ﴿١٢٠﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) مجھے اس سے کوئی بحث نہیں ہے (یعنی ان کے خاندان اور پیشے سے مجھے بحث نہیں، خاندانی تفاوت اور کاروباری سے دین میں کیا اثر؟۔

② ان کا ایک الزام یہ تھا کہ یہ رذیل لوگ ذاتی مفاد کے خاطر ایمان لائے ہیں، اس کا جواب ہو گیا کہ ان کے دل میں کیا نیت ہے اس کے میں، یا تم مکلف نہیں ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

③ یعنی ان پر عذاب آوے۔ ④ حضرت نوح علیہ السلام نے نجات کی دعا کے موقع پر اپنے ساتھیوں کو بھی یاد رکھا اور ان کے لیے بھی نجات کی دعا کی، معلوم ہوا کہ اپنے ساتھیوں کی دینی و دنیوی فلاح کی فکر کرنا یہ نبیوں کی سنت ہے۔

⑤ جن جانوروں اور پرندوں کی نسل باقی رکھنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر تھی ان سب کو کشتی میں ساتھ لیا گیا تھا۔

ع ۱۸ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۲۱﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۲﴾
كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۲۴﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۷﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ
تَخْلُدُونَ ﴿۱۲۹﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۳۱﴾

یقیناً اس (واقعے) میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿۱۲۱﴾ اور یقینی بات ہے کہ تمھارے رب وہی بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲۲﴾

قومِ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۲۳﴾ جب کہ ان سے ان کے بھائی ہود (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ یقیناً میں تو تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ① ﴿۱۲۵﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿۱۲۶﴾ اور اس (تبلیغ کے کام) پر میں تم سے کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا اجر تو تمام عالموں کے رب ہی کے ذمے ہے ﴿۱۲۷﴾ کیا تم ہر اونچی جگہ پر یادگار (کی چیزیں) بنا کر کھیل (فضول کام) کرتے ہو؟ ② ﴿۱۲۸﴾ اور تم پکے محل بناتے ہو، شاید کہ تم کو (دنیا میں) ہمیشہ زندہ رہنا ہے ③ ﴿۱۲۹﴾ اور جب تم پکڑتے ہو تو پکے ظالم بن کر پکڑتے ہو ④ ﴿۱۳۰﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات تم مان لو ﴿۱۳۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) امانت دار رسول ہوں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اپنے اوصاف بیان کرسکتے ہیں۔

② نام و نمود کے لیے اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ اونچی عمارتوں کے بنانے میں غلو سے کام لیتے تھے اور اونچی عمارت پر بیٹھ کر نیچے گذرنے والوں کے ساتھ ناشائستہ حرکت کرتے تھے۔

③ یعنی جو عمارتیں محض کاری گیری کے مظاہرہ کے لئے بنائی جاویں۔ زرق برق پرشکوہ عمارتیں، لگتا ایسا ہے کہ دائمی اس میں رہنا ہے۔

④ غریبوں پر ظلم کرتے تھے، معمولی غلطی پر بھاری گرفت کرتے تھے۔ کیسی تضاد عملی والی زندگی: ایک طرف عمارتوں کے پیچھے دولت کو خوب لگا رہے ہیں، دوسری طرف غریبوں پر زیادتی، ظلم؟

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ
مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا ع ۱۸
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾

اورتم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھاری مدد کی جوتم جانتے ہی ہو① ﴿۱۳۲﴾ (یعنی) جانوروں اور اولاد ﴿۱۳۳﴾ اور باغات اور چشموں کے ذریعہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھاری مدد کی ﴿۱۳۴﴾ میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۳۵﴾ انھوں نے (یعنی قوم کے لوگوں نے) کہا: (اے ہود!) تو نصیحت کرے یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ بنے ہمارے لیے تو دونوں باتیں برابر ہیں ﴿۱۳۶﴾ یہ (جو) باتیں (تم کررہے ہو وہ) تو پچھلوں کی بس ایک عادت رہی ہے② ﴿۱۳۷﴾ اور ہم کو تو کوئی عذاب ہونے والا نہیں ہے ﴿۱۳۸﴾ سو ان لوگوں نے ان (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا تو پھر ہم نے ان سب کو ہلاک کردیا، یقیناً اس میں (عبرت کی) بڑی نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۳۹﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی تو بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴۰﴾

قومِ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۴۱﴾ جب ان سے ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۴۲﴾ یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں ﴿۱۴۳﴾ سوتم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۱۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایسی ایسی چیزیں دیکر تمھاری طاقت بڑھائی جوتم جانتے ہو۔
② یعنی گزرے ہوئے زمانے کے نبیوں کی اسی طرح باتیں ہوا کرتی تھیں۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٤٥ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا
هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝١٤٦ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٤٧ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝١٤٨ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ
الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۝١٤٩ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٥٠ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝١٥١
الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝١٥٢ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝١٥٣ مَآ
اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٥٤ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا
شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝١٥٥

اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿١٤٥﴾ کیا تم کو یہاں کی نعمتوں میں اطمینان کے ساتھ (ہمیشہ) رہنے دیا جاوے گا؟ ① ﴿١٤٦﴾ باغوں میں اور چشموں میں؟ اور کھیتیوں میں اور کھجوروں میں کہ جس کے خوشے نرم ہیں؟ ② ﴿١٤٧﴾ ﴿١٤٨﴾ اور کیا تم پہاڑوں کو تراش کر بڑے ناز کے ساتھ ③ گھر بناتے رہو گے؟ ﴿١٤٩﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿١٥٠﴾ اور تم حد سے آگے بڑھنے والوں کا حکم (یعنی کہنا) مت مانو ﴿١٥١﴾ جو لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ④ ﴿١٥٢﴾ وہ (یعنی قوم کے) لوگ کہنے لگے: یقیناً تم پر بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے ﴿١٥٣﴾ تم تو ہمارے جیسے ہی ایک (معمولی) انسان ہو، اگر تم سچے ہو تو (اپنے نبی ہونے کی) کوئی نشانی لاؤ ﴿١٥٤﴾ صالح (علیہ السلام) نے کہا: یہ اونٹنی ہے اس کے لیے پانی پینے کی ایک باری ہے اور تمھارے (جانوروں کے لیے) پانی پینے کی باری مقرر دن میں ہے ﴿١٥٥﴾

---

① آخرت سے بے فکری بھی اس دور میں عام ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جن کے خوشے ایک دوسرے میں پیوست ہے یعنی کھجوروں میں بہت زیادہ پھل آتے ہیں۔

③ یعنی اتراتے ہوئے۔ ایک معنیٰ ماہرین بھی ہیں، وہ اس طرح کے مکانات بنانے میں بڑے ماہر تھے۔

④ ذمے داروں کے دو اہم کام:

[١] امن قائم کرنا۔ [٢] اصلاح کرنا۔

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا
نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ ع
أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ
الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾

اورتم بری نیت سے اس (اونٹنی) کو ہاتھ بھی مت لگانا، ورنہ تم کو بڑے (خطرناک) دن کا عذاب پکڑ لے گا ﴿۱۵۶﴾ پھر (ہوا یہ کہ) انھوں نے اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ ڈالیں①، پھر وہ پچھتاتے ہوئے رہ گئے ﴿۱۵۷﴾ انجام یہ ہوا کہ ان کو عذاب نے پکڑ لیا، یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ﴿۱۵۸﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۵۹﴾

لوط (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ﴿۱۶۰﴾ جب ان سے ان کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۶۱﴾ یقیناً میں تمھارے لیے معتبر رسول ہوں ﴿۱۶۲﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۱۶۳﴾ اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿۱۶۴﴾ کیا تمام عالموں کے لوگوں میں تم ہی ہو جو مردوں (یعنی لڑکوں) کے پاس جاتے ہو②﴿۱۶۵﴾ اور تمھارے رب نے تمھارے لیے جو تمھاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو تو تم چھوڑتے ہو③؟ بلکہ تم (انسانیت کی) حد سے بالکل آگے گزرے ہوئے لوگ ہو ﴿۱۶۶﴾

---

① یعنی اس کو مار ڈالا۔ ② اس سے پہلے دنیا کی کسی قوم میں یہ گناہ نہیں تھا، جانور تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہوتے۔
③ بیوی حلال ہے اس کے خاص مقام۔فرج۔ میں صحبت کرو، تم حلال بیوی کی فرج چھوڑ کر دوسرے گندے کام میں مت پڑو، اپنی بیوی کی دبر بھی حرام ہے۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ
الْقَالِیْنَ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی
الْغٰبِرِیْنَ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ﴿۱۷۳﴾
ع اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ﴿۱۷۵﴾
كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ﴿۱۷۹﴾

وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: اے لوط! اگر تو (یہ بات) نہیں چھوڑے گا تو یقیناً (بستی سے) باہر نکال دیا جائے گا①﴿۱۶۷﴾ لوط (علیہ السلام) نے کہا: یقیناً میں تمھارے (اس برے) کام سے سخت نفرت کرتا ہوں﴿۱۶۸﴾ اے میرے رب! مجھ کو اور میرے گھر والوں کو جو (برے) کام وہ (قوم کے لوگ) کر رہے ہیں اس سے نجات عطا فرمایئے②﴿۱۶۹﴾ سو ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے سب گھر والوں③ کو نجات دی﴿۱۷۰﴾ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں شامل رہی④﴿۱۷۱﴾ پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو ہلاک کر دیا﴿۱۷۲﴾ اور ہم نے ان پر (عجیب قسم کے پتھر کی) بارش برسائی، سو جن لوگوں کو ڈرایا گیا تھا ان پر بہت بری بارش تھی﴿۱۷۳﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں﴿۱۷۴﴾ اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے ہیں⑤﴿۱۷۵﴾

بَن (یعنی گھنے جنگل) کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا﴿۱۷۶﴾ جب ان سے شعیب (علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے) ڈرتے نہیں ہو؟﴿۱۷۷﴾ یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں﴿۱۷۸﴾ سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو﴿۱۷۹﴾

---

① مصلحین وصالحین کو دھمکی دینا اور خود سدھرنے کی کوشش نہ کرنا انتہائی قساوت قلبی کی بات ہے جو قوم لوط کا طریقہ ہے۔
② یعنی ایسے برے کاموں پر جو عذاب آنے والا ہے اس سے نجات عطا فرمایئے۔ ③ اہل ایمان مراد ہیں۔ ④ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی جو ایمان نہیں لائی۔ ⑤ اس علاقہ کا حال بندے کے سفرنامہ کی دوسری جلد میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾
قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ کے کام) پر کوئی (دنیوی) بدلہ نہیں مانگتا ہوں، میرا بدلہ تو تمام عالموں کے رب پر ہے ﴿١٨٠﴾ تم پورا پورا ناپ کر دیا کرو① اور نقصان پہنچانے والے مت بنو② ﴿١٨١﴾ اور تم سیدھی ترازو③ سے تولا کرو ﴿١٨٢﴾ اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دیا کرو اور تم زمین میں فساد مچاتے مت پھرو ﴿١٨٣﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو جس نے تم کو اور اگلی تمام مخلوقات کو پیدا کیا ﴿١٨٤﴾ وہ لوگ کہنے لگے: یقیناً تجھ پر تو بڑا بھاری جادو کر دیا گیا ہے④ ﴿١٨٥﴾ تم ہمارے جیسے ایک (معمولی) آدمی ہی تو ہو اور ہمارا تو (تمھارے بارے میں) پکا خیال ہے کہ تم جھوٹے لوگوں میں سے ہو ﴿١٨٦﴾ اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو ﴿١٨٧﴾ شعیب (علیہ السلام) نے کہا: جو کام تم کر رہے ہو میرے رب اس کو اچھی طرح جانتے ہیں⑤ ﴿١٨٨﴾ سو (قوم کے) لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلایا، سو سائبان والے دن کے عذاب نے ان کو پکڑا، یقیناً وہ بڑے (خوفناک) دن کا عذاب تھا ﴿١٨٩﴾ یقیناً اس میں بڑی (عبرت کی) نشانی ہے اور ان میں کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ﴿١٩٠﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) پیمانہ پورا بھرا کرو۔ ②(دوسرا ترجمہ) اور تم دوسروں کو گھاٹے میں ڈالنے والوں میں سے مت بنو۔
③ناپ تول کے تمام قسم کے آلات اس میں شامل ہے۔ ④(دوسرا ترجمہ) جن پر بڑا بھاری جادو کر دیا ہو تم ان لوگوں میں سے ہو۔ ⑤لہذا کس کو کب عذاب بھیجنا ہمارا کام نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت میں ہے۔

ع وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ
الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى
بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

اور یقیناً تمھارے رب وہی بڑے زبردست اور بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۹۱﴾

اور یقیناً وہ (قرآن) تو تمام عالموں کے رب ہی کا اتارا ہوا ہے ﴿۱۹۲﴾ تمھارے دل پر ایک امانت دار فرشتہ اس (قرآن) کو لے کر اترا ہے؛ تاکہ تم ڈرانے والے رسولوں میں شامل ہوجاؤ ﴿۱۹۳﴾﴿۱۹۴﴾ (وہ فرشتہ) کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں (لے کر اترا ہے) ﴿۱۹۵﴾ اور یقیناً اس (قرآن) کا تذکرہ پچھلی آسمانی کتابوں میں موجود ہے ﴿۱۹۶﴾ کیا ان (کافروں) کے لیے یہ دلیل نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علما جانتے ہیں①؟ ﴿۱۹۷﴾ اور اگر ہم (بالفرض) اس (قرآن) کو کسی عجمی شخص پر اتار دیتے ﴿۱۹۸﴾ اور وہ (عجمی شخص) ان کے سامنے پڑھ بھی دیتا تب بھی وہ (ضد کی وجہ سے) اس پر ایمان نہ لاتے② ﴿۱۹۹﴾ اسی طرح ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس (انکار) کو داخل کر دیا ہے③ ﴿۲۰۰﴾ یہ لوگ اس وقت تک اس (قرآن) پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک وہ دردناک عذاب دیکھ نہ لیویں ﴿۲۰۱﴾ اور وہ (عذاب) ان پر اس طرح اچانک آجائے گا کہ ان کو (پہلے سے) خبر بھی نہیں ہوگی ﴿۲۰۲﴾ اس وقت یہ (مجرم) لوگ کہیں گے کہ: کیا ہم کو کچھ مہلت مل سکتی ہے؟ ﴿۲۰۳﴾

① جو بنی اسرائیل کے علماء ایمان لائے وہ قرآن کی حقانیت کو علی الاعلان بتاتے تھے اور جو ایمان نہ لائے وہ تنہائی میں حقانیت کا تذکرہ کرتے تھے۔ ② غیر عربی شخص جس کو عربی پر قدرت نہ ہو وہ پڑھ دیتے تب بھی معجزہ ہونا اور زیادہ واضح ہوتا پھر بھی یہ ضد میں ایمان نہ لاتے۔

③ کان سے قرآن اس طرح سنا کہ اس کا اثر نہ ہوا، فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ قرآن کی تکذیب ان کی طبیعت بن گئی تھی۔

أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَءَيْتَ إِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا
مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْبَغِيْ
لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ
فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

تو کیا وہ (مجرم اِس وقت) ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ﴿٢٠٤﴾ بھلا تو دیکھ! اگر ہم ان کو کئی برسوں تک (عیش کے سامان سے) مزے اڑانے دیویں ﴿٢٠٥﴾ پھر ان کے پاس وہ (عذاب) آجاوے جس سے ان کو ڈرایا جارہا ہے ﴿٢٠٦﴾ تو جو مزہ وہ اڑاتے رہے وہ ان کو کیا کام آئے گا[١]؟ ﴿٢٠٧﴾ جس بستی میں (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر) ڈرانے والے (نبی یا ان کے نائب) نصیحت کرنے کے لیے نہ آئے ہوں ایسی کسی بستی کو ہم نے کبھی ہلاک ہی نہیں کیا[٢] ﴿٢٠٨﴾ اور ظلم کرنا ہمارا کام نہیں ہے ﴿٢٠٩﴾ اور شیاطین اس (قرآن) کو لے کر اترے نہیں ہیں ﴿٢١٠﴾ اور یہ (قرآن لے کر اترنے کا کام) ان کے مناسب نہیں ہے اور نہ تو وہ (ایسا کام) کر سکتے ہیں ﴿٢١١﴾ یقینی بات ہے کہ ان (شیاطین) کو (قرآن) سننے سے بھی دور کر دیا گیا ہے[٣] ﴿٢١٢﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کی عبادت مت کرو، ورنہ تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے جن کو عذاب دیا جائے گا ﴿٢١٣﴾ اور (اے نبی!) تم اپنے قریبی رشتے داروں کو (نافرمانی پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے) ڈراؤ ﴿٢١٤﴾ اور جو ایمان والے تمھارے ساتھ چلے ان کے لیے (شفقت کا) اپنا بازو جھکادو[٤] ﴿٢١٥﴾ سو اگر وہ تمھاری نافرمانی کریں تو ان کو کہہ دو کہ: جو کام تم کر رہے ہو اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے ﴿٢١٦﴾

---

١ یعنی دنیا کے عیش میں اضافے سے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی۔ ٢ (دوسرا ترجمہ) جس بستی کو بھی ہم نے (عذاب سے) ہلاک کیا تو اس بستی میں (پہلے ہی سے ہماری طرف سے) ڈرانے والے نصیحت کرنے کی غرض سے پہنچ چکے تھے۔
٣ (دوسرا ترجمہ) روک دیا گیا۔ ٤ ہر مؤمن چاہے وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ شفقت سے پیش آنا ہے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي
السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
ع بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

اور بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) پر تم بھروسہ کرو ﴿۲۱۷﴾ جو تم کو اس وقت بھی دیکھتے ہیں جب تم (عبادت کے لیے) کھڑے ہوتے ہو ﴿۲۱۸﴾ اور (نماز کے علاوہ) نمازیوں میں تمھارے آنے جانے کو بھی (وہ دیکھتے ہیں)① ﴿۲۱۹﴾ یقین رکھو وہی (اللہ تعالیٰ) اچھی طرح سنتے ہیں، اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۲۰﴾ (اے نبی! لوگوں سے کہو) کیا میں تم کو بتاؤں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں؟ ﴿۲۲۱﴾ (شیاطین تو) ہر بڑے جھوٹے، بڑے گنہگار پر اترتے ہیں ﴿۲۲۲﴾ جو (شیاطین سے) سنی سنائی بات لاڈالتے ہیں② اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں③ ﴿۲۲۳﴾ اور شعرا کہ ان کی باتوں پر تو گمراہ④ لوگ ہی چلتے ہیں ﴿۲۲۴﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر میدان میں سر مارتے پھرتے ہیں⑤ ﴿۲۲۵﴾ اور وہ یقینا (زبان سے) ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو وہ کرتے نہیں ہیں ﴿۲۲۶﴾ مگر وہ (شعراء ان سے الگ ہیں) جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور اللہ تعالیٰ کا⑥ بہت ذکر کیا اور ان پر ظلم ہوجانے کے بعد انھوں نے بدلہ لیا⑦ اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا کہ کس جگہ (یعنی برے انجام) کی طرف ان کو پلٹ کر کے جانا ہے ﴿۲۲۷﴾

①(دوسرا ترجمہ) سجدہ کرنے والوں میں آپ کے منتقل ہونے کو بھی وہ اللہ جانتے ہیں یعنی نمازیوں کے ساتھ جب آپ نماز میں ہوتے ہو اس وقت اور نماز کے علاوہ آپ کے اٹھنے بیٹھنے کو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں۔ ②(دوسرا ترجمہ) جو شیاطین کی باتوں کی طرف کان لگا کر رکھتے ہیں (یعنی جب شیاطین کاہنوں کے پاس جھوٹی خبریں لاتے ہیں تب پورے دھیان سے ان کی بات سنتے ہیں)۔ ③یعنی شیاطین سنی سنائی ان کو سناتے ہیں اور وہ لوگوں کو جھوٹ ملا کر سناتے ہیں۔ ④ حقائق سے دور خیالات اور بیجا مبالغے عام شاعری کا حال ہوتا ہے۔ ⑤(دوسرا ترجمہ) حیران پھرا کرتے ہیں۔ ⑥ اشعار میں اور بغیر اشعار کے۔ ⑦یعنی دشمنوں کو شاعری کے انداز سے اچھا جواب دیا۔ تائید دین، اشاعتِ دین کے اشعار بھی شامل ہیں۔

سورۃ النمل

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ترانوے (۹۳) یا پچانوے (۹۵) آیتیں ہیں، سورۂ شعراء کے بعد اور سورۂ قصص سے پہلے اڑتالیس (۴۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں چونٹی کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۂ سلیمان'' بھی منقول ہے (از: روح المعانی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ① هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ② الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ
وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥ الثلثة
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طس، یہ قرآن کی اور (حقیقت کو) کھولنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ﴿۱﴾ (ایسے) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوش خبری ہے ﴿۲﴾ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ﴿۳﴾ حقیقت میں جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے (برے) اعمال ان کی نظروں میں خوش نما بنا دیے، سو وہ (حق سے دور جہالت میں) بھٹکتے پھرتے ہیں① ﴿۴﴾ ان ہی لوگوں کے لیے (دنیا میں بھی) برا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے ﴿۵﴾ اور یقیناً تم کو یہ قرآن بڑے ہی حکمت والے، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے عطا کیا جا رہا ہے② ﴿۶﴾ (اے نبی! موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ بھی ان کو سناؤ) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے (مدین سے آتے ہوئے) کہا: کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے، میں ابھی (وہاں سے) تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا آگ کا انگارہ سلگا کر تمھارے پاس لے آتا ہوں؛

① (دوسرا ترجمہ) برابر بھٹکتے پھرتے ہیں (تیسرا ترجمہ) سو وہ کھیل میں پڑے ہیں۔ (جن کو آخرت کا فکر نہیں ہوتا وہ ہر وقت محض دنیائے فانی کی فکر میں ڈوبے رہتے ہیں۔) ② (دوسرا ترجمہ) پہنچ رہا ہے۔ لفظ "لتلقی" سے تکلیف اور مشقت کا معنیٰ بھی نکلتا ہے، مراد وحی کے نزول کے وقت کی مشقت۔

لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ
فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ
لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١
وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝١٢

تاکہ تم (اس سے) گرمی حاصل کرسکو① ﴿٧﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی جو آگ میں ہیں اور جو اس (آگ) کے آس پاس ہے② اس پر برکت ہو اور اللہ تعالیٰ تو پاک ہیں، جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿٨﴾ اے موسیٰ! حقیقت میں③ میں اللہ ہی ہوں، بڑا زبردست، بڑی حکمت والا (ہوں) ﴿٩﴾ (اے موسیٰ!) اور تم اپنی لاٹھی کو (زمین پر) ڈالو، پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو دیکھا کہ وہ اس طرح ہلتی ہے③ جیسے کوئی (تیز دوڑنے والا سفید پتلا) سانپ ہو، تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر دیکھا بھی نہیں (اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اے موسیٰ! ڈرو نہیں، میرے پاس (کوئی) رسول ڈرا نہیں کرتے④ ﴿١٠﴾ مگر یہ کہ کسی نے کوئی زیادتی کی ہو⑤، پھر برائی کے بعد اس کے بدلے نیکی کرے تو پھر یقین رکھنا کہ میں بہت زیادہ معاف کرنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں ﴿١١﴾ اور تم (اے موسیٰ!) اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں داخل کرو تو وہ بغیر کسی بیماری کے سفید (روشن) ہو کر نکلے گا (یہ دونوں معجزے ملا کر) نو نشانیاں لے کر فرعون اور اس کی قوم کی طرف تم جاؤ یقیناً وہ نافرمان قوم ہے ﴿١٢﴾

④ گھر والوں کی ضروریات کی تکمیل کی فکر شوہر کے ذمے ہے۔ بیوی کو بھی اکرام کے الفاظ سے خطاب کرے۔

① وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ملائکہ موجود تھے۔ بعض حضرات نے نار سے نورِ الٰہی مراد لیا ہے؛ چوں کہ نور کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلے آگ سمجھا تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) یقینی بات یہ ہے کہ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) پھن مارتی ہے۔

④ نبوت کا اعزاز جب ملے تب کوئی رسول ڈرتے نہیں؛ اس لیے تم کو بھی ڈرنا نہ چاہیے۔ یا جو چیز نبوت کی علامت بن رہی ہو اس سے ڈرنا نہیں۔ ⑤ تو اس لغزش کو یاد کر کے ڈرے اس میں حرج نہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰيٰتُنَا مُبۡصِرَةً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ
ع اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ
وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّنۡ عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۵﴾
وَوَرِثَ سُلَيۡمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ الطَّيۡرِ وَاُوۡتِيۡنَا مِنۡ كُلِّ
شَىۡءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيۡمٰنَ جُنُوۡدُهٗ مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ
وَالطَّيۡرِ فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾

پھر جب ان (فرعونیوں) کے پاس ہمارے روشن معجزات پہنچے ① تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے ﴿۱۳﴾ اوران لوگوں کے دل اس (سچائی) کا یقین کر چکے تھے، پھر بھی انھوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے اس کا انکار کیا، سو تم دیکھو کہ فساد (یعنی شرارت) کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ ﴿۱۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داؤد اور سلیمان (علیہما السلام) کو ایک (خاص) علم عطا کیا تھا ② اور (اس پر) وہ دونوں کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہم کو بہت سارے ایمان والے بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے ﴿۱۵﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے قائم مقام بنے ③ اور سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی (ضروری) چیز دی گئی ہے ④ یقیناً یہ (حکومت، نبوت اللہ تعالیٰ کا) کھلا ہوا فضل ہے ﴿۱۶﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کا لشکر جنات اور انسان اور پرندوں میں سے جمع کیا گیا، سو ان کی جماعتیں ⑤ بنائی جاتی تھیں ⑥ ﴿۱۷﴾

---

① آنکھوں کو کھول دیوے، توحید سمجھا دیوے ویسے۔ نبیوں کے معجزات لوگوں کو توحید اور رسالت سمجھانے کے خاطر ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ سے جڑ جاویں، دنیا کے جادوگروں کی طرح صرف لوگوں کو متأثر کرنا اور خود کا گرویدہ بنانا مقصود نہیں ہوتا۔ ② یعنی شریعت کا اور حکومت کا نظام چلانے کا۔

③ حکومت اور علوم نبوت دونوں میں۔ ④ اس دور کے اعتبار سے۔

⑤ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باری تعالیٰ کو نظم ونسق اور جماعت بندی، ترتیب سے کام کرنا پسند ہے اس لیے یہاں مدح کے انداز میں تذکرہ کیا۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) ان کو قابو میں رکھا جاتا تھا (تیسرا ترجمہ) ان کو روکا جاتا تھا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا
يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا
وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا
لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿٢٠﴾

یہاں تک کہ جب وہ (سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر) چیونٹیوں کے ایک میدان پر پہنچے، تو ایک چیونٹی بولی: اے چیونٹیو! تم اپنے اپنے سوراخوں میں داخل ہوجاؤ①، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے اور ان کو (اس کا) پتہ بھی نہ چلے②﴿۱۸﴾ پھر اس (چیونٹی) کی (اس) بات سے وہ (سلیمان علیہ السلام) مسکرا کر ہنس پڑے③ اور کہنے لگے: اے میرے رب! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں آپ کے ان احسانات کا شکر④ ادا کرتا رہوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے اور میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جن کو آپ پسند کرتے ہوں⑤ اور اپنی (خاص) رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل رکھنا⑥﴿۱۹﴾ اور اس (سلیمان علیہ السلام) نے (ایک مرتبہ) پرندوں کی حاضری لی، سو وہ (سلیمان علیہ السلام) کہنے لگے: کیا بات ہے مجھے ہدہد (کیوں) نظر نہیں آتا⑦، کیا وہ (کہیں) غائب ہوگیا ہے؟⑧﴿۲۰﴾

---

① مصیبت تو مصیبت ہے امکانِ مصیبت سے بھی اپنی قوم کو بچانے کی تدبیر اور فکر کوئی چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق ہی سے سیکھ لیوے۔② اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جان بوجھ کر تو نقصان نہیں پہنچاویں گے اس بات کا چیونٹی کو بھی یقین ہے، بے خبری میں کوئی بات ہوجاوے تو وہ الگ بات ہے۔ اسی طرح گھر مشکلات سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔③ چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمانؑ نے ابتداءً تبسم فرمایا اور یہ تبسم آگے چل کر ضحک میں بدل گیا۔ بعض حضرات لکھتے ہیں کہ چیونٹی کی سردار نے سلیمانؑ اور آپ کی فوج کو عادل سمجھا اس پر آپ کو خوشی ہوئی اور مسکرا دیا۔④ چیونٹی کی بات سمجھ لی اس پر بھی حضرت سلیمانؑ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔⑤ (دوسرا ترجمہ) جس کو آپ قبول فرمالیں۔⑥ صالحین میں شمولیت کی دعا کرنا یہ بھی نبیوں کی سنت ہے۔⑦ (دوسرا ترجمہ) بلکہ وہ غائب ہی ہے۔⑧ ہدہد چھوٹا اور کمزور پرندہ ہے، معلوم ہوا چھوٹوں اور کمزوروں پر بھی نظر رہنی چاہئے۔ پرندوں کی طبیعت ایک جگہ رہتی نہیں وہ اڑتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا ماتحتوں میں جن کا مزاج ہی گھومنے پھرنے کا ہو ان کی حاضری کی خصوصی فکر رکھیں اور اچانک حاضری لینے کا ثبوت بھی نکلتا ہے۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ
بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ
امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ﴿۲۳﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ
السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ﴿۲۴﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ﴿۲۵﴾

میں اس کو (غیر حاضری پر) ضرور سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا میرے پاس کوئی ایسی وجہ بتلاوے جو (غیر حاضری کی) حقیقت کو ظاہر کرنے والی ہو① ﴿۲۱﴾ سو وہ (ہدہد) تھوڑی دیر بعد حاضر ہو گیا، اور وہ (ہدہد سلیمان علیہ السلام سے) کہنے لگا: میں نے ایک ایسی بات معلوم کی ہے جس بات کی آپ کو خبر نہیں ہے② اور میں ملکِ سبا سے ایک یقینی خبر لے کر تمھارے پاس حاضر ہوا ہوں③ ﴿۲۲﴾ میں نے ایک عورت کو (وہاں) دیکھا ہے جو ان پر حکومت کر رہی ہے اور اس کو ہر طرح کا (ضروری) سامان ملا ہے اور اس کا ایک بڑا تخت بھی ہے ﴿۲۳﴾ میں نے اس (عورت) کو اور اس کی قوم کو دیکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کو یہ سمجھا دیا ہے کہ ان کے (کفر کے یہ) کام بہت اچھے ہیں سو اس (شیطان) نے ان کو (صحیح) راستے سے روک رکھا ہے؛ لہٰذا وہ صحیح راستے پر چلتے نہیں ہیں ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اس اللہ تعالیٰ کو کیوں سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں④ کو باہر نکال کر لاتے ہیں اور جو چیز تم چھپاتے ہو اور جو چیز تم ظاہر کرتے ہو اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿۲۵﴾

① یعنی غیر حاضری کا صحیح عذر مجھے بتاوے معلوم ہوا عذر بھی سننا چاہیے صرف تانا شاہی نہ چلاوے کہ بغیر اجازت سے گیا ہی کیوں؟
② ہدہد کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سمجھ ملی ہے کہ حضرات انبیاء عالم الغیب نہیں ہوتے۔ غور کرو جس نبی کے متعلق آیت ۱۵ میں خود باری تعالیٰ علم عطا فرمانا بیان کرے ان کو ہدہد نے ایک بات کی اطلاع دی۔ بڑے سے بڑے انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا کوئی اپنے علم کی وسعت پر نازاں نہ ہو۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ بڑوں کو ہر چیز معلوم ہو یہ ضروری نہیں چھوٹوں کی معلومات سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔ ③ بڑوں کی خدمت میں یقینی اور تحقیقی باتیں عرض کرنی چاہیے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا
يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (اور) وہ بڑے عرش کے مالک ہیں ﴿٢٦﴾ (یہ بات سن کر) سلیمان علیہ السلام نے کہا: ابھی ہم دیکھ لیتے ہیں کہ تم سچ کہتے ہو یا تم بھی جھوٹ بولنے والوں میں شامل ہو گئے ہو① ﴿٢٧﴾ (اے ہدہد!) میرا یہ خط لے کر جا اور اس (خط) کو ان کے پاس ڈال دے، پھر ان کے پاس سے تو ہٹ جا②، پھر دیکھ③ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟④ ﴿٢٨﴾ عورت⑤ بولی: اے (میرے) درباریو! مجھے ایک عزت والا خط ملا ہے⑥ ﴿٢٩﴾ یقیناً وہ (خط) سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور وہ (خط) اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا گیا ہے، جس (اللہ تعالیٰ) کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿٣٠﴾ (اس میں یہ لکھا ہے) کہ تم میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور میرے سامنے مسلمان (یعنی فرماں بردار) بن کر چلے آؤ ﴿٣١﴾

⬅ ③ جس مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی جو نعمت امتیازی طور پر ملی ہو "حمد" کرتے وقت اس نعمت کا وہ خصوصی تذکرہ کرتے ہیں، ہدہد کو زمین کے نیچے کے خزانے معلوم کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے؛ اس لیے شاید اس نے یہ لفظ استعمال کیا۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

① ماتحتوں کی بات کو جانچنا چاہیے کہ صحیح ہے یا بناوٹ ہے۔

②: [١] ماتحتوں کو آداب سکھا رہے ہیں کہ کسی کے سر پر نہ رہے۔

[٢] خط کے ذریعہ سے بھی دعوت دینا نبیوں کا طریقہ ہے۔

③ "فانظر" کا دوسرا ترجمہ: تو انتظار کر۔

④ حضرت سلیمانؑ کا خط ہدہد چونچ میں لے کر چلا اور سبا جا کر بلقیس کو پہنچایا۔

⑤ یعنی سبا کی رانی: بلقیس۔ اس نے فوری مشورہ کیا، کفار بھی مشورہ کی اہمیت سمجھتے تھے۔

⑥ (دوسرا ترجمہ) میرے پاس ایک عزت (وقار) والا خط ڈالا گیا ہے۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝۳۲ قَالُوْا
نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۬ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝۳۳ قَالَتْ اِنَّ
الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝۳۴
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝۳۶ اِرْجِعْ
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۳۷

وہ (رانی) بولی: اے درباریو! یہ جو مسئلہ مجھے پیش آیا ہے اس (کے بارے) میں مجھے پکا مشورہ دو①، میں اس وقت تک کسی کام کا قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی جب تک تم لوگ میرے پاس موجود نہ ہو ﴿۳۲﴾ وہ (درباری) کہنے لگے: ہم تو پوری طاقت والے ہیں اور (ڈٹ کر) سخت لڑائی لڑنے والے لوگ ہیں، آگے معاملہ تمھارے اختیار میں ہے، اب آپ ہی دیکھ لیں کہ کیا حکم دیتی ہو② ﴿۳۳﴾ وہ (ملکہ) بولی: جب بادشاہ (فاتح بن کر) کسی بستی میں داخل ہوا کرتے ہیں تو اس کو برباد کرڈالتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کردیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ﴿۳۴﴾ اور میں ان کے پاس ہدیہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھتی ہوں کہ (میرے) بھیجے ہوئے (قاصد) کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں ﴿۳۵﴾ پھر وہ (قاصد) جب سلیمان (علیہ السلام) کے پاس پہنچا تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے کہا کہ: کیا مال کے ذریعہ تم میری مدد کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دے رکھا ہے وہ اس سے زیادہ اچھا ہے جو تم کو دے رکھا ہے؛ بلکہ تم ہی لوگ تمھارے ہدیہ پر خوش ہوتے رہو ﴿۳۶﴾ (اے قاصد!) تو ان کے پاس واپس جا (اس لیے کہ) اب ہم ان کے پاس ایسا لشکر لے کر پہنچیں گے جس کا مقابلہ کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہوگی اور ہم ضرور ان کو وہاں سے ذلیل کر کے نکالیں گے اور وہ ہمارے ماتحت بن کر رہیں گے ﴿۳۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) ہم فیصلہ کرسکے ایسا مشورہ دو (ملکہ نے پہلے درباریوں کی عزت بڑھائی پھر کہا، یہ بھی کامیاب اِمارت کی ایک تدبیر ہے۔ ② ہم کو ہماری رائے پر اصرار نہیں، رائے کے خلاف امیر کا حکم ہوگا تب بھی عمل کریں گے۔

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝۳۸ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝۳۹ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۫ لِيَبْلُوَنِيْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝۴۰

①سلیمان علیہ السلام نے کہا: اے (میرے) درباریو! تم میں کوئی ایسا ہے جو اس (عورت) کے تخت کو ان (سباوالوں) کے میرے پاس مسلمان بن کر آنے سے پہلے ہی لے آئے ﴿۳۸﴾ جناتوں میں سے ایک بڑے بھاری جسم والا بولا:② آپ اپنی جگہ سے اٹھو③ اس سے پہلے ہی میں اس (تخت) کو آپ کے پاس لے آؤں گا، اور (آپ میرے بارے میں) یقین رکھیے کہ میں اس (تخت کو لانے) کی پوری طاقت بھی رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں④ ﴿۳۹﴾ ایک شخص جس کے پاس کتاب⑤ (تورات) کا علم تھا وہ کہنے لگا: میں اس (تخت) کو آپ کے پاس آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے ہی حاضر کردیتا ہوں، سو جب انھوں نے (یعنی سلیمان علیہ السلام نے) اس تخت کو اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ تو میرے رب کا فضل ہے؛ تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں (رب کا) شکر کرتا ہوں یا میں ناشکری کرتا ہوں اور جو شخص بھی شکر کرتا ہے وہ تو اپنے فائدے کے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو شخص ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرے رب تو بے نیاز ہیں، بڑے کرم کرنے والے ہیں ﴿۴۰﴾

① پھر بلقیس کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے نبی ہونے کا یقین ہوگیا تو اپنے ملک سبا سے چلی تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو کسی ذریعے سے اس کے روانہ ہونے کا پتہ چل گیا تب۔

② (دوسرا ترجمہ) جناتوں میں سے ایک راکشش بولا۔

③ (دوسرا ترجمہ) مجلس سے اٹھو۔

④ جس کو کام حوالے کرنا ہو اس میں یہ دو خوبی (طاقت، امانت) ہونی چاہیے، وہاں حضرت موسیٰ کے واقعہ میں بھی یہ بات ہے۔⑤ سابقہ آسمانی کتابوں کے علوم کے حامل کا یہ حال ہے تو افضل الکتب ''قرآن'' کے حاملین کی طاقت کا حال کیا ہوتا ہوگا؟ دنیا نے دورِ خلافت راشدہ میں اس کا مشاہدہ کرلیا ہے۔ کاش ہم صحیح معنی میں حاملینِ قرآن بن جائیں!۔

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا
جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا
مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ
كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ
سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
ع وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾

سلیمان (علیہ السلام) نے (خادموں سے) کہا: اس (بلقیس) کے لیے اس کے تخت میں کچھ تبدیلی کر دو ①؛ تا کہ ہم دیکھ لیویں کہ وہ اس کو پہچان لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جن کو پہچان نہیں ہے ② ﴿۴۱﴾ پھر جب وہ عورت (سلیمان کے پاس) پہنچ گئی تو اس کو پوچھا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ تو وہ کہنے لگی: ایسا لگتا ہے کہ ہو بہو وہی ہے، اور ہم کو تو اس (واقعہ) سے پہلے ہی (آپ کی نبوت کی سچائی کا) علم ہو چکا تھا اور ہم مسلمان ہو چکے ہیں ③ ﴿۴۲﴾ اور (آج تک) اس کو (ایمان لانے سے) اس بات نے روک رکھا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں) کی عبادت کیا کرتی تھی کیوں کہ وہ ایک کافر قوم میں سے تھی ﴿۴۳﴾ اس (عورت) کو کہا گیا: تو (اس) محل میں داخل ہو جا، پھر جب اس نے اس (کے صحن) کو دیکھا تو یہ سمجھی کہ یہ تو گہرا پانی ہے اور اس نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں، سلیمان (علیہ السلام) نے کہا: یہ تو ایک محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں ④، وہ بولی: اے میرے رب! یقیناً میں (اب تک) اپنی جان پر (کفر کر کے) ظلم کرتی رہی اور میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین کے لیے مسلمان بنتی ہوں ﴿۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) اس عورت کے سامنے اس کے تخت کی صورت بدل کر دکھاؤ۔

② (دوسرا ترجمہ) یا ان لوگوں میں سے ہوتی ہے جو حقیقت تک نہیں پہنچتے۔

③ بعض حضرات نے "واوتینا العلم" سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول مانا ہے، مطلب یہ ہوگا کہ ہم کو پہلے سے وحی کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا کہ تو فرماں بردار بن کر حاضر ہوگی۔

④ یعنی شیشوں سے بنا ہوا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ۝٤٥
قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ۝٤٦ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
تُفْتَنُوْنَ۝٤٧ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ۝٤٨
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ

اور پکی بات یہ ہے ہم نے قومِ ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا (انھوں نے لوگوں کو یہ دعوت دی) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، تب وہ لوگ دو فریق ہو کر ① آپس میں (دین کے بارے میں) جھگڑنے لگے ﴿۴۵﴾ صالح (علیہ السلام) نے کہا کہ: اے میری قوم! تم بھلائی سے پہلے برائی (یعنی عذاب) کو کیوں جلدی مانگتے ہو② تم اللہ تعالیٰ سے معافی کیوں نہیں مانگتے؟ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۴۶﴾ وہ (قوم کے لوگ) کہنے لگے: ہم تو تم کو اور تمھارے ساتھیوں کو منحوس مانتے ہیں، صالح (علیہ السلام) نے کہا: تمھاری نحوست (کا سبب) تو اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے③؛ بلکہ تم لوگ تو (کفر کی وجہ سے) آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو④ ﴿۴۷﴾ اور شہر میں نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں فساد تو مچاتے تھے اور اصلاح کا کام نہیں کرتے تھے⑤ ﴿۴۸﴾ ان نو فسادیوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: تم سب آپس میں مل جل کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ کہ ہم صالح اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے، پھر (اس کی طرف سے قصاص کا دعویٰ کرنے والے) اس کے وارث سے (یوں) کہہ دیں گے کہ: ہم ان کے گھر والوں کی (اور خود صالح کی) ہلاکت (یعنی مر جانے) کے وقت موجود ہی نہیں تھے،

---

① ایک جماعت مومنوں کی دوسری کافروں کی۔ ② عذاب جلدی مانگنے کی چیز نہیں اس کو تو استغفار کے ذریعہ روکنا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تمھاری نحوست کا حقیقی سبب تو اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) بلکہ تم لوگ تو عذاب میں مبتلا کیے گئے ہو۔
⑤ یہ نو افراد اپنے مال و افراد کی کثرت کی وجہ سے فرد ہو کر جماعت کے درجہ میں تھے۔

وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا
ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴿۵۳﴾
وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴿۵۵﴾

اور یقیناً ہم سچی بات بولتے ہیں① ﴿۴۹﴾ ان لوگوں نے ایک چھپی ہوئی سازش کی اور ہم نے بھی (ان کے خلاف) ایک چھپی ہوئی تدبیر کی کہ ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکا② ﴿۵۰﴾ سو تم (اے نبی!) دیکھو! ان کی سازش کا انجام کیسا ہوا کہ ہم نے ان (فسادیوں) کو اور ان کی پوری قوم کو ہلاک کر کے رکھ دیا ﴿۵۱﴾ سو یہ ان کے گھر ہیں جو ان کے کفر کی وجہ سے ویران پڑے ہیں، یقیناً جو لوگ جانتے ہیں ان کے لیے اس میں بڑی نشانی ہے ﴿۵۲﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وہ تقویٰ والے تھے ان سب کو ہم نے (عذاب سے) بچا لیا ﴿۵۳﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: کیا تم کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی بے حیائی کے کام کرتے ہو؟③ ﴿۵۴﴾ کیا تم لوگ اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پر (للچا کر) جاتے ہو؛ بلکہ (حقیقت یہ ہے) تم لوگ جاہل ہی ہو ﴿۵۵﴾

---

① گویا جھوٹ اس زمانے میں اتنا مشکل تھا کہ اس کو آپس کے مشورے سے طے کر رہے ہیں، آج کی طرح نہایت آسان نہیں تھا، اسی طرح جھوٹ کی دو قسمیں معلوم ہوئی:

(۱) انفرادی جھوٹ۔ (۲) اجتماعی جھوٹ۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو خبر بھی نہ ہوئی (یہ لوگ اپنی سازش پر عمل نہ کر سکے اور وہ نو لوگ ہلاک کر دیے گئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اور ایمان والوں کی حفاظت فرمائی)۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم سمجھ دار ہونے کے باوجود بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ یعنی:

[۱] ایک دوسرے کے سامنے بے شرمی کے کام کرتے تھے۔

[۲] نافرمان قوموں کی تباہی کے نشانات تمھارے سامنے ہیں پھر بھی ایسی حرکت کرتے ہو۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا
ع عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ
اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

سو ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہیں تھا کہ وہ (آپس میں یوں) کہنے لگے: لوط کے (اوپر ایمان لانے والے) لوگوں کو تم اپنی بستی سے نکال دو؛ کیوں کہ وہ بڑے پاک (یعنی صاف ستھرے) رہنا چاہتے ہیں① ﴿۵۶﴾ پھر ہوا یہ کہ ہم نے ان (لوط علیہ السلام) کو اور ان کے گھر والوں (یعنی تمام ایمان والوں) کو بچا لیا، سوائے ان کی بیوی کے، جس کے بارے میں ہم نے یہ طے کر لیا تھا کہ وہ (نافرمانوں کے ساتھ) پیچھے رہ جانے والوں میں شامل ہوگی ﴿۵۷﴾ اور ہم نے ان کے اوپر ایک بڑی زبردست بارش برسائی، سو جن کو ڈرایا گیا تھا② ان پر بہت ہی بری بارش ہوئی ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں③ اور جن کو اس (اللہ تعالیٰ) نے پسند کیا④ اس کے ان بندوں پر سلامتی اترتی رہے⑤ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جن (بتوں) کو ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) شریک بنا رکھا ہے؟ ﴿۵۹﴾

① برائی سے بچنے والے اور برائی سے روکنے والوں کو نکال دینے اور پریشان کرنے کی کوشش کرنا یہ خطرناک کام ہے جو قومِ لوط کی ایک اور بری حرکت تھی۔

② جن کو پہلے سے خبردار کر دیا گیا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو عمومی عذاب سے بچایا اور خود حضرت لوط علیہ السلام اور اہل ایمان کو عذاب سے بچایا گیا اس پر حمد۔

④ خاص طور پر انبیاء اور صحابہؓ مراد ہیں۔

⑤ آگے توحید پر ایک جامع مضمون ہے جس کی ابتداء حمد اور سلام سے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ
وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ
يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

بھلا وہ کون (ذات) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمھارے لیے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ رونق والے باغ بنائے، تمھارے بس میں نہیں تھا کہ تم اس کے درختوں کو اُگا سکو، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے①؟ (جواب: نہیں)؛ بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) دوسروں کو (عبادت میں) برابر ٹھہراتے ہیں② ﴿۶۰﴾ بھلا کس نے زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنایا اور اس (زمین) کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس (زمین کو ٹھہرانے) کے لیے بھاری بھاری (پہاڑ کے) بوجھ بنائے اور دو سمندر کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) بنادی، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں)؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ (اس بات کو) جانتے (یعنی سمجھتے) بھی نہیں ہیں ﴿۶۱﴾ بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے کس ان کو پکارتا ہے③ تو وہ اس کی دعا قبول کر لیتے ہیں اور تکلیف کو دور کرتے ہیں اور تم کو زمین میں (اگلوں کا) نائب بناتے ہیں، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) تم تو بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو④ ﴿۶۲﴾

① یہ جملہ تقریباً پانچ مرتبہ یہاں آیا ہے، استفہام کے ذریعہ توحید کا ثابت ہونا ظاہر کیا گیا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو (صحیح) راستے سے منہ پھراتے ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔
③ **مضطر**: وہ مجبور شخص ہے جو دنیا کے تمام سہاروں سے مایوس ہو جائے ایسا شخص جب خالص اللہ تعالیٰ کو پکارے تو اس کی مدد ضروری ہوتی ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) تم تو بہت کم دھیان دیتے ہو۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ
اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا
عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

بھلا خشکی اور سمندر کی اندھیریوں میں کون ہے جو تم کو راستہ دکھاتا ہے؟ اور کون ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے (بارش کی) خوش خبری دینے والی ہوائیں چلاتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں)، جو شرک یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت اوپر (یعنی دور) ہے ﴿۶۳﴾ بھلا وہ کون ہے جو (تمام) مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہ ان کو دوبارہ پیدا کرے گا اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ (نہیں) (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ﴿۶۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی (مخلوق) کو بھی غیب کا علم نہیں ہے اور ان لوگوں کو یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ کب ان کو دوبارہ زندہ کیا جاوے گا① ﴿۶۵﴾ بلکہ آخرت کے بارے میں ان (انکار کرنے والوں) کا علم تھک کر (یعنی بے بس ہو کر) رہ گیا②؛ بلکہ وہ اس (آخرت) کے بارے میں شک میں پڑے ہیں؛ بلکہ وہ لوگ اس (آخرت) کے بارے میں اندھے بنے ہیں ﴿۶۶﴾

اور کافر لوگ کہنے لگے: کیا ہم اور ہمارے باپ دادے جب (مر کر دفن ہو کر) مٹی بن چکے ہوں گے تو کیا واقعی ہم کو (قبروں سے پھر) نکالا جاوے گا؟ ﴿۶۷﴾

① یعنی ان کو تو قیامت کے واقع ہونے ہی کی خبر نہیں ہے، پھر وقت کی تعیین کی خبر کیسے ہوگی؟۔

② (دوسرا ترجمہ) بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم غائب ہو گیا (یعنی آخرت کو وہ سمجھ ہی نہ سکے، باقی دنیا میں بڑی سمجھ کے دعوے دار تھے) (تیسرا ترجمہ) بلکہ آخرت میں ان کا علم (آخرت کے بارے میں) مکمل ہو جائے گا (یعنی آخرت دیکھ کر آخرت کا یقین ہوگا جس کا کوئی فائدہ نہیں)

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۶۸ قُلْ سِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۶۹ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ
ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۷۰ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۷۱ قُلْ عَسٰٓى اَنْ
يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۷۲ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ۝۷۴ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۵ اِنَّ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۷۶

پکی بات یہ ہے کہ اس قسم کے وعدے اس (نبی محمد) سے پہلے ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے کیے گئے تھے، یہ تو پہلے لوگوں کی (نقل ہوتی ہوئی چلی آئی) کہانیاں ہی ہیں ﴿۶۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم زمین میں سفر کر کے دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۶۹﴾ اور (اے نبی! سمجھانے کے باوجود وہ مخالفت ہی کرے تو) ان (کافروں) پر غم نہ کرو اور جو سازش یہ لوگ کرتے ہیں اس کی وجہ سے تم تنگ نہ ہو[1] ﴿۷۰﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا) یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ﴿۷۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جس (عذاب) کو تم جلدی مانگ رہے ہو اس کا کچھ حصہ امید ہے کہ تمھارے پیٹھ ہی کے پیچھے آ لگا ہو[2] ﴿۷۲﴾ اور یقیناً تمھارے رب لوگوں پر فضل کرنے والے ہیں؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ﴿۷۳﴾ اور یقین رکھو جو ان کے سینوں نے چھپا رکھا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں تمھارے رب اس کو جانتے ہی ہیں ﴿۷۴﴾ آسمان اور زمین میں کوئی چھپی چیز ایسی نہیں ہے جو کھلی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں موجود نہ ہو ﴿۷۵﴾ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان باتوں کی حقیقت سناتا (یعنی ظاہر کرتا) ہے جن میں وہ (آپس میں) جھگڑتے رہتے ہیں ﴿۷۶﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) اس کی وجہ سے تم کو گھٹن محسوس نہ ہو۔

[2] یعنی بالکل تمھارے پاس ہو۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا
تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ
اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا
لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَيَوْمَ ع
نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اور یقیناً یہ (قرآن خاص) ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے ﴿۷۷﴾ یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان اپنے حکم سے (قیامت کے دن عملی) فیصلہ کریں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۷۸﴾ سو (اے نبی!) تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، یقیناً تم صحیح کھلے راستے پر ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) نہیں سنا سکتے اور تم بہروں کو (اپنی آواز کی) پکار نہیں سنا سکتے (خاص کر) جب وہ پیٹھ پھرا کر لوٹ جاویں ﴿۸۰﴾ اور نہ تو تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بچا کر) راستے پر لا سکتے ہو، تم تو صرف ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں، پھر وہی لوگ فرماں بردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور جب ان لوگوں پر (ہماری) بات پوری ہونے کا وقت آ پہنچے گا① تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک (عجیب) جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا ''اس واسطے کہ (کافر) لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے'' تھے ﴿۸۲﴾

اور (اس قیامت کے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر ایک امت میں سے ایک فوج (حساب کے لیے) ان لوگوں میں سے جمع کر کے لائیں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، پھر ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی②﴿۸۳﴾

---

① یعنی قیامت قریب ہوگی۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کو روکا جاوے گا (تاکہ کوئی آگے پیچھے نہ ہو اور سب جمع ہو کر حساب کی جگہ کی طرف چلیں)۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَلَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝۸۴
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ۝۸۵ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ
لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۝۸۶ وَیَوْمَ یُنْفَخُ
فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ
دٰخِرِیْنَ۝۸۷ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ
اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ۝۸۸

یہاں تک جب وہ سب حاضر ہوجائیں گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے کہ: کیا تم ہی نے میری آیتوں (کی حقیقت) کو پوری طرح سمجھے بغیر (صرف سنتے ہی) جھٹلا دیا تھا (یا دکرو اور بولو) کیا کیا کام تم کرتے تھے؟ ﴿۸۴﴾ اور ان کے ظلم کی وجہ سے ان پر (عذاب کی) بات پوری ہوکر ہی رہے گی، سو وہ (کافر لوگ) کچھ نہیں بول سکیں گے① ﴿۸۵﴾ کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے ہم نے ہی رات بنائی؛ تاکہ وہ اس میں آرام کریں② اور دن اس طرح بنایا کہ (اس میں چیزیں) دکھائی دیوے، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے ان کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۸۶﴾ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین کے رہنے والے سب گھبرا جائیں گے؛ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے③ اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز بن کر حاضر ہوں گے ﴿۸۷﴾ اور (آج) تم پہاڑوں کو دیکھتے تو ایسا سمجھتے کہ وہ (ایک جگہ) جمے ہوئے ہیں؛ حالاں کہ وہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اڑتے پھریں گے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی کاری گری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا ہے، یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) کو جو کام بھی تم کرتے ہو اس کی پوری خبر ہے ﴿۸۸﴾

① ابتداء میں کچھ عذر معذرت کی سعی کریں گے پھر خاموشی۔
② (دوسرا ترجمہ) سکون حاصل کریں۔
③ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن پر صور کی وجہ سے گھبراہٹ کا کوئی خاص اثر نہیں ہوگا جیسے کہ انبیا اور چار بڑے فرشتے اور عرش کے اٹھانے والے اور شہدائے کرام اور کثرت سے نیک اعمال کرنے والے اللہ کے نیک بندے۔ اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک (امین)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَآءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۗ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَآ
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۗ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع

جو شخص بھی کوئی نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (کی نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور وہ لوگ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے ﴿۸۹﴾ اور جو شخص بھی برائی لے کر حاضر ہوگا تو ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیے جائیں گے، جو اعمال تم کرتے تھے تم کو ان ہی کی سزا دی جا رہی ہے ﴿۹۰﴾ بس مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (یعنی مکہ) کے (حقیقی) مالک کی میں عبادت کروں جس نے اس (شہر) کو احترام والا بنایا ہے اور ہر ایک چیز کا مالک وہی ہے اور مجھ کو یہی حکم ہوا ہے کہ میں مسلمانوں میں سے ① بن کر رہوں ﴿۹۱﴾ اور (مجھے) یہ (حکم ملا ہے) کہ میں قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں، سو جو شخص بھی صحیح راستہ اپناتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے اپناتا ہے اور جو آدمی بھی گمراہ ہوا تو (اس کو) کہہ دینا کہ میں تو ڈرانے والوں (نبیوں) میں سے ہوں ﴿۹۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمام تعریفیں تو اللہ ہی کے لیے ہیں②، وہ (اللہ تعالیٰ) عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھلائیں گے، پھر تم ان (کے واقع ہونے کے وقت نشانیوں) کو پہچان بھی لو گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اس سے تمھارے رب بے خبر نہیں ہیں ﴿۹۳﴾

① یعنی پوری فرماں برداری کرنے والوں میں سے۔
② (دوسرا ترجمہ) شکر تو اللہ ہی کا۔

سورة القصص

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، بعض کے نزدیک بوقتِ ہجرت اس کا نزول ہوا ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نمل کے بعد اور سورۂ اسراء سے پہلے انچاس (۴۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

قصص: خبر دینا۔ قصہ بیان کرنے والا بھی جیسا واقعہ ہوتا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے۔

اس میں حضرت موسیٰؑ کے اور کچھ دوسرے واقعات موجود ہیں، اور اچھے واقعات اتباع اور پیروی کے لیے ہوا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً
مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ
عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ
لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

طسم ﴿۱﴾ یہ (حقیقت کو) ظاہر کرنے والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ ہم ایمان والوں کے فائدے کے لیے تم کو موسیٰ (علیہ السلام) اور فرعون کے کچھ سچے واقعات پڑھ کر سناتے ہیں ﴿۳﴾ یقیناً فرعون (مصر کی) زمین میں سرکشی کر رہا تھا اور اس (مصر) کے رہنے والوں کو (الگ الگ) جماعتوں میں تقسیم کر دیا تھا[۱] کہ ان میں سے ایک جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کو (اتنا) کمزور کر رکھا تھا کہ وہ (فرعون) ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، یقیناً وہ (فرعون) فساد کرنے والوں میں سے تھا ﴿۴﴾ اور ہم یہ چاہتے تھے کہ جو لوگ (مصر کی) زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے ان پر ہم احسان کریں اور ہم ان کو سردار بنا دیویں[۲] اور ہم ان کو (ملک کا) وارث بنا دیویں ﴿۵﴾ اور ہم ان کو زمین میں حکومت دیویں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکر کو ان (کمزور لوگوں کے ہاتھ) سے وہ (برے حالات) دکھا دیویں جن سے وہ ڈرا کرتے تھے[۳] ﴿۶﴾

---

① یعنی مصری لوگوں کو عزت والا بنا رکھا تھا اور بنی اسرائیل کو ذلیل کر رکھا تھا۔

② اے اللہ! کمزوروں پر احسان یہ آپ کی سنت رہی ہے۔ اے اللہ! آپ کے آخری نبی کی امت بھی اس وقت زمین میں کمزور، بے بس ہے آپ ان کو بھی سرداری اور زمین کی وراثت کاملہ عطا فرما دیجیے۔

③ یعنی مصر کی حکومت ہاتھ سے نکل جائے گی اس کا ڈر لگا رہتا تھا؛ اس لیے حکومت کو بچانے کی تدبیریں کیا کرتے تھے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ
وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ
لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِــِٕيْنَ ۝٨
وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ
نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کو الہام کیا کہ تو اس (موسیٰ) کو دودھ پلاتی رہ، پھر جب تجھے اس (بچے) کے بارے میں کوئی خطرہ لگے تو تو اس کو دریا میں ڈال دے ① اور تو ڈرنا مت اور غم نہ کرنا، یقیناً اس کو ہم تیرے پاس واپس پہنچادیں گے اور اس کو رسولوں میں سے (ایک رسول) بنادیں گے ﴿۷﴾ پھر (اس طرح) ② فرعون کے گھر والوں نے اس (موسیٰ) کو اٹھالیا؛ تاکہ یہ (بچہ) ان کے لیے دشمنی اور غم کا ذریعہ بنے، یقیناً فرعون اور ہامان اور ان دونوں کا لشکر بڑی غلطی کرنے والے تھے ③ ﴿۸﴾ اور فرعون کی بیوی (فرعون سے) کہنے لگی: (یہ بچہ) میری اور تیری آنکھ کی ٹھنڈک ہے، اس (بچے) کو تم قتل مت کرو، شاید کہ یہ (بچہ) ہم کو کام آئے گا یا اس کو ہم (اپنا) بیٹا بنالیں گے ④ اور (اس بات کا فیصلہ کرتے وقت) ان کو (انجام کا) پتہ نہیں تھا ﴿۹﴾

---

① اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت ایک خطرے سے بچنے کے لیے دوسرا خطرہ مول لیا جاوے کہ دریا میں بچے کو چھوڑ دو، حقیقت میں ظاہری احوال کے خلاف اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرنے والے ناکام نہیں ہوتے۔ نوٹ: سورۂ قصص کا نزول سفر ہجرت کے وقت مکہ اور جحفہ (رابغ) کے درمیان ہوا۔ وطنِ مالوف چھوڑنا ہر کسی کو گراں گذرتا ہے، زندگی کی ترپن (۵۳) بہاریں جس وطنِ مقدس میں گذریں اس کو چھوڑنے پر جو غم تھا اس پر اس سورت کے ذریعہ باری تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تسلی دی اور دیکھنے جاویں تو قرآن میں کئیں مقامات پر تسلی کے مضامین ہیں۔ معلوم ہوا دینی کاموں میں چھوٹوں پر جو حالات آویں اس میں بڑوں کی طرف سے بار بار تسلی، حوصلہ افزائی کی ضرورت پڑتی ہے، چھوٹوں کو بھی چاہیے کہ اپنے بڑوں سے مربوط رہیں اور تسلی حاصل کریں؛ لیکن کام نہ چھوڑیں۔ ② یعنی موسیٰ علیہ السلام کا صندوق سمندر میں تیرتا ہوا جب پہنچا تب۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دشمن کے گھر میں نبی کی حفاظت ہو رہی ہے۔ ③ جو بچہ ان کی سلطنت کے زوال کا ذریعہ بننے والا تھا اس کو گھر میں پال رہے تھے۔ یا وہ دونوں گنہگار تھے۔ ④ وقت کا فرعون بھی عورت کے اصرار کے سامنے ماننے پر مجبور ہوا اور قتل سے معافی دی۔ کاش ہماری مسلمان بہنیں اپنی اس طاقت کو شوہر اور گھر والوں کی دینی اصلاح میں لگائیں!

وَاَصۡبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوۡسٰى فٰرِغًا ؕ اِنۡ كَادَتۡ لَتُبۡدِىۡ بِهٖ لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّبَطۡنَا عَلٰى قَلۡبِهَا
لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتۡ لِاُخۡتِهٖ قُصِّيۡهِ ۫ فَبَصُرَتۡ بِهٖ عَنۡ جُنُبٍ وَّهُمۡ لَا
يَشۡعُرُوۡنَ ۙ﴿۱۱﴾ وَحَرَّمۡنَا عَلَيۡهِ الۡمَرَاضِعَ مِنۡ قَبۡلُ فَقَالَتۡ هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰٓى اَهۡلِ بَيۡتٍ
يَّكۡفُلُوۡنَهٗ لَـكُمۡ وَهُمۡ لَهٗ نٰصِحُوۡنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدۡنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىۡ تَقَرَّ عَيۡنُهَا وَلَا تَحۡزَنَ
وَلِتَعۡلَمَ اَنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسۡتَوٰٓى ع
اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۴﴾

اور (ادھر صبح کے وقت) موسیٰ (علیہ السلام) کی ماں کا دل بے قرار تھا، اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے ①
تو قریب تھا کہ وہ اس (موسیٰ) کا راز ظاہر کر دیتی ② (یہ) اس واسطے ہوا کہ وہ (ہمارے وعدے پر)
یقین کرنے والوں میں سے ہو جاوے ﴿۱۰﴾ اور اس (موسیٰ علیہ السلام کی ماں) نے اس (موسیٰ) کی
بہن کو کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے چلی جا ③، پھر وہ (بہن) اس (موسیٰ) کو اجنبی بن کر (دور سے) اس
طرح دیکھتی رہی کہ ان لوگوں کو پتہ بھی نہیں چلا ④ ﴿۱۱﴾ اور ہم نے پہلے سے اس (موسیٰ) پر روک
لگا دی تھی (سب) دودھ پلانے والیوں سے کہ (اس موسیٰ کو دودھ نہ پلا سکیں) اس پر اس (موسیٰ کی
بہن) نے (فرعون کے لوگوں کو) کہا کہ: کیا میں تم کو ایسے گھر والوں کا پتہ بتلاؤں جو تمھارے لیے
اس (بچہ) کی پرورش کریں اور وہ اس کی خیر خواہی کریں ⑤ ﴿۱۲﴾ اس طرح ہم نے اس (موسیٰ) کو
اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا؛ تا کہ اس (ماں) کی آنکھ ٹھنڈی رہے اور وہ غمگین نہ ہو؛ اور تا کہ
اس (ماں) کو معلوم ہو جائے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾
اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اپنی بھرپور جوانی کو پہنچ گئے ⑥ اور سنبھل گئے ⑦ تو ہم نے ان کو
حکمت اور علم عطا کیا اور نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ⑧ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اس کو ہم نہ سنبھالتے۔ ② معلوم ہوا کہ مغموم انسان رازوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) تو موسیٰ کی خبر نکال۔
④ یعنی یہ کہ موسیٰ کی بہن ہے جو ان کی ہی فکر میں آئی ہے اس کا کسی کو پتہ نہ چلا۔ ⑤ معلوم ہوا تربیت میں اصل نیت خیر خواہی
ہے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) توانا و تندرست ہو گئے۔ جیسے ۳۰ یا ۳۳ سال کی عمر۔ ⑦ جیسے ۴۰ سال کی عمر۔ نوٹ: اگرچہ بھر
پور جوانی اور توانائی اور تندرستی کی عمر اوقات اور زمانے کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے ⑧ نیک چلنی سے علم میں ترقی ہوتی ہے۔

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ
شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ
فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِيْنٌ ⑮ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑯
قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ⑰

اور (ایک دن) وہ (موسیٰ علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت داخل ہوئے ① جب کہ وہاں (شہر) کے لوگ غفلت میں تھے، تو انھوں نے اس (شہر) میں دو آدمیوں کو دیکھا کہ دونوں آپس میں لڑ رہے ہیں، ایک (ان میں سے) ان (موسیٰ علیہ السلام) کی جماعت (یعنی بنی اسرائیل) کا تھا اور دوسرا ان کی دشمن قوم (یعنی فرعونیوں) میں سے تھا، تو جو شخص ان کی جماعت کا تھا اس نے ان کی دشمن قوم کے شخص کے مقابلے میں ان (موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو ایک مکا مارا ② سو جس نے اس کا کام ہی تمام کر دیا ③ تو (اس پر) انھوں نے (افسوس کرتے ہوئے) کہا: یہ تو شیطان کا ایک کام ہے، وہ تو یقیناً (آدمی کا) دشمن ہے، کھلم کھلا غلطی میں ڈالنے والا ہے ﴿۱۵﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے ④ سو آپ مجھ کو معاف کر دیجیے، تو اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو معاف کر دیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۶﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! چوں کہ آپ نے مجھ پر (اپنا) انعام کیا ہے، سو میں (آئندہ) کسی مجرم کا مددگار نہیں بنوں گا ﴿۱۷﴾

---

① دوپہر کے وقت یا رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے وقت۔
② یہ ظلم روکنے کے لیے مارا تھا۔
③ (دوسرا ترجمہ) وہ مر گیا۔
④ کوتاہی کا اقرار کر لینا نبیوں کی سنت ہیں۔

فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىِٕفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗؕ
قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَاۙ
قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ﳓ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ
جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا
الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی٘ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ
النّٰصِحِیْنَ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآىِٕفًا یَّتَرَقَّبُ٘ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴿۲۱﴾ ع

سو صبح کے وقت وہ (موسیٰ علیہ السلام) ڈرتے ڈرتے شہر میں حالات کا جائزہ لے رہے تھے① تو اتنے میں دیکھا کہ وہی جس نے کل ان (موسیٰ علیہ السلام) سے مدد مانگی تھی (آج پھر) وہی ان (موسیٰ علیہ السلام) کو مدد کے لیے پکار رہا ہے، تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس سے کہا: یقیناً تو ہی کھلم کھلا شریر آدمی ہے ﴿۱۸﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (فرعونی) کو پکڑنے کا ارادہ کیا جو ان دونوں② کا دشمن تھا تب وہ (غلط فہمی میں گھبرا کر موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کا آدمی) بول پڑا: اے موسیٰ! جس طرح تم کل ایک شخص کو قتل کر چکے ہو (آج) اسی طرح مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو، تمھارا جی یہی چاہتا ہے کہ تم زمین میں مار دھاڑ کرتے رہو③ اور صلح کرا دینے والے لوگوں میں سے تم نہیں ہونا چاہتے ہو ﴿۱۹﴾ اور شہر کے (دور کے) کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا، کہنے لگا: اے موسیٰ! سردار لوگ تمھارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں؛ تاکہ وہ تم کو قتل کر ڈالیں، سو تم (یہاں سے) نکل جاؤ، یقیناً میں تمھاری بھلائی چاہنے والوں میں سے ہوں ﴿۲۰﴾ سو وہ (موسیٰ) اس (شہر) سے ڈرتے ڈرتے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے④ نکلے، اس (موسیٰ) نے (دعا میں) کہا: اے میرے رب! مجھے ظالم لوگوں سے بچا لیجیے ﴿۲۱﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) انتظار کر رہے تھے۔ ②یعنی موسیٰ اور ان کی جماعت کے آدمی کا دشمن تھا۔ یعنی قبطی آدمی۔ ③''جبّار'' کا ایک مفہوم یہ ہے کہ مارے، قتل کرے اور انجام پر نظر نہ رکھے۔ (دوسرا ترجمہ) زمین میں اپنی طاقت کا دھاک بٹھانا چاہتے ہو۔ نکتہ: اسرائیلی شخص کے بولنے سے راز ظاہر ہوا، نقصان اپنوں سے بھی پہنچا کرتا ہے؛ بلکہ بہت سی مرتبہ غیروں سے زیادہ اپنوں سے پہنچتا ہے، الأمان والحفیظ!۔ ④(دوسرا ترجمہ) وحشت کی حالت میں نکل گئے۔ معلوم ہوا ایسے وقت میں جان بچانے کی تدبیر شانِ نبوت کے خلاف نہیں۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ
مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ
قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٜ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى
لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

اور جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے مدین کی جانب رخ کیا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (دعا میں) کہا: امید ہے کہ میرے رب مجھے سیدھے راستے پر لے جاویں ﴿۲۲﴾ اور جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) مدین کے کنویں پر پہنچے تو اس پر لوگوں کے ایک مجمع کو دیکھا کہ وہ لوگ (کنویں سے پانی کھینچ کر اپنے جانورروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان (پانی پلانے والوں میں) سے ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو (اپنے) جانوروں کو روکے ہوئے کھڑی تھیں، تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (ان دونوں عورتوں سے) پوچھا کہ: تمھارا کیا حال ہے؟① ان دونوں (عورتوں) نے جواب دیا: جب تک (یہ) چرواہے (اپنے جانور پانی پلاکر) واپس نہ لے جاویں ہم (اس وقت تک اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے ابا تو بہت بوڑھے ہیں② ﴿۲۳﴾ چنانچہ (یہ سن کر) اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان دونوں (عورتوں) کے لیے (جانورکو) پانی پلا دیا③، پھر (وہاں سے) ہٹ کر وہ (موسیٰ علیہ السلام) ایک سایے کی جگہ میں چلے گئے اور (دعا میں) کہنے لگے: اے میرے رب! تو میرے لیے جو نعمت بھی اتارے میں اس کا محتاج ہوں④ ﴿۲۴﴾

---

① یعنی تم دونوں پانی کیوں نہیں پلاتی؟۔

② اس دور میں بھی اس طرح کے کاموں کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا ناپسندیدہ تھا؛ اس لیے یہ عذر پیش کرنے کی ضرورت پڑی۔

③ بےلوث خدمت نبیوں کے اخلاق کا ایک حصہ ہے، خدمت سے ترقی ہوتی ہے اور راہیں کھلتی ہیں۔
نوٹ: یہ واقعہ بندہ کے ''خطباتِ محمود'' جلد اول میں تفصیل سے مع فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

④ بعض نے ''لِمَا'' میں لام کو سببیہ قرار دیا ہے اور ''خیر'' سے مراد دین وحکمت ہے۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٙ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾

سو تھوڑی دیر بعد ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک (لڑکی) شرم و حیا سے چلتی ہوئی اس (موسیٰ علیہ السلام) کے پاس آئی①، وہ (لڑکی) کہنے لگی: میرے ابا تم کو بلا رہے ہیں؛ تاکہ تم نے جو ہمارے لیے (جانوروں کو) پانی پلایا اس کا آپ کو انعام دیویں، سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (لڑکی کے ابا) کے پاس پہنچے اور ان کے سامنے تمام حالات بیان کیے تو اس (لڑکی کے ابا) نے کہا کہ: تم (اب) ڈرو مت، تم ظالم لوگوں سے بچ کر آئے ہو② ﴿۲۵﴾ ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک کہنے لگی: اے میرے ابا جان! آپ اس شخص کو اجرت پر رکھ لیجیے③ اس لیے کہ اچھا آدمی جس کو آپ اجرت پر رکھنا چاہیں وہ ہے جو طاقت والا (بھی) ہو اور امانت دار (بھی) ہو④ ﴿۲۶﴾ اس (لڑکی کے ابا) نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میری ان دو لڑکیوں میں سے ایک کا تمھارے ساتھ نکاح کرا دوں، (نکاح کی) شرط یہ رہے گی کہ تم میرے یہاں آٹھ سال اجرت پر کام کرو، سو اگر تم دس سال پورے کرو تو یہ تمھاری مرضی کی بات ہوگی⑤، میں تمھارے اوپر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا، ان شاء اللہ! تم مجھے اچھا معاملہ کرنے والوں میں سے پاؤ گے⑥ ﴿۲۷﴾

① لڑکی نے اپنی قمیص کی آستین چہرے پر رکھ دی اور چہرا چھپا لیا۔

② پریشان حال لوگوں کو تسلی دینا چاہیے۔ ③ ضرورت کے وقت ملازم رکھنا چاہیے۔

④ وہ لڑکیاں شرم سے آئی تھیں، پھر بھی موسیٰ علیہ السلام نے سر جھکا کر ہی بات کی، اس سے امانت کا اندازہ لگایا۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) تمھاری طرف سے احسان ہے۔ ⑥ ہم سخت خدمت نہیں لیں گے، معاملات میں اچھے ثابت ہوں گے، معلوم ہوا داماد کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے، تکلیف نہ دیوے۔

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا
ع نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ
نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾

موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: یہ بات میرے اور تمھارے درمیان طے ہوگئی، دونوں مدتوں میں سے جو مدت بھی میں پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور جو بات ہم کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ (کافی) ہیں[1] ﴿۲۸﴾

پھر جب موسیٰ (علیہ السلام) نے وہ مدت پوری کر لی اور اپنی اہلیہ کو لے کر (مصر کی طرف) چلے تو طور پہاڑ کی جانب میں ایک آگ دیکھی تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے کہا: تم (ذرا یہاں) ٹھہرو، میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمھارے پاس کوئی خبر لے آؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لے آؤں[2]؛ تاکہ تم (اس سے) گرمی حاصل کرسکو ﴿۲۹﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) اس (آگ) کے پاس پہنچے تو میدان کے داہنی جانب کے کنارے سے[3] برکت والی جگہ میں ایک درخت[4] سے اس کو یہ آواز دی گئی: اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں، تمام عالموں کا رب ہوں ﴿۳۰﴾

(۱) دنیا میں قسم قسم کے معاہدات ہوتے ہیں اور اس کو مضبوط کرنے کے لیے بھی قسم قسم کے طریقے اپنائے جاتے ہیں؛ لیکن جن کو معاہدہ توڑنا ہی ہو ان کے پاس شیطانی تدبیریں بھی کچھ کم نہیں ہوا کرتیں، بس ایک ہی بات ہے "اللہ تعالیٰ کا ڈر" وہ انسان کو پابند بنا سکتا ہے۔ نکتہ: موسیٰؑ نے حلال طریقے سے پیٹ و شرم گاہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے طویل عرصہ خود کو ملازمت کے حوالے کر دیا، یہ ہے حلال کی اہمیت۔

(۲) گھر والوں کی ضروریات کا نظم کرنا نبوی سنت ہے۔

(۳) مدین سے مصر واپسی ہو رہی تھی اس لحاظ سے وہ میدان حضرت موسیٰؑ کی داہنی جانب پڑ رہا تھا، ان مقامات کا آنکھوں دیکھا حال بندہ کے سفر نامہ "دیکھی ہوئی دنیا میں" ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) بندہ نے مصر کے سفر میں مشاہدہ کیا تو جو درخت بتایا جاتا ہے وہ "علیق" امر بیل کا ہے۔

وَاَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهۡتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدۡبِرًا وَّلَمۡ يُعَقِّبۡ ؕ يٰمُوۡسٰى
اَقۡبِلۡ وَلَا تَخَفۡ ۖ اِنَّكَ مِنَ الۡاٰمِنِيۡنَ ۝۳۱ اُسۡلُكۡ يَدَكَ فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ
غَيۡرِ سُوۡٓءٍ ۡ وَّاضۡمُمۡ اِلَيۡكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهۡبِ فَذٰنِكَ بُرۡهَانٰنِ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ
وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ قَتَلۡتُ مِنۡهُمۡ نَفۡسًا فَاَخَافُ
اَنۡ يَّقۡتُلُوۡنِ ۝۳۳ وَاَخِىۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّىۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ مَعِىَ رِدۡاً يُّصَدِّقُنِىۡٓ ۡ

اور یہ کہ (اے موسیٰ!) اپنی لکڑی کو (زمین پر) ڈال دو، (پھر یہ ہوا کہ) جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے اس (لاٹھی) کو اس طرح ہلتے دیکھا جیسے وہ (تیز دوڑنے والا) سانپ ہے تو وہ (موسیٰ علیہ السلام) پیٹھ پھرا کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نہیں (حکم ہوا: اے موسیٰ!) آگے آؤ① اور تم ڈرو نہیں، یقیناً تم کو کوئی خطرہ نہیں② ﴿۳۱﴾ تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دو وہ کسی بیماری کے بغیر (چمکتا ہوا) سفید نکلے گا اور ڈر دور کرنے کے لیے③ اپنا ہاتھ (پھر) اپنے جسم سے ملا لینا④ اب یہ دو میری (طرف سے) دلیلیں ہیں جو تمھارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس جانے کے لیے ہے، یقیناً وہ تو بڑے نافرمان لوگ ہیں ﴿۳۲﴾ موسیٰ (علیہ السلام) بولے: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؛ اسی لیے میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے⑤ ﴿۳۳﴾ اور میرے بھائی ہارون کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے⑥ تو آپ ان کو میرے ساتھ (توحید کی دعوت کے کام میں) مدد کرنے والا بنا کر بھیج دیجیے⑦ کہ وہ (ہارون) مجھے (لوگوں کے سامنے) سچا بتائے⑧،

① (دوسرا ترجمہ) اے موسیٰ! سامنے آؤ۔ ② (دوسرا ترجمہ) تم بالکل امن (یعنی سلامتی) میں ہو۔
③ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو خوف زدہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لیتا ہے تو اس کا ڈر دور ہو جاتا ہے۔
④ عصا اور ہاتھ میں اچانک تغیر سے جو طبعی ڈر پیدا ہو جائے اس کو دور کرنے کا طریقہ بھی بتا دیا گیا۔ (حضرت موسیٰؑ کا جو گندمی رنگ تھا اس کے خلاف سفیدی ظاہر ہوگی) ⑤ اپنے ذہن میں جو بات ہو وہ بڑوں کے سامنے صاف صحیح بیان کر دینی چاہیے۔ ⑥ فصاحتِ لسان یہ بھی فضیلت اور ترقی کا ذریعہ ہے۔ ⑦ حضرت ہارون علیہ السلام اس وقت وہاں موجود نہیں تھے پھر بھی ان کے لیے نبوت کی دعا کی۔ مسلمان بھائی کی غائبانہ خیر خواہی یہ بھی نبیوں کی سنت ہے۔
⑧ (دوسرا ترجمہ) وہ (ہارون) میری تائید کرے۔ معلوم ہوا بھائی بھائی کے لئے تقویت کا باعث بنے۔

إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ۳۴ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَٰنًا فَلَا
يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِـَٔايَٰتِنَآ ۚ أَنتُمَا وَمَنِ ٱتَّبَعَكُمَا ٱلْغَٰلِبُونَ ۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُم مُّوسَىٰ
بِـَٔايَٰتِنَا بَيِّنَٰتٍ قَالُوا۟ مَا هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِيٓ ءَابَآئِنَا ٱلْأَوَّلِينَ ۳۶
وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّيٓ أَعْلَمُ بِمَن جَآءَ بِٱلْهُدَىٰ مِنْ عِندِهِۦ وَمَن تَكُونُ لَهُۥ عَٰقِبَةُ ٱلدَّارِ ۖ
إِنَّهُۥ لَا يُفْلِحُ ٱلظَّٰلِمُونَ ۳۷ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرِى ۚ
فَأَوْقِدْ لِى يَٰهَٰمَٰنُ عَلَى ٱلطِّينِ فَٱجْعَل لِّى صَرْحًا لَّعَلِّىٓ أَطَّلِعُ إِلَىٰٓ إِلَٰهِ مُوسَىٰ

یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے ﴿۳۴﴾ اللہ نے فرمایا: عنقریب تمھارے بھائی (ہارون) کے ذریعہ ہم تمھارے بازو مضبوط کر دیتے ہیں اور ہم آپ دونوں کو ایسا رعب دیتے ہیں کہ ① ہماری نشانیوں (کی برکت) سے وہ تم تک نہیں پہنچ سکیں گے ② تم دونوں اور جو لوگ تم دونوں کے ساتھ ہیں وہی غالب رہنے والے ہیں ③ ﴿۳۵﴾ سو جب موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو وہ (فرعونی) لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو ایک بناوٹی جادو ہی ہے، اور ایسی بات تو ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں (کے زمانے) میں (کبھی بھی) نہیں سنی ﴿۳۶﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: میرے رب اس شخص کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا ہے اور اس کو بھی (اچھی طرح جانتے ہیں) جس کو (دنیا یا آخرت میں) اچھا انجام ملے گا، یقیناً ظلم کرنے والے کامیابی نہیں پاتے ﴿۳۷﴾ اور فرعون کہنے لگا: اے درباریو! مجھ کو تو میرے سوا تمھارا کوئی معبود معلوم نہیں ہے، سوائے ہامان! تو میرے لیے آگ میں مٹی پکوا کر (اینٹیں تیار کر) پھر (ان اینٹوں سے) میرے لیے اونچا محل بنوا؛ تا کہ میں (اس کے اوپر سے) موسیٰ کے رب کو جھانک کر دیکھ لوں

① نیک لوگوں کو قدرتی رعب دیا جاتا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) ہماری نشانیوں کو لے کر تم دونوں جاؤ۔
③ اس میں بشارت ہے کہ تم دونوں اکیلے نہ رہو گے، ایک جماعت تمھارے ساتھ ہوگی اور غلبہ اہلِ حق کو ہوتا ہے۔

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا
اَنَّهُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا
یُنْصَرُوْنَ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ﴿۴۲﴾ ع
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ
وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسَی
الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ﴿۴۴﴾

اور میں تو پورے یقین کے ساتھ اس (موسیٰ) کو جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں ﴿۳۸﴾ اور اس (فرعون) نے اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق گھمنڈ کیا اور وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ ان کو ہمارے پاس واپس لوٹا کر نہیں لایا جائے گا ﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں ڈال دیا، اب دیکھ لو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ﴿۴۰﴾ اور ہم نے ان کو (ایسا) پیشوا بنا دیا جو (لوگوں کو) جہنم کی (آگ کی) طرف بلاتے رہیں اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ اور ہم نے اس دنیا میں (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بری حالت والے لوگوں میں (شامل) ہوں گے ﴿۴۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے پچھلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ (علیہ السلام) کو (ایسی) کتاب دی جو لوگوں کو (سچائی) سمجھانے والی تھی① اور وہ (کتاب) ہدایت اور رحمت تھی؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿۴۳﴾ اور (اے محمد! طور پہاڑ کی) مغربی جانب تم اس وقت موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو احکام دیے تھے اور تم (اس کو) دیکھنے والوں میں بھی نہیں تھے② ﴿۴۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) بصیرت کی باتوں پر مشتمل۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تم ان لوگوں میں بھی نہیں تھے جو اس کو دیکھ رہے ہوں (موجود نہ ہونے کے باوجود صحیح واقعہ بیان کرنا آپ کی نبوت کی دلیل ہے)۔

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا
عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ
رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا
رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا
لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ

لیکن ہم نے (اس کے بعد) بہت ساری نسلیں پیدا کیں، پھر ان پر لمبا زمانہ گذر گیا① اور (اے محمد!) تم مدین والوں میں رہتے بھی نہیں تھے کہ ان (مدین والوں) کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہوں؛ لیکن (تم کو اور تمام نبیوں کو) پیغمبر بنا کر بھیجنے والے ہم ہی ہیں ﴿۴۵﴾ اور (اے محمد!) تم تو طور پہاڑ کے کنارے (اس وقت بھی) موجود نہیں تھے جب ہم نے (اس موسیٰ علیہ السلام کو) پکارا تھا؛ لیکن (تم کو وحی کے ذریعہ یہ سب واقعات ہم بتا رہے ہیں) تمھارے رب کی (تم پر) رحمت ہے②؛ تا کہ تم اس قوم کو ڈراؤ③ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا (یعنی نبی) نہیں آیا؛ تا کہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں ﴿۴۶﴾ اور تا کہ جب ان لوگوں پر ان کے کیے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑتی تو وہ ایسا نہ کہنے لگتے کہ: اے ہمارے رب! آپ نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا؟ کہ ہم آپ کے حکموں پر چلتے اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جاتے ﴿۴۷﴾ سو جب ان کے پاس ہماری طرف سے سچی بات آگئی تو (اس پر) یہ لوگ کہنے لگے کہ: جیسی کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی ویسی کتاب اس (نبی محمد) کو کیوں نہیں دی گئی؟④ حالاں کہ جو (کتاب) موسیٰ (علیہ السلام) کو دی گئی تھی، کیا انھوں نے پہلے ہی سے اس کا انکار نہیں کر دیا تھا؟

---

① لمبا زمانہ گذرنے کی وجہ سے علوم صحیحہ نایاب ہو گئے لوگ ہدایت کے محتاج ہو گئے۔
② یعنی تم اپنے رب کی رحمت سے نبی بنائے گئے۔ ③ ''لتنذر'' کا صیغہ دعوت کے تسلسل کو بتاتا ہے، لوگوں کے انکار پر مایوسی نہ ہو، دعوت برابر جاری رہے۔ ④ توراۃ ایک ساتھ ایک مرتبہ میں اتری، اس طرح قرآن اترتا۔

قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۗ وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ
اَهْدٰى مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا
يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ ع ۸
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ النصف

اور وہ یہ بھی کہنے لگے تھے کہ یہ دونوں (تورات وقرآن) تو جادو ہے ① جو آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ② اور وہ یہ بھی کہنے لگے کہ: ہم تو (دونوں میں سے) کسی کو نہیں مانتے ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: اگر تم سچے ہو تو (تورات اور قرآن کے علاوہ) کوئی اور کتاب اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے آؤ جو ہدایت کے لحاظ سے ان دونوں سے بہتر ہو، میں بھی اس پر عمل کرنے لگوں گا ﴿۴۹﴾ سو اگر وہ تمھارے کہنے کے مطابق (کوئی کتاب) نہ لا سکے تو سمجھو کہ وہ (یعنی مکہ کے کافر) حقیقت میں صرف اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کے پیچھے چلے ③ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۵۰﴾

اور ہم ان (کی آسانی) کے لیے (نصیحت کی) بات لگاتار بھیجتے ہی رہیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کرلیں ﴿۵۱﴾ جن کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے (آسمانی) کتابیں دی ہیں وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں ④ ﴿۵۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ (یہ بھی) کہنے لگے تھے کہ: یہ تو دونوں (یعنی موسیٰ اور محمد) جادوگر ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) جو دونوں آپس میں ایک دوسرے کے موافق ہیں۔

③ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف نفسانی خواہشات پر چلنے والا سب سے بڑا گمراہ۔

④ یعنی جو سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے تھے اور اس میں قرآن کا ذکر ہے ہی؛ اس لیے قرآن کو بھی مانتے تھے اور آپ پر جب قرآن کا نزول شروع ہوا تو اس پر قائم رہے۔

نکتہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں انصاف پسند لوگوں کی قدر ہے چاہے کسی بھی قوم سے ہو۔

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿٥٣﴾
اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

اور جب ان کے سامنے (قرآن پڑھ کر) سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ: ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے کہ یقیناً وہ سچا ہے، ہمارے رب کی طرف سے (اترا ہے) حقیقت میں اس (قرآن اترنے) سے پہلے ہی ہم اس کو مانتے تھے ﴿٥٣﴾ ایسے لوگوں کو ان کے صبر کی وجہ سے ① دوہرا اجر دیا جائے گا ② اور وہ لوگ برائی کے بدلے میں بھلائی کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) وہ خرچ کرتے ہیں ﴿٥٤﴾ اور جب وہ بے کار بات کو سنتے ہیں تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ③ اور وہ کہنے لگتے ہیں کہ: ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال ہیں (ہم) تم کو سلام کرتے ہیں ④، ہم نادان (بے سمجھ) لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے ⑤ ﴿٥٥﴾ یقیناً تم جس کو چاہو ہدایت تک نہیں پہنچا سکتے؛ لیکن اللہ تعالیٰ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٥٦﴾

---

① سابقہ دین پر ایمان تھا اب نزول قرآن کے بعد قرآن پر جم کر کے عمل کیا۔ اللہ کی اطاعت میں ثابت قدم رہے یہ صبر تھا۔

② انسان پہلے سے ایک دین پر قائم ہو، پختگی سے مانتا ہو عمل کرتا ہو، اس پر فخر بھی ہو کہ یہ آسمانی کتاب پر عمل کرتا ہوں پھر اس کو ترک کر کے شرع محمدی کو اپنا لیا یہ کتنا دشوار کام ہے پھر اس کو دوہرا اجر ملے گا ہی۔

③ یعنی دور ہو جاتے ہیں۔ ہم بحث میں الجھنا نہیں چاہتے ہیں۔

④ فضول بحث میں الجھنے کا وقت نہیں ہے، ہم دعا کرتے ہیں تم کو اسلام کی توفیق ملے اور تم سلامت رہو۔

⑤ دوسرا مطلب: ہم جاہلوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے: [۱] ہم جاہلوں کو جواب نہیں دیں گے۔ [۲] جاہلوں کا طریقہ ہم پسند نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ جس جاہل سے توقع نہ ہو کہ سمجھانے پر وہ سمجھے گا تو اس سے کنارہ کشی بہتر ہے، ایسے سے الجھنا نہیں چاہیے۔

وَقَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا
يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ
وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ۝۵۸ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا
يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ۝۵۹ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ
مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝۶۰ ع

اور یہ (مکہ کے کافر) کہنے لگے: اگر ہم تمھارے ساتھ ہدایت (یعنی توحید) پر چلنے لگیں تو ہم اپنے ملک سے اچک لیے جائیں گے ①، کیا ہم نے ان کو امن والے حرم میں جگہ نہیں دی جس کی طرف ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں جو ہماری طرف سے دیا ہوا (خاص) رزق ہے؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۷﴾ اور کتنی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہاں کے رہنے والے اپنی معیشت پر اتراتے تھے، سو یہ ان کے مکانات (تمھارے سامنے) ہیں، ان (کے ہلاک ہونے) کے بعد تھوڑے لوگوں کے سوا وہاں کسی کو بسنا نصیب نہیں ہوا ② اور ہم ہی (آخر کار) سب کے مالک ہیں ③ ﴿۵۸﴾ اور (اے نبی!) تمھارے رب اس وقت تک بستیوں کو ہلاک نہیں کر ڈالتے جب تک ان (بستیوں) کے مرکزی مقام ④ میں کوئی رسول نہ بھیجے جو وہاں کے لوگوں کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہو اور ہم (رسول بھیجنے کے بعد بھی فوراً ان) بستیوں کو ہلاک نہیں کر ڈالتے؛ مگر یہ کہ وہاں کے رہنے والے لوگ ظالم ہو جائیں (تب ہلاک کرتے ہیں) ﴿۵۹﴾ اور تم کو جو چیز بھی دی گئی سو وہ تو دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس (دنیوی زندگی) کی رونق ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ کہیں زیادہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، بھلا کیا تم لوگ سمجھتے نہیں؟ ﴿۶۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) مار کر نکال دیے جاویں گے۔ ② قلیل: [الف] اس میں چند ہی مکانات پھر آئندہ آباد ہوئے۔ [ب] ان بستیوں میں بہت تھوڑی دیر کے لیے لوگ رکتے ہیں جیسے کوئی مسافر، اس کے سوا وہ بستیاں آباد نہ ہو سکی۔
③ (دوسرا ترجمہ) سب کو لے لینے والے ہیں۔ ④ یعنی راجدھانی، معلوم ہوا کہ مرکزی مقامات سے جو تحریک چلتی ہے اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ
هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ
اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا
شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا
يَهْتَدُوْنَ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ﴿٦٥﴾

بھلا بتاؤ تو! ایک شخص (یعنی مؤمن) وہ ہے جس سے ہم نے اچھا وعدہ (جنت کا) کیا ہے ①، سو وہ اس (وعدے) کو پانے والا بھی ہے، کیا وہ اس شخص (یعنی کافر) جیسا ہو سکتا ہے جس کو ہم نے دنیوی زندگی کا سامان (چند دن) فائدہ اٹھانے کے لیے دے دیا ہو، پھر وہ قیامت کے دن پکڑ کر حاضر کیا جائے گا؟ ﴿٦١﴾ اور (اس قیامت کے دن کو ہرگز مت بھولو) جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (دنیا میں میرا شریک) سمجھتے تھے؟ ﴿٦٢﴾ جن لوگوں کے خلاف (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہے وہ کہیں گے کہ: اے ہمارے رب! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا ہم نے ان کو اس طرح گمراہ کیا تھا جیسا ہم خود گمراہ ہو گئے تھے، ہم آپ کے سامنے ان سے بری ہوتے ہیں ② کہ یہ لوگ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے ﴿٦٣﴾ اور (کافروں سے) کہا جائے گا: جن کو تم نے (اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں) شریک بنا رکھا تھا ان کو پکارو، سو وہ (کافر) ان کو پکاریں گے تو وہ ان کو کوئی جواب نہیں دیں گے اور وہ (کافر اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے، کاش کہ وہ لوگ (دنیا میں) ہدایت کو قبول کر لیتے (تو آج عذاب کی یہ مصیبت اٹھانی نہ پڑتی) ③ ﴿٦٤﴾ اور (وہ قیامت کا دن بھی یاد رکھو) جس دن اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کو پکار کر پوچھیں گے کہ: تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا؟ ﴿٦٥﴾

① جنت اچھی ہے اس لیے اس کا وعدہ بھی اچھا ہے چونکہ ہر اچھی چیز کا وعدہ بھی اچھا ہوا کرتا ہے۔ ② یعنی ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ③ معلوم ہوا کہ دنیا میں ہدایت پر ہونا یہ آخرت میں عذاب سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ۝۶۶ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ۝۶۷ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝۶۸ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ۝۶۹ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۷۰ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ۝۷۱

سو اس دن (جو) باتیں (دنیا میں وہ بنایا کرتے تھے وہ سب) ان پر بند ہو جائیں گی①، سو آپس میں بھی کچھ نہیں پوچھیں گے ﴿۶۶﴾ سو جو آدمی کہ توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے تو پوری امید ہے کہ ایسے لوگ (اس دن) فلاح پانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۶۷﴾ اور تمھارے رب جو چاہیں پیدا کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں②، ان لوگوں کو پسند کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات تو پاک ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو چیز شریک کرتے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے بہت دور ہیں ﴿۶۸﴾ اور تمھارے رب جانتے ہیں جو ان کے سینوں نے چھپا کر رکھا ہے اور جو وہ کھلم کھلا کرتے ہیں③ ﴿۶۹﴾ وہی ہے اللہ تعالیٰ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، دنیا اور آخرت میں اسی کے لیے حمد ہے اور حکم اسی (اللہ تعالیٰ) کا چلتا ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ﴿۷۰﴾ (اے نبی!) تم (ان سے یہ) پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے رات ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس (کہیں سے) روشنی لے آوے، کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟④ ﴿۷۱﴾

① اور ان کو جواب سمجھ میں نہیں آئے گا اور ذہن میں سے ساری باتیں غائب ہو جائے گی۔ گویا ان کی اپنے بچاؤ کی سب دلیلیں گم ہو جائے گی اور وہ بکے بکے رہ جائیں گے۔

② یعنی جو احکام چاہے نافذ کرے، اپنے اعزاز واکرام کے لیے جس بندے کو چاہے پسند کرے، کسی کو بھی دینی، علمی وروحانی فضیلت جو حاصل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے، انسان کا ذاتی کمال کچھ نہیں ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو وہ ظاہر میں کرتے ہیں۔ ④ تاریک رات میں دیکھنا ناممکن ہے، عادتاً دیکھنا روشنی پر موقوف ہے، ہاں سن تو سکتے ہیں۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ
يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ
وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا
ع هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ
بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾

(ان سے یہ بات بھی) تم پوچھو کہ: تم بتلاؤ تو! کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت کے دن تک کے لیے دن ہی رہنے دیویں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمھارے پاس رات لے آوے جس میں تم سکون حاصل کرو؟ تو کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ ﴿۷۲﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی رحمت سے تمھارے لیے رات اور دن بنایا؛ تا کہ تم اس (رات) میں سکون حاصل کرسکو اور تا کہ (دن میں) اس (اللہ) کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تا کہ تم لوگ (اللہ تعالیٰ کا) شکر ادا کرو ﴿۷۳﴾ اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (کافروں) کو پکار کر فرمائیں گے کہ: میرے شریک جن کا تم دعویٰ کرتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ﴿۷۴﴾ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والا (یعنی نبی) نکال کر لائیں گے، پھر ہم کہیں گے کہ: تم اپنی دلیل لاؤ①، تب ان کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ سچی بات تو اللہ تعالیٰ ہی کی تھی اور جو باتیں انھوں نے (دنیا میں) گھڑ رکھی تھیں وہ سب ان سے گم ہو کر رہ جائیں گی② ﴿۷۵﴾

یقیناً قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کا (ایک شخص) تھا③، پھر وہ ان (بنی اسرائیل) پر زیادتی کرنے لگا، اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے تھے کہ اس کی چابیاں اٹھانے سے طاقت والے لوگوں کی ایک جماعت تھک جاتی تھی، جب اس (قارون) کو اس کی قوم نے کہا: (مال پر) اترا مت④، یقیناً اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۷۶﴾

---

① اس وقت ان کو شرک کے صحیح ہونے پر کوئی دلیل نہیں مل سکے گی۔ ② یعنی آج کسی کا پتہ نہیں رہے گا۔ (باقی ☜)

وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

اور اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) تجھے جو کچھ دے رکھا ہے اس سے آخرت والا گھر بنانے کی کوشش کر اور دنیا① میں سے اپنا حصہ مت بھول جا② اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی (اللہ کے بندوں کے ساتھ) احسان کیا کر اور تو زمین میں فساد مچانے کی کوشش مت کر③، یقیناً اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں ﴿۷۷﴾ وہ (قارون) کہنے لگا کہ: مجھے یہ سب کچھ میرے پاس جو علم (یعنی ذاتی ہنر) ہے④ اس کی وجہ سے ملا ہے⑤، کیا اس کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے (پچھلی قوموں میں سے) ایسے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو طاقت اور مال جمع کرنے میں (یا افراد کے زیادہ ہونے میں قارون سے بھی) زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھا بھی نہیں جائے گا⑥ ﴿۷۸﴾

⇨ ③ظالموں کی عادت ہے کہ کسی قوم کا خون چوسنے کے لیے اس قوم کے افراد کا استعمال کرتے ہیں، قارون اسرائیلی تھا؛ لیکن فرعون کے حکم پر بنی اسرائیل پر زیادتیاں کرتا تھا۔ ④لذتِ عاجلہ فانیہ سے حاصل ہونے والی وہ خوشی جس میں انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاوے، اسی طرح جس خوشی کو اپنا ذاتی کمال سمجھے یہ ہے اترانا۔

(اس صفحے کا حاشیہ:)

①دنیوی ضروریات کو پورا کرو؛ لیکن اس میں اسراف نہ ہو، دنیاوی عمر کتنی ہے وہ سوچو، اس سے آخرت کے اعمال کرلو۔ ②ففي الحديث: اغتنم خمساً قبل خمس: شبابک قبل هرمک، وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک و فراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔ ③شرک وکفر اور نافرمانی بڑا فساد ہے۔ ④آج کل کے روشن خیال کہے جانے والے لوگ بھی اسی طرح کا جواب دیتے ہیں کہ ہم کو جو کچھ ملا ہے ہمارے ایجوکیشن (Education) کی وجہ سے ملا ہے، اس غلط قول کی آیت میں تردید کی گئی ہے، کہتے ہیں کہ قارون تورات کا بھی حافظ تھا اور کیمیا کا بھی علم جانتا تھا، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ معتبر علم وہ ہے جس میں دنیا مطلوب نہ ہو۔ ⑤علم اور ہنر کس نے دیا ہے، وہ سوچ لیوے۔ ⑥اللہ کو ان کے گناہ پہلے سے معلوم ہی ہے اس لیے تحقیق کے لیے سوال کی ضرورت نہیں؛ البتہ تنبیہ اور زجر کے لیے سوال ہوگا۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ
اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ
الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾
وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۤءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع

پھر وہ (قارون) اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ کے ساتھ نکلا① تو جو لوگ دنیوی زندگی کو چاہنے والے تھے وہ کہنے لگے: اے کاش! ہم کو ویسی چیزیں ملتیں جیسی چیزیں قارون کو ملی ہیں②، یقیناً وہ (قارون) تو بڑی قسمت والا ہے ﴿۷۹﴾ اور جن کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے صحیح) علم دیا گیا تھا③ انھوں نے کہا: (اے دنیا کے چاہنے والو!) تم پر افسوس ہو، جو شخص ایمان لائے اور نیک کام کرے ان کے لیے تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے، اور یہ (مرتبہ) صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے④ ﴿۸۰﴾ پھر ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا، پھر کوئی جماعت ایسی نہیں تھی جو اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مدد کرتی⑤ اور وہ خود کو بھی بچا نہیں سکا ﴿۸۱﴾ اور کل جو لوگ اس (قارون) کے جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ کہنے لگے: اوہو! اب پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو رزق زیادہ دے دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں) تنگ کرتے ہیں، اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان نہ ہوتا تو وہ ہم کو بھی (زمین میں) دھنسا دیتے، اب پتہ لگ گیا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) کافروں کو کامیاب نہیں کرتے ﴿۸۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) اپنے مال کی نمائش کرتے ہوئے نکلا۔ ② بنی اسرائیل مؤمن تھے، آیت میں ان کی دنیوی طلب ظاہر ہوئی؛ لیکن اس میں بھی احتیاط کا پہلو ہے کہ انھوں نے یہ نہیں کہا کہ قارون کی دولت ہم کو مل جائے؛ چونکہ یہ تو حسد ہو جاتا، بلکہ یوں کہا کہ قارون کی دولت کی طرح کاش کہ ہم کو دولت مل جاتی۔ ③ اہلِ علم کی سوچ اور بول ایسا ہونا چاہیے۔ ④ یعنی کامل ثواب صبر کرنے والوں کو ملتا ہے، جو لوگ دنیا کی حرص سے صبر کرتے ہیں اور شریعت کی حدوں میں رہ کر مال کماتے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی (تیسرا ترجمہ) جو اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیتی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾

وہ آخرت کا گھر (جنت) ہم ان ہی لوگوں کے لیے خاص کرتے ہیں جو زمین میں بڑا بننا نہیں چاہتے ① اور فساد پھیلانا (بھی نہیں چاہتے) ② اور آخری (بہتر) انجام تو تقویٰ والوں کو ملے گا ﴿۸۳﴾ جو شخص نیکی لے کر حاضر ہوگا تو اس کو اس (نیکی) سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور جو شخص برائی لے کر آئے گا تو جنھوں نے برے کام کیے ہیں ان کو ان کے کیے ہوئے کاموں ہی کی سزا دی جائے گی ﴿۸۴﴾ یقیناً جس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر قرآن (پر عمل کرنے کی اور تبلیغ) کی ذمے داری ڈالی ہے وہ ضرور تم کو (تمھارے) اصلی وطن (یعنی مکہ) پہنچانے والے ہیں (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے رب تو اس آدمی کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو (اس رب کی طرف سے) ہدایت (یعنی سچا دین) لے کر آیا ہے اور اس کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو کھلم کھلا گمراہی میں (پڑا ہوا) ہے ③ ﴿۸۵﴾

---

① یعنی تکبر کر کے دوسروں کو حقیر نہیں سمجھتے۔ ② ہر معصیت فساد ہے لوگوں پر ظلم بھی فساد ہے۔

③ یہ آیت سفرِ ہجرت میں نازل ہوئی جب جحفہ پہنچ کر مکہ والا معروف راستہ نظر آیا تو وطن کی یاد تازہ ہوگئی۔ بعض مفسرین نے ''معاد'' کو عادت سے مشتق مانا ہے تو معاد کا معنی یہ ہوگا جس جگہ رہنے کی انسان کو عادت پڑ جاوے، جہاں انسان کی طبیعت لگتی ہو، معلوم ہوا وطن سے محبت طبعی چیز ہے، یہ آیت بشارت ہے کہ مکہ پر تشریف آوری ہوگی اور بعض مفسرین نے معاد سے جنت مراد لیا ہے۔ (بعض نے ملک شام کو، بعض نے مقامِ محمود کو مراد لیا ہے، تمام اقوال میں تطبیق بھی ہے کہ پہلے مکہ کی شاندار فتح ہوگی، پھر میدانِ محشر میں (جو ملکِ شام میں ہوگا) شان سے تشریف آوری ہوگی، پھر مقامِ محمود اور جنت کے اعلیٰ مقامات نصیب ہوں گے۔)

بعض عارفین کا کہنا ہے کہ اس آیت کو کسی مسافر کو الوداع کہتے وقت نیک فالی کے طور پر پڑھ کر سنا دینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تجھے صحیح سلامت واپس فرما دیوے، بعض سلف سے یہ عمل منقول ہے کہ حج یا عمرہ کے موقع پر طوافِ وداع کے بعد یہ آیتِ کریمہ شہادت کی انگلی سے کعبہ کی دیوار پر لکھ دی جاوے، یہ بھی ایک نیک فالی ہے کہ دوبارہ عمرہ، حج اللہ تعالیٰ نصیب فرماوے، الحمد للہ! اس پر خوب عمل ہے اور اس کی برکات سے بفضل اللہ برابر مالا مال ہو رہا ہوں۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا
لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝٨٦ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٨٧ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٨ ع ٩ ١٤

اور (اے نبی!) تم کو (پہلے سے) یہ امید نہیں تھی کہ ①تم پر (یہ) کتاب (یعنی قرآن) اتاری جائے گی؛ لیکن یہ تو تمھارے رب کی طرف سے رحمت ہے②، سو تم کافروں کی بالکل مدد (یعنی تائید) کرنے والے مت بننا③ ﴿٨٦﴾ اور اللہ تعالیٰ کی آیتیں (یعنی احکام) جب تم پر اتر گئیں تو اب اس کے بعد یہ لوگ تم کو اس (پر عمل کرنے) سے ہرگز نہ روکیں④ اور تم اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو اور تم شرک کرنے والوں میں سے ہرگز مت ہو ﴿٨٧﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارو، اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے⑤، اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے⑥ ﴿٨٨﴾

---

① معلوم ہوا کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نبوت ملنے کا خیال تک نہیں تھا۔
② اس میں امت کو تنبیہ بھی ہوگئی کہ نبوت کسبی چیز نہیں ہے، مرزا قادیانی کا جھوٹا دعویٰ ہے کہ نبوت کسبی چیز ہے۔
③ یعنی آج تک ایسا ہوا نہیں اور آئندہ بھی نہ ہو۔
④ آیاتِ قرانی پر عمل اور اس کی دعوت یہ دو ذمے داری ہے۔
⑤ اخلاص والا عمل باقی رہے گا، باقی اعمال ضائع ہوں گے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو جانا ہے۔

سورة العنكبوت

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں انہتر (٦٩) آیتیں ہیں۔ سورۂ روم کے بعد اور سورۂ مطففین سے پہلے پچاسی (٨٥) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ نے شرک کو باطل بتلانے کے لیے مکڑی کی مثال ذکر فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ
اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ
لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف اتنا کہہ دینے پر کہ ''ہم ایمان لے آئے ہیں'' چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہیں جائے گا؟ ﴿۲﴾ حالاں کہ ان سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں ہم ان (سب) کو آزما چکے ہیں، سو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے جو (ایمان میں) سچے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿۳﴾ جن لوگوں نے برے کام کیے ہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہم سے بچ جاویں گے؟[۱]، بہت برا وہ فیصلہ کرتے ہیں ﴿۴﴾ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ (کے ملنے) کا مقرر (کیا ہوا) وقت آنے ہی والا ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) محنت کرتا ہے تو وہ تو اپنے ہی فائدے کے لیے محنت کرتا ہے[۲]، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام عالموں سے بے پرواہ ہیں[۳] ﴿۶﴾

۱ (دوسرا ترجمہ) بھاگ کر کے کہیں آگے چلے جائیں گے۔
۲ محنت کا اول فائدہ محنت کرنے والے کی ذات کو ملتا ہے۔
۳ (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ کو تمام دنیا والوں میں سے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ
نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠

اور جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے، ہم ان پر سے ان کی برائیاں (یعنی گناہ) ضرور دور کردیں گے اور جو نیک کام وہ کرتے تھے اس کا بہترین بدلہ ہم ان کو ضرور دیں گے ﴿۷﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا (پوری تاکید سے)① حکم دیا اور اگر وہ دونوں (والدین) تجھ پر زور ڈالیں② کہ تو میرے ساتھ ایسے (معبود) کو شریک کر جس کی تجھ کو کوئی خبر نہیں ہے③ تو (اس شرک کے بارے میں) ان دونوں کا کہنا نہ مان، میری طرف تم سب کو واپس آنا ہے، سو جو کام تم لوگ کرتے تھے وہ میں تم کو بتلادوں گا ﴿۸﴾ اور جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور نیک لوگوں (کے درجے میں جنت) میں ان کو داخل کریں گے ﴿۹﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ: ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، پھر جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں ان کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے④ تو لوگوں کی پہنچائی ہوئی تکلیف کو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح (بڑی) سمجھتے ہیں اور اگر تمھارے رب کی طرف سے کوئی مدد (مسلمانوں پر) آجاوے تو (یہی لوگ) ضرور ایسا کہنے لگیں گے کہ: ہم تو تمھارے (یعنی مسلمانوں کے) ساتھ تھے⑤ بھلا کیا اللہ تعالیٰ کو عالم کے لوگوں کے سینوں میں جو بات (چھپی ہوئی) ہے وہ اچھی طرح معلوم نہیں ہے؟⑥ ﴿۱۰﴾

---

① آیت میں لفظ ''وصینا'' استعمال ہوا ہے جس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی عمل کی طرف بلانا جب کہ وہ بلانا پوری خیرخواہی سے ہو۔② (دوسرا ترجمہ) دباؤ ڈالے۔③ (دوسرا ترجمہ) جس کے معبود ہونے کی کوئی (صحیح) دلیل تیرے پاس نہیں۔④ (دوسرا ترجمہ) ان کو ستایا جاتا ہے۔⑤ یعنی ہم دل سے تمھارے ساتھ تھے؛ اس لیے فتح کے نتائج (یعنی غنائم) میں ہم کو بھی شامل کرو۔⑥ ضرور معلوم ہے اور ان منافقوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہے وہ بھی اللہ کو معلوم ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ
شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ
ع يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ
سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ
السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے اور وہ منافقین کو ضرور معلوم کر کے رہیں گے ﴿۱۱﴾ اور کافر لوگ ایمان والوں سے کہنے لگیں گے کہ: تم ہمارے طریقے پر چلو اور ہم تمھارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے؛ حالاں کہ وہ (کافر لوگ) ان (مسلمانوں) کے گناہوں میں سے ذرا (سا بوجھ) بھی نہیں اٹھائیں گے، یقیناً وہ (کافر) بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۲﴾ اور وہ (کافر لوگ) اپنا (گناہ کا) بوجھ ضرور اٹھائیں گے اور اپنے (گناہ کے) بوجھ کے ساتھ دوسرے (گناہ کے) بوجھ بھی (اٹھائیں گے) اور وہ (کافر) جو جھوٹ بناتے تھے اس کے بارے میں قیامت کے دن ضرور ان سے سوال ہوگا ﴿۱۳﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، سو وہ (نوح علیہ السلام) ان (کی قوم) میں ایک ہزار میں پچاس کم سال (تبلیغ کرتے) رہے، سو (ایمان نہ لائے تو) طوفان نے ان (کی قوم) کو پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ﴿۱۴﴾ سو ہم نے ان (نوح علیہ السلام) کو اور کشتی والوں کو (طوفان سے) بچالیا اور ہم نے اس (کشتی یا طوفان) کو عالموں کے لیے عبرت بنادیا ﴿۱۵﴾ اور (ہم نے) ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو (اور شرک چھوڑ دو) اگر تم جانتے ہو تو یہی تمھارے لیے بہتر ہے ﴿۱۶﴾

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝۱۷ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝۱۸ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۹
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۰ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝۲۱ وَمَآ
اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۲۲ ع

تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف بتوں کی پوجا کرتے ہو اور (بتوں کے بارے میں) تم جھوٹی باتیں بناتے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو تم کو روزی (دینے) کا (بالکل) اختیار نہیں رکھتے، سو تم روزی اللہ تعالیٰ کے پاس ہی تلاش کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) کا شکر کرو، اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۱۷﴾ اور اگر تم (مجھے) جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے بھی مختلف قومیں (اپنے نبیوں کو) جھٹلا چکی ہیں اور رسول کی ذمے داری یہی ہے کہ وہ صاف صاف باتیں پہنچا دیں ﴿۱۸﴾ اور کیا ان کافروں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو کس طرح پہلی بار پیدا کرتے ہیں؟ پھر وہی اس کو دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یقیناً یہ بات اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم لوگ زمین میں چلو، پھرو، پھر دیکھو اس (اللہ) نے مخلوق کو پہلی بار کس طرح پیدا کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ آخری مرتبہ زندہ کر کے اٹھائیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۰﴾ وہ (اللہ) جس کو چاہتے ہیں (اس کو) عذاب دیتے ہیں① اور جس پر چاہتے ہیں رحم کرتے ہیں②، اور تم سب کو اسی کی طرف پلٹا کر لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور نہ تم زمین میں اور نہ آسمان میں (کہیں بھاگ کر اللہ کو) عاجز کرنے والے ہو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایت کرنے والا نہیں، اور مدد کرنے والا (بھی) نہیں ہے ﴿۲۲﴾

① یعنی جو عذاب کا مستحق ہے اس کو۔ ② یعنی جو رحمت کا اہل ہو اس پر۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ
النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ
وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا اور اس کی ملاقات کا انکار کیا وہی لوگ میری رحمت سے مایوس ہو گئے ① اور انہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿٢٣﴾ سو ان (ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا؛ سوائے اس کے کہ وہ (آپس میں) کہنے لگے کہ: اس (ابراہیم) کو قتل کر دو یا اس (ابراہیم) کو جلا دو، سو اللہ تعالیٰ نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو آگ سے بچا لیا، یقیناً اس میں جو قوم ایمان لاتی ہے اس کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿٢٤﴾ اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: یقیناً تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بتوں کو (خدا) مانا ہوا ہے (جس کے ذریعہ) دنیوی زندگی میں آپس میں دوستی کر کے (تعلقات بنا رکھے ہیں) ②، پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے کا انکار کرو گے ③ اور تم آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور تمھارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمھارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿٢٥﴾ پھر لوط ان (ابراہیم علیہ السلام) پر ایمان لائے اور اس (ابراہیم علیہ السلام) ④ نے کہا کہ: میں ہجرت کر کے اپنے رب کی (بتائی ہوئی جگہ کی) طرف جا رہا ہوں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت کے مالک ہیں ﴿٢٦﴾

---

① یعنی آخرت میں ان کو مشاہدہ ہوگا کہ وہ محلِ رحمت نہیں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) بس یہ تمھاری دنیا کی آپس کی دوستی کی وجہ سے ہے (عام طور پر انسان دوستوں اور رشتے داروں کے طریقے پر چلتا ہے اور حق بات کو سوچتا نہیں ہے، کفر بھی دوستوں کی وجہ سے اپنا لیتا ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ایک دوسرے کے مخالف بن جاؤ گے۔

④ بعض نے حضرت لوط علیہ السلام کو فاعل مانا ہے۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَیَعۡقُوۡبَ وَجَعَلۡنَا فِیۡ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالۡکِتٰبَ وَاٰتَیۡنٰهُ اَجۡرَهٗ فِی
الدُّنۡیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ
الۡفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَکُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۸﴾ اَئِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ
وَتَقۡطَعُوۡنَ السَّبِیۡلَ ۬ۙ وَتَاۡتُوۡنَ فِیۡ نَادِیۡکُمُ الۡمُنۡکَرَ ؕ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ
قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ کُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ
الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَآءَتۡ رُسُلُنَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ بِالۡبُشۡرٰی ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا مُهۡلِکُوۡۤا اَهۡلِ ع
هٰذِهِ الۡقَرۡیَةِ ۚ اِنَّ اَهۡلَهَا کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾

اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (علیہ السلام جیسا بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام جیسا پوتا) عطا کیا اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری کیا اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو دنیا میں اس کا ثواب دیا① اور یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) آخرت میں نیک لوگوں میں سے ہوں گے ﴿۲۷﴾ اور (ہم نے) لوط (علیہ السلام) کو (نبی بنا کر بھیجا) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ: حقیقت میں تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے تمام دنیا والوں میں کسی نے نہیں کیا ﴿۲۸﴾ کیا تم مردوں کے پاس (خواہش پوری کرنے) جاتے ہو اور راستے میں ڈاکہ ڈالتے ہو اور تم اپنی (بھری) مجلس میں برے کام کرتے ہو②، سو ان (لوط علیہ السلام) کی قوم کا (آخری) جواب یہی تھا③ ''کہ اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ'' ﴿۲۹﴾ اس (لوط علیہ السلام) نے دعا کی کہ: اے میرے رب! فساد کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں آپ میری مدد فرمایئے④ ﴿۳۰﴾

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس (بیٹا ہونے کی) خوش خبری لے کر پہنچے تو فرشتوں نے کہا: ہم اس بستی والوں کو (جس میں لوط علیہ السلام رہتے ہیں) یقیناً ہلاک کرنے والے ہیں، یقیناً اس (بستی) کے رہنے والے ظلم کرنے والے لوگ ہیں ﴿۳۱﴾

---

① دنیوی ثواب منصبِ امامت اور بڑی اچھی یادیں اور سب اقوام کا آپ کی عزت کرنا ہے۔ ② گناہ کا کام علانیہ کرنا ایک دوسرا مستقل گناہ بن جاتا ہے۔ ③ فطرت مسخ ہو گئی تھی کہ گناہ کے کاموں پر خدا کا خوف بھی باقی نہ رہا۔ ④ معلوم ہوا کہ دین کے دشمنوں کے لیے ضرورت کے موقع پر بددعا کرنا جائز ہے اور یہ بددعا حلم اور اخلاق کے خلاف نہیں ہے۔

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ٚ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۗ
كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳
اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴ وَلَقَدْ
تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶

انھوں نے (یعنی ابراہیم (علیہ السلام)) نے کہا کہ: یقیناً اس (بستی) میں تو لوط (رہتے) ہیں، ان فرشتوں
نے کہا کہ: ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس (بستی) میں کون (رہتے) ہیں، ہم ان (لوط علیہ السلام) کو
اور ان کے (خاص) متعلقین کو ضرور بچالیں گے؛ مگر ان (لوط علیہ السلام) کی بیوی جو پیچھے (عذاب میں)
رہ جانے والوں میں سے ہوگی ﴿۳۲﴾ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوط (علیہ السلام) کے
پاس پہنچے تو وہ ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے، (ان لوط علیہ السلام کا) دل ان کی
وجہ سے تنگ ہوا① اور وہ (فرشتے) کہنے لگے: (اے لوط!) تم ڈرو مت اور تم غم مت کرو، یقیناً ہم
آپ کو اور آپ کے (خاص) متعلقین کو بچالیں گے آپ کی بیوی کے سوا، وہ تو پیچھے رہ جانے والوں
میں سے ہوگی ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم اس بستی والوں پر وہ جو نافرمانی کرتے تھے اس کی وجہ سے آسمان
سے ایک عذاب اتارنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس بستی کی کچھ کھلی
ہوئی② نشانی (اب تک) سمجھ دار لوگوں کے لیے چھوڑ رکھی ہے ﴿۳۵﴾ اور مدین کی طرف ان کے
بھائی شعیب (علیہ السلام) کو بھی (نبی بنا کر بھیجا)، سو اس (شعیب) نے کہا: اے میری قوم! تم اللہ تعالیٰ
کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور تم زمین میں فساد مچاتے ہوئے مت پھرو ﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لوطؑ پریشان ہوئے (تیسرا ترجمہ) لوطؑ غمگین ہو گئے۔
② یعنی ظاہری، نظر آنے والی نشانیاں۔ آج تک عذاب دی ہوئی قوم کے کھنڈرات موجود ہیں، باقی تفصیل بندے کے سفر نامے میں دیکھیے۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ۝۳۷ وَعَادًا وَّثَمُوۡدَاۡ وَقَدْ
تَّبَيَّنَ لَـكُمۡ مِّنۡ مَّسٰكِنِهِمۡ‌ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ
وَكَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِيۡنَ۝۳۸ وَقَارُوۡنَ وَفِرۡعَوۡنَ وَهَامٰنَ‌ وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ مُّوۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ
فَاسۡتَكۡبَرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا كَانُوۡا سٰبِقِيۡنَ۝۳۹ فَكُلًّا اَخَذۡنَا بِذَنۡۢبِهٖ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَرۡسَلۡنَا
عَلَيۡهِ حَاصِبًا‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَخَذَتۡهُ الصَّيۡحَةُ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ خَسَفۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ‌ ۚ
وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اَغۡرَقۡنَا‌ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ۝۴۰

سوقوم کے لوگوں نے ان (شعیب علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، سو زلزلے نے ان کو پکڑ لیا، پھر صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے ﴿۳۷﴾ اور (ہم نے) قومِ عاد کو اور قومِ ثمود کو (بھی ہلاک کر دیا) اور ان (کی بربادی) کا حال تم پر ان کے مکانوں سے کھل چکا ہے اور شیطان نے ان کے (برے) کام ان کو اچھے بنا کر کے دکھلائے، پھر اس (شیطان) نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا تھا؛ حالاں کہ وہ بڑے ہوشیار تھے① ﴿۳۸﴾ اور قارون اور فرعون اور ہامان کو (بھی ہلاک کر دیا) اور بالکل پکی بات یہ ہے کہ موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس (حق کی) صاف صاف دلیلیں لے کر آئے تھے، سو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ (ہمارے عذاب سے بچ کر) بھاگ نہیں سکے② ﴿۳۹﴾ سو ہم نے سب کو ان کے اپنے گناہ کی سزا میں پکڑ لیا، سو ہم نے ان میں سے بعضوں پر تو پتھر برسانے والی آندھی بھیجی تھی اور ان میں سے کچھ وہ تھے جن کو چنگھاڑ (یعنی ڈراونی آواز) نے پکڑ لیا اور ان ہی میں سے بعضوں کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور ان ہی میں سے کچھ لوگوں کو ہم نے (پانی میں) ڈبو دیا③ اور اللہ تعالیٰ ان پر ظلم کرنے والے نہیں؛ لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کیا کرتے تھے ﴿۴۰﴾

---

①: [۱] دنیوی معاملات میں بڑے ہوشیار تھے؛ لیکن دین کی بات آتی تو وہ سمجھ سے کام نہ لیتے۔
[۲] نبی کی سچائی کو دل سے سمجھتے تھے؛ لیکن دنیوی اغراض سے انکار کرتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ جیت جانے والے نہیں تھے۔ ③ آندھی کا عذاب قومِ عاد پر، بھیانک آواز قومِ ثمود کے لیے، زمین میں دھنسانا قارون کو، پانی میں ڈبو دینا قومِ نوح اور فرعون اور ہامان کو ہوا۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۖۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا
يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۴ ع

جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر (دوسروں کو) کام بنانے والا بنا رکھا ہے ان لوگوں کی مثال (یعنی حالت) مکڑی جیسی ہے، جس (مکڑی) نے ایک گھر بنا رکھا ہے اور یقیناً تمام گھروں میں سب سے کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے، کاش کہ یہ لوگ (اس کی حقیقت) جان لیتے (تو ایسا نہ کرتے!) ﴿۴۱﴾ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں[۱] اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت والے ہیں ﴿۴۲﴾ اور یہ (قرآنی) مثالیں ہم لوگوں کے فائدے کے لیے بیان کیا کرتے ہیں، جو علم والے ہیں وہی اس کو سمجھتے ہیں[۲] ﴿۴۳﴾ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو جیسا (بنانا) چاہیے (ویسا ہی) بنایا ہے، یقیناً اس میں ایمان والوں کے لیے بڑی نشانی ہے ﴿۴۴﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) یقیناً اللہ تعالیٰ تو ان سب کی (حقیقت) جانتے ہیں جن کو یہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ وہ کوئی (قابلِ ذکر) چیز ہو۔

۲ حدیث شریف میں عالم کا مطلب یہ آیا ہے: جو اللہ تعالیٰ کے کلام میں غور وفکر کرے، اس کی طاعت پر عمل کرے، اس کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ
الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ
وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٧﴾

جو کتاب تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجی گئی اس کو پڑھتے رہو① اور تم نماز کو قائم رکھو، یقیناً نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے② اور اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے③ اور جو کام تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتے ہیں ﴿۴۵﴾ اور تم اہلِ کتاب سے بحث مت کرو؛ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو؛ مگر یہ کہ ان (اہلِ کتاب) میں سے جن لوگوں نے ظلم کیا④ اور تم یوں کہو: ہم ایمان لائے اس (قرآن) پر جو ہماری طرف اتارا گیا اور اس (کلام) پر بھی جو تمھاری طرف اتارا گیا، ہمارا اور تمھارا معبود تو ایک ہی ہے اور ہم اسی (اللہ) کا حکم ماننے والے ہیں ﴿۴۶﴾ اور (اے نبی! جس طرح پہلے نبیوں پر کتاب اتاری) اسی طرح ہم نے تمھاری طرف کتاب اتاری، سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان (اہلِ مکہ) میں سے بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس (قرآن) کو مانتے ہیں اور (ضدی) کافر لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۷﴾

---

① مطلب: [١] خود تلاوت اور لوگوں کو قرآن سنانا۔
[٢] معانی میں بھی غور کیا جائے۔ [٣] تلاوت کے ذریعے ایمان کی دعوت۔

② نماز کو قائم کرنے سے گناہ سے بچنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ نماز کا کام فحشا اور منکر سے روکنا بتلایا گیا ہے، اب لوگ نہ رکیں تو نماز کا کیا قصور؟ یہ ایسا ہی ہے کہ واعظ لوگوں کو برے کام سے روکتا ہے اس کا کام روکنا ہے، لوگ نہ رکیں تو واعظ کا کوئی قصور نہیں (از ملفوظاتِ فقیہ الامت)۔

③ نماز تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام تک اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نماز میں ہو کہ نماز کے باہر ہو بڑی چیز ہے۔

④ تو تم کو اجازت ہے کہ ان کی رعایت نہ کرو۔ آگے احسن طریقے کی وضاحت ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾
بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾
وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً
ع وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور (اے نبی!) تم اس (قرآن) سے پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے اور اپنے (داہنے) ہاتھ سے اس کو (یعنی کسی کتاب کو) نہیں لکھتے تھے، اگر ایسا کرتے ہوتے تو یہ جھوٹے لوگ شک میں پڑتے ﴿۴۸﴾ بلکہ وہ (قرآن) تو صاف ① کھلی ہوئی آیتوں کا مجموعہ ہے جو علم (یعنی سمجھ) والے لوگوں کے دلوں میں (محفوظ) ہے اور ظالم لوگ ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ﴿۴۹﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہنے لگے کہ: اس (محمد ﷺ) پر ان کے رب کی طرف سے (جیسی کافر چاہتے ہو ویسی) نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں؟ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: یقیناً نشانیاں تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا (نبی) ہوں ﴿۵۰﴾ کیا ان (کافر) لوگوں کے لیے (نشانی کے طور پر) یہ (بات) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ②، یقیناً اس میں بڑی رحمت اور نصیحت ہے ایمان رکھنے والے لوگوں کے واسطے ﴿۵۱﴾

(اے نبی! کافروں سے) تم کہہ دو: اللہ تعالیٰ (میرے رسول ہونے پر) میرے اور تمھارے درمیان گواہی دینے کے لیے کافی ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو لوگ جھوٹ (یعنی کفر) پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۵۲﴾

---

① قرآن ایک کتاب ہے اور اس کا ہر حصہ معجزہ ہے اسی طرح ایسی کتاب ہے جس میں سورتوں کی شکل میں بہت سارے حصے ہیں اور ہر ایک معجزہ ہیں۔ ② ہمیشہ پڑھ کر سنائی جاتی ہے ایک مرتبہ میں معجزہ ہونا سمجھ میں نہ آوے تو دوسری مرتبہ میں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ
بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝٥٣ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ
بِالْكٰفِرِيْنَ ۝٥٤ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ
ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٥٥ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ
فَاعْبُدُوْنِ ۝٥٦ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٥٧ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝٥٨ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝٥٩

اور وہ (کافر) لوگ تم سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اگر (عذاب کا) ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر ضرور عذاب آجاتا اور وہ (عذاب) ان پر اچانک آنے ہی والا ہے اور ان کو پتہ (بھی) نہیں چلے گا ﴿۵۳﴾ وہ (کافر) لوگ عذاب تم سے جلدی مانگتے ہیں اور یقیناً جہنم (ان) کافروں کو ہر طرف سے گھیرنے والی ہے ﴿۵۴﴾ جس دن کہ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں کے نیچے سے بھی عذاب ان کو گھیر لے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: جو (برے کام) تم کرتے تھے اس کا مزہ تم چکھو ﴿۵۵﴾ اے میرے وہ بندو جو ایمان لاچکے ہو! (سنو) میری زمین تو بہت وسیع ہے، سو تم (خالص) میری ہی عبادت کرو ﴿۵۶﴾ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، پھر تم (سب) ہماری طرف واپس لوٹائے جاؤ گے ﴿۵۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ہم ضرور ان کو جنت کے ایسے جھروکوں ① میں جگہ دیں گے جس کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، (نیک) عمل کرنے والوں کو بہترین بدلہ ملے گا② ﴿۵۸﴾ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۵۹﴾

---

① یعنی بالاخانوں، اوپر والی منزل۔

② (دوسرا ترجمہ) نیک کام کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦٠
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ
فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٦١ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٦٢ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ
ع مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٦٣ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٦٤

اور بہت سارے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھا کر نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور تم کو بھی روزی پہنچاتے ہیں اور وہ (ہر بات کو) سننے والے (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿٦٠﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا؟ تو وہ ضرور جواب دیں گے: اللہ تعالیٰ ہی نے، پھر وہ الٹے پھر کر کہاں چلے جاتے ہیں؟ ﴿٦١﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں روزی کو کشادہ کر دیتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں ناپ کر دیتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٦٢﴾ اور اگر تم ان (کافروں) سے پوچھو کہ: کس نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (سوکھی) ہو جانے کے بعد زندہ کیا؟ تو وہ جواب میں یہی بات کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے② تم کہو کہ: تمام تعریف (یا شکر) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے؛ بلکہ ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿٦٣﴾

اور یہ دنیا کی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ نہیں ہے③ اور یقین رکھو کہ آخرت کی زندگی ہی حقیقت میں (اصلی) زندگی ہے، کاش کہ یہ لوگ اتنی بات سمجھ لیتے!④ ﴿٦٤﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھیلا دیتے ہیں۔
② تو ان کافروں نے اللہ کے خالق ہونے کا اقرار کر لیا اس پر۔
③ کہ اس میں تھوڑی دیر مزہ آتا ہے۔
④ تو دنیا کے عارضی مزہ کے خاطر آخرت کو برباد نہ کرتے۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا
جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ
اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع

سو جب وہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اسی (اللہ تعالیٰ) پر خالص عقیدہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب ہم ان کو بچا کر زمین کے کنارے لے آتے ہیں تب وہ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۶۵﴾ (نجات کی نعمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ) تا کہ جو (نعمت) ہم نے ان کو دی ہے اس کی ناشکری کریں اور وہ (تھوڑے دن دنیا میں) مزے اڑالیویں بس (آگے) ابھی ان کو (سب) پتہ چل جاوے گا ﴿۶۶﴾ کیا ان کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنایا؛ حالاں کہ لوگ ان (حرم والوں) کے آس پاس سے اچک لیے جاتے ہیں① کیا پھر بھی باطل (یعنی جھوٹے معبود) کو وہ لوگ مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں؟ ﴿۶۷﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب سچی بات اس کو پہنچی تو اس کو جھٹلائے، کیا جہنم میں (ایسے) کافروں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ (یقیناً ہے) ﴿۶۸﴾ اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے محنت کی② ہم ان کو ہمارے راستوں پر ضرور پہنچادیں گے③ اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہیں ﴿۶۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ ان کے اطراف کی جگہوں سے لوگوں کو مار کر نکالا جارہا ہے (لوٹے اور مارے جاتے ہیں)۔
نکتہ: حرم کی نسبت پر اہلِ مکہ کے لیے بہت سارے خصوصی انعامات ہیں۔ اسی طرح دینی نسبت پر اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بھی بہت نواز رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہمارے واسطے تکلیف اٹھائی (تیسرا) ہمارے خاطر کوشش کی ③ دین کی خاطر محنت کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کی طرف رہبری ہوتی ہے، خاص کر حق و باطل میں التباس ہو وہاں اللہ ان لوگوں کو حق پر چلاتے ہیں اور جنت کی منزل بھی آسان ہوجاتی ہے، جو علم پر عمل کرنے میں محنت کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دوسرے علوم منکشف فرماتے ہیں اور عمل بھی آسان ہوجاتا ہے۔

سورۃ الروم

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ انشقاق کے بعد اور سورۂ عنکبوت سے پہلے چوراسی (۸۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

رومیوں کے غلبہ کو اس سورت میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی نبوت کی دلیل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کی آیت: فسبحٰن اللّٰہ حین تمسون الخ کی فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص یہ آیات صبح کے وقت پڑھ لے تو جو بھی اس سے فوت ہو گیا وہ اسے پا لے گا اور جو شام کو یہ آیات پڑھ لیوے، اس کو بھی چھوٹے ہوئے وظائف کا ثواب مل جائے گا۔ (ابوداؤد: ۲/ ۶۹۲) مسنون وظائف ص: ۲۷)

رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز میں سورۂ روم پڑھی، آپ ﷺ کو تشابہ لگ گیا، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ: کچھ لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں، طہارت اچھی طرح نہیں کرتے ہیں، یہی لوگ ہم کو تشابہ میں ڈال دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ
بِضْعِ سِنِیْنَ ۬ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَىِٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ
اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَهُمْ عَنِ
الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ (حجاز کے) قریب کے ملک میں رومی لوگ ہار گئے ① ﴿۲﴾ اور وہ اپنے (اس) ہار جانے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ﴿۳﴾ چند سالوں میں ② (ہار جانے سے) پہلے بھی اور بعد میں بھی سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اس (جیت جانے کے) دن مسلمان (اس پیشین گوئی کے سچی نکلنے پر) بہت خوش ہوں گے ③ ﴿۴﴾ (غلبہ تو) اللہ تعالیٰ (ہی) کی مدد سے (ملتا ہے) وہ (اللہ تعالیٰ) جس کی چاہتے ہیں مدد کرتے ہیں ④ اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہو چکا، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے؛ لیکن اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۶﴾ وہ لوگ دنیا کی زندگی کے (تھوڑے سے) ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کی طرف سے بالکل غفلت میں پڑے ہیں ﴿۷﴾ کیا انھوں نے اپنے دلوں میں (یہ) غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ بالکل ٹھیک (صحیح مقصد کے لیے) اور ایک مقرر وقت تک ہی کے لیے پیدا کیا،

① اس کی تفصیل بندہ کے سفرنامہ کی جلد ۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(باقی اگلے صفحے پر)

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا
الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ
لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا
السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۱۰ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ع
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ۝۱۲

اور یقیناً بہت سارے لوگ اپنے رب کی ملاقات کو مانتے ہی نہیں ہیں ﴿۸﴾ کیا وہ (کافر لوگ) زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان سے پہلے جو (کافر لوگ) تھے ان کا انجام کیسا ہوا اس کو دیکھتے؟ وہ (پہلے لوگ) طاقت میں ان (موجود) لوگوں سے زیادہ مضبوط تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا① اور جتنا (آج کے) ان کافروں نے زمین کو آباد کر رکھا ہے ان (پہلے) کافروں نے اس سے بھی زیادہ اس (زمین) کو آباد کر رکھا تھا② اور ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے، سو اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ ان پر ظلم کریں؛ لیکن وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے ﴿۹﴾ پھر جن لوگوں نے برے کام کیے تھے ان کا انجام برا ہوا؛ اس لیے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور وہ اس کے ساتھ مذاق کرتے تھے ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر دوبارہ بھی اس کو پیدا کریں گے، پھر اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم واپس بلائے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ مایوس ہو کر کے رہ جائیں گے③ ﴿۱۲﴾

⊃ ② تین سال سے لے کر نو سال کے اندر جیت جاویں گے۔ ③ جب اس فتح کی خبر آئی تب مسلمان غزوۂ بدر کی فتح سے بھی خوش تھے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے جس کو چاہتے ہیں اس کو مدد کرتے ہیں۔

(اِس صفحے کا حاشیہ:)

① (دوسرا ترجمہ) اور انھوں نے زمین میں بویا۔ ② یعنی ان سے پہلے کافروں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ جوتا تھا اور انھوں نے زمین کو آج کے کافروں سے بھی زیادہ آباد کیا تھا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) مجرم لوگ آس (امید) توڑ دیں گے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ
السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ
يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ع
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اوران کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کی سفارش کرنے والانہیں ہوگااوروہ خوداپنے (مانے ہوئے) شریکوں کاانکارکریں گے ﴿۱۳﴾ اورجس دن قیامت قائم ہوگی اس دن سب لوگ جداجداہوجائیں گے ① ﴿۱۴﴾ سوجولوگ ایمان لائے اورنیک کام کیے سووہ لوگ (جنت کے) باغ میں ایسے خوش ہوں گے کہ (خوشی) ان کے چہروں سے پھوٹ رہی ہوگی ﴿۱۵﴾ اورجن لوگوں نے کفرکیااورہماری آیتوں کواورآخرت کی ملاقات کوجھٹلایاسووہی لوگ عذاب میں پکڑے جائیں گے ﴿۱۶﴾ سوجب تم لوگ شام کرواورجب تم صبح کرو② تب اللہ تعالیٰ کاپاک ہونابیان کرو③ ﴿۱۷﴾ اوراسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے تمام تعریف ہے آسمانوں میں اورزمین میں اورشام کواوردوپہرکے وقت ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ) زندہ کومُردے سے نکالتے ہیں اورمردے کوزندہ سے نکالتے ہیں اورزمین کواس کے مردہ (خشک) ہونے کے بعدزندہ کرتے ہیں، اسی طرح تم لوگ بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۹﴾

اوراس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کومٹی سے پیدا کیا، پھرتم دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن کر (زمین میں ہرطرف) پھیلے ہوئے ہو ﴿۲۰﴾

---

① یعنی مختلف قسموں میں بانٹ دیے جائیں گے۔

② اسلامی ترتیب میں رات پہلے دن بعدمیں اس کی طرف بھی اشارہ نکلا۔

③ (دوسراترجمہ) پاک اللہ کویادکرو۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ

اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تمھارے (فائدے کے) لیے تم ہی میں سے بیویاں بنائیں①؛ تاکہ تم ان کے پاس جاکر سکون (یعنی چین) حاصل کرو اور اس نے تمھارے (یعنی میاں بیوی کے) درمیان محبت اور رحمت (یعنی ہمدردی) کے جذبات پیدا کردیے، یقیناً اس میں جو لوگ دھیان کرتے ہیں ایسی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۱﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو بنانا ہے اور تمھاری زبان (یعنی بولیاں) اور تمھارے رنگ کا مختلف ہونا (بھی) ہے، یقیناً اس میں جاننے (یا سمجھنے) والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۲﴾ اور اس (اللہ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے تمھارا رات اور دن کے وقت میں سونا اور تمھارا اس (اللہ تعالیٰ) کے فضل (یعنی روزی) کو تلاش کرنا ہے، جو لوگ سنتے ہیں یقیناً ان کے لیے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۳﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی (چمکتی ہوئی) دکھلاتے ہیں جس سے (گرنے کا) ڈر بھی لگتا ہے اور (بارش کی) امید بھی ہوتی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر اس کے ذریعے اس (زمین) کے مردہ (یعنی سوکھی) ہوجانے کے بعد اس کو زندہ کردیتے ہیں②، جو لوگ سوچتے ہیں③ ان کے لیے اس میں یقیناً بڑی نشانیاں ہیں ﴿۲۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہے،

① اپنی ہی جنس سے جوڑ کا ہونا بھی نعمت ہے ② یعنی تروتازہ کردیتے ہیں ③ (دوسرا ترجمہ) جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں۔

ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ ع ۳
مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ
فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ
یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ
اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

پھر جب وہ تم کو (قیامت کے دن) پکار کر زمین سے بلائیں گے تب تم سب (پکارتے ہی زمین سے) نکل پڑو گے ﴿۲۵﴾ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اسی (اللہ تعالیٰ) کی مالکی میں ہے، سب کے سب اسی (اللہ تعالیٰ) کے (حکم کے) تابع ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتے ہیں، پھر وہ اس (مخلوق) کو دوبارہ پیدا کریں گے اور وہ (سب) اس (اللہ تعالیٰ) پر بہت آسان ہے①، اسی (اللہ تعالیٰ) کی شان آسمانوں اور زمین میں سب سے اونچی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۷﴾

وہ (اللہ) تم کو تمھارے ہی اپنے حالات میں سے ایک (عجیب) مثال دیتے ہیں کہ جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے کیا تمھاری مالکی کے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمھارا شریک ہے؟ کہ (جس کے نتیجے میں ہماری دی ہوئی روزی میں) تم اور وہ (غلام) اس میں برابر (شریک) ہو کہ تم ان (غلاموں) سے (کاروبار میں) اس طرح ڈرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے (یعنی اپنے خود کے شریک) سے ڈرتے ہو، اسی طرح ہم آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں ﴿۲۸﴾ بلکہ ظالم لوگ بغیر سمجھے (بغیر دلیل کے) اپنی خواہش پر چلتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ (اس کی ضد کی وجہ سے) گمراہ کر دیویں اس کو کون ہدایت پر لا سکتا ہے؟ اور ان لوگوں کے لیے کوئی مدد کرنے والے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾

---

① مخاطبین کی رعایت سے کلام ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کے لیے اول مرتبہ پیدا کرنا بھی آسان ہے۔

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ
وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٣٢﴾ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ
مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾
لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾

سوتم اپنا منہ (یعنی رخ سیدھے راستے پر) ایک طرف رہتے ہوئے (سچے) دین کی طرف سیدھا رکھو، اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت (یعنی قابلیت وصلاحیت) پر چلو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا① اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو کوئی نہیں بدل سکتا، یہی صحیح دین ہے②؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۰﴾ (دین اسلام پر اس طرح عمل کرتے رہو کہ) اسی (اللہ) کی طرف تم نے لولگا رکھی ہو③ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم شرک کرنے والوں میں سے مت بنو ﴿۳۱﴾ وہ کہ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور الگ الگ فرقوں میں ہو گئے، ہر فرقے والے اپنے اپنے طریقوں پر اتراتے ہیں④ ﴿۳۲﴾ اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے تو اپنے رب ہی کی طرف لو لگا کر⑤ اسی کو پکارنے لگتے ہیں، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تب ہی ان میں سے کچھ لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں ﴿۳۳﴾ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم نے جو کچھ (نعمتیں) ان کو دی تھیں ان کا انکار کریں⑥، سو (تھوڑے دن) تم مزے اڑا لو، سو بہت جلدی تم کو (سب کچھ) پتہ چل جائے گا ﴿۳۴﴾

---

① یعنی مذہب اسلام پر چلو۔

② (دوسرا ترجمہ) یہی سیدھا راستہ ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) کہ اسی (اللہ کی طرف) تمھاری انابت (پورا دھیان) ہو۔

④ (دوسرا ترجمہ) اپنے اپنے طریقوں پر مست ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) رجوع ہو کر۔

⑥ یعنی ناشکری کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ نہیں دیا۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝۳۵ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ
رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝۳۶ اَوَلَمْ
يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۳۷
فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ
اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا
يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹

کیا ہم نے ان کے اوپر کوئی دلیل (یعنی کتاب) اتاری ہے کہ وہ (دلیل) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کو کہتی ہو① ﴿۳۵﴾ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو اس پر وہ اترانے (یعنی خوش ہونے) لگتے ہیں اور ان کے ہاتھوں نے جو (برے) کام کر کے آگے بھیجے ہیں اس کی وجہ سے اگر کوئی برائی (یا مصیبت) ان پر آپڑے تب وہ ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں ﴿۳۶﴾ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں② اور (جس کو چاہتے ہیں) کم دیتے ہیں، ایمان لانے والی قوم کے واسطے یقیناً اس میں بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۷﴾ سو تم رشتے داروں کو اور مسکین کو اور مسافر کو ان کا حق دیا کرو، جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہیں ان کے لیے یہ بہت اچھا ہے اور وہی لوگ فلاح (یعنی کامیابی) پانے والے ہیں ﴿۳۸﴾ اور جو سود تم دیتے ہو③ کہ وہ لوگوں کے مال میں (مل کر) زیادہ ہو جاوے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو زیادہ نہیں ہوگا④ اور جو زکوٰۃ تم اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو سو ایسا کرنے والے لوگ (اپنے مال اور ثواب کو اللہ تعالیٰ کے پاس) بڑھانے والے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو دلیل (شرک کرنے کو) بول رہی ہو یعنی اس دلیل سے پتہ چلتا ہو کہ شرک کرو۔

② (دوسرا ترجمہ) زیادہ دیتے ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور سود پر جو تم دیتے ہو۔

④ سورت مکی ہے؛ اس لیے ربا کی مذمت ہے، حرمت مدنی دور میں آئی، اسی طرح شادیاں اور دوسرے مواقع پر جو کچھ دیتے ہیں ان میں بہت سی مرتبہ عام طور پر خالص اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود نہیں ہوتی؛ بلکہ آئندہ بدلہ زیادہ ملے گا ایسا خیال ہوتا ہے؛ اس لیے وہ بری رسم کی قباحت بھی اس آیت سے نکلتی ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ
یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۠﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ ع
وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ
یَرْجِعُوْنَ﴿۴۱﴾ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ﴿۴۳﴾

اللہ تعالیٰ کی ذات تو وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، پھر تم کو اس نے روزی دی، پھر تم کو (دنیا میں) موت دیں گے، پھر تم کو (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کریں گے، کیا تمھارے (خود کے بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کچھ بھی کرسکتا ہو؟ اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات تو پاک ہے اور یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں اس سے اس (اللہ تعالیٰ) کی ذات بہت دور ہے ﴿۴۰﴾

لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے جو (برے) کام کرر کھے ہیں اس کی وجہ سے زمین اور سمندر میں فساد① پھیل گیا ہے؛ تاکہ انھوں نے جو کام کیے ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) ان میں سے کچھ کاموں کا② ان کو مزہ چکھادیویں؛ تاکہ وہ (گناہوں کے کاموں سے) باز آجاویں ﴿۴۱﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: تم زمین میں چل پھر کر کے دیکھو جو پہلے لوگ تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ ان میں کے اکثر مشرک تھے ﴿۴۲﴾ لہذا تم تمھارا رخ صحیح دین (یعنی اسلام) پر قائم رکھو، اس دن کے آنے سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے③ اس دن لوگ (بدلے کے اعتبار سے) الگ الگ ہو جائیں گے④ ﴿۴۳﴾

① یعنی بلائیں جیسے قحط، وبائی امراض، آگ زنی، برکت ختم، نفع والی چیزوں میں نفع کم نقصان زیادہ ہونے لگے۔
② سب برے اعمال کی سزا ہونے لگے تو کوئی زندہ ہی نہ رہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) جس کا آنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے۔
④ یعنی کوئی جنت میں اور کوئی جہنم میں جائے گا۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝۴۴ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۴۵ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ
الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۴۶ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۭ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷ اَللّٰهُ الَّذِيْ
يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَاۗءِ كَيْفَ يَشَاۗءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى
الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۸

جس نے بھی کفر کیا تو اس کفر کا وبال اس پر پڑے گا اور جس نے نیک کام کیے سو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے تیاری کر رہے ہیں ﴿۴۴﴾ جس کے نتیجے میں جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے فضل سے بدلہ دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) کفر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۵﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو چلاتے ہیں جو (بارش کی) خوش خبری لے کر آتی ہیں اور (ہوا اس لیے بھیجتا ہے) تاکہ وہ تم کو اپنی رحمت (یعنی بارش) کا مزہ چکھائیں اور تاکہ (ہوا کے ذریعہ) کشتی اس کے حکم سے (پانی میں) چلے اور تاکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی حلال روزی) حاصل کرو؛ اور تاکہ تم شکر ادا کرو ﴿۴۶﴾ اور پکی بات یہ کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو ان کی قوم کے پاس بھیجا، پھر وہ (پیغمبر) ان (اپنی قوموں) کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے (جب انھوں نے نہیں مانا) تب ہم نے گنہگاروں سے بدلہ لیا اور ایمان والوں کی مدد کرنے کی ہم نے اپنے اوپر ذمہ داری لے لی ہے ﴿۴۷﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر وہ (اللہ) جس طرح چاہتے ہیں اس (بادل) کو آسمان (یعنی فضا) میں پھیلاتے ہیں اور اس کو کئی تہوں (والی گھٹا) میں بنا کر رکھتے ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش ان (بادلوں) کے درمیان سے برستی ہے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) اس (بارش) کو اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں ان کو پہنچا دیتے ہیں تب وہ بندے خوشیاں منانے لگتے ہیں ﴿۴۸﴾

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ
اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا
تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ
ع ۱۳ ۸ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

حالاں کہ اس سے پہلے جب تک ان پر وہ (بارش) نہیں برسائی گئی تھی تو وہ بالکل ہی نا امید ہو گئے تھے ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نشانات دیکھو کہ زمین کے مردہ (یعنی خشک) ہو جانے کے بعد کس طرح اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) زندہ کرتے ہیں، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر ہم (نقصان پہنچانے والی) ہوا چلاویں جس کی وجہ سے وہ اپنی کھیتی کو پیلی پڑی ہوئی دیکھیں تو اس کے بعد وہ لوگ ناشکری کرنے لگیں ﴿۵۱﴾ سو یقیناً تم مُردوں کو (اپنی بات) سنا نہیں سکتے اور بہروں کو (اپنے) پکارنے کی آواز نہیں سنا سکتے (خاص طور پر) جب وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں ﴿۵۲﴾ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر ہدایت کے) راستے پر نہیں لا سکتے، تم تو صرف انہی لوگوں کو اپنی بات سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں① پھر وہ مسلمان (یعنی ماننے والے) ہوتے ہیں ﴿۵۳﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہیں جنھوں نے تم کو (پہلے) کمزوری میں پیدا کیا② پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا کی، پھر طاقت کے بعد (دوبارہ) کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور وہ (سب کچھ) جانتے ہیں، بڑی قدرت والے ہیں ﴿۵۴﴾

① ایمان، یقین اور نبی کی اطاعت کے ساتھ قرآن اور نبی کا کلام سننا نافع ہوتا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) کمزور حالت میں پیدا کیا۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا
يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ
الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھائیں گے ① کہ وہ (دنیا یا برزخ میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے، اسی طرح (دنیا میں بھی) یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے ② ﴿۵۵﴾ اور جن لوگوں کو علم (یعنی سمجھ) اور ایمان دیا گیا تھا وہ جواب دیں گے: تم اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کے مطابق دوسری مرتبہ زندہ ہونے کے دن تک (برزخ میں) رہے ہو، سو دوسری مرتبہ زندہ ہونے کا دن یہی ہے؛ لیکن تم لوگ (دنیا میں) اس کو جانتے (یعنی مانتے) نہیں تھے ﴿۵۶﴾ سو اس دن ظالموں کو ان کا معذرت کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور ان کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دور کرو ﴿۵۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو سمجھانے کے لیے ہر طرح کے (اچھے اچھے) مضامین (یعنی باتیں) بیان کر دیے، ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ اگر (ان کی چاہت کے مطابق) کوئی (بھی) نشانی تم ان کے پاس لے آؤ، پھر بھی یہ کافر لوگ یہی کہیں گے کہ تم سب (یعنی محمد ﷺ اور مسلمان مل کر) جھوٹ بنالائے ہو ﴿۵۸﴾ اسی طرح جو لوگ مانتے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگاتے ہیں ﴿۵۹﴾ (اے نبی!) سو تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور جو لوگ یقین نہیں رکھتے ان کی وجہ سے تم ڈھیلے مت پڑ جاؤ ③ ﴿۶۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) گنہگار لوگ اس بات پر قسم کھائیں گے۔ ② یعنی قیامت کے آنے ہی کا انکار کرتے تھے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تم کو وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے وہ اکھاڑ نہ دیویں (تیسرا) اوچھا نہ کردیویں (چوتھا) بے برداشت کر دیویں (پانچواں) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ لوگ (تمھاری شان کے خلاف ہلکے کام اور بات پر) تم کو ابھار نہ دیویں۔

سورۃ لقمان

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چوتیس (۳۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ صافات کے بعد اور سورۂ سبا سے پہلے ستاون (۵۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت لقمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک قول میں آپ کا نسب ''لقمان ابن باعورا ابن ناحورا ابن ازر'' ہے۔

دوسرا قول: لقمان بن عنقا بن سندون۔

تیسرا قول: لقمان بن ثار بن سندون۔

بعض کہتے ہیں کہ: حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ کے بیٹے ہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ حبشی غلام تھے، بڑھئی کا کام یا درزی کا کام یا چرواہے کا کام کرتے تھے۔ سودان کے رہنے والے تھے، حضرت ایوب علیہ السلام سے علم حاصل کیا، لمبی عمر پائی، حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا، حضرت داؤد علیہ السلام سے پہلے بنی اسرائیل کے قاضی اور مفتی تھے، مزید تحقیق کے لیے بندہ کی کتاب ''دیکھی ہوئی دنیا'' مصر کا سفرنامہ دیکھیے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِۙ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحۡمَةً لِّلۡمُحۡسِنِيۡنَۙ﴿۳﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ
سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ‌ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتۡلٰى
عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا كَاَنَّ فِىۡۤ اُذُنَيۡهِ وَقۡرًا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ
اَلِيۡمٍ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِيۡمِۙ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ یہ حکمت والی کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں ﴿۲﴾ جو ان نیک لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ﴿۳﴾ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور وہ زکوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت پر پورا یقین رکھتے ہیں ﴿۴﴾ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت (یعنی سیدھے راستے) پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۵﴾ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (قرآن چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے) غفلت میں ڈالنے والی باتوں کو خریدتے ہیں①؛ تاکہ بغیر سمجھے (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کردیں اور وہ اس کا مذاق اڑا دیں، ان لوگوں کے لیے ایسا عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۶﴾ اور جب ایسے شخص کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے، ایسا لگتا ہے اس نے ان (آیتوں) کو سنا ہی نہیں، ایسا لگتا ہے کہ اس کے دونوں کان بہرے ہیں، سو تم اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۷﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ﴿۸﴾

---

① لَهْوَ الْحَدِيْثِ: یعنی انسان کو ضروری کاموں سے یا اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں ڈالنے والی چیزیں۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ
تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا
ع ١١ خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ
اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾
وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿٩﴾ آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے بغیر ستون کے پیدا کیا (جیسا) تم اس کو دیکھتے ہو① اور زمین میں پہاڑ ڈال دیے؛ تاکہ وہ تم کو لے کر ہلنے نہ لگے② اور اس (زمین) میں ہر طرح کے جانور پھیلا دیے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا، سو ہم نے اس (زمین) میں ہر قسم کی اچھی اچھی چیزیں اگائیں ﴿١٠﴾ یہ سب چیزیں تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں، اب مجھے بتاؤ اس کے سوا دوسروں نے کیا پیدا کیا؟؛ بلکہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں (پڑے) ہیں ﴿١١﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی (اور ہم نے حکم دیا) کہ تم اللہ کا شکر ادا کرو اور جو آدمی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے فائدے ہی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو آدمی ناشکری کرتا ہے تو یقینا اللہ تعالیٰ تو غنی (یعنی بے پرواہ اور سب) تعریفوں کے مالک ہیں ﴿١٢﴾ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تو اللہ کے ساتھ شرک مت کر، یقینا شرک تو بڑا بھاری ظلم ہے③ ﴿١٣﴾

---

① ایک مفہوم یہ ہے کہ آسمان ستونوں پر قائم ہے؛ لیکن وہ ستون ایسے ہیں کہ تم ان کو دیکھ نہیں سکتے ہو۔
② (دوسرا ترجمہ) جھک نہ پڑے۔
③ ظلم یعنی کسی کا حق چھین کر دوسرے کو دے دینا، عبادت جو اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ دوسرے کے لیے کرنا شرک ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ
اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۱۴ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ النصف
بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۡ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ
اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۵ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝۱۶ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي
مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۷

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں تاکید کی اس لیے کہ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا① اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہے (اور یہ بھی تاکید کر دی) کہ میرا اور اپنے والدین کا توشکریہ ادا کر، میری طرف ہی واپس لوٹ کر کے آنا ہے ﴿۱۴﴾ اور اگر وہ دونوں (یعنی ماں باپ) تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک کر جس (کے معبود ہونے) کی تیرے پاس کوئی دلیل نہیں تو تو ان دونوں کی بات مت مان اور تو ان دونوں کے ساتھ دنیا میں بھلائی کے ساتھ رہ اور جو شخص میری طرف رجوع کرتا ہے ایسے شخص کے راستے پر تو چل، پھر تم سب کو میری طرف ہی واپس آنا ہے، پھر میں تم کو جو کام تم کرتے تھے وہ بتلا دوں گا ﴿۱۵﴾ اے میرے بیٹے! اگر کوئی بھی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو، پھر چاہے وہ پتھر کی کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین میں ہو اللہ تعالیٰ اس کو لا کر کے حاضر کر دیں گے②۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت باریکی سے دیکھتے ہیں، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اے میرے بیٹے! تو نماز کو قائم کر اور تو اچھی بات سکھلا اور تو بری بات سے روک اور جو مصیبت تجھ کو پہنچے اس پر صبر کر، یقیناً یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے③ ﴿۱۷﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اس کو تھک تھک کر پیٹ میں رکھا۔ ②دنیا کے لحاظ سے آدمی جب بڑا ہو جاتا ہے تو اپنی چھوٹی چیزوں سے اس کی نظر ہٹ جاتی ہے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ چھوٹی چیز بھی سامنے لاویں گے، اس نصیحت میں ''اصلاح عقیدہ'' ہے، اللہ تعالیٰ کی محیط قدرت کا بیان ہے۔ ③اس آیت میں ہمت کے چار کام بتائے گئے۔ نوٹ: اس آیت میں اصلاحِ عمل ہے۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
فَخُوْرٍ ۚ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ
ع الْحَمِيْرِ ۠﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا
هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ
يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ

اور تو لوگوں کے سامنے (تکبر سے) اپنا گال مت پھلا① اور تو زمین میں اتراتے ہوئے مت چل، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۱۸﴾ اور تو بیچ کی چال چل② اور تو اپنی آواز کو نیچی رکھ③ یقیناً سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے ﴿۱۹﴾

کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہیں ان سب کو تمھارے (فائدے کے) کام میں لگا رکھا ہے اور تم کو اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری پوری دے رکھی ہیں اور انسانوں میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ (کی توحید) کے بارے میں بغیر کسی جان کاری اور بغیر کسی ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں ﴿۲۰﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حکم اتارا ہے اس پر چلو، تو وہ جواب میں (یوں) کہتے ہیں بلکہ: ہم تو اس حکم پر چلیں گے جس پر ہم نے ہمارے باپ دادوں کو (عمل کرتے ہوئے) پایا ہے، کیا شیطان ان کے باپ دادوں کو بھڑکتی آگ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی④ ﴿۲۱﴾ اور جو شخص اپنا منہ (فرماں بردار بن کر) اللہ تعالیٰ کے تابع کر دے اور وہ نیک عمل کرنے والا ہے تو یقیناً اس نے مضبوط کڑا (حلقہ) پکڑ لیا

---

① یعنی بے رخی مت کر، منہ پھرا کر بات مت کر۔

② (دوسرا ترجمہ) اور تو درمیانی چال چل۔

③ آواز میں بھی اسراف ہوتا ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ④ تب بھی وہ باپ دادوں کے پیچھے چلیں گے۔

وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ
نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ
وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے ﴿۲۲﴾ اور جس شخص نے بھی کفر کیا تو اس کے کفر کی وجہ سے تم صدمے میں نہ رہو، ہماری طرف ان سب کو لوٹ کر آنا ہے، پھر جو کام وہ کرتے تھے اس کی حقیقت ہم ان کو بتلا دیں گے، یقیناً اللہ سینوں کی بات کو (بھی) بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۲۳﴾ ہم ان کو تھوڑے دن مزہ اڑانے کا موقع دیں گے، پھر ہم ان کو سخت عذاب کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے ﴿۲۴﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا؟ تو جواب میں وہ ضرور (یوں) کہیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا) تو تم کہو: الحمد للہ①؛ بلکہ ان کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۲۵﴾ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ غنی ہیں، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں ﴿۲۶﴾ اور اگر جتنے بھی درخت زمین میں ہیں وہ سب قلم بن جاویں اور یہ جو سمندر ہیں اس کے علاوہ دوسرے سات سمندر اس میں مل جائیں (اور وہ سب روشنائی بن کر اللہ کی خوبیاں لکھنے لگیں) تب بھی اللہ تعالیٰ کی باتیں ختم نہیں ہوں گی، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے ہی حکمت کے مالک ہیں ﴿۲۷﴾

---

① کافروں نے توحید کے ثابت ہونے کا پہلا مقدمہ مان لیا اس پر الحمد للہ کہا گیا؛ اس لیے کہ دوسرا مقدمہ تو بالکل ظاہر ہے کہ جو خود مخلوق ہو وہ عبادت کے لائق نہیں۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى
اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ ع ۱۱
بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا
غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

تم سب کو پیدا کرنا اور تم سب کو دوبارہ زندہ کرنا (اللہ تعالیٰ کے لیے) ایسا ہے جیسے ایک انسان کو (پیدا کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز) سنتے ہیں، (ہر چیز) دیکھتے ہیں① ﴿۲۸﴾ کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ رات (کے اجزاء) کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن (کے اجزاء) کو رات میں داخل کرتے ہیں اور سورج اور چاند کو (اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا رکھا ہے، ہر ایک مقرر وقت (قیامت) تک چلتے رہیں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲۹﴾ یہ سب اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی حق ہے اور وہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہی باطل (یعنی بے بنیاد) ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کی شان اونچی ہے اور وہ سب سے بڑے ہیں ﴿۳۰﴾

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کشتیاں سمندر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتی ہیں②؛ تا کہ وہ تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیوں میں سے کچھ دکھاویں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے اور اونچے درجہ کے شکر کرنے والے کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ اور جب (سمندر کی) موجیں ان پر سائبانوں کی طرح چڑھ آتی ہیں③ تو وہ خالص اللہ تعالیٰ پر ہی اعتقاد رکھ کر اس کو پکارنے لگتے ہیں،

① لفظ ''بصیر'' سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ مشرک جو قیامت کا انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے انکار کو سننے والے اور ان کے اعمال کو دیکھنے والے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) اللہ کی نعمت کو لیکر چلتی ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) گھیر لیتی ہیں۔

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۳۲
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ٚ وَلَا مَوْلُوْدٌ
هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَلَا
یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَیَعْلَمُ مَا
فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ
تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۳۴ ع ۱۴

پھر جب وہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ تو (شرک چھوڑ کر) سیدھے راستے پر رہتے ہیں ① اور ہر وہ آدمی جو بات کا بڑا جھوٹا ہو، بڑا ہی ناشکری کرنے والا ہو وہی ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے ﴿۳۲﴾ اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرتے رہو اور تم اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور کوئی بیٹا اپنے باپ کو ذرہ برابر بھی کام نہیں آسکے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں وہ بڑا دغاباز (شیطان) تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۳۳﴾ یقیناً قیامت کی خبر تو اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے پاس ہے اور وہ بارش برساتے ہیں ② اور (ماؤں کے) پیٹوں میں جو کچھ بھی ہے اس کو وہی جانتے ہیں اور کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ وہ خود کل کیا (عمل) کرے گا اور کسی شخص کو یہ معلوم نہیں کہ کس زمین پر اس کی موت آئے گی، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے (ہر چیز کی) پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾

① اور باقی لوگ پہلے ہی کی طرح شرک کرنے لگتے ہیں۔
② یعنی بارش کب، کہاں، کتنی ہوگی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے علم میں ہے۔

سورۃ الم سجدۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ نحل یا سورۂ مؤمنون کے بعد اور سورۂ نوح سے پہلے تہتر (۷۳) یا (۷۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

حدیث میں ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر میں الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑھا کرتے تھے۔

نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے الم سجدہ اور تبارک پڑھ لیا کرتے تھے۔

قرآن کی آیت پر سجدے کا تذکرہ اس سورت میں کیا گیا ہے۔

سجدہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ اطاعت اور نافرمانی کے درمیان حدِ فاصل ہے، مطیع بندہ سجدہ کرتا ہے اور ابلیس کی راہ پر چلنے والا اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ نہیں کرتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ
هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ
السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا
تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

الم ﴿۱﴾ تمام عالموں کے رب کی طرف سے کتاب اتاری جارہی ہے جس میں ذرا بھی شک کی بات نہیں ہے ﴿۲﴾ کیا یہ (کافر لوگ ایسا) کہتے ہیں کہ: اس (محمد) نے خود اس (قرآن) کو گھڑ لیا ہے؟ بلکہ وہ تو ایسا حق ہے جو تمھارے رب کی طرف سے اس لیے آیا ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ ان لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا؛ تاکہ وہ لوگ صحیح راستے پر آجائیں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، تمھارے لیے اس کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے اور سفارش کرنے والا بھی نہیں ہے، کیا پھر بھی تم (اتنی سی بات پر بھی) دھیان نہیں کرتے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) آسمان سے لے کر زمین تک ہر ایک کام کی (خود) تدبیر (انتظام) کرتے ہیں، پھر وہ کام ایک ایسے دن میں چڑھ کر اس کے پاس پہنچ جاتا ہے جس کی مقدار تمھاری گنتی سے ایک ہزار سال ہوتی ہے ﴿۵﴾ وہی (اللہ) ہیں جو ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بہت زبردست ہیں (سب پر) رحم کرنے والے ہیں ﴿۶﴾

الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ
سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ
وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ ع
رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾

جس نے ہر چیز پیدا کی، جو بہت اچھی بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی ﴿۷﴾ پھر اس (انسان) کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی ﴿۸﴾ پھر اس کو برابر بنایا①، اس میں اپنی روح پھونکی اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیے (اے انسانو!) تم (اللہ تعالیٰ کا) بہت کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۹﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے: کیا جب ہم (فنا ہو کر) زمین میں گم ہو جائیں گے ②تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟ بلکہ وہ تو اپنے رب کی ملاقات ہی کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۰﴾ (اے نبی!) تم کہو: تم کو تو موت کا فرشتہ پورا وصول کر لے گا③ جو تم پر مقرر (یعنی متعین) کیا گیا ہے، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لے جایا جائے گا ﴿۱۱﴾

(اے نبی!) کاش تم وہ منظر بھی دیکھو! جب یہ گنہگار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوئے (کھڑے) ہوں گے (کہتے ہوں گے) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا، سو ہم کو (دنیا میں دوبارہ) واپس بھیج دیجیے، اب ہم نیک کام کریں گے ہم کو پورا یقین آ گیا ﴿۱۲﴾ اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو (پہلے ہی سے) اس کی ہدایت (یعنی راستہ) سمجھا دیتے؛ لیکن میری طرف سے جو بات کہی گئی تھی وہ سچ ہو کر ہی رہی کہ میں جنات اور لوگ سب سے جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۱۳﴾

---

① ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء ٹھیک ٹھاک درست بنائے۔

② یعنی نیست و نابود ہو جائیں گے۔ ③ یعنی تمھاری روح قبض کر لے گا۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭؔ لَا
يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ

سوتم (عذاب کا) مزہ چکھو؛ کیوں کہ تم اپنے آج کے دن کی ملاقات کو بھول گئے تھے، ہم نے بھی تم کو بھلا دیا① اور جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے ہمیشہ کے عذاب کا تم مزہ چکھو ﴿١٤﴾ ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو اس سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور وہ اپنے رب کی حمد (یعنی تعریف) کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ لوگ (ایمان لانے سے) تکبر نہیں کرتے ﴿١٥﴾ ان کے پہلو (کروٹیں ان کے) سونے کی جگہوں (یعنی بستروں) سے جدا رہتے ہیں (اور) وہ ڈر اور امید سے اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں② اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں ﴿١٦﴾ سو کسی بھی شخص کو معلوم نہیں ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان (اللہ کے یہاں) ان کے لیے چھپا کر رکھا گیا جو اعمال وہ کرتے تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿١٧﴾ بھلا وہ شخص جو ایمان والا ہو کیا وہ نافرمان کی طرح ہو سکتا ہے؟ وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے ﴿١٨﴾ چناں چہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے سو ان کے لیے جنت ٹھکانہ ہے③ جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی مہمانی میں (یہ) دیا جائے گا ﴿١٩﴾ اور رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تھی سو ان کا ٹھکانہ تو جہنم کی آگ ہے،

---

① یعنی رحمت اور مہربانی سے یاد نہیں کیے جاویں گے۔ ② ڈر: عبادت کے قبول نہ ہونے کا یا عتابِ الٰہی کا اور ''امید'' اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عبادت قبول ہوگی اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا۔ ③ یعنی مستقل قیام کے باغات۔

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ۝۲۰ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۝۲۱ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ
الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۝۲۲ ع ۱۱ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ۝۲۳ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ڛ
وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ۝۲۴

جب جب بھی وہ اس (آگ) سے نکلنا چاہیں گے تو وہ اس میں واپس لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: کہ آگ کے جس عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے اس کا مزہ تم لوگ چکھو ﴿۲۰﴾ اور ہم ان (کافروں) کو بڑے عذاب سے پہلے (دنیا میں) کم درجے کے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے، شاید کہ وہ لوگ (کفر سے واپس) لوٹ جاویں ﴿۲۱﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کو اس کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی گئی، پھر اس نے (اپنے رب کی) اس (بات) سے منہ پھرالیا، یقیناً ہم (ایسے) مجرموں سے بدلہ لے کر کے رہیں گے ﴿۲۲﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی، لہٰذا تم (اے نبی!) اس کے ملنے کے بارے میں کسی طرح کا شک نہ کرو① اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا تھا ﴿۲۳﴾ اور ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو جب انھوں نے (برے حالات پر) صبر کیا تو (دین میں) ایسا پیشوا بنادیا جو ہمارے حکم سے لوگوں کو راستہ بتاتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ﴿۲۴﴾

---

① لقاء بمعنی ملاقات: (۱) ضمیر کا مرجع اگر قرآن ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا ''جس طرح موسیٰ کو تورات کتاب دی گئی اس طرح آپ کو قرآن ملے اس میں کوئی شک نہ ہو''۔ (۲) ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہے۔ مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام سے نبی کریم ﷺ کی ایک ملاقات معراج میں ہوئی، پھر دوسری ملاقات قیامت میں ہوگی، اس بارے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ (۳) ضمیر کا مرجع ہے ''سخت حالات''۔ آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے کتاب دی گئی، لوگوں نے اس کو جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کو ستایا گیا، سخت حالات کا آپ کو سامنا کرنا پڑا، اس میں بتلانا ہے کہ آپ ﷺ کو بھی دشمنوں کی طرف سے سخت حالات پیش آئیں گے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ
اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ الثلثة
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

جن باتوں میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے تمھارے رب یقیناً قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کر دیں گے ﴿٢٥﴾ اور کیا ان (مکہ کے کافروں) کو (اس بات سے) کوئی ہدایت نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر دیا کہ ان کے مکانوں میں یہ (خود) چلتے پھرتے ہیں①۔ یقیناً اس میں تو (عبرت کی) بڑی نشانیاں ہیں، تو کیا وہ لوگ سنتے نہیں ہیں؟ ﴿٢٦﴾ اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم پانی کو کھینچ کر (یعنی چلا کر) خشک (چٹیل) زمین تک پہنچا دیتے ہیں②، پھر ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس میں سے ان کے جانور اور وہ خود بھی کھاتے ہیں③، تو کیا وہ لوگ دیکھتے نہیں؟ ﴿٢٧﴾ اور وہ کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو (یہ بتاؤ) یہ (آخری) فیصلہ کب ہوگا؟④ ﴿٢٨﴾ تو تم (جواب میں) کہہ دو کہ: فیصلے کے دن ان کافروں کو ان کا ایمان کوئی نفع نہیں دے گا اور ان کو ڈھیل نہیں دی جاوے گی ﴿٢٩﴾ لہٰذا تم ان (کافروں) کا خیال چھوڑ دو⑤ اور انتظار کرتے رہو، یقیناً وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿٣٠﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) ان کے مکانوں کے پاس سے وہ آتے جاتے ہیں۔

②ایک علاقے کی زمین نرم ہے، زیادہ بارش کی متحمل نہیں، وہاں پوری بارش برسائی جاوے تو نقصان ہوسکتا ہے؛ اس لیے دوسری زمین پر پانی برسا کر دریا اور نہروں کے ذریعہ اس علاقے میں پانی پہنچایا جاتا ہے (یعنی بارش کا پانی برسا کر کسی اور جگہ، پھر اس کو ندی نالوں کے ذریعہ چلا کر دوسرے علاقے میں لے جاتے ہیں اور دوسری جگہ اس سے کھیتی اگتی ہے)۔

③یہاں آیت میں "اَنعام" یعنی جانور مقدم ہے، حکمت یہ سمجھ میں آتی ہے کہ نزولِ قرآن کے دور میں عربوں کی معیشت کا مدار جانوروں پر تھا۔ ④آخری فیصلے سے مراد قیامت کا دن ہے یا فیصلہ کن موقع "غزوۂ بدر" مراد ہے۔

⑤(دوسرا ترجمہ) سو تم ان کافروں کی طرف سے دھیان ہٹا دو۔ یا ان کی پرواہ نہ کرو، یا ہلاک کر دیوے ایسے غم میں مت پڑو۔

سورۃ الاحزاب

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تہتر (۷۳) یا (۷۰) آیتیں ہیں۔سورۂ انفال یا سورۂ آلِ عمران کے بعد اور سورۂ مائدہ سے پہلے نوے (۹۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جماعتوں اور ٹولیوں اور گروہوں کو احزاب کہتے ہیں۔مشرکین کی بہت ساری جماعتوں نے ۵ھ میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا، ان کے دفاع کے لیے جو جنگ لڑی گئی اس کو غزوۂ احزاب کہتے ہیں، اس کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں حضرت زید ﷜ کا نام صراحۃً آیا ہے، پورے قرآن میں انہی ایک صحابی کا نام اس سورت میں صراحۃً مذکور ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۱﴾
وَّ اتَّبِعْ مَا یُوْحٰۤی اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّ تَوَكَّلْ عَلَی
اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ
اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ
قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ
هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ
وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم کافروں کا اور منافقوں کا کہنا مت مانو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر چیز کو) بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اور جو وحی تم پر تمھارے رب کی طرف سے بھیجی جائے اس پر تم چلو، جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۲﴾ اور تم اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرو، اور کام بنانے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور اپنی جن بیویوں سے تم ظہار کرتے ہو اس نے ان کو تمھاری (سچی) مائیں نہیں بنادیا اور تمھارے منہ بولے بیٹوں (یعنی لے پالک) کو تمھارے (حقیقی) بیٹے نہیں بنایا، یہ تو تمھاری بات ہی بات ہے جو تم منہ سے کہتے ہو اور اللہ تعالیٰ تو سچی بات کہتے ہیں اور وہی سیدھا راستہ بتلاتے ہیں ﴿۴﴾ تم ان کو ان کے (حقیقی) باپوں کے نام سے پکارا کرو، یہی طریقہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پورے انصاف کا ہے، پھر اگر تم کو ان کے (اصلی) باپ معلوم نہیں ہے تو وہ تمھارے دینی بھائی اور تمھارے دوست ہیں اور تم سے جو بھول چوک ہوجائے اس کی وجہ سے تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا؛ لیکن جو کام تم اپنے دلوں سے جان بوجھ کر کرو (اس میں گناہ ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ
وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ
اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ
النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪
وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۷﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ نبی ایمان والوں کے ساتھ (خود) ان کی جان (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں ① اور اس (نبی) کی بیویاں ان (ایمان والوں) کی مائیں ہیں②؛ لیکن اللہ تعالیٰ کی کتاب (کے حکم) کے مطابق رشتے دار (دوسرے) ایمان والوں (انصار) اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (میراث کے بارے میں) زیادہ حق دار ہیں؛ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی احسان کرنا چاہو③، کتاب (یعنی قرآن یا لوحِ محفوظ) میں یہ حکم (ہمیشہ کے لیے) لکھا جا چکا ہے ﴿۶﴾ اور (وہ زمانہ بھی ذرا یاد کرو) جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد (یعنی اقرار) لیا تھا اور تم سے اور نوح④ اور ابراہیم اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہم السلام) سے (بھی عہد لیا تھا) اور ہم نے ان سب سے پکا اقرار لیا تھا ﴿۷﴾ تاکہ سچے لوگوں سے ان کی سچائی کے بارے میں وہ (اللہ تعالیٰ) سوال کریں⑤ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کیا ہے ﴿۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) ایمان والوں کے لیے یہ نبی ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ نزدیک ہے (تیسرا) نبی سے ایمان والوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ لگاؤ ہے۔

② یعنی تعظیم وتکریم میں ماؤں کی طرح ہیں۔

③ تو ان کے لیے وصیت کر دو یا زندگی میں تحفہ دے دو۔

④ نکتہ: کسی موقع پر عمومی تذکرہ کے بعد چند حضرات کے خصوصی تذکرے میں کوئی برائی نہیں ہے۔

⑤ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کس قدر سچائی اور پختگی سے کام کیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ جَآءَتۡكُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡهِمۡ
رِیۡحًا وَّ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرًا ۹ اِذۡ جَآءُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡقِكُمۡ
وَ مِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ وَ اِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَ بَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوۡنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوۡنَا ۱۰ هُنَالِكَ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ زُلۡزِلُوۡا زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا ۱۱ وَ اِذۡ یَقُوۡلُ
الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا ۱۲ وَ اِذۡ
قَالَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ یٰۤاَهۡلَ یَثۡرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمۡ فَارۡجِعُوۡا ۚ وَ یَسۡتَاۡذِنُ فَرِیۡقٌ
مِّنۡهُمُ النَّبِیَّ یَقُوۡلُوۡنَ اِنَّ بُیُوۡتَنَا عَوۡرَةٌ ؕ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تم پر (کیسا) احسان کیا وہ (ذرا) یاد کرو جب کہ بہت سارے لشکر تم پر چڑھ آئے تھے، تو ہم نے ان پر ایک آندھی اور ایسے (فرشتوں کے) لشکر بھیجے جو تم کو نظر نہیں آرہے تھے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۹﴾ جب کہ وہ (سب لشکر) تمھارے اوپر کی طرف سے اور تمھارے نیچے کی طرف سے چڑھ کر آئے ① اور جب آنکھیں (دہشت کی وجہ سے) کھلی کی کھلی رہ گئیں ② اور کلیجے منہ کو آنے لگے ③ اور تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کی باتیں سوچنے لگے ④ ﴿۱۰﴾ اس وقت ایمان والوں کی (بڑی) آزمائش ہوئی اور وہ زور سے (پورے پورے) ہلا دیے گئے ﴿۱۱﴾ اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ کہنے لگے کہ: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا وہ تو ایک دھوکہ ہی تھا ﴿۱۲﴾ اور جب ان (منافقوں) میں کی ایک جماعت کہنے لگی: اے یثرب (یعنی مدینہ) والو! تم کو (یہاں) ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے ⑤ سو تم واپس چلے جاؤ، تو ان میں سے ایک جماعت (گھر رہنے کی) نبی سے اجازت مانگنے لگی، وہ کہنے لگے کہ: ہمارے گھر تو کھلے پڑے ہیں؛

① مکہ کی طرف سے آنے والے متحدہ لشکر کو ''فوق'' اور بنی قریظہ جو مدینہ میں رہتے تھے وہ ''اسفل'' یہ ایک تفسیر ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور جب آنکھیں بدلنے لگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور دل تو گلوں کو پہنچ گئے۔
④ سختی کے موقع پر غیر اختیاری وساوس آنے لگتے ہیں اور اس پر پکڑ نہیں ہوتی۔ ⑤ اس لیے کہ یہاں موت کا خطرہ ہے۔

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ
سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ
قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ
فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾

حالاں کہ وہ کھلے پڑے نہیں ہیں①، وہ تو صرف بھاگنا ہی چاہتے ہیں ﴿۱۳﴾ اور اگر اس (مدینہ) کے اطراف سے کوئی (دشمن کا لشکر) ان پر چڑھ آوے، پھر ان سے فتنہ (وفساد) کی شرکت کا مطالبہ کیا جائے تو وہ ضرور (فتنے میں) شامل ہوجائیں گے② اور (اس وقت) وہ گھروں میں تھوڑی دیر ہی ٹھہریں گے ﴿۱۴﴾ حالاں کہ اس (خندق کی لڑائی) سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ (دشمن سے) پیٹھ پھرا کر نہیں جائیں گے③ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ﴿۱۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگ بھی جاؤ گے تو بھی یہ بھاگنا تم کو ہرگز (کچھ بھی) فائدہ نہیں دے گا④ اور اس (بھاگنے کی) صورت میں تم کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا تھوڑا سا ہی موقع دیا جائے گا ﴿۱۶﴾ (اے نبی! ان کو) تم پوچھو: وہ کون ہے جو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہے؟ اگر وہ تم کو برائی پہنچانے کا ارادہ کرے⑤ یا تم کو رحمت⑥ پہنچانے کا ارادہ کرے⑦ اور وہ خود کے لیے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کے کوئی حمایت کرنے والا اور کوئی مدد کرنے والا نہیں پائیں گے ﴿۱۷﴾

① یعنی دیواریں کچی اور مکان غیر محفوظ ہیں۔ ② یعنی مسلمانوں سے لڑنے کے لیے ان کو کہا جاوے تو فورا بلا تاخیر گھروں کی پروا کیے بغیر مسلمانوں کے خلاف لڑائی میں شامل ہوجاویں گے۔ ③ غزوۂ بدر میں شرکت نہ کر سکنے کا مخلصین کو واقعی صدمہ تھا اور آئندہ کے لیے انھوں نے مضبوط عزائم کیے تھے، جبکہ منافقین نے بس دکھاوے کے لیے کچھ عزائم کیے تھے۔
④ مقدر کی موت وقت پر آکر ہی رہتی ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ کون ہے کہ اگر (اللہ تعالیٰ) تم کو برائی پہنچانے کا اردہ کرے تو تم کو اللہ تعالیٰ سے بچا سکتا ہو؟ ⑥ دنیوی رحمت یعنی زندگی مل بھی گئی تو آخرت کے مقابلہ میں بہت معمولی ہے۔
⑦ تو وہ کون ہے جو تم سے رحمت کو روک لیوے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ
ع بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان سب کو جانتے ہیں جو لوگ (جہاد میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں ① سے کہتے ہیں کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ، یہ لوگ لڑائی میں آتے ہی نہیں؛ مگر بہت ہی کم ② ﴿۱۸﴾ (آتے بھی ہیں تو) تم (یعنی مسلمانوں) پر وہ لالچ رکھتے ہوئے، پھر جب ڈر کا وقت آجائے تو (اے نبی!) تم ان کو دیکھو کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں کہ ان کی آنکھیں (یعنی پتلیاں) اس طرح چکراتی ہیں جس طرح کسی شخص پر موت کی بے ہوشی طاری ہوتی ہے، پھر جب خوف (یعنی خطرہ) دور ہو جائے تو وہ مال کی پوری لالچ میں تم پر تیز تیز زبانیں چلاتے ہیں، (حقیقت میں) یہ لوگ ایمان نہیں لائے ہیں، سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۱۹﴾ یہ (منافقین اب تک یہ) سمجھتے ہیں کہ ابھی تو (مکہ والوں کے) لشکر گئے نہیں ہیں اور اگر (بالفرض دوبارہ) لشکر آجاویں تو ان (منافقین) کی چاہت یہ ہوگی، کاش کہ وہ دیہات میں جا کر رہیں ③ (وہیں سے) تمھاری خبریں معلوم کرتے رہیں اور اگر یہ (بزدل منافق) تمھارے درمیان رہ بھی گئے ہو تو تھوڑی سی ہی وہ لڑائی لڑیں گے ④ ﴿۲۰﴾

① نسبی یا وطنی اخوت مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) مگر کبھی کبھی۔
③ (دوسرا ترجمہ) دیہاتوں میں نکلے ہوئے ہو۔
④ یعنی لڑائی میں تھوڑا سا حصہ لے لیں گے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ
وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ
وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ
شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿٢٥﴾

پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں ایک بہترین نمونہ موجود ہے، اس شخص کے لیے بھی جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی امید (یعنی ڈر) رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتا ہو① ﴿۲۱﴾ اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھ لیا تو کہنے لگے: یہ تو وہی بات ہے جس کا ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے ان کے ایمان اور اطاعت (یعنی فرماں برداری) کو بڑھا دیا ﴿۲۲﴾ کتنے ایمان والے مرد ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا تھا وہ سچا (یعنی پورا) کر کے دکھلا دیا، سو ان میں سے کوئی تو وہ ہیں جو اپنی ذمے داری کو پورا کر چکا ہے② اور ان میں سے کوئی تو (شہادت کا) انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے (اپنے ارادوں کو) ذرا بھی نہیں بدلا ﴿۲۳﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کا انعام دیویں اور اگر چاہیں تو منافقین کو عذاب دیویں یا ان کو توبہ کی توفیق دیویں (اور قبول کر لیویں) یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۴﴾ اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے پورے غصہ کے ساتھ (اس طرح) واپس کر دیا کہ ان کو کوئی بھلائی ہاتھ میں نہیں آئی③ اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی طرف سے لڑائی کے لیے کافی ہو گئے④ اور اللہ تعالیٰ تو بڑے طاقت والے ہیں، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

① ذکر اللہ کی کثرت مطلوب ہے۔ ② یعنی شہید ہو گیا۔ ③ یعنی مسلمانوں کو ہرا دینے کی ان کی مراد پوری نہ ہوئی۔ ④ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنگ کی نوبت نہیں آئی اور کافر ناکام واپس گئے۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿٢٦﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۧ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ ع
لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ
سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

اور جن اہلِ کتاب نے ان (مشرکین) کی مدد کی تھی اللہ تعالیٰ ان کو ان کے قلعوں سے اتار لائے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ (اے مسلمانو! ان میں سے) ایک جماعت کو تم قتل کر رہے تھے اور (ان میں سے) بہت ساروں کو تم قیدی بنا رہے تھے ﴿۲۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کی زمین کا ان کے گھروں کا اور ان کے مالوں کا اور ایسی زمین کا جن پر تم نے ابھی تک قدم بھی نہیں رکھا وارث (یعنی مالک) بنا دیا① اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

(اے نبی!) تم اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال سامان (تحفہ میں) دے دوں اور میں تم کو اچھی طرح رخصت کر دوں ﴿۲۸﴾ اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیک عورتوں کے لیے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ اے نبی کی عورتو! جو تم میں سے کھلی بے حیائی کا کام کریں② تو ایسی عورت کی سزا بڑھا کر دوگنا عذاب کر دیا جائے گا اور ایسا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۳۰﴾

① خیبر کی فتح کی طرف اشارہ ہے، اسی طرح مستقبل میں جو دوسری فتوحات ہونے والی ہے اس کی بھی خوش خبری دی گئی جو خلافت راشدہ کے دور میں آنکھوں کے سامنے آ گئی۔
② مراد ہر وہ کام ہے جس سے حضور ﷺ کو تکلیف ہو۔ (نبی ﷺ کے گھرانے کی عورتوں سے زنا کا صدور ہو ہی نہیں سکتا)
نوٹ: واقعہ کی تفصیل خطبات محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ

اور جو عورت تم میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی ہے اور نیک عمل کرتی ہے تو ہم اس کو اس کا ثواب ① دوگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لیے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ﴿۳۱﴾ اے نبی کی عورتو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو ② اگر تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتی ہو ③ تو تم نزاکت (یعنی لچک) کے ساتھ بات نہ کیا کرو، سو (اس کی وجہ سے) جس کے دل میں روگ ہوتا ہے ④ وہ لالچ کرنے لگے گا ⑤ اور بھلائی والی باتیں تم کہا کرو ⑥ ﴿۳۲﴾ اور (اے ایمان والی عورتو!) تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو ⑦ اور پہلی جاہلیت کی طرح (پرائے مردوں کو) اپنا بناؤ سنگھار (یعنی میک اپ) دکھلاتی مت پھرو اور تم نماز قائم کرتی رہو اور تم زکوۃ دیتی رہو اور تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو،

---

① یعنی آخرت میں۔ ② آیت میں جو حکم ہے وہ تمام مسلمان عورتوں کے لیے عام ہے؛ لیکن امہات المومنین کو اس حکم پر عمل خصوصی اہتمام کے ساتھ کرنا ہے۔ ③ امہات المومنین میں تقویٰ کا ہونا یہ ایک ظاہری بات ہے؛ لیکن یہ یاددہانی کرائی ہے کہ تمھاری فضیلت کی بنیاد تقویٰ ہے جس کا ہمیشہ لحاظ رہے۔ ④ منافقوں کے دلوں کے اندر ناپاک شہوت ہوتی ہی تھی؛ لیکن اگر کوئی مخلص ایمان والے کا دل حرام شہوت کی طرف مائل ہوا تو وہ بھی نفاق کا ایک شعبہ ہے اور دل کا ایک گناہ ہے۔ ⑤ یعنی دل میں غلط خیال قائم کرے گا۔ ⑥ یعنی ایسی پھیکی بات جس میں نرمی نہ ہو، نزاکت نہ ہو، چوں کہ نزاکت والی بات سے سننے والے کے دل میں غلط شہوت پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے عفت اور پاک دامنی کے قانون کے مطابق اُکھڑے ہوئے انداز میں بات کریں؛ تاکہ سامنے والے کے دل میں کوئی گندی لالچ پیدا نہ ہو۔ ظاہر بات ہے کہ ایسی نزاکت والی نرم بات امہات المومنین کر ہی نہیں سکتی (ان کو سنا کر امت کی عام عورتوں کو خاص تاکید ہے)؛ اس لیے عورت کی آواز میں جو ایک عام فطری، طبعی نرمی اور مٹھاس ہوتی ہے ایسے لہجے سے اجنبی مردوں کے سامنے ہرگز نہ بولیں؛ لیکن اتنا ضرور لحاظ رکھیں کہ سامنے والے کو اذیت اور تکلیف پہنچے اس انداز سے بھی کوئی عورت کسی مرد سے بات نہ کریں، یہ بداخلاقی ہے۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) ٹھہری رہو۔ آج کی عورت سب کچھ بن رہی ہے عورت عورت ہی نہیں بن رہی۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ ع
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ
وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾

اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالیٰ تو یہ چاہتے ہیں کہ (ہر قسم کی) گندگی تم سے دور رکھیں اور تم کو پورا پاک صاف رکھیں ﴿۳۳﴾ اور تمھارے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی (یعنی قرآن کی) جو آیتیں اور حکمت (یعنی سنت) کی باتیں (پڑھ کر) سنائی جاتی ہیں① ان کو یاد رکھو②، یقیناً اللہ تعالیٰ تو راز جاننے والے، پوری خبر رکھنے والے ہیں ﴿۳۴﴾

یقیناً مسلمان (یعنی فرماں بردار) مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں③ اور عبادت کرنے والے مرد اور عبادت کرنے والی عورتیں اور سچائی والے مرد اور سچائی والی عورتیں④ اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے (یعنی دل سے جھکنے والے) مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور (اپنی شرمگاہ کی) حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور (اللہ تعالیٰ کا بہت) ذکر کرنے والی عورتیں⑤، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا (شان دار) بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿۳۵﴾

---

① اس آیت سے بعض علما نے یہ مسئلہ نکالا کہ حدیث شریف کی تلاوت ثواب کی نیت سے جائز ہے۔② یعنی خود عمل کرو اور دوسروں کو پہنچا دو۔ نوٹ: قرآن وسنت کی خدمت جس گھرانے کو نصیب ہو وہ اس نعمت کی خصوصی قدر کریں۔
③ ''مسلمین'' سے اعمالِ اسلام اور ''مؤمنین'' سے عقائد کا بیان ہے۔④ بات بھی سچی اور عمل ریا سے پاک، عمل میں کم ہمتی اور سستی نہ ہو⑤ مراد: صبح شام اور مختلف اوقات کی جو دعائیں احادیث میں بتائی گئیں ہیں ان کا اہتمام (از ملفوظات)۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۳۶ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ
مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا
زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ
لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۳۸

اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں① تو کسی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورت کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے یقیناً وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا ﴿۳۶﴾ اور (اے نبی!) جس آدمی (یعنی زیدؓ) پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا اور تم نے بھی اس پر احسان کیا اس سے تم جب کہہ رہے تھے کہ تم اپنی بیوی (زینبؓ) کو اپنے نکاح میں رہنے دو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو② اور (اے نبی!) تم اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرنے ہی والے تھے اور تم لوگوں (کے طعنے) سے ڈر رہے تھے؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنا چاہیے، پھر جب زید نے اس (عورت) سے (اپنی) حاجت پوری کر لی③ تو ہم نے اس (زینب) سے تمھارا نکاح کرا دیا؛ تا کہ ایمان والوں کے لیے اپنے منہ بولے (یعنی لے پالک) بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کوئی تنگی (یعنی گناہ اور حرج) نہ رہے، جب کہ ان لے پالکوں نے ان (اپنی بیویوں) سے (طلاق دے کر) تعلق ختم کر دیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہنے والا تھا ﴿۳۷﴾ اللہ تعالیٰ نے جو کام نبی کے لیے طے کر لیا ہو اس کام میں نبی پر کوئی اعتراض نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے جو پہلے گزرے ہوئے لوگوں (یعنی نبیوں) میں بھی رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی تقدیر کا جو پہلے سے مقدر ہوتا ہے وہ تو ہو کر ہی رہتا ہے ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کسی بات کا حکم کر دیں۔ ② یعنی طلاق دینے اور حق کو ادا کرنے میں کوتاہی سے بچو۔ ③ تعلق ختم کر دیا۔

الَّذِيۡنَ يُبَلِّغُوۡنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخۡشَوۡنَهٗ وَلَا يَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
حَسِيۡبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا ﴿٤٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوا اللّٰهَ ذِكۡرًا كَثِيۡرًا ﴿٤١﴾ وَّسَبِّحُوۡهُ ع
بُكۡرَةً وَّاَصِيۡلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِىۡ يُصَلِّىۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰۤئِكَتُهٗ لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوۡرِ ؕ وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمۡ يَوۡمَ يَلۡقَوۡنَهٗ سَلٰمٌ ۖۚ وَاَعَدَّ لَهُمۡ اَجۡرًا
كَرِيۡمًا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿٤٥﴾

(نبی) وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو لوگوں تک پہنچایا کرتے ہیں اور وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہیں اور حساب لینے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کافی ہیں① ﴿۳۹﴾ محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے (نسبی) باپ نہیں ہیں؛ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۰﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو ﴿۴۱﴾ اور صبح وشام تم اس کی تسبیح پڑھو ﴿۴۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تمھارے اوپر (خود) رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی (رحمت کی دعا کرتے ہیں)؛ تاکہ وہ تم (مسلمانوں) کو اندھیریوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں اور وہ ایمان والوں پر بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ جس دن وہ (مسلمان) اس (اللہ تعالیٰ) کو ملیں گے تو ان کا استقبال (خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سلام سے ہوگا② اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عزت والا بدلہ تیار کر رکھا ہے ﴿۴۴﴾ اے نبی! یہ بات یقینی ہے کہ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور (ایمان والوں کے لیے) خوش خبری سنانے والا اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۴۵﴾

---

① اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

② یعنی اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائیں گے "السلام علیکم"۔ (جب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے سلامتی کا پروانہ مل جاوے گا تو پھر آگے کوئی خطرہ ہی نہ رہے گا)

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝٤٦ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا
كَبِيْرًا ۝٤٧ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ۝٤٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا
جَمِيْلًا ۝٤٩ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ
يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ
خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؗ

اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والا اس کے حکم سے① اور (ہدایت کی) ایک روشنی پھیلانے والا چراغ بنا کر ﴿۴۶﴾ اور تم ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا افضل ہونے والا ہے ﴿۴۷﴾ اور تم کافروں اور منافقوں کی بات مت مانو اور ان کی (طرف سے جو) تکلیف (پہنچے اس) کی پرواہ (یعنی خیال) مت کرو اور تم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کام بنانے کے لیے کافی ہیں ﴿۴۸﴾ اے ایمان والو! جب تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کرلیا ہو، پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہی ان کو طلاق دے دی ہو② تو تمھارے لیے ان (عورتوں) کے ذمے کوئی عدت نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو، سو تم ان عورتوں کو فائدہ پہنچا دو③ اور تم ان عورتوں کو اچھے طریقے سے رخصت کردو ﴿۴۹﴾ اے نبی! جن کا مہر تم نے ادا کردیا ہو وہ تمھاری بیویاں (چار سے زائد) ہم نے (خاص) تمھارے لیے حلال کردی ہیں اور جو غنیمت کا مال اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اس میں سے جو باندیاں تمھاری مالکی میں آگئیں وہ بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی (حلال ہیں) جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہے،

---

① دعوت الی اللہ، مشکل کام جو اللہ تعالیٰ کی مدد سے آسان ہوگا۔

② یعنی جماع اور خلوت سے پہلے۔ ③ یعنی تحفہ دے دو۔

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾

اور ایمان والی عورت کو جو بغیر مہر کے اپنی ذات نبی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے لیے (ہدیہ کے طور پر) پیش کر دیویں، شرط یہ ہے کہ نبی اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کریں (وہ بھی حلال ہے) یہ تمام احکام تمھارے (یعنی نبی کے) لیے خاص ہیں، دوسرے ایمان والوں کے لیے نہیں، پکی بات یہ کہ ان (عام مسلمانوں) پر جو احکام ہم نے ان کی بیویوں اور ان کی باندیوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں وہ ہم کو معلوم ہیں (نبی کے لیے بعض احکام اس لیے خاص کیے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۰﴾ ان (بیویوں) میں سے (اے نبی!) جس (کی باری) کو تم چاہو ملتوی کر دو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو اور جن عورتوں کو (باری سے) الگ کر دیا ہو ان میں سے جس عورت کو بھی اپنے پاس واپس بلانا چاہو تو اس میں تمھارے لیے کوئی گناہ نہیں ہے[۱]، اس میں زیادہ امید ہے کہ ان (سب عورتوں) کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور ان (بیویوں) کو کوئی غم نہیں ہوگا اور آپ ان کو جو کچھ بھی دو گے اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں گی اور (اے مسلمانو!) تمھارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے[۲] اللہ تعالیٰ اس کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے اور بڑے حلم والے ہیں ﴿۵۱﴾

---

① یعنی باری ضروری نہیں پھر بھی آپ ان کے یہاں رات گزارے۔

② حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے جو خصوصیات ہیں اس پر کوئی دل میں غلط خیال نہ لاوے، اپنے دل کو بے جا اشکالات والے، بے ادبی بھرے خیالات سے محفوظ رکھیں۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا
مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ
فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي
النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا
فَسْــَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ

اس (یعنی اوپر جو بتائی گئیں یا موجودہ عورتوں) کے بعد دوسری عورتیں تمھارے لیے حلال نہیں ہیں اور یہ بھی جائز نہیں کہ تم ان (موجودہ عورتوں) کے بدلے میں کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو؛ اگرچہ ان (عورتوں) کی خوبی تم کو پسند آئی ہو①؛ مگر جو باندیاں تمھاری مالکی میں آئیں (وہ تمھارے لیے حلال ہے) اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کی نگرانی کرنے والے ہیں ﴿۵۲﴾ اے ایمان والو! تم نبی کے گھروں میں (بغیر اجازت) داخل مت ہوؤ؛ الا یہ کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دے دی گئی ہو، وہ بھی اس طرح (آؤ) کہ تم کو اس (کھانے) کے پکنے کے انتظار میں بیٹھے نہ رہنا پڑے؛ لیکن جب تم کو بلایا جاوے تب جاؤ، پس جب تم کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور آپس میں باتوں میں جی لگا کر بیٹھے مت رہو، حقیقت میں تمھاری اس بات سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے، پس وہ (نبی) تم کو کہتے ہوئے شرماتے ہیں② اور اللہ تعالیٰ حق بات کہنے میں (کسی سے) نہیں شرماتے③ اور جب تم ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی سامان مانگنے جاؤ تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ طریقہ تمھارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو پاک رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے④

---

① (دوسرا ترجمہ) ان (عورتوں) کا حسن تم کو پسند آئے۔
نوٹ: چوں کہ اکثر و بیشتر نکاح کی رغبت حسن و جمال کی وجہ سے ہوتی ہے۔
② اس لیے وہ تمھارا لحاظ کرتے ہیں۔
③ (دوسرا) کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔
④ آج تک دل صاف رہے ہیں، آئندہ بھی رہے۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ
ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَلَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ
وَلَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾

اور تمھارے لیے بالکل جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور تمھارے لیے نبی کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، یہ (ان کی بیویوں سے نکاح کرنا) یقیناً اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بڑا گناہ ہوگا ﴿۵۳﴾ اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس (چیز) کو چھپاؤ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۵۴﴾ ان (نبی کی عورتوں) پر اپنے باپوں کے سامنے اور اپنے بیٹوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے بیٹوں (یعنی بھتیجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی بہنوں کے بیٹوں (یعنی بھانجوں) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی عورتوں (جن سے عام طور پر ملنا جلنا رہتا ہے) کے سامنے (آنے میں) اور اپنی باندیوں① کے سامنے (بغیر پردہ آنے میں) کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو، یقین رکھو ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے ﴿۵۵﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود (یعنی رحمت) بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان (محمد ﷺ) پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو ﴿۵۶﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو (جان بوجھ کر) تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے لیے عذاب تیار کر کے رکھا ہے جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۵۷﴾

① ''مَا مَلَكَتْ'' کے لفظ میں غلام، باندی دونوں شامل ہے؛ لیکن غلام سے بالغ ہونے سے پہلے مراد لیا جائے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا
ع وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا۝۵۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا۝۵۹ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي
الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۶۰ مَّلْعُوْنِيْنَ ۛ اَيْنَمَا
ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۝۶۱

اور جولوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو جنھوں نے کوئی گناہ کا کام نہیں کیا ہو (پھر بھی) تکلیف پہنچاتے ہیں تو ایسے لوگوں نے اپنے اوپر بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے① ﴿۵۸﴾

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے اور (قیامت تک آنے والی تمام) ایمان والی عورتوں سے کہہ دو کہ: وہ اپنی چادریں (تھوڑی سی) اپنے (منہ کے) اوپر جھکا (یعنی لٹکا) لیا کریں، اس طریقے میں اس بات کی زیادہ امید ہے کہ وہ (آزاد عورت ہے یہ) پہچان لی جائیں گی؛ لہٰذا وہ ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۹﴾ اگر منافق لوگ اور جن کے دلوں میں (ناپاک شہوت کی) بیماری ہے وہ اور وہ لوگ جو مدینہ میں (یا کسی بھی شہر میں) جھوٹی خبریں پھیلایا کرتے ہیں② وہ (سب) اپنے کاموں سے رک نہیں گئے تو ہم تم کو ان پر ضرور مسلط کردیں گے③، پھر وہ لوگ تھوڑے دن سے زیادہ تمھارے ساتھ اس (مدینہ) میں رہ نہیں سکیں گے ﴿۶۰﴾ ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) لعنت کی گئی ہے، جہاں کہیں بھی وہ ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور ان کو ایک ایک کر کے قتل کردیا جاوے گا④ ﴿۶۱﴾

---

① جو مسلمان شرعی طور پر مستحق نہ ہو اس کو ایذا دینا حرام ہے۔
② جن افواہوں کی وجہ سے مسلمانوں میں تشویش اور پریشانی پھیل جائے وہ حرام ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تو ہم ضرور ایسا کریں گے تم ان کے خلاف کھڑے ہوں گے۔④ علانیہ بغاوت کی یہ سزا ہے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ النَّاسُ
عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا
الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ
اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ ع

اللہ تعالیٰ کا یہی دستور پہلے (زمانے میں) جو لوگ گزر گئے ان میں بھی جاری رہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور (یعنی معمول) میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿٦٢﴾ یہ (کافر) لوگ تم سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو تم (جواب میں) کہو کہ: اس (قیامت) کا علم تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے اور تم کو کیا خبر شاید کہ قیامت قریب ہی (آگئی) ہو ﴿٦٣﴾ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر لعنت کی ہے[1] اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کی ہے ﴿٦٤﴾ اس (آگ) میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) وہ نہ (اپنا) کوئی حمایت کرنے والا، اور نہ کوئی مدد کرنے والا پائیں گے ﴿٦٥﴾ جس دن ان کافروں کے چہروں کو آگ میں الٹ پلٹ کیا جائے گا[2] تو وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے کاش کہ ہم نے (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کا کہنا مان لیا ہوتا ﴿٦٦﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے (دنیا میں) اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا[3]، سو انھوں نے ہم کو (سیدھے) راستے سے گمراہ کر دیا ﴿٦٧﴾ (عام کافر لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب آپ ان (سرداروں) کو دوگنا (یعنی ڈبل) عذاب دیجیے اور ان پر ایسی لعنت کیجیے جو بڑی بھاری لعنت ہو[4] ﴿٦٨﴾

① (دوسرا ترجمہ) اللہ نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔ ② جیسے کہ گوشت کو آگ پر بھوننے کے لیے الٹ پلٹ کیا جاتا ہے۔ ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ مجرموں کو آگ میں گھسیٹا جائے گا۔

③ دنیوی بڑے جو گمراہی کے پیشوا ہوتے ہیں۔ ④ سرداروں کو دوہری سزا دلوا کر دل کو ٹھنڈا کرنا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ
اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ
اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا
عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ
مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ
ع وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہوجاؤ جنھوں نے (تہمت لگا کر) موسیٰ (علیہ السلام) کو ستایا تھا، پھر ان کی کہی بات سے ① اللہ تعالیٰ نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو بری کر دیا اور وہ (موسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑے مرتبہ والے تھے ﴿۶۹﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی بات بولو ② ﴿۷۰﴾ تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے (فائدے کے) لیے تمھارے (نیک) کاموں کو سنوار دیں گے ③ اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کر لی سو پکی بات یہ ہے کہ اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ﴿۷۱﴾ یقین رکھو یہ امانت ④ ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑ کے سامنے پیش کی تھی تو انھوں نے تو اس (کی ذمے داری) کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس (کی ذمہ داری) سے وہ سب ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھالیا، یقیناً وہ (انسان) بہت بڑا ظالم، بہت بڑا جاہل ہے ﴿۷۲﴾ (احکام نہ ماننے کا انجام یہ ہوا) کہ اللہ تعالیٰ عذاب دیں گے منافق مردوں کو اور منافق عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو اور اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف کریں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۷۳﴾

① یعنی جو تہمت لگائی تھی اس سے۔ ② ایسی سچی بات جس میں جھوٹ کا شائبہ نہ ہو۔ نرم کلام ہو، دل خراش نہ ہو، ہر بات سوچ کر بولے اور بول کر سوچے۔ ③ قبول کریں گے۔ ④ امانت سے مکمل شریعت مراد ہے۔

سورة السبا

(المكية)

سورۂ سبا

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ لقمان کے بعد اور سورۂ زمر سے پہلے اٹھاون (۵۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قومِ سبا اور ان کے حسین ترین اور سرسبز وشاداب ملک کا تذکرہ ہے۔

سبا ایک قوم کا نام ہے، یمن کے اطراف میں یہ لوگ آباد تھے، حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سبا ایک شخص کا نام تھا، اس کے دس بیٹے تھے، پھر سبا ایک شہر اور پوری ایک قوم کا نام بھی بن گیا تھا، جس کو مارب سے بھی یاد کرتے تھے، یہ یمن سے قریب تھا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ: سبا یہ ایک شخص کا لقب ہے اور نام عمر یا عبد شمس ہے، یہ عبد شمس بڑا فاتح تھا، بہت سے لوگوں کو گرفتار کر کے اس نے قیدی بنایا؛ اس لیے "سَبۡيٌ" پر سے سبا ہو گیا۔

سبا کا ایک معنیٰ تجارتی سفر کے بھی آتے ہے، اور سبا کی قوم تجارت میں بڑی ماہر قوم تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ
السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا
السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کی مالکی ہے اور آخرت میں بھی تمام تعریفیں اسی (اللہ تعالیٰ) کی ہیں اور وہ بڑے حکمت والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ زمین میں جو چیز داخل ہوتی ہے اور جو چیز اس (زمین) سے نکلتی ہے اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس (آسمان) میں چڑھتی ہے (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جانتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے زیادہ رحم کرنے والے، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور کافر لوگ کہتے ہیں کہ: ہم پر تو قیامت نہیں آئے گی، تو تم (ان کو ایسا) کہو: کیوں نہیں (آئے گی)؟ میرے رب جو تمام غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں ان کی قسم! وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی① کوئی ذرہ برابر بھی چیز آسمانوں میں اور زمین میں اس (میرے رب) سے چھپتی نہیں ہے اور نہ تو اس (ذرہ) سے چھوٹی اور نہ تو (اس سے) بڑی کوئی بھی چیز مگر وہ کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہے ﴿۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میرے رب کی قسم ہے! وہ (قیامت) تم پر ضرور آکر رہے گی وہ (میرے اللہ تعالیٰ) تو غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾
وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ
كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

(قیامت اس لیے آئے گی) تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والوں کو اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بدلہ دیویں کہ جن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے ﴿۴﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو ناکام ① بنانے کے لیے کوشش کی تھی ② ان کے لیے سخت قسم کا دردناک عذاب ہے ﴿۵﴾ (اے نبی!) جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم (یعنی سمجھ) دیا گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ تم پر تمھارے رب کی طرف سے جو (قرآن) اتارا گیا ہے وہ تو حق ہے اور وہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کا راستہ بتلاتا ہے جو بڑے زبردست ہیں، تمام خوبیوں والے ہیں ﴿۶﴾ اور کافر لوگ (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی (محمد ﷺ) بتائیں جو تم کو یہ (انوکھی) خبر دیتا ہو کہ جب تم (مر کے) بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے اس وقت تم کو نئے سرے سے پیدا ہونا ہے ﴿۷﴾ پتہ نہیں اس آدمی (یعنی محمد) نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ③ یا ان کو جنون ہو گیا ہے، (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب میں اور گمراہی میں دور جا کر کے پڑے ہیں ﴿۸﴾ بھلا ان کے آگے اور پیچھے جو آسمان ④ اور زمین ہیں کیا انھوں نے اس کو نہیں دیکھا؟

---

① آیتوں پر فضول اعتراض کرتے یا دوسروں کو ایمان لانے سے روکنا۔ ② (دوسرا ترجمہ) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے بارے میں باطل کرنے کی کوشش کی تھی اسی طرح نبی کو ہرانے کی کوشش بھی مراد لی گئی ہے۔ ③ یعنی مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی؛ بلکہ یہ خود اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں، یہ منکرین کا الزام تھا۔
④ یعنی ہر طرف سے نظر آنے والا آسمان۔

إِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۖ يٰجِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ ع
وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۖ إِنِّيْ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَأَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ
الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهٖ ۖ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾

اگر ہم چاہتے تو ان کو زمین میں دھنسا دیتے یا ہم ان پر آسمان سے کوئی ٹکڑا ہی گرا دیتے، یقیناً اس میں ہر اس بندے کے لیے (عبرت کی) بڑی نشانی ہے جو (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت رکھنے والا ہو ﴿۹﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے ایک (خاص) فضل عطا کیا تھا، اے پہاڑو! تم تسبیح پڑھنے میں ان (داوٗد علیہ السلام) کے ساتھ ہو جاؤ[1] اور پرندوں کو بھی (ساتھ میں پڑھنے کا حکم دیا) اور ہم نے ان (داوٗد علیہ السلام) کے لیے لوہے کو نرم کر دیا[2] ﴿۱۰﴾ کہ (اے داوٗد!) تم پوری پوری (کشادہ) زرہیں بناؤ اور تم کڑیوں کو (مناسب) اندازے سے جوڑو[3] اور تم نیک کام کرتے رہو، تم جو (نیک) کام کرتے ہو یقین رکھو وہ سب میں دیکھتا ہوں ﴿۱۱﴾ اور سلیمان (علیہ السلام) کے (حکم کے) آگے ہم نے ہواؤں کو تابع بنا دیا، اس کا صبح کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور اس کا شام کا سفر ایک مہینے کی دوری کا ہوتا اور ہم نے ان کے لیے پگھلے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کتنے جنات تھے جو اس کے رب کے حکم سے اس (سلیمان علیہ السلام) کے سامنے (الگ الگ) کام کرتے تھے اور جو بھی ان (جنات) میں سے ہمارے حکم سے (ہٹ کر) ٹیڑھا راستہ اپنائے گا ہم اس کو بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ﴿۱۲﴾

① ''اَوِّبِی'' کا معنی دوہرانا، لوٹانا؛ یعنی داوٗد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ بھی وہی کلمات پڑھیں ② حلال روزی کے لیے کچھ وقت طے کر لیں یہ بھی مناسب ہے، اشیائے ضروریہ کی ایجاد خود باری تعالیٰ نے نبیوں کو سکھلائی، یہ اس کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے، صنعت، حرفت، پیشوں سے برادریاں بنا کر کسی کی حقارت کرنا اور اونچے مرتبے والا سمجھنا غلط ہے ③ ہنر، مصنوعات میں باطنی خوبی اور حسن ظاہری دونوں مطلوب اور اچھی چیز ہے؛ لیکن نیک اعمال اور ضروری دینی ذمے داری چھوڑ کر ہرگز نہیں۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ
اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ
الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ
الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِى الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ
مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ
بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

وہ (جنات) اس (سلیمان) کے لیے جو وہ چاہے بنا دیا کرتے تھے: بڑی بڑی اونچی عمارتیں (قلعے) اور تصویریں (مجسمے) اور حوض جتنے بڑے بڑے لگن اور (بڑی بڑی) دیگیں جو (بہت بھاری ہونے کی وجہ سے) ایک ہی جگہ جمی ہوئی رہتی تھیں۔ داؤد کے گھر والو! تم (نعمتوں کے) شکر میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں بہت کم شکر کرنے والے ہوتے ہیں ﴿۱۳﴾ پھر جب ہم نے ان (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ (جاری) کیا تو ان (جناتوں) کو ان (سلیمان علیہ السلام) کی موت کی خبر کسی نے نہیں دی؛ مگر زمین کے ایک کیڑے (گھن) نے (خبر دی)① جو ان کی لکڑی کو کھا رہا تھا، سو جب وہ گر پڑے تو جناتوں کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب کی بات جانتے ہوتے تو ذلت والی تکلیف میں نہ رہتے ﴿۱۴﴾ پکی بات یہ ہے کہ سبا والوں کے لیے خود ان کی بستی میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عجیب) نشانی تھی، باغوں (باڑیوں) کی دو لائن تھی (شہر کی) داہنی طرف اور بائیں طرف، اپنے رب کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور تم اس (رب) کا شکر ادا کرو، پاکیزہ شہر ہے اور بہت معاف کرنے والے رب ہیں ﴿۱۵﴾ سو انھوں نے (ہدایت کی طرف) دھیان نہیں دیا② تو ہم نے ان پر زوردار بند والا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے دونوں طرف والے باغوں کو ایسے دو باغوں سے بدل دیا جس میں برے مزے والے پھل③ اور جھاؤ (کے درخت) اور تھوڑے سے بیریوں کے درخت تھے ﴿۱۶﴾

① بہت سی مرتبہ ضعیف کے ذریعے قوی کو علم حاصل ہوتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) سبا والوں نے (ہدایت سے) منہ پھرا لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) کانٹے والے، کڑوے درخت۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا
اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ
وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ
اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع

ان کی ناشکری کی وجہ سے ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم صرف بڑے ناشکروں کو ہی (ایسی) سزا دیتے ہیں ﴿۱۷﴾ اور ہم نے ان (سباوالوں) کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت رکھی ہے① بہت سی ایسی آبادیاں بسائی تھیں جو (راستے پر دور سے بھی) نظر آتی تھیں اور ہم نے ان میں سفر کی منزلیں (یعنی مرحلے) مناسب فاصلوں پر رکھی تھیں (اور ہم نے کہا تھا کہ) ان (بستیوں) میں (سے) رات اور دن امن سے سفر کرو ﴿۱۸﴾ تو وہ (سباوالے) کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو ہمارے سفر کی منزلوں (یعنی مرحلوں) کو دور کر دے اور انھوں نے ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا، سو ہم نے ان کو کہانیاں (یعنی افسانہ) بنا ڈالا اور ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تتر بتر کر ڈالا، یقیناً اس واقعہ میں ہر ایک بڑے صبر کرنے والے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے (عبرت کی بڑی) نشانیاں ہیں ﴿۱۹﴾ اور پکی بات ہے کہ ابلیس نے ان لوگوں کے بارے میں اپنا (جو) خیال (قائم کیا تھا② وہ بالکل) صحیح پایا، پس ایمان والوں کی ایک تھوڑی سی جماعت کے سوا (باقی) سب لوگ اس (ابلیس) کے پیچھے چل پڑے③ ﴿۲۰﴾ اور اس (ابلیس) کا ان پر کوئی زور نہیں تھا؛ مگر اس لیے کہ ہم جان لیویں کہ④ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون ہے جو اس (آخرت) کے بارے میں شک میں (پڑا ہوا) ہے اور تمھارے رب تو ہر چیز کی پوری نگرانی کرتے ہیں ﴿۲۱﴾

① یعنی ملک شام۔ ② یعنی اکثر انسان کو گمراہ کرنے کا جو عزم ابلیس نے آسمان سے نکالے جاتے وقت کیا تھا۔ ③ یعنی ابلیس کی بات ماننے لگے۔ ④ یعنی صرف ابلیس کو وسوسہ کے ذریعہ بہکانے کی صلاحیت اس لیے دی تھی؛ تاکہ ہم جان لیویں الخ۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ
رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: پکاروان کو جن کو تم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ (خدا) سمجھ رکھا ہے وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر کوئی اختیار رکھتے ہے اور نہ زمین میں اور ان دونوں (یعنی آسمانوں اور زمین کے تمام کاموں) میں (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) ان (جھوٹے معبودوں) کی کوئی شرکت نہیں ہے اور ان (جھوٹے معبودوں) میں سے کوئی بھی اس (اللہ) کی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے پاس کوئی سفارش کام نہیں آئے گی؛ مگر یہ کہ (خود) اس (اللہ تعالیٰ) نے جس کے لیے (اس سفارش کی) اجازت دی ہو (اس کے لیے سفارش کام آسکتی ہے) یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور کردی جاتی ہے تو وہ (آپس میں ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا حکم دیا؟ وہ (فرشتے) جواب دیتے ہیں کہ حق بات ہی کا (حکم دیا) اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں① ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) پوچھو کہ آسمانوں اور زمین سے (پانی برسا کر اور پھل، کھیتی اگا کر) تم کو کون روزی دیتا ہے؟ تم (خود ہی جواب میں) کہہ دو: اللہ تعالیٰ ہی اور یقیناً ہم یا تم (دو میں سے کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہیں یا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ﴿۲۴﴾

① اللہ تعالیٰ آسمان میں جب کوئی حکم جاری فرماتے ہیں تو سب فرشتے تسبیح پڑھنے لگ جاتے ہیں اور ان پر ایسی ہیبت طاری ہوجاتی ہے کہ وہ گھبرا جاتے ہیں اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں سے لے کر سماء دنیا تک تسبیح کا ماحول بن جاتا ہے، پھر جب وہ گھبراہٹ دور ہوجاتی ہے تب آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کونسا حکم جاری فرمایا، اسی طرح جب کسی کی سفارش کا حکم ملتا ہے تو اس حکم کو سن کر بھی گھبرا جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ملائکہ جیسی مخلوق جب کسی حکم کے سنتے وقت یا سفارش کے حکم کے وقت ایسے گھبرا جاتے ہیں تو پھر بت کی کیا مجال کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی سفارش کرسکیں جس طرح کسی بڑے کی بات صحیح سمجھنے کے لیے یا یاد کرنے کے لیے چھوٹے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اسی طرح فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے تازہ حکم کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ
يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ
كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾
قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ
مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: ہم نے جو جرم کیا اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور تم جو عمل کرتے ہو اس کے بارے میں ہم سے سوال نہیں کیا جائے گا ﴿٢٥﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: (ایک وقت ضرور آوے گا جب) ہمارے رب ہم سب کو جمع کریں گے، پھر وہ ہمارے درمیان حق (یعنی انصاف) کے ساتھ فیصلہ کریں گے اور وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے بڑے فیصلہ کرنے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿٢٦﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: جن کو تم نے اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شریک بنا کر (عبادت میں) ملا رکھا ہے انھیں (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ، ہرگز (اس کا کوئی شریک ہی) نہیں؛ بلکہ وہ اللہ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿٢٧﴾ اور ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿٢٨﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا یا دنیوی عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ اگر تم سچے ہو (تو دکھاؤ) ﴿٢٩﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: تمھارے لیے ایک (خاص) دن کا وعدہ مقرر ہے، اس سے ایک گھڑی دیر بھی تم نہیں کرو گے اور تم اس سے ایک گھڑی جلدی بھی نہیں کرو گے ﴿٣٠﴾
اور کافر لوگ کہنے لگے: ہم اس قرآن پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں پر بھی (ایمان) نہیں (لائیں گے) اور اگر (اس منظر کو) آپ دیکھ لیں جب یہ ظالم لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے،

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ
اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ
عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ
وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ
يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا
بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾

وہ آپس میں ایک دوسرے پر بات ڈالتے ہوں گے ① (دنیا میں) جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم یقیناً ایمان لانے والے ہوتے ﴿۳۱﴾ بڑے بنے ہوئے لوگ کمزور سمجھے گئے لوگوں سے کہیں گے: جب تمھارے پاس (ہدایت) پہنچ چکی تھی تو کیا اس کے بعد ہم نے تم کو ہدایت (قبول کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا؟ بلکہ (اصل) گنہگار تم ہی لوگ تھے ﴿۳۲﴾ اور جو لوگ (دنیا میں) کمزور سمجھے جاتے تھے وہ بڑے بنے لوگوں سے کہیں گے: بلکہ (تمھارے) رات دن کی مکاری (تدبیر) ہی تو تھی جب تم ہم کو حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کریں اور ہم اس کے ساتھ (دوسروں کو) شریک مانیں اور جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو اپنی ندامت (یعنی پچھتاوا) چھپاویں گے اور ہم ان سب کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیں گے ② جو کام وہ لوگ کرتے تھے اسی کی سزا ان کو دی جائے گی ﴿۳۳﴾ اور ہم نے کسی بھی بستی میں کسی بھی ڈرانے والے کو بھیجا تو وہاں کے مال دار لوگ یہی کہنے لگے: جو (پیغام) تمھارے ساتھ بھیجا گیا ہے ہم تو اس کو مانتے ہی نہیں ﴿۳۴﴾ اور وہ (مال دار لوگ) کہنے لگے: ہمارے پاس تو مال و اولاد (تمھارے مقابلے میں) تو بہت زیادہ ہیں اور ہم کو (کبھی) عذاب نہیں دیا جائے گا ﴿۳۵﴾

---

① جب کوئی بات بگڑ جاتی ہے تو اس طرح ایک دوسرے پر الزام ڈالنے کی عادت ہے۔

② ان کو زنجیر کے ذریعہ باندھ دیا جاوے گا، ہاتھ کڑیاں پہنادی جاوے گی، گلوں میں وزن دار بھاری چیزیں لٹکا دی جاوے گی جس سے وہ ادھر اُدھر نہیں ہوسکیں گے؛ بالکل جکڑے ہوئے قیدی کی طرح کردیے جاویں گے۔

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ مَاۤ
اَمۡوَالُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ بِالَّتِیۡ تُقَرِّبُکُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰۤی اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۫
فَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَ ہُمۡ فِی الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَسۡعَوۡنَ
فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ فِی الۡعَذَابِ مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ
یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَ یَقۡدِرُ لَہٗ ؕ وَ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ﴿۳۹﴾

(اے نبی! ان کو) تم کہہ دو: یقیناً میرے رب جس کے لیے چاہتے ہیں رزق پھیلا دیتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کے لیے) تنگ کرتے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۳۶﴾

اور تمھارا مال اور تمھاری اولاد کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو ہمارے زیادہ نزدیک پہنچا دیویں؛ مگر یہ کہ جو آدمی ایمان لایا اور اس نے نیک کام کیا تو ایسے لوگوں کو ان کے اعمال کا دوگنا ثواب ملے گا اور وہ لوگ (جنت کے) بالا خانوں میں اطمینان سے رہیں گے ﴿۳۷﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ عذاب میں پکڑے ہوئے لائے جائیں گے ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: یقیناً میرے رب اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق پھیلاتے ہیں① اور جس کے لیے چاہتے ہیں تنگ کرتے ہیں، اور تم جو چیز بھی خرچ کرتے ہو تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کی جگہ پر دوسری چیز (بدلے میں) دے دیتے ہیں② اور وہ اللہ بہترین رزق دینے والے ہیں ﴿۳۹﴾

① آیت نمبر ۳۵ جو اوپر ہے اس میں بھی یہی بات ہے اور یہاں ۳۹ نمبر کی آیت میں بھی ظاہراً یہی بات ہے۔ دونوں آیت کے مضمون میں فرق ہے، اوپر کافروں کے متعلق ہے جو دنیا کے مال اور اولاد پر فخر کرتے ہیں اور یوں سمجھتے ہیں کہ جس طرح ہم کو دنیا میں یہ ملا ہے اسی طرح آخرت میں بھی بہت سارا مال ملے گا، یہ غلط سوچ ہے۔ اور یہاں مومن کی حالت کا بیان ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مال کو اللہ تعالیٰ کے نام پر برابر خرچ کریں گے اور مال کے حقوق ادا کرنے سے اکتا نہیں جاویں گے، مال کی محبت دل میں اترنے نہیں دیں گے۔ یا اوپر عام انسانوں کے اعتبار سے ہے اور یہاں ایک فرد کے اعتبار سے۔

② اللہ کے دین کے لیے مال، طاقت، وقت، صلاحیت، ذہن جو بھی استعمال کرو گے اس کا بہترین بدلہ دنیا آخرت میں اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے، نقد فائدہ یہ کہ جو چیز بھی اللہ کے واسطے لگائی اللہ تعالیٰ دنیا میں اس میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝٤٠ قَالُوْا
سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ
مُّؤْمِنُوْنَ ۝٤١ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝٤٢ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا
هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝٤٣ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝٤٤

اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جمع کریں گے، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) فرشتوں سے پوچھیں گے: کیا یہ (کافر) لوگ (واقعۃً) تمھاری عبادت کیا کرتے تھے①؟ ﴿۴۰﴾ تو وہ (فرشتے) کہیں گے: آپ کی ذات تو (شرک سے) پاک ہے، ہمارا تعلق آپ ہی سے ہے، ان (کافر) لوگوں سے نہیں ہے؛ بلکہ وہ (کافر) تو جنّ (یعنی شیطان) کی پوجا کرتے تھے (اور) ان (کافروں) میں سے اکثر لوگ تو ان ہی پر اعتقاد رکھتے تھے ﴿۴۱﴾ سو آج تم آپس میں ایک دوسرے کو نہ تو نفع پہنچانے کا اور نہ تو نقصان (دور کرنے) کا اختیار رکھتے ہو اور ہم ظالموں سے کہیں گے: جس آگ کے عذاب کو تم جھٹلاتے تھے اس کا تم مزہ چکھو ﴿۴۲﴾ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں صاف صاف تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ (ہمارے نبی کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ تمھارے باپ دادے جس چیز کی پوجا کرتے تھے یہ آدمی (یعنی نبی) تم کو اس سے روک دینا ہی چاہتے ہیں اور (ساتھ میں) یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس من گھڑت جھوٹ ہے اور جب ان کافروں کے پاس حق (یعنی قرآن) پہنچا تو وہ اس کے بارے میں کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے ﴿۴۳﴾ حالاں کہ ان (کافروں) کو ہم نے (قرآن سے پہلے) کوئی (آسمانی) کتابیں نہیں دی تھیں جن کو یہ لوگ پڑھتے پڑھاتے ہوں اور ہم نے تم سے پہلے ان (عرب والوں) کی طرف کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا تھا② ﴿۴۴﴾

① مشرکین کو لاجواب کرنے کے لیے یہ سوال ہوگا ② کتاب اور نبی دونوں نعمتِ غیر مترقبہ تھی اس کی تو خوب قدر کرنی چاہیے۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ ع
تَتَفَكَّرُوْا ۣ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾ قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا
يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾

اور ان سے پہلے (کافر) لوگوں نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا اور جو کچھ (سامان) ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا اس کے دسویں حصہ کو بھی یہ (عرب کے کافر) پہنچے نہیں ہیں، سو ان (کافر) لوگوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تھا تو میرے انکار کی سزا کیسی (سخت) ہوئی؟ (ذرا دیکھو تو) ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں تو تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ (کو خوش کرنے) کے لیے (اس کے نام پر) دو دو (مل کر) اور ایک ایک کھڑے ہو جاؤ① پھر تم غور کرو کہ تمھارے صاحب (یعنی محمد ﷺ) کو کوئی جنون نہیں ہے، وہ تو ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے تم کو ڈرانے والے ہیں ﴿۴۶﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: (اس دعوت کے کام پر) میں تم سے کوئی بدلہ مانگوں تو وہ تم تمھارے پاس ہی رکھو② میرا اجر تو (میرے) اللہ کے ذمے ہے اور تمام چیز اس کے سامنے ہے ﴿۴۷﴾ تم (یہ) کہہ دو کہ: یقیناً میرا رب سچا دین اوپر سے بھیجتے ہیں③ غیب کی باتوں کو وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: حق (یعنی سچا دین) آگیا اور باطل (کسی چیز کو) شروع نہیں کر سکتا اور باطل (کسی چیز کو) دوبارہ نہیں کر سکتا ﴿۴۹﴾

---

① یعنی اجتماعی طور پر اور انفرادی طور پر مستعد ہو کر غور کرو، زیادہ ہجوم میں یکسوئی ختم ہو جاتی ہے۔

② یعنی وہ تمھارا ہی ہے، اس میں طلبِ اجر کی ممانعت بطور مبالغہ ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) میرے رب سچی بات (نبیوں کے دل میں) اوپر سے ڈالتے ہیں (تیسرا ترجمہ) میرے رب سچے دین کو غالب کر کے رہیں گے، (''یَقْذِفُ'' کا معنی: پھینک مارنا یعنی جس طرح بھاری چیز گرنے سے نازک چیز چورا ہو جاتی ہے، اسی طرح حق کے مقابلے میں باطل پاش پاش ہو جاتا ہے اور حق بات وحی کے ذریعہ اوپر سے آتی ہے، یہ مراد بھی ہو سکتی ہے۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ
قَرِيْبٌ ۝۵۰ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝۵۱ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۲ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ
بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ
ع مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝۵۴

(اے نبی!) تم کہہ دو: اگر میں گمراہ ہوں تو میرے گمراہ ہونے کا نقصان میری ذات پر ہی ہوگا اور اگر میں ہدایت (سیدھے راستے) پر ہوں تو اس وحی (یعنی قرآن کی برکت) سے جو میرے رب میری طرف بھیجتے ہیں①، یقیناً وہ (رب) بڑے سننے والے، بہت قریب ہیں ﴿۵۰﴾ اور اگر (اے نبی!) تم (کافروں کی) اس حالت کو دیکھ لو جب وہ گھبرائے پھرتے ہوں گے اور (بھاگ کر) بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہوگا اور وہ بہت قریب کی جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے② ﴿۵۱﴾ اور وہ (یوں) کہتے ہوں گے: ہم اس (سچے دین) پر ایمان لے آئے: حالاں کہ اتنی دور کی جگہ سے ان کا ہاتھ (ایمان کو) کہاں سے حاصل کرسکتا ہے③ ﴿۵۲﴾ حالاں کہ وہ پہلے سے (دنیا میں) اس (ایمان) کا انکار کر چکے اور دور کی جگہ سے نشانہ دیکھے بغیر پھینکا کرتے تھے④ ﴿۵۳﴾ اور (اس وقت) جس کی وہ آرزو کرتے ہوں گے اس کے اور ان (کافروں) کے بیچ میں ایک آڑ کردی جائے گی، جیسا کہ ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ پہلے ایسا ہی (برتاؤ) کیا گیا، کیوں کہ وہ لوگ ایسے شک میں پڑے ہیں جو ان کو چین لینے نہیں دیتا⑤ ﴿۵۴﴾

---

① خود نبی کریم ﷺ سے کہلوایا جارہا ہے کہ میں جو ہدایت پر ہوں وہ میرے رب کی عنایت ہے۔ ② یعنی موت کے وقت یا قیامت کے میدان میں فوراً پکڑ لیے جائیں گے۔ ③ ایمان کی جگہ دنیا تھی، اب آخرت میں پہنچنے کے بعد دنیا دور ہوگئی؛ اس لیے آخرت میں ہوتے ہوئے اتنی دور دنیا میں سے ایمان کیسے اٹھا سکیں گے۔ ④ مطلب: (۱) دنیا میں جب تھے تو دور ہی دور سے باتیں ہانکا کرتے تھے، بغیر تحقیق، بغیر دلیل محض اپنے خیالات سے باتیں کیا کرتے تھے جس کو بات ہانکنا کہتے ہیں (۲) جو بات وہ زبان سے کہتے تھے وہ باتیں دل سے دور ہوتی تھی: یعنی دل میں اس بات کے متعلق عقیدہ نہیں ہوتا تھا۔ ⑤ [۱] قیامت کے دن ان کی چاہت جنت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہوگی یا ایمان لاکر نجات پانے کی ہوگی؛ لیکن ایمان اور جنت اور کافروں کے بیچ میں ایک آڑ کردی جائے گی وہ اس کو حاصل نہیں کرسکیں گے [۲] موت کے وقت پر ان کی چاہت کی چیز دنیا کا سامان وہ ان سے جدا ہو جائے گا۔

سورۃ الفاطر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فرقان کے بعد اور سورۂ مریم سے پہلے تینتالیس (۴۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

فاطر: عدم سے وجود میں لانے والا۔ اللہ تعالیٰ نے عالمین سے پردۂ عدم کو پھاڑ کر وجود بخشا۔ اس سورت میں اللہ کے خالق ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام "سورۂ ملائکہ" بھی ہے، اس سورت میں ملائکہ کے خاص خاص حالات کا تذکرہ ہے۔

"الحمدللہ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں میں یہ آخری سورت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ① مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ②

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہیں جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے، فرشتوں کو پیغام لانے کے لیے مقرر کیا جو (فرشتے) دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں①، وہ (اللہ تعالیٰ اپنی) مخلوق میں جتنا چاہتے ہیں (اتنا) بڑھا دیتے ہیں②، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ جس رحمت کو لوگوں کے لیے کھول دیتے ہیں تو اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور جو (رحمت اللہ تعالیٰ) روک لیویں تو اس کو اس (اللہ) کے سوا کوئی بھیجنے (یعنی جاری کرنے) والا نہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾

① (تنبیہ) آیت میں لفظ "مثنی" اور "ثُلٰث" اور "رُباع" آیا ہے، اس کو بعض مفسرین نے "أَجْنِحَةٌ" کی صفت بتلایا ہے، اس لحاظ سے یہ ترجمہ ہے: یعنی فرشتوں میں سے بعض کے دو پر ہیں، بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں، اس سے زیادہ بھی ہو سکتے ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار تو سمجھانے کی تعداد ہے؛ اس لیے کہ مسلم شریف کی حدیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر کا ذکر آیا ہے۔

(دوسرا ترجمہ) جو فرشتے پروں والے ہیں (کبھی) دو دو اور (کبھی) تین تین اور (کبھی) چار چار (کی تعداد میں) آتے ہیں، (تنبیہ) بعض مفسرین نے لفظ "مثنٰی" اور "ثلٰث" اور "رباع" کو "رُسُلا" کی صفت مانا ہے، اس لحاظ سے یہ دوسرا ترجمہ ہے: یعنی یہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے لیے دنیا میں تشریف لاتے ہیں تو کبھی ایک ساتھ دو آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ تین آتے ہیں، کبھی ایک ساتھ چار آتے ہیں اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہاں بھی چار کا عدد ایک مثال ہے ورنہ فرشتے اس سے بھی بڑی تعداد میں رسالت اور وحی پہنچانے کے لیے دنیا میں آتے ہیں۔

② مخلوق کی حسن صورت ہو یا حسن سیرت ہو اللہ تعالیٰ جتنا چاہے اضافہ فرماتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝۵ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ۝۶ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ ع ۱۴
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر جو نعمت اتاری ہے اس کو یاد کرو، کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی پیدا کرنے والا ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟① ﴿۳﴾ اور (اے نبی!) اگر وہ (کافر لوگ) تم کو جھٹلا دیں تو پکی بات تو یہ ہے کہ تم سے پہلے بہت سارے رسولوں کو جھٹلایا جا چکا ہے اور تمام کام (آخر میں) اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاویں گے ﴿۴﴾ اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، سو تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور اللہ تعالیٰ کے نام سے وہ بڑا دھوکہ دینے والا② تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ﴿۵﴾ یقین رکھو شیطان تو تمھارا دشمن ہی ہے، اسی لیے تم (بھی) اس کو (اپنا) دشمن ہی سمجھو③ وہ تو اپنے ماننے والوں کو اسی لیے دعوت دیتا ہے؛ تاکہ وہ بھڑکتی آگ (میں داخل ہونے) والے ہو جاویں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے تو مغفرت ہے اور بڑا ثواب ہے ﴿۷﴾

بھلا بتاؤ! جس شخص کی نظر میں اس کے برے کام خوش نما بنا کر دکھائے گئے پھر وہ اس (برے عمل) کو اچھا سمجھتا ہو (ایسا شخص نیک آدمی جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟) سو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو گمراہ کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں اس کو ہدایت دیتے ہیں،

① یعنی توحید چھوڑ کر بت پرستی میں لگ جاتے ہو② شیطان جس کا کام ہی دھوکا دینے کا ہے③ انسان جس کو دشمن سمجھتا ہے اس کی طرف سے اچھی لگنے والی بات کو بھی مانتا نہیں کہ اس میں کوئی سازش چھپی ہوگی، ویسا برتاؤ شیطان کے ساتھ کرنا ہے۔

فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ۞۸ وَاللّٰهُ الَّذِیۡۤ
اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ
كَذٰلِكَ النُّشُوۡرُ ۞۹ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ جَمِيۡعًا ؕ اِلَيۡهِ يَصۡعَدُ الۡكَلِمُ
الطَّيِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ يَرۡفَعُهٗ ؕ

اسی لیے ایسا نہ ہو کہ ان (کافروں) پر افسوس کرتے کرتے تمھاری جان ہی چلی جائے، جو کام وہ کرتے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۸﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو ہواؤں کو چلاتے ہیں، پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم اس (بادل) کو ہانک کر (قحط سے) مرے ہوئے (یعنی سوکھے) شہر کی طرف لے جاتے ہیں، پھر ہم اس کے ذریعہ سے زمین کو (نئی) زندگی دیتے ہیں اس کے مرجانے کے بعد، اسی طرح (انسانوں کو قیامت میں) نئی زندگی دی جائے گی ﴿۹﴾ جو شخص بھی عزت حاصل کرنا چاہتا ہے تو تمام عزتیں تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، پاکیزہ کلمہ اسی کی طرف چڑھتا ہے اور نیک عمل اس (کلمہ) کو اوپر اٹھالیتا ہے ①

①[۱] کلمۂ طیب یعنی کلمۂ توحید اور دوسرے تسبیح اور ذکر کے کلمات عملِ صالح کے ذریعے اللہ کے یہاں مقبول ہوتے ہیں۔
[۲] جو شخص عملِ صالح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہے تو یہ ذکر اس کے عمل کے مزین اور قابلِ قبول بنا دیتا ہے۔
[۳] اچھے کلمات اللہ تک پہنچتے ہیں یعنی اللہ اس کو قبول فرماتے ہیں۔ [۴] پاکیزہ کلام اچھے کام کو اونچا اور بلند کرتا ہے۔
[۵] اللہ تعالیٰ نیک عمل کو بلند کرتے ہیں اور قبولیت کی معراج پر پہنچاتے ہیں۔
[۶] حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص پانچ کلمات سبحان اللّٰہ والحمد للہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وتبارک اللّٰہ کہتا ہے تو کوئی ایک فرشتہ ان کو فوراً لے کر اپنے پروں کے نیچے چھپا کر اوپر چڑھ جاتا ہے اور ملائکہ کی جس جماعت کی طرف سے گزرتا ہے وہ ملائکہ ان کلمات کے قائل کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، آخر رب العالمین کی بارگاہ میں ان کلمات کو وہ فرشتہ پیش کر دیتا ہے اس کی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے فرمایا ہے: إلیه یصعد الکلم الطیب الخ۔
[۷] حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں: سبحان اللّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ اور اللّٰہ اکبر ان کلمات کی عرش کے اردگرد آہستہ آہستہ آواز ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور یہ کلمات اپنے کہنے والے کا خدا کے سامنے تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور نیک اعمال خزانوں میں محفوظ رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو لوگ اللہ کا جلال اس کی تسبیح اس کی حمد اس کی بڑائی اس کی وحدانیت کا ذکر کرتے رہتے ہیں ان کے یہ کلمات عرش کے آس پاس خدا کے سامنے ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں، کیا تم نہیں چاہتے کہ کوئی تمھارا ذکر تمھارے رب کے سامنے کرتا رہے؟۔

وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا
تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ
اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى
الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ⑫

اور جو لوگ بری بری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کی (بری) تدبیریں وہ (سب) برباد ہو جائیں گی ﴿۱۰﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم (یعنی پہلے انسان) کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور کسی بھی مؤنث کو جو حمل رہتا ہے اور وہ مؤنث جو کچھ جنتی ہے وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کے علم سے ہوتا ہے، اور کسی بھی بڑے عمر والے کو جتنی (زیادہ) عمر دی جاتی ہے [1] اور کسی کی عمر میں جو کمی کی جاتی ہے وہ سب ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے، حقیقت میں یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہیں ﴿۱۱﴾ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے، یہ (ایک) تو میٹھا ہے، پیاس بجھاتا ہے، اس کا پینا خوشگوار ہے [2] اور یہ (دوسرا) کھارا، کڑوا ہے، (دونوں میں سے) ہر ایک سے تم تازہ (مچھلیوں کا) گوشت کھاتے ہو اور تم زیور نکالتے ہو جو تم کو پہننے کے کام آتا ہے اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ جو (دریا میں) پانی کو پھاڑتی ہوئی چلی جاتی ہیں؛ تا کہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل (یعنی روزی) حاصل کرو اور تا کہ تم شکر کرنے والے بن جاؤ ﴿۱۲﴾

---

① [۱] لمبی عمر پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہے اور کم عمری بھی لوحِ محفوظ میں لکھی ہے۔

[۲] ایک حدیث سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ زیادتی عمر سے مراد اولادِ صالح ہے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(۳) کسی شخص کی عمر کتنے سال کی ہوگی پھر بعض نیکیوں کی وجہ سے اس کی عمر بڑھا دی جائے گی یا بعض گناہوں کی وجہ سے اس کی عمر کم کر دی جائے گی یہ سب کچھ لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔

② یعنی آسانی سے پیٹ میں اتر جاتا ہے اور طبیعت اس کو قبول بھی کر لیتی ہے۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا
يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا
الثلثة ع اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

وہ (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں اور دن کو رات میں داخل کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) نے سورج اور چاند کو بھی کام میں لگا دیا (ان میں سے) ہر ایک مقرر وقت (یعنی قیامت) تک کے لیے چلتا رہے گا، یہی اللہ تعالیٰ ہے جو تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن بتوں کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں① ﴿۱۳﴾ اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمھاری پکار سنیں گے ہی نہیں اور اگر (مان لو کہ) وہ سن بھی لیویں تو تم کو کوئی جواب نہیں دیں گے② اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک کرنے کا انکار کریں گے اور جس (اللہ تعالیٰ) کو تمام باتوں کی پوری خبر ہے اس کے جیسا تم کو کوئی (صحیح بات) نہیں بتائے گا ﴿۱۴﴾

اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ تو وہی غنی ہے③ تمام خوبیوں والا ہے ﴿۱۵﴾ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو تم سب کو فنا کر دیویں اور (تمھاری جگہ) نئی مخلوق (پیدا کر کے) لے آویں ﴿۱۶﴾ اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے ﴿۱۷﴾

---

① ایک چھلکے کے برابر کا بھی وہ اختیار نہیں رکھتے ہیں۔ ''قطمیر'' کا دوسرا معنی کھجور کی گٹھلی کے بیچ کا دھاگا، مراد ہے معمولی چیز کے بھی وہ مالک نہیں ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) تو تمھارا کہنا نہ کریں گے۔

③ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے سوا جو کوئی ہے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں؛ لیکن انسان ہی ایسا ہے کہ وہ غنی ہونے کا دعوے دار بنتا ہے، دنیا میں دوسری مخلوق میں یہ بات نہیں ہے؛ اس لیے خاص طور پر خاص کو خطاب ہوا کہ اے لوگو! تم اپنی تمام تر ظاہری غنا کے باوجود اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محتاج ہو۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ
ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ
فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا
الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا
الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ إِلَّا
نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن
يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ

اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر جس پر (گناہ کا) بھاری بوجھ ہوگا وہ (کسی دوسرے کو) اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو بھی اس میں سے ذرہ بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا، چاہے (جس کو آواز دی) وہ اس کا رشتے دار ہی ہو (تو بھی اٹھانے نہیں آئے گا)، یقینی بات ہے کہ تم تو ایسے ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ہوئے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی اور جو آدمی بھی پاک صاف ہوگا تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے پاک صاف ہوتا ہے اور (آخر میں سب کو) اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ اور اندھا اور دیکھنے والا (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ﴿۱۹﴾ اور اندھیریاں اور روشنی (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ① ﴿۲۰﴾ اور سایہ اور دھوپ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے ② ﴿۲۱﴾ اور زندہ لوگ اور مردے (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں (اس کو بات) سناتے ہیں اور جو (مردے) قبر میں (مدفون) ہیں تم ان کو (بات) نہیں سنا سکتے ﴿۲۲﴾ تم تو صرف ڈرانے والے ہی ہو ﴿۲۳﴾ یقیناً ہم نے تم کو سچا دین لے کر خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اور کوئی امت ایسی نہیں ہے جس میں ڈرانے والا گزرا نہ ہو ﴿۲۴﴾ اور اگر وہ (کافر) تم کو جھٹلاویں تو ان سے پہلے جو (کافر) تھے انھوں نے بھی (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا،

① کفر کی قسمیں بہت ساری ہیں اس لیے ظلمات جمع ہے اور ایمان ایک ہے اس لیے نور واحد ہے۔ (باقی) ←

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
ع كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ
ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ
سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾

(اور) ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں اور صحیفے اور روشنی پھیلانے والی کتاب لے کر آئے ﴿٢٥﴾ پھر (ان کے جھٹلانے پر) میں نے کافروں کو پکڑ لیا، سو میرے انکار کرنے کی سزا کیسی رہی؟ ﴿٢٦﴾

کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ سے الگ الگ رنگ کے پھل نکالے اور پہاڑوں میں بھی سفید اور لال الگ الگ رنگ کے (الگ الگ) حصے (یعنی ٹکڑے یا گھاٹیاں) ہیں، (دوسرے) گہرے کالے رنگ کے بھی ہیں ① ﴿٢٧﴾ اور اسی طرح انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی الگ الگ رنگ کے ہیں، اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علم والے ہی (خاص طور پر) ڈرتے ہیں②، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بڑے زبردست ہیں، بہت معاف کرنے والے ہیں③ ﴿٢٨﴾

---

② جہنم کی دھوپ اور جنت کے سائے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔

① یعنی ایک ہی رنگ مثلاً لال تو اس میں بھی ہلکے اور گہرے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، یہ حال سفید اور کالے رنگ کا بھی ہے، ہم اللہ کی اس قدرت کا مشاہدہ کرتے ہی رہتے ہیں مثلاً پہاڑ زمین پھل الگ الگ رنگ کے بھی اور ایک ہی رنگ میں گہرے ہلکے رنگ کے بھی ہوتے ہیں ② (دوسرا ترجمہ) اللہ سے اس کے بندوں میں سے ایسے ہی لوگ ڈرتے ہیں (جو اللہ کی قدرت اور عظمت کا) علم رکھتے ہیں ③ ہمارے یہاں کے عام نسخوں میں ''کذلک'' پر وقف کی نشانی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ لفظ ''کذلک'' کا تعلق آیت کے پہلے حصے سے ہے اور بندے نے ترجمے میں اس کو ملحوظ رکھا ہے؛ یعنی پھل، پہاڑ، جانور، انسان وغیرہ کو الگ الگ رنگ پر پیدا کرنا یہ اللہ کی قدرت کی ایک نشانی ہے، بعض روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ''کذلک'' کا تعلق آیت کے بعد والے حصے سے ہے، اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح پھل، پہاڑ، جانور اور انسان الگ الگ رنگوں کے ہیں اسی طریقے سے اللہ کی خشیت میں بھی الگ الگ درجے کے لوگ ہیں، کسی کو اللہ کی خشیت کا اعلیٰ درجہ ملا ہوا ہے، کسی کو کم درجہ ملا ہے ''انما'' کا لفظ خصوصیت کو بتاتا ہے یعنی خشیت کا تعلق علم سے ہے، جس کے پاس جس قدر علم ہوگا اس درجے کی اس کو خشیت حاصل ہونی چاہیے، علما کا وصف خاص خشیت ہے؛ اس لیے غیر عالم میں خشیت نہ ہو یہ ضروری نہیں۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ إِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾
وَالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ
بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِإِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں① اور ان لوگوں نے نماز قائم کی اور جو روزی ہم نے ان کو دی ہے اس میں سے چھپ کر اور ظاہر کر کے وہ خرچ کرتے ہیں، وہ ایسی تجارت کی امید کرتے ہیں جس میں کبھی نقصان پہنچنے والا ہی نہیں ہے ﴿۲۹﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان کا پورا ثواب دیویں اور ان کو اپنے فضل سے (اور) زیادہ بھی دیویں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) ہم نے جو کتاب وحی کے ذریعہ تم پر بھیجی ہے وہ تو بالکل سچی ہے (اور) اپنے سے پہلی (آسمانی) کتابوں کو سچا بتلاتی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں، وہ ہر چیز کو دیکھتے ہیں ﴿۳۱﴾ پھر ہم نے (اس) کتاب کا وارث اپنے ان بندوں میں سے ان کو بنایا جن کو ہم نے چن لیا تھا② سو ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو (گناہ کر کے) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں③ اور ان میں بعض درمیانی درجے کے ہیں④ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نیک کاموں میں آگے بڑھ جانے والے ہیں، یہی (اللہ تعالیٰ کا) بہت بڑا فضل ہے ﴿۳۲﴾ سدابہار باغوں میں داخل ہوں گے، ان (باغوں) میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس اس (جنت) میں ریشمی ہوگا ﴿۳۳﴾

① مراد تلاوت پر مداومت اور عمل میں قرآن کی اتباع مراد ہے۔ ② قرآن سب سے پہلے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا، پھر امت کو یہ میراثِ بے مثال نصیب ہوئی، خوش نصیب ہے وہ حضرات جو قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کے لیے چن لیے گئے ہیں یہ انتخابِ الٰہیہ ہے، اللھم اجعلنا منھم فی الدنیا والاخرۃ۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اپنا ہی خود کا برا کرنے والے ہیں۔ ④ (دوسرا ترجمہ) درمیانی چال چلنے والے ہیں۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ﴿٣٤﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا
دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ
عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ﴿٣٦﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ
النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۧ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ ع
وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾

وہ (ان باغوں میں داخل ہوکر) کہیں گے: تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے (ہمیشہ کے لیے) ہم سے (ہر قسم کا) غم دور کردیا، یقیناً ہمارے رب بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں، بہت زیادہ قدر کرنے والے ہیں ﴿۳۴﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ آباد رہنے کے گھر میں اتارا ہے جس میں ہم کو کوئی مشقت نہیں پہنچے گی اور اس میں کوئی تھکن بھی ہم کو نہیں لگے گی ﴿۳۵﴾ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے تو جہنم کی آگ ہے، ان پر موت کا حکم نہیں دیا جائے گا① کہ وہ مر جائیں اور ان لوگوں سے وہاں کا عذاب ذرا بھی ہلکا نہیں کیا جائے گا، ہر بڑے ناشکرے کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور وہ اس (جہنم) میں چیخ و پکار کریں گے (اور کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم کو باہر نکال دیجیے (اور پہلے) جو کام کیا کرتے تھے اس کو چھوڑ کر نیک عمل کریں گے، (ان کو جواب ملے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ جس کو بھی سوچنا (اور سمجھنا) ہو وہ اس (عمر) میں سوچ لیوے اور تمھارے پاس (ہماری طرف سے) ڈرانے والا بھی پہنچا تھا② سو تم لوگ (عذاب کا) مزہ چکھو، سو ظالموں کے لیے تو کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۷﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی غیب کی چیزوں کو جانتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) نہ تو ان کو موت ہی آوے گی۔ ② یعنی (۱) حضور ﷺ (۲) حضرات صحابہ ؓ اور علماء اولیاء (۳) پوتے نواسے (۴) سفید بال (۵) امراض (۶) عمر کے مختلف مراحل یا موت کو یاد دلانے والی چیزیں یہ سب چیزیں نذیر ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ
كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ
الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ
تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾
وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

اسی (اللہ تعالیٰ) نے تم کو زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین بنایا، سو جو آدمی بھی کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور (ان) کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے رب کے پاس ناراضگی ہی زیادہ ہوگی اور کافر لوگوں کو ان کے کفر کی وجہ سے نقصان ہی زیادہ ہوگا ﴿۳۹﴾ (اے نبی) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: تم ذرا دیکھو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے جن (من گھڑت) شریکوں کی تم پوجا کرتے ہو، ذرا مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کو پیدا کرنے) میں ان کی شرکت ہے؟ یا (پھر) ہم نے ان کو کوئی کتاب دے رکھی ہے کہ ① جس کی کھلی دلیل (یعنی سند) پر یہ لوگ (قائم) ہیں ②؛ بلکہ یہ ظالم لوگ (آپس میں) ایک دوسرے کو دھوکے ہی دھوکے کا وعدہ کرتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو روکے رکھا ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ دونوں (اپنی جگہ سے) ہٹ جائیں تو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی ان دونوں کو روک نہیں سکتا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے حلم والے ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۴۱﴾ اور وہ (مکہ کے کافر) لوگ (نبی کریم ﷺ کے آنے سے پہلے) اللہ تعالیٰ کے نام سے بڑی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا (نبی) آ گیا تو وہ ہر ایک دوسری امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں گے،

---

① جس میں شرکت کا ثبوت ہو۔ ② (دوسرا ترجمہ) کھلی ہدایت پر یہ لوگ قائم ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۨ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ
اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ
يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى
ع اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

سوجب ان کے پاس ڈرانے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) آگئے تو ان کی نفرت ہی زیادہ ہوگئی ﴿۴۲﴾ (دنیا کی) زمین میں خود کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے① اور (حق کے مقابلے میں) بری بری چالیں چلنے کی وجہ سے؛ حالاں کہ بری چال خود اس (بری) چال (چلنے) والے ہی کو گھیرے میں لیتی ہے، کیا وہ لوگ پچھلے لوگوں کے (ساتھ جیسا) دستور (یعنی عذاب ہوا اسی) کا انتظار کررہے ہیں؟ سو تم اللہ تعالیٰ کے دستور میں بالکل تبدیلی نہیں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ کے دستور کو ٹلتا ہوا نہیں پاؤ گے② ﴿۴۳﴾ اور کیا ان لوگوں نے زمین (یعنی ملکوں) میں سفر نہیں کیا جس سے وہ یہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزر گئے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا؛ حالاں کہ وہ ان (مکہ کے کافروں) سے بہت زیادہ طاقت والے تھے اور اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی چیز عاجز نہیں کرسکتی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، پورے پوری قدرت والے ہیں ﴿۴۴﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ انسانوں کو ان کے کئے ہوئے (برے) کاموں کی وجہ سے پکڑنے لگتے تو اس (زمین) کی پیٹھ پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتے (بلکہ گناہوں کی وجہ سے سب کو ہلاک کرڈالتے)؛ لیکن وہ (اللہ) ایک مقرر وقت تک ان کو مہلت دیتے رہتے ہیں، پھر جب ان کا مقرر وقت آجائے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اپنے بندوں کو دیکھ لیں گے③ ﴿۴۵﴾

① دوسرا ترجمہ: ملک میں تکبر کرتے ہوئے۔ ② تبدیل: یعنی عذاب کو کسی چیز سے بدلا نہیں جاتا۔ تحویل: مجرم کی طرف سے کسی غیر مجرم کی طرف پھیرا نہیں جائے گا۔ ③ یعنی کافروں اور نافرمانوں کو سزا دیں گے۔

سورة يس
(المكية)

سورۂ یاسین

یہ سورت مکی ہے، اس میں تراسی (۸۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ جن کے بعد اور سورۂ فرقان سے پہلے اکتالیس (۴۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یسین قلب القرآن ہے؛ یعنی سورۂ یاسین قرآن کا دل ہے۔ ایک حدیث میں اس کا نام ''عظیمہ'' بھی آیا ہے۔

اس سورت کے شروع میں ''یس'' کا لفظ آیا ہے۔ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جو آدمی ایک مرتبہ ''سورۂ یس'' پڑھے اس کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ جو آدمی رات میں اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے سورۂ یس پڑھے تو اس رات میں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جس کا آخری وقت چل رہا ہو اس کے پاس پڑھنے سے روح نکلنے میں آسانی کر دی جاتی ہے۔ جو صبح پڑھے اس دن کی آسانیاں اور رات میں پڑھے تو رات کی آسانیاں اس کو میسر ہوگی۔

حضرت عطا بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دن کے شروع حصہ میں یٰس پڑھے گا، اس کی تمام حاجتیں پوری کی جائیں گی۔

امام مالکؒ نے ''کسی کا نام یس'' رکھنے کو پسند نہیں کیا ہے؛ اس لیے کہ ان کے نزدیک یہ اسمائے الٰہیہ میں سے ہے اور اس کے صحیح معنی معلوم نہیں، اس لیے ممکن ہے کہ کوئی ایسے معنی ہو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، جیسے خالق، رازق وغیرہ؛ البتہ اس لفظ کو ''یاسین'' کے رسم الخط سے لکھا جائے تو یہ کسی انسان کا نام رکھنا جائز ہے؛ کیوں کہ قرآن میں آیا ہے ''سلام علی ال یاسین'' (ابن عربی) آیتِ مذکورہ کی معروف قرأت ''اِلیاسین'' ہے؛ مگر بعض قرأتوں میں ''آل یاسین'' بھی آیا ہے۔

ہجرت کے موقع پر نبیٔ کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلایا، اپنے دستِ بابرکت میں ایک مٹھی مٹی لی، سورۂ یس پڑھنا شروع کی ''فھم لا یبصرون'' تک پہنچے تو مٹی کافروں کی طرف اڑا دی، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا، آپ ﷺ صحیح سلامت نکل گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ
الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یٰس ﴿۱﴾ قسم ہے حکمت سے بھرے ہوئے قرآن کی![1] ﴿۲﴾ یقیناً تم تو رسولوں میں سے ہو ﴿۳﴾ بالکل سیدھے راستے پر (ہو) ﴿۴﴾ (یہ قرآن) بڑے زبردست، بڑے رحم کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا جا رہا ہے ﴿۵﴾ تاکہ تم ایک ایسی قوم کو (عذاب سے) ڈراؤ جن کے باپ دادے (قریب میں کسی رسول کے ذریعے) ڈرائے نہیں گئے تھے؛ اس لیے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۶﴾ ان میں سے اکثر لوگوں کے بارے میں (عذاب کی) بات پکی ہو چکی ہے؛ اس لیے وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۷﴾ یقیناً ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال دیے ہیں، سو وہ ان کی ٹھوڑیوں تک (پہنچے ہوئے) ہیں اس وجہ سے ان کے سر اوپر کی طرف اٹھے ہوئے رہ گئے ہیں ﴿۸﴾ اور ہم نے ان کے آگے ایک آڑ بنا دی اور ان کے پیچھے ایک آڑ (دیوار کھڑی) کر دی ہے، پھر ہم نے ان کو (ہر طرف سے) ڈھانک لیا ہے جس کے نتیجے میں ان کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا ہے ﴿۹﴾ اور تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے بارے میں (دونوں بات) برابر ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ﴿۱۰﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) اس قرآن کی قسم جس کی دلیلیں بہت پکی ہیں۔

اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِیَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَیۡبِ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ
كَرِیۡمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡیِ الۡمَوۡتٰی وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ ؕ وَكُلَّ شَیۡءٍ اَحۡصَیۡنٰهُ فِیۡۤ
ع اِمَامٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡیَةِ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ اِذۡ
اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡهِمُ اثۡنَیۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا
تَكۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوۡا رَبُّنَا یَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَیۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

تم توصرف ایسے شخص کوڈرا سکتے ہو جو نصیحت پر چلے اور بغیر دیکھے رحمن سے ڈرے، سوتم اس کو مغفرت کی اور عزت والے ثواب (یعنی بدلے) کی خوش خبری سنادو ﴿۱۱﴾ یقیناً ہم ہی (قیامت کے دن) مردوں کو زندہ کریں گے اور جو (عمل) انھوں نے آگے بھیج دیے اس کو اور (جو) ان کے نشانات (یعنی اثرات ہیں ان) کو① ہم لکھتے جاتے ہیں اور کھلی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں ہم نے ہر چیز کا احاطہ (ضبط) کرلیا ہے ﴿۱۲﴾

اور (اے نبی!) تم ان کے سامنے گاؤں کے لوگوں کی مثال (یعنی قصہ) بیان کرو، جب اس (گاؤں) میں بہت سارے رسول آئے تھے② ﴿۱۳﴾ جب ہم نے ان کے پاس (شروع میں) دو (رسول) بھیجے تھے③ تو ان (گاؤں والے) لوگوں نے دونوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ایک تیسرے (رسول) کے ذریعہ ان کی تائید کی تو یہ (تینوں) کہنے لگے: یقین رکھو، ہم سب کو تمھارے پاس بھیجا گیا ہے ﴿۱۴﴾ وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: حقیقت میں تم ہمارے جیسے (معمولی) آدمی ہو اور رحمن نے کوئی بھی چیز نہیں اتاری، تم تو جھوٹ ہی بولتے ہو ﴿۱۵﴾ یہ کہنے لگے: ہمارے رب تو جانتے ہیں کہ یقیناً ہم کو تمھاری طرف (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہے ﴿۱۶﴾

---

① مسجد کی طرف جانے والے قدم کے نشانات یا اعمال کے نتائج جو بعد میں ظاہر ہو ''آثار خیر'' ہیں۔
② (دوسرا ترجمہ) جب اس گاؤں میں بہت سارے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے لوگ آئے تھے۔ یعنی نبی یا نبی کے جانشین تھے۔ ③ مشائخ اپنے متعلقین کو مختلف شہروں میں احیائے ذکر اور دعوتِ توحید کے لیے بھیجیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ
وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ
اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ہماری ذمے داری تو صرف (یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بات) صاف صاف پہنچا دینا ہے ﴿۱۷﴾ وہ (گاؤں والے) کہنے لگے: ہم نے تمھارے اندر نحوست دیکھی ہے، اگر تم (اپنے اس دعوے سے) رک نہیں گئے تو ہم تم پر ضرور پتھر برسائیں گے اور تم کو ہماری طرف سے دردناک سزا ملے گی ﴿۱۸﴾ وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے لوگ) کہنے لگے: تمھاری نحوست (کی وجہ) تمھارے ساتھ (تو لگی ہوئی) ہے کیا (تم یہ سلوک) اس لیے (کر رہے ہو) کہ تم کو نصیحت کی گئی ہے [1]؛ بلکہ تم تو حد سے آگے بڑھنے والے لوگ ہو ﴿۱۹﴾ (یہ بات پھیل گئی تو) اور شہر کے کنارے سے [2] ایک (مسلمان) آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا: اے میری قوم! تم (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجے ہوئے لوگوں کے راستے پر چلو ﴿۲۰﴾ تم ان لوگوں کے راستے پر چلو جو تم سے (تبلیغ پر) کوئی بدلہ نہیں مانگتے اور وہ لوگ خود صحیح راستے پر ہیں ﴿۲۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کیا اس بات کو تم نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جائے (نصیحت جو باعث سعادت ہے اس کو نحوست سمجھتے ہو۔ جس کو تم نحوست سمجھتے ہو وہ تو اللہ کے داعی کی بات نہ ماننے سے ہے)۔

② قدیم زمانے سے عام طور پر یہ مشاہدہ رہا ہے کہ شہر کے کنارے پر رہنے والوں کو شہر کی گندی سیاست اور برے ماحول کا اثر نہیں ہوتا ہے، دیکھا یہ گیا ہے کہ وہاں رہنے والے بھولے بھالے اور مخلص ہوا کرتے ہیں؛ اگرچہ اس دور میں اس سلسلے میں کمی ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ
الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ
بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور میں اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب کو اسی کی طرف واپس بھیجا جائے گا ﴿۲۲﴾ کیا میں اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر ایسوں کو معبود مانوں کہ اگر (اللہ) رحمٰن مجھے کوئی تکلیف (پہنچانے) کا ارادہ کریں تو ان (جھوٹے معبودوں) کی سفارش مجھے کچھ بھی کام نہیں آئے گی اور وہ مجھ کو چھڑا بھی نہیں سکیں گے ﴿۲۳﴾ (اگر میں ایسا کروں گا) تب تو یقیناً میں کھلم کھلی گمراہی میں پڑ جاؤں گا ﴿۲۴﴾ یقیناً میں تو تمھارے رب پر ایمان لا چکا ہوں، اب تم میری بات سن لو① ﴿۲۵﴾ اس کو کہا گیا②: تو جنت میں داخل ہو جا (تو جنت کی نعمتیں دیکھ کر) اس نے کہا: اے کاش! میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی ﴿۲۶﴾ کہ میرے رب نے مجھ کو معاف کر دیا اور مجھے عزت والے لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۲۷﴾ اور اس (شخص) کے (شہید ہونے کے) بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی (فرشتوں کا) لشکر نہیں اتارا اور ہم کو اتارنے کی ضرورت بھی نہیں تھی ﴿۲۸﴾ وہ (سزا) تو صرف ایک بھیانک آواز تھی جس سے وہ ایک دم بجھ کر (یعنی ٹھنڈے پڑ کر) رہ گئے③ ﴿۲۹﴾ بندوں پر کیا ہی افسوس ہے! (جب بھی) کوئی رسول ان کے پاس آیا تو وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ﴿۳۰﴾

---

① قوم کو خطاب یا رسولوں کو شاہد بنانے کے لیے خطاب۔ ② یعنی بستی والوں نے اس کو قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو کہا گیا ہے۔ ③ حیات سے بدن میں حرارت ہے حیات ختم تو حرارت ختم۔

اَلَمۡ يَرَوۡا كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّهُمۡ اِلَيۡهِمۡ لَا يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ وَاِنۡ كُلٌّ لَّمَّا
جَمِيۡعٌ لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الۡاَرۡضُ الۡمَيۡتَةُ ۖۚ اَحۡيَيۡنٰهَا وَاَخۡرَجۡنَا مِنۡهَا حَبًّا ع
فَمِنۡهُ يَاۡكُلُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلۡنَا فِيۡهَا جَنّٰتٍ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَّفَجَّرۡنَا فِيۡهَا مِنَ الۡعُيُوۡنِ ﴿۳۴﴾
لِيَاۡكُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتۡهُ اَيۡدِيۡهِمۡ ؕ اَفَلَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿۳۵﴾

کیا انھوں نے (یہ) نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے قوموں (کے لوگوں) کو ہلاک کردیا کہ وہ ان کے پاس (دنیا میں) لوٹ کر واپس نہیں آئے ﴿۳۱﴾ اور (پھر آخرت میں) یہ جتنے لوگ ہیں ان سب کو (پکڑ کر) ہمارے پاس ضرور حاضر کیا جائے گا ﴿۳۲﴾

اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی مردہ (یعنی خشک) زمین ہے، ہم نے اس (زمین) کو (بارش سے) زندہ کردیا اور ہم نے اس (زمین) سے (مختلف) اناج نکالے سو اس میں سے وہ لوگ کھاتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں کھجور اور انگوروں کے باغات بنادیے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کردیے ﴿۳۴﴾ تاکہ وہ (لوگ) اس (باغ) کے پھلوں میں سے کھاویں؛ حالاں کہ اس (اناج اور پھلوں) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا①، کیا پھر بھی وہ لوگ شکر ادا نہیں کرتے؟ ﴿۳۵﴾

---

① بعض مفسرین نے ''ما'' کو نفی کے لیے نہیں؛ بلکہ ''الذی'' اسم موصول کے معنی میں بتلایا ہے، تب آیت کا ترجمہ اس طرح ہوگا: ہم نے یہ سب چیزیں اس لیے پیدا کی؛ تاکہ لوگ ان کے پھل کھاویں اور انسانوں کے ہاتھوں نے جو چیز بنائی ہے (اس کو بھی کھاویں)۔ اس تفسیر سے ایک بات یہ سمجھ میں آئی کہ پھلوں میں سے انسان قسم قسم کے حلوے، اچار چٹنی تیار کرتا ہے، پھلوں میں سے تیل نکالتا ہے، مختلف پھلوں سے جام اور مربے تیار کرتا ہے، ان سب چیزوں کو بنانے کا سلیقہ اللہ نے انسان کو سکھایا ہے۔

نکتہ: دنیا میں جتنے بھی جانور ہیں ان میں سے بعض جانور نباتات، گھاس، پھوس اور پھل کھاتے ہیں اور کچھ جانور گوشت وغیرہ کھاتے ہیں؛ لیکن تمام ہی جانور مفرد غذائیں کھاتے ہیں کہ گھاس والے جانور صرف گھاس اور گوشت والے جانور صرف گوشت کھاتے ہیں، جبکہ انسان کو اللہ نے یہ سلیقہ عطا فرمایا کہ یہ مختلف چیزوں کو ملا کر اپنی غذا تیار کرتا ہے اور ایک ہی چیز میں سے متعدد قسم کے کھانے بنالیتا ہے، یہ بھی اللہ کا احسان ہے کہ انسانوں کو یہ سب چیزیں سکھلائیں۔

سُبۡحٰنَ الَّذِيۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا
يَعۡلَمُوۡنَ۝۳۶ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيۡلُ ۖۚ نَسۡلَخُ مِنۡهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمۡ مُّظۡلِمُوۡنَ۝۳۷ وَالشَّمۡسُ
تَجۡرِيۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے① اس میں سے جس کو زمین اُگاتی ہے اور خود ان انسانوں کے بھی اور ان چیزوں کے بھی جن کی (عام) لوگوں کو (ابھی تک) خبر بھی نہیں ہے ﴿۳۶﴾ اور ان (لوگوں) کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک (اور) نشانی رات ہے کہ ہم اس پر سے دن کو کھینچ کر اتار لیتے ہیں پھر تب ہی وہ لوگ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے②،

---

① قرآن میں یہاں ''أزواج'' کا لفظ آیا ہے، اس کا مطلب ہوتا ہے ''جوڑا'' یعنی ایک دوسرے کے متقابل چیزیں جیسے مرد، عورت، نر، مادہ، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انسانوں کی طرح زمین سے اگنے والی تمام چیزوں میں مذکر اور مؤنث کا سلسلہ ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دوسری تمام مخلوقات میں بھی اس طرح جوڑے ہوں۔

بعض حضرات نے ''أزواج'' کا مطلب ''اقسام'' لیا ہے، انسان میں رنگ کے اعتبار سے، جسم کی شکل وصورت کے اعتبار سے، زبان کے اعتبار سے الگ الگ قسمیں پائی جاتی ہے، اسی طرح زمین سے جو پھل اور اناج پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی الگ الگ بہت ساری قسمیں پائی جاتی ہیں، زمین، پہاڑ اور سمندروں میں ایسی بہت ساری مخلوقات ہیں جن کو ابھی تک انسان جانتا بھی نہیں ہے، ان میں بھی بہت ساری قسمیں اور جوڑ پائی جاتی ہے۔

② حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورج روزانہ چلتا رہتا ہے اور ہر روز عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے اور نئے دورے کی اجازت مانگتا ہے، اجازت ملتے ہی نیا دور فوراً شروع کرتا ہے اور ذرہ برابر بھی وقفہ نہیں لیتا، اسی طرح اس کا سلسلہ جاری رہے گا، جیسے ایک ٹرین ہوتی ہے چلتی بھی رہتی ہے اور سگنل لائٹ کے کلر کی تبدیلی سے اجازت بھی پاتی رہتی ہے۔ قیامت کے بالکل قریب سورج اپنے معمول کے مطابق ایک روز سجدہ کر کے نئے دورے کی اجازت مانگے گا تو اس کو نئے دورے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس کو حکم ہوگا کہ جس طرف سے تو آیا ہے اسی طرف سے لوٹ جا، ڈوبنے کی جگہ مغرب کی جانب سے پھر طلوع ہو جا اور یہ چیز قیامت کی آخری بڑی نشانیوں میں سے ہوگی اس کے بعد کسی کافر کا ایمان اور گنہگار کی توبہ قبول نہیں ہوگی (یہ مستقرِ مکانی ہوا اور مستقرِ زمانی یعنی قیامت تک چلتا رہے گا)

دوسرا مطلب آیت کا یہ بھی ہے کہ سورج کے لیے اللہ کی طرف سے ایک راستہ متعین کیا گیا ہے، سورج اپنے اسی متعین مدار میں ایک مضبوط نظام سے چل رہا ہے، جس دن قیامت آئے گی اس کے چلنے کا نظام ختم ہو جائے گا، گویا قیامت کے آنے تک وہ اللہ کی طرف سے بنائے ہوئے نظام کے مطابق برابر چلتا رہے گا۔

ذٰلِكَ تَقۡدِيۡرُ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِؕ ۝۳۸ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ
الۡقَدِيۡمِ ۝۳۹ لَا الشَّمۡسُ يَنۡۢبَغِىۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّيۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِىۡ
فَلَكٍ يَّسۡبَحُوۡنَ ۝۴۰ وَاٰيَةٌ لَّهُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّيَّتَهُمۡ فِى الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِۙ ۝۴۱ وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ
مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ ۝۴۲ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡهُمۡ فَلَا صَرِيۡخَ لَهُمۡ وَلَا هُمۡ يُنۡقَذُوۡنَۙ ۝۴۳ اِلَّا
رَحۡمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيۡنٍ ۝۴۴ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ
لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝۴۵ وَمَا تَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ مِّنۡ اٰيٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِيۡنَ ۝۴۶

یہ اس (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا انظام ہے جو بڑے زبردست ہیں، بڑے جاننے والے ہیں
﴿۳۸﴾ اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کردی ہیں، یہاں تک کہ (جب مہینے کا آخر ہوتا ہے تب) وہ
کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہوکر رہ جاتا ہے ﴿۳۹﴾ سورج سے یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ چاند کو
پکڑ لیوے اور رات دن سے آگے نہیں نکل سکتی اور (ان میں سے) ہر ایک، ایک (دائرہ کے) چکر
(یعنی کھلی فضا) میں تیرتے رہتے ہیں ﴿۴۰﴾ اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) ایک نشانی
ہے، یہ کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی پر سوار کیا① ﴿۴۱﴾ اور ہم نے ان کے لیے اس (کشتی)
جیسی (دوسری) چیزیں بھی پیدا کردیں جن پر وہ (لوگ) سوار ہوتے ہیں② ﴿۴۲﴾ اور اگر ہم
چاہیں تو ان کو غرق کردیں، سو نہ ان کی فریاد کو پہنچنے والا کوئی ہو اور نہ ان کو (ڈوبنے سے) بچایا جاسکے
﴿۴۳﴾ مگر ہماری مہربانی سے اور (زندگی کے) ایک مقرر وقت تک مزہ اٹھانے کا ان کو موقع دیا گیا
ہے (وہاں تک وہ بچے ہوئے ہیں) ﴿۴۴﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب)
سے بچو جو تمھارے آگے ہے اور جو تمھارے پیچھے ہے؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے③ ﴿۴۵﴾ ان کے
پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھرا لیتے ہیں④ ﴿۴۶﴾

---

① معلوم ہوا کہ ہر طرح کی کشتی پر سواری وہ اللہ کی عظیم نعمت ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ان کے لیے ایسی چیزیں
بھی بنادی ہیں جن پر وہ (آئندہ) سواری کریں گے (یعنی ہوائی جہاز، ٹرین وغیرہ)۔ ③ تو وہ لوگ ایسی بات کو سنتے ہی نہیں۔
④ بعض نے حکم کا ترجمہ کیا ہے یعنی رب کی طرف سے پہنچنے والے ہر حکم کو ٹال دیتے ہیں، مانتے نہیں۔

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ
مَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً تَاۡخُذُهُمۡ وَهُمۡ يَخِصِّمُوۡنَ ﴿۴۹﴾
ع فَلَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ تَوۡصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰٓى اَهۡلِهِمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ فَاِذَا هُمۡ مِّنَ
الۡاَجۡدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمۡ يَنۡسِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا
وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ وَصَدَقَ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۵۲﴾ اِنۡ كَانَتۡ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمۡ جَمِيۡعٌ
لَّدَيۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿۵۳﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روزی تم کو دی ہے اس میں سے کچھ (غریبوں پر بھی) خرچ کرو تو یہ کافر لوگ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ: (اے ایمان والو!) کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو کھانا کھلاتے، تم لوگ تو محض کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہو ﴿۴۷﴾ اور وہ (کافر) لوگ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ) یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟① ﴿۴۸﴾ وہ لوگ تو صرف ایک بھیانک آواز② کا انتظار کر رہے ہیں کہ جب وہ آپس میں جھگڑتے ہوں گے③ ایسی حالت میں وہ ان کو (آکر) پکڑے گی ﴿۴۹﴾ سو وہ لوگ وصیت بھی نہیں کر سکیں گے اور اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹ کر جا بھی نہیں سکیں گے ﴿۵۰﴾

اور صور پھونک دیا جائے گا تو وہ یکایک (اپنی) قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف تیزی سے چلنے لگیں گے ﴿۵۱﴾ وہ (کافر) لوگ کہیں گے کہ: ہائے ہماری بربادی، (آج) ہم کو ہماری نیند کی جگہ سے کس نے اٹھا (کر کھڑا کر) دیا؟ (ان کو جواب ملے گا) کہ یہ تو وہ (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے بالکل سچ کہا تھا ﴿۵۲﴾ وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی کہ جس کے بعد وہ سب (اچانک) ہمارے سامنے (قیامت کے میدان میں) حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۵۳﴾

① انکار اور استہزا کے طور پر سوال ہے۔ ② چنگھاڑ یعنی پہلی مرتبہ صور پھونکا جانا۔
③ (دوسرا ترجمہ) حجت بازی کرتے ہوں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ
مُتَّكِـُٔوْنَ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ﴿٥٨﴾
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴿٦٤﴾

سو آج کے دن کسی بھی نفس پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم لوگ جو کام کرتے تھے تم کو صرف اسی (کام) کا بدلہ دیا جائے گا ﴿۵۴﴾ یقیناً جنت والے آج ایک مشغلے میں لذت لے رہے ہوں گے① ﴿۵۵﴾ وہ اور ان کی بیویاں (گھنے) سایوں میں تختوں پر تکیوں سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے ﴿۵۶﴾ ان کے لیے اس (جنت) میں میوے ہوں گے اور جو چیز بھی وہ منگوائیں گے وہ سب ان کو مل جائے گی ﴿۵۷﴾ رحمت والے رب کی طرف سے ان کو سلام کہا جائے گا② ﴿۵۸﴾ اور اے گنہگارو! آج تم (مومنوں سے) الگ ہو جاؤ ﴿۵۹﴾ اے آدم کی اولاد! کیا میں نے تم کو تاکید سے کہہ نہیں دیا تھا کہ تم لوگ شیطان کی عبادت مت کرو یقیناً وہ تو تمھارا کھلم کھلا دشمن ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور یہ کہ تم میری ہی عبادت کرتے رہو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ اس (شیطان) نے تم میں سے بہت ساری مخلوق کو گمراہ کر ڈالا تھا، کیا پھر بھی تم لوگ سمجھتے نہیں تھے؟ ﴿۶۲﴾ یہی جہنم ہے جس کا تم سے (کفر کی وجہ سے) وعدہ کیا گیا تھا③ ﴿۶۳﴾ آج تمھارے کفر کی وجہ سے تم سب اس میں داخل ہو جاؤ ﴿۶۴﴾

① دنیا میں انسان اطاعت، عبادت، ضروریات میں مشغول ہوتا ہے، بیکاری دل کو گھبرانے والی چیز ہے؛ لیکن جنت میں تفریحات کی مشغولی اتنی ہوگی کہ دل گھبرائے گا نہیں؛ بلکہ عمدہ لذت دار مشغولیات ہوں گی۔
② اللہ تعالیٰ فرمائیں گے السلام علیکم یا اہل الجنۃ!۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جس سے تم کو ڈرایا گیا تھا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝۶۵ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝۶۶
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝۶۷ وَمَنْ ع
نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۸ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ
هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝۶۹ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۰
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝۷۱

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور جو (گناہ) وہ کماتے تھے ان کے پاؤں اس کی گواہی دیں گے ﴿۶۵﴾ اور اگر ہم چاہیں تو (آج دنیا ہی میں) ان کی آنکھیں بالکل مٹا دیویں، پھر راستے (کی تلاش) میں وہ دوڑیں گے؛ لیکن ان کو کہاں سے دکھائی دے گا؟ ﴿۶۶﴾ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی اپنی ہی جگہ پر ہم صورتیں مسخ کر دیویں① پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ پیچھے لوٹ کے آسکیں ﴿۶۷﴾

اور جس کو ہم (لمبی) عمر دیتے ہیں تو اس کو تخلیق② میں الٹا کر دیتے ہیں، کیا پھر بھی وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں؟ ﴿۶۸﴾ اور ہم نے اس (نبی) کو شاعری نہیں سکھائی اور وہ (شاعری) ان کے شایانِ شان بھی نہیں (ان کو جو سکھایا گیا ہے) وہ تو خالص نصیحت ہے اور قرآن ہے جو (احکام اور حقائق) کھول کھول کر بتلا دیوے ﴿۶۹﴾ تاکہ وہ (قرآن سنا کر کے) جو زندہ ہو③ اس کو ڈرا دیویں اور کافروں پر الزام (یعنی حجت) ثابت ہو جائے ﴿۷۰﴾ اور کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے ہم نے ان کے لیے چوپائے پیدا کر دیے اور وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں④ ﴿۷۱﴾

① یعنی ان کی صورت بدل ڈالیں؛ یعنی اپاہج کی طرح کر ڈالیں۔② تخلیق یعنی پیدائش، طبعی حالت۔ لمبی عمر سے ہر اعلیٰ عمدہ چیز میں کمی آتی ہے، جسمانی قوت میں کمی، اعضا کے فوائد میں کمی؛ البتہ قرآن وحدیث کی خدمت کی برکت سے عقل وفہم میں برکت ہوتی ہے۔③ قلب میں ایمان کی برکت سے جو روحانی حیات ہوتی ہے وہ مراد ہے۔
④ دوسرا ترجمہ ”قابو میں کرتے ہیں“۔ انسان کا بڑے بھاری جانوروں کو قابو کرنا یہ بھی ایک نعمت ہے۔

وَذَلَّلۡنٰهَا لَهُمۡ فَمِنۡهَا رَكُوۡبُهُمۡ وَمِنۡهَا يَاۡكُلُوۡنَ﴿۷۲﴾ وَلَهُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا
يَشۡكُرُوۡنَ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ﴿۷۴﴾ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ
نَصۡرَهُمۡ ۙ وَهُمۡ لَهُمۡ جُنۡدٌ مُّحۡضَرُوۡنَ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّا نَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ
وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ﴿۷۶﴾ اَوَلَمۡ يَرَ الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ﴿۷۷﴾
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ وَهِىَ رَمِيۡمٌ﴿۷۸﴾

اوران (چوپایوں) کو ہم نے ان کے قابو میں دے دیا ہے، سو ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اوران میں سے بعض کو وہ کھاتے ہیں ﴿۷۲﴾ اوران کے لیے ان (جانوروں) میں (دوسرے) فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی (ان کو ملتی ہیں) کیا پھر بھی وہ لوگ شکر نہیں کرتے؟ ﴿۷۳﴾ اوران کافروں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اس امید پر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں کہ (ان سے) ان کو مدد ملے ﴿۷۴﴾ ان (معبودوں) میں ان (کافروں) کی مدد کرنے کی طاقت ہی نہیں اور وہ (بت قیامت میں) ان (کافروں) کے لیے (مخالف) لشکر بن کر حاضر کردیے جائیں گے ﴿۷۵﴾ اس لیے (اے نبی!) ان کی بات سے تم غمگین نہ ہو، جو چیز وہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو چیز وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں یقیناً ہم اس کو جانتے ہیں ﴿۷۶﴾ اور کیا انسان نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو (منی کے) ایک قطرے سے پیدا کیا، پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا بن گیا① ﴿۷۷﴾ اور ہمارے بارے میں وہ عجیب بات بناتا ہے② اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا③ (اور) کہتا ہے کہ پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہڈی کو کون زندہ کرے گا؟④ (یہ سوال کرتے وقت وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا) ﴿۷۸﴾

---

① اور اللہ کی قدرت کا انکار کرنے لگا۔

② (دوسرا ترجمہ) ہمارے بارے میں وہ (عجیب) مثال بولتا ہے۔

③ کہ ہم نے اس کو ناپاک منی کے قطرے سے بنایا اور پھر کامل انسان بنایا۔

④ (دوسرا ترجمہ) (کافر انسان) کہتا ہے کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا؛ حالاں کہ وہ تو پرانی (کھوکھلی) ہو چکی ہوگی۔

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ
اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ
ع وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

تو تم (اس کو جواب میں) کہو کہ: وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس کو پہلی بار پیدا کیا تھا وہی اس کو زندہ کریں گے، اور وہ پیدا کرنے کا ہر کام جانتے ہیں①﴿۷۹﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو تمھارے لیے ہرے درخت میں سے آگ پیدا کرتے ہیں②، پھر تم اس (درخت کی آگ) سے (دوسری) آگ سلگاتے ہو﴿۸۰﴾ اور کیا جس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتے کہ وہ ان جیسے (دوسرے انسانوں) کو پیدا کر دیں؟ کیوں نہیں؟ وہ تو بہت بڑے پیدا کرنے والے ہیں، بڑے جاننے والے ہیں﴿۸۱﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کا حکم (یعنی معمول) یہی ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو اس (چیز) کو کہتے ہیں کہ "ہو جا" تو (اسی وقت) وہ (چیز) ہو جاتی ہے﴿۸۲﴾ وہ (اللہ تعالیٰ تو) پاک ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کی حکومت ہے اور تم سب کو اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لے جایا جائے گا﴿۸۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ ہر قسم کا پیدا کرنا جانتے ہیں] (تیسرا) اور وہ (اللہ) ہر مخلوق کو خوب اچھے طریقے سے جانتے ہیں۔
② اگر ہم غور کریں تو ہر درخت کا آخری انجام آگ ہے؛ اس لیے کہ ہر درخت میں سے جو چیز بھی بنتی ہے وہ کبھی نہ کبھی جل کر یا جلا کر راکھ بنا دی جاتی ہے، گویا آج کا ہرا بھرا درخت ایک نہ ایک روز آگ بن کے جلنے والا ہے۔
(عرب میں "مَرْخ" اور "عَفَار" نام کے درخت بھی ہوتے ہی۔ ہرے بھرے درخت کی لکڑیاں رگڑ رگڑ کر اس میں سے آگ نکلتی ہے)

سورة الصافات

(المكية)

سورۂ صافات

یہ سورت مکی ہے،اس میں ایک سو بیاسی (۱۸۲) آیتیں ہیں۔سورۂ انعام کے بعد اور سورۂ لقمان سے پہلے چھپن (۵۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کا حکم سننے کے انتظار میں یا عبادت کے لیے صفوں میں مل مل کر کھڑے رہنے والے فرشتوں کی قسم کھائی گئی ہے جیسے انسان جہاد کی صفوں میں اور نماز کی صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔

نماز کے بعد اور مجلس کے بعد اس سورت کی آخری آیتیں: سبحان ربک رب العزۃ الخ پڑھنے کی فضیلت: الگ الگ تفسیر میں امام بغوی کے حوالے سے حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے روز اسے بھرپور پیمانے سے اجر (بدلہ اور ثواب) ملے اسے چاہیے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے اخیر میں یہ دعا پڑھے۔ (خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں، ص: ۹۳)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكۡرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِزِيۡنَةِ ۣ
الۡكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَيۡطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوۡنَ اِلَى الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى
وَيُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے قطار میں کھڑے ہو کر صف باندھنے والوں (یعنی فرشتوں) کی ﴿۱﴾ پھر ان کی جو روک ٹوک کرتے ہیں① ﴿۲﴾ پھر (اللہ تعالیٰ کے) ذکر کی تلاوت کرنے والوں کی② ﴿۳﴾ یقین رکھو کہ تمھارے معبود تو ایک ہی ہیں ﴿۴﴾ آسمانوں کے اور زمین کے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے رب ہیں اور (جہاں سے سورج اور دوسرے ستارے نکلتے ہیں ان) مشرقوں کے رب ہیں③ ﴿۵﴾ یقینا ہم نے نزدیک والے آسمان کو④ ستاروں کی رونق سے سجا دیا ﴿۶﴾ اور ہر شریر شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنایا ہے ﴿۷﴾ اوپر کے جہاں کی وہ باتیں سن نہیں سکتے⑤ اور (جب کبھی قریب جا کر سننے کی کوشش کرتے ہیں تب) ہر طرف سے ان پر مار پڑتی ہے ﴿۸﴾ (اور شیطانوں کو) بھگا دیا جاتا ہے اور ان کے لیے (آخرت میں) ہمیشہ عذاب ہوگا ﴿۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو جھڑک کر کے ڈانٹنے والے ہیں۔ ② (دوسرا ترجمہ) یاد کر کر کے پڑھنے والوں کی۔ (ملائکہ اللہ کا حکم سننے یا عبادت کے لیے صف میں کھڑے رہتے ہیں اور شیاطین کو عالم بالا تک آنے سے روکتے ہیں، حصولِ برکت کے لیے آسمانی کتابیں پڑھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اسی طرح غازی صفوں میں مقابلہ کے لیے تیار کھڑے رہ کر دشمنوں کو روک دیتا ہے اور ہر وقت احکامِ الٰہی کی تعمیل اور ذکر تلاوت میں رہتا ہے، اسی طرح پرندے بھی فضا میں پر پھیلاتے ہیں اور معلق ہوتے ہیں یہ بھی اللہ کی عجیب وغریب قدرت ہے۔ ③ مطلب: [۱] اس سے ایک مراد یہ ہے کہ الگ الگ ستاروں کی نکلنے کی الگ الگ جگہیں [۲] سورج روزانہ الگ الگ جگہوں سے نکلتا ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اوپر کی مجلس کی وہ باتیں سن نہیں سکتے (یعنی مار پڑنے کے ڈر سے دور ہی رہتے ہیں)۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ
مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا ذُكِّرُوا
لَا يَذْكُرُونَ ﴿۱۳﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۵﴾ أَإِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۱۶﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ
دَاخِرُونَ ﴿۱۸﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ
ع الدِّينِ ﴿۲۰﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾

البتہ جو کوئی (شیطان) کوئی خبر اچک کر کے بھاگتا ہے تو ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کا پیچھا کرتا ہے ﴿۱۰﴾ اب ذرا تم ان (کافروں) کو پوچھو: کیا ان کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا ہماری پیدا کی ہوئی دوسری مخلوق کو؟① حقیقت میں ہم نے ہی ان (انسانوں) کو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے ﴿۱۱﴾ بلکہ (اے نبی!) تم تو (ان ایمان کا انکار کرنے والے کی باتوں پر) تعجب کرتے ہو اور وہ (تمھاری باتوں کا) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۲﴾ اور جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ نصیحت مانتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾ اور جب وہ لوگ کسی آیت (یعنی معجزہ) کو دیکھتے ہیں تو (اور زیادہ) مذاق اڑاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلم کھلا جادو ہی ہے ﴿۱۵﴾ کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم کو پھر سے زندہ کیا جائے گا؟ ﴿۱۶﴾ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادوں کو بھی (دوبارہ زندہ کیا جائے گا)؟ ﴿۱۷﴾ تو تم (ان کو) کہو: ہاں! اور (تمھاری حالت یہ ہوگی کہ) تم ذلیل بھی ہوں گے② ﴿۱۸﴾ یقیناً وہ تو ایک زوردار آواز ہوگی جس کے بعد وہ سب (زندہ ہوکر) اچانک دیکھنے لگیں گے ﴿۱۹﴾ اور وہ کہنے لگیں گے: ہائے افسوس! یہ حساب (یعنی بدلہ) کا دن ہے ﴿۲۰﴾ (ان کو کہا جائے گا) یہ تو فیصلے کا دن ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿۲۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) یا جتنی مخلوق ہم نے بنائی ہے ان کو۔

② یعنی دوسری مرتبہ زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے تب۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ
اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْــُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ
الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ
كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا
عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا
لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾

(فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم ظالموں کو اور ان کی بیویوں کو① اور جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے لے آؤ سوان کو جہنم کا راستہ دکھاؤ② ﴿۲۲﴾ ﴿۲۳﴾ اور ان کو ذرا کھڑا رکھو؛ کیوں کہ ان سے پوچھا جائے گا ﴿۲۴﴾ (اے مجرمو!) تم کو کیا ہو گیا کہ آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ ﴿۲۵﴾ بلکہ وہ تو آج آپس میں ایک دوسرے کو پکڑ واتے ہوں گے③ ﴿۲۶﴾ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال جواب کرنے لگیں گے ﴿۲۷﴾ وہ (ماتحت لوگ سرداروں سے) کہیں گے کہ: یقیناً تم لوگ ہم پر پوری طاقت کے ساتھ (گمراہ کرنے کے لیے چڑھ کر) آئے تھے④ ﴿۲۸﴾ تو وہ (سردار لوگ) کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے ﴿۲۹﴾ اور ہمارا تمھارے اوپر کوئی زور ہی نہیں تھا؛ بلکہ تم ہی حد سے نکل جانے والے لوگ تھے ﴿۳۰﴾ سو ہم سب پر ہمارے رب کی بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہم سب کو (جہنم میں عذاب کا) مزہ چکھنا ہی ہے ﴿۳۱﴾ سو ہم نے تم کو گمراہ کیا تھا (جیسے) ہم خود بھی گمراہ تھے ﴿۳۲﴾ سو وہ سب کے سب (یعنی سردار اور عوام) اس دن عذاب میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوں گے ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم (ایسے) گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے ہیں ﴿۳۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) ان کے ساتھیوں کو۔ یعنی ہم مشرب لوگوں کو۔ ② (دوسرا ترجمہ) ان کو جہنم کے راستے کی طرف چلاؤ۔
③ (دوسرا ترجمہ) بلکہ وہ آج کے دن سر جھکا کر کھڑے ہوں گے۔
④ بعض نے ''یمین'' کو قسم کے معنی میں لیا ہے؛ یعنی رسول کی تعلیم غلط ہے اس بات کی تم قسم کھا کر آتے تھے۔

اِنَّهُمۡ كَانُوۡۤا اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوۡۤا
اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجۡنُوۡنٍ ﴿۳۶﴾ بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَصَدَّقَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمۡ لَذَآئِقُوا
الۡعَذَابِ الۡاَلِيۡمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ
﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمۡ مُّكۡرَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فِيۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ﴿۴۵﴾ بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿۴۶﴾
لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ﴿۴۸﴾

یقیناً ان کی حالت ایسی تھی کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو وہ لوگ تکبر کرتے تھے① ﴿۳۵﴾ اور وہ تو (یوں) کہتے تھے کہ: کیا ہم ایک دیوانے، شاعر (کے کہنے) کی وجہ سے ہمارے معبودوں کو چھوڑ دیویں؟ ﴿۳۶﴾ حالاں کہ وہ (نبی) تو سچا دین لے کر آئے ہیں اور (دوسرے) سب رسولوں کو سچا بتاتے ہیں ﴿۳۷﴾ یقینا تم لوگ دردناک عذاب (کا مزہ) چکھ کر رہوگے ﴿۳۸﴾ اور تم جو کام کرتے تھے تم کو ان ہی کاموں کی سزا دی جائے گی ﴿۳۹﴾ مگر اللہ تعالیٰ کے جو خاص چنے ہوئے بندے ہیں② ﴿۴۰﴾ یہ وہ ہیں کہ ان کے لیے مقرر کی ہوئی روزی ہے③ ﴿۴۱﴾ میوے ہیں اور نعمتوں کے باغات میں، ان کی پوری پوری عزت ہوگی ﴿۴۲﴾ ﴿۴۳﴾ (اونچے) تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ﴿۴۴﴾ صاف سفید رنگ کی (بہتی) شراب کے پیالے ان کے سامنے (خادم لوگ لے کر) گھومتے ہوں گے ﴿۴۵﴾ پینے والوں کے لیے مزیدار ہوگی ﴿۴۶﴾ اس کی وجہ سے سر بھی نہیں چکرائے گا اور اس کو پی کر وہ عقل بھی نہیں کھو بیٹھیں گے ﴿۴۷﴾ اور ان کے پاس نیچی④ نظروں والی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی ﴿۴۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) اکڑ دکھاتے تھے۔ ② یعنی وہ عذاب سے بچے رہیں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) ان کے لیے ایسی روزی ہے جن کا حال (قرآن میں) معلوم (ہو چکا) ہے۔
④ یعنی شرم حیا سے ان کی نظریں نیچی رہے گی یعنی جن کی نظر شوہر کے سوا کسی طرف نہ اٹھے ویسی۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اپنے حسن و جمال کی وجہ سے اپنے شوہر کی نظر نیچی کردے گی کہ کسی دوسرے کی طرف اٹھنے ہی نہ دے گی۔
نوٹ: جنت کی عورتیں نیچی نظر والی، دنیا کی عورتوں کے لیے بھی اسی وصف میں دنیا و آخرت کی جنت ہے۔

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ
تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ
بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾

ایسا لگے گا کہ وہ (حوریں) چھپے ہوئے انڈے ہیں① ﴿۴۹﴾ پھر وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے آپس میں سوال (یعنی بات چیت) کریں گے② ﴿۵۰﴾ تو ان (جنت والوں) میں سے ایک کہنے والا (اپنی مجلس والوں سے) کہے گا کہ: میرا تو ایک (دنیا میں) ساتھی تھا ﴿۵۱﴾ وہ (مجھ کو تعجب سے یوں) کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی (آخرت کو) سچا ماننے والوں میں سے ہے؟ ﴿۵۲﴾ (اور وہ مجھے یوں بھی کہتا تھا کہ) کیا ہم لوگ جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تب کیا ہم کو (ہمارے کاموں کا دوبارہ زندہ کر کے) بدلہ دیا جائے گا؟ ﴿۵۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: کیا تم (اس ساتھی کو) جھانک کر دیکھو گے؟ ﴿۵۴﴾ تو وہ (جنتی دوست) جھانک کر کے دیکھے گا تو وہ اس کو جہنم کے بیچوں بیچ پڑا دیکھے گا ﴿۵۵﴾ تو وہ (جنتی) کہے گا: اللہ تعالیٰ کی قسم! کہ تو تو مجھ کو بالکل ہلاک ہی کر ڈالتا ﴿۵۶﴾ اور اگر میرے رب کا میرے اوپر فضل نہ ہوتا تو میں بھی پکڑ کر (جہنم میں) لایا جاتا ﴿۵۷﴾③ کیا سوائے پہلی مرتبہ (دنیا میں) ہمارے مر چکنے کے اب ہم کو مرنا نہیں ہے؟ اور ہم کو عذاب نہیں ہوگا④؟ ﴿۵۸﴾، ﴿۵۹﴾ (جتنی نعمتیں جنت میں ملیں وہ) حقیقت میں یہی بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۶۰﴾

---

①: [۱] بعض مفسرین نے شتر مرغ کے انڈے مراد لیے ہیں جو نہایت خوبصورت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تشبیہ دینی ہے۔
[۲] ایسی سفیدی جس میں زردی بھی ہو جیسے دیسی مرغیوں کے انڈے میں ہوتا ہے ایسا رنگ مراد ہے۔
[۳] انڈے کے چھلکے کے نیچے ایک جھلی ہوتی ہے جو نرم و نازک ہوتی ہے، نرمی اور نزاکت میں تشبیہ دینا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) آپس میں حالات پوچھیں گے۔ ③ پھر وہ جنتی خوشی سے اپنے دوسرے مجلس کے ساتھی سے کہے گا۔
④ اللہ تعالیٰ نے جو تمام تکلیفوں سے بچا لیا اور جنت ملی اس پر خوشی کے جوش میں یہ باتیں کہی جاویں۔

لِمِثۡلِ هٰذَا فَلۡيَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ نُّزُلًا اَمۡ شَجَرَةُ الزَّقُّوۡمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهَا
فِتۡنَةً لِّلظّٰلِمِيۡنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخۡرُجُ فِىۡۤ اَصۡلِ الۡجَحِيۡمِۙ ﴿۶۴﴾ طَلۡعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوۡسُ
الشَّيٰطِيۡنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمۡ لَاٰكِلُوۡنَ مِنۡهَا فَمَالِـُٔوۡنَ مِنۡهَا الۡبُطُوۡنَؕ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمۡ عَلَيۡهَا
لَشَوۡبًا مِّنۡ حَمِيۡمٍۚ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرۡجِعَهُمۡ لَاِلَى الۡجَحِيۡمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمۡ اَلۡفَوۡا اٰبَآءَهُمۡ ضَآلِّيۡنَۙ ﴿۶۹﴾
فَهُمۡ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمۡ يُهۡرَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدۡ ضَلَّ قَبۡلَهُمۡ اَكۡثَرُ الۡاَوَّلِيۡنَۙ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا
فِيۡهِمۡ مُّنۡذِرِيۡنَ ﴿۷۲﴾ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِيۡنَۙ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ع
وَلَقَدۡ نَادٰٮنَا نُوۡحٌ فَلَنِعۡمَ الۡمُجِيۡبُوۡنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾

اس جیسی کامیابی (حاصل کرنے) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ﴿۶۱﴾ کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ﴿۶۲﴾ یقیناً ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے ایک فتنہ① بنا دیا ہے ﴿۶۳﴾ یقیناً وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ﴿۶۴﴾ اس کا خوشہ ایسا ہے جیسے کہ شیطانوں کے سر ہوتے ہیں ﴿۶۵﴾ سو وہ (جہنمی لوگ) اس (زقوم) کو کھائیں گے اور اس سے (اپنے) پیٹوں کو بھریں گے ﴿۶۶﴾ یقیناً پھر ان لوگوں کو اس (زقوم) کے اوپر سے سخت کھولتا ہوا پانی (یعنی پیپ) ملا کر دیا جائے گا ﴿۶۷﴾ (ان سب تکلیف کے بعد عذاب ختم نہ ہوگا؛ بلکہ) پھر جہنم کی (آگ کی) طرف وہ لوگ ضرور لوٹیں گے② ﴿۶۸﴾ (سزا کی وجہ یہ ہوگی) کہ انھوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہی کی حالت میں پایا ﴿۶۹﴾ پھر وہ انہی کے قدم کے نشان پر تیزی سے دوڑتے ہوئے چلے گئے ﴿۷۰﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان سے پہلے اگلوں کے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہیں ﴿۷۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم ان میں ڈرانے والے بھیجتے ہی رہے ﴿۷۲﴾ سو تم دیکھو کہ ڈرائے گئے لوگوں کا انجام کیسا ہوا؟ ﴿۷۳﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہے) ﴿۷۴﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ نوح (علیہ السلام) نے ہم کو پکارا تو ہم (ان کی پکار کا) بہت ہی اچھا جواب دینے والے تھے ﴿۷۵﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو اور اس کے اہل کو بڑی گھبراہٹ سے بچا لیا ﴿۷۶﴾

---

① یعنی عذاب کا ذریعہ یا امتحان کا ذریعہ۔ (وہ یوں کہتے تھے کہ جہنم کی آگ میں درخت کیسے زندہ رہے گا؟)
② یعنی ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہی ہوگا، اس سے چھوٹ نہ پاویں گے۔

وَجَعَلۡنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الۡبٰقِيۡنَ﴿۷۷﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوۡحٍ فِى
الۡعٰلَمِيۡنَ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ﴿۸۱﴾ ثُمَّ
اَغۡرَقۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنۡ شِيۡعَتِهٖ لَاِبۡرٰهِيۡمَ﴿۸۳﴾ اِذۡ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ﴿۸۴﴾ اِذۡ
قَالَ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖ مَاذَا تَعۡبُدُوۡنَ﴿۸۵﴾ اَئِفۡكًا اٰلِهَةً دُوۡنَ اللّٰهِ تُرِيۡدُوۡنَ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمۡ
بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظۡرَةً فِى النُّجُوۡمِ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىۡ سَقِيۡمٌ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوۡا عَنۡهُ
مُدۡبِرِيۡنَ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمۡ فَقَالَ اَلَا تَاۡكُلُوۡنَ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمۡ لَا تَنۡطِقُوۡنَ﴿۹۲﴾

اور ہم نے اس (نوح) کی اولاد (یعنی نسل) کو ہی باقی رکھا[1] ﴿۷۷﴾ اور (نوح علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی کہ ﴿۷۸﴾ (وہ ایسا کہتے رہیں) نوح (علیہ السلام) پر تمام عالموں میں سلام ہو ﴿۷۹﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۸۰﴾ یقیناً وہ (نوح علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۸۱﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ﴿۸۲﴾ اور یقیناً اس (نوح) کے طریقوں پر چلنے والوں میں ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے ﴿۸۳﴾ جب کہ وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے رب کے پاس صاف ستھرا دل لے کر آئے ﴿۸۴﴾ جب کہ اس (ابراہیم) نے اپنے ابا اور اپنی قوم سے کہا: تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿۸۵﴾ کیا اللہ کو چھوڑ کر جھوٹے بنائے ہوئے معبودوں کو تم لوگ چاہتے ہو ﴿۸۶﴾ سو تمام عالموں کے رب کے بارے میں تمھارا کیا خیال ہے؟ ﴿۸۷﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے ستاروں کی طرف ایک نظر ڈال کر دیکھا ﴿۸۸﴾ سو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے[2] ﴿۸۹﴾ پھر قوم کے لوگ پیٹھ پھرا کر اس (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس سے چلے گئے[3] ﴿۹۰﴾ پھر وہ (ابراہیم) ان کے (بنائے ہوئے) بتوں (کے مندر) میں چپکے سے چلے گئے، سو اس (ابراہیم) نے بتوں سے کہا: تم (یہ چڑھاوے) کھاتے کیوں نہیں ہو؟ ﴿۹۱﴾ تم کو کیا ہو گیا، بولتے (کیوں) نہیں؟ ﴿۹۲﴾

---

① حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام، حام، یافث سے پوری دنیا کی انسانیت چلی۔ ② (دوسرا ترجمہ) میں بیمار ہونے والا ہوں۔ ③ یعنی حضرت ابراہیمؑ کا عذر سن کر ان کو چھوڑ کر کے قوم کے لوگ میلے میں چلے گئے۔

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ۝۹۳ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ۝۹۴ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا
تَنْحِتُوْنَ۝۹۵ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ۝۹۶ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ۝۹۷
فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ۝۹۸ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ۝۹۹ رَبِّ
هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ۝۱۰۰ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ۝۱۰۱ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ
اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫

پھر پوری طاقت سے مارتے ہوئے ان (بتوں) پر ٹوٹ پڑے①﴿۹۳﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے② آئے ﴿۹۴﴾ اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: جن کو تم خود تراشتے ہو، کیا تم انہی کی عبادت کرتے ہو؟ ﴿۹۵﴾ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (بھی) اور جو کچھ تم بناتے ہو اس کو (بھی) پیدا کیا ﴿۹۶﴾ (قوم کے) لوگوں نے کہا کہ: اس (ابراہیم) کے لیے ایک عمارت بناؤ اور اس (ابراہیم) کو آگ کے ڈھیر میں پھینک دو ﴿۹۷﴾ پھر انھوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے خلاف ایک برا منصوبہ بنانے کا ارادہ کیا؛ لیکن ہم نے ان کو نیچا کر کے دکھا دیا ﴿۹۸﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: میں تو اپنے رب کی طرف ہجرت کر کے جا رہا ہوں، وہی مجھ کو (دوسری اچھی جگہ جانے کا) ضرور راستہ بتلائیں گے ﴿۹۹﴾ اے میرے رب! مجھ کو کوئی نیک بیٹا عطا کیجیے③ ﴿۱۰۰﴾ پس ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک تحمل کرنے والے بیٹے کی خوش خبری دی④ ﴿۱۰۱﴾ پھر وہ لڑکا جب اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چلنے پھرنے کے لائق ہو گیا⑤ تو (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں تو سوچ لو تمھاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا کہ: اے میرے ابا! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کر ڈالیے،

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ان پر پوری قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے لگے آیت میں ''یمین'' کا لفظ ہے، بعض حضرات نے اس کا ترجمہ داہنے ہاتھ سے بتوں کو مارنے سے کیا ہے۔ ② گھبراتے ہوئے غصہ میں۔ ③ یہ دعا عراق سے ملک شام پہنچ جانے کے بعد مانگی ہے۔ ④ حلیم کا ایک معنی ہے باوقار، جو آدمی غضب کی وجہ سے جوش میں نہ آوے؛ بلکہ طبیعت اور نفس کو قابو میں رکھے۔ اس سے حضرت اسماعیل علیہ السلام مراد ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کام میں مدد کرنے کے لائق ہو گیا۔

سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ أَن
يّٰٓإِبْرٰهِيمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۵﴾ إِنَّ هٰذَا
لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ
عَلٰىٓ إِبْرٰهِيمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ
بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰىٓ إِسْحٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ﴿۱۱۳﴾ ع

ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ﴿۱۰۲﴾ سو جس وقت (اللہ تعالیٰ کا) حکم پورا کرنے کے لیے وہ دونوں (باپ اور بیٹے) تیار ہو گئے اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) پیشانی کے بل پچھاڑ دیا① ﴿۱۰۳﴾ اور ہم نے اس کو آواز لگائی کہ: اے ابراہیم! (شاباش) ﴿۱۰۴﴾ تم نے تو خواب پوری طرح سچا کر کے دکھا دیا، یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں② ﴿۱۰۵﴾ یقیناً وہ تو ایک کھلا ہوا امتحان تھا ﴿۱۰۶﴾ اور ہم نے ایک بڑا جانور ذبح کرنے کے واسطے دے کر اس (بچے) کو بچا لیا ﴿۱۰۷﴾ اور (اس ابراہیم علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۰۸﴾ کہ (وہ ایسا کہتے رہیں کہ) ابراہیم پر سلام ہو ﴿۱۰۹﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۱۰﴾ یقیناً وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہمارے ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۱۱﴾ اور ہم نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کو اسحاق (جیسے بیٹے) کی خوش خبری دی، جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے ﴿۱۱۲﴾ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکت اتاری اور ان دونوں کی اولاد میں سے کچھ لوگ تو نیک عمل کرنے والے تھے اور کچھ لوگ (گناہ کر کے) اپنی جان پر کھلا ظلم کرنے والے تھے ﴿۱۱۳﴾

① پیشانی کا ایک کنارہ زمین سے چھونے لگا۔ (دوسرا ترجمہ) کروٹ پر لٹا دیا۔

② علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابراہیمؑ نے خواب میں یہ نہیں دیکھا تھا کہ "أني ذبحتك" کہ میں نے اسماعیل کو ذبح کر دیا؛ بلکہ یہ دیکھا تھا کہ "أني أذبحك" کہ میں ذبح کر رہا ہوں یعنی ذبح کا جو فعل ہے "گردن پر چھری چلانا" وہ کر رہا ہوں، سو بیداری میں اتنا کرنے سے جتنا خواب میں دیکھا تھا اتنا پورا ہو گیا، آپ سچے ثابت ہو گئے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ
الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر (بھی) احسان کیا ﴿۱۱۴﴾ اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہما السلام) کو اور ان دونوں کی قوم (بنی اسرائیل) کو بڑی مصیبت (یعنی گھبراہٹ) سے بچالیا① ﴿۱۱۵﴾ اور ہم نے ان کی مدد کی، جس کے نتیجے میں وہی لوگ غالب آگئے ﴿۱۱۶﴾ اور ہم نے ان دونوں کو ایسی کتاب دی جو بالکل ظاہر تھی ﴿۱۱۷﴾ اور ہم نے ان دونوں کو سیدھا راستہ سمجھا دیا② ﴿۱۱۸﴾ اور (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے ان دونوں کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۱۹﴾ (کہ وہ ایسا کہتے رہیں) کہ: موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ﴿۱۲۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ﴿۱۲۱﴾ یقیناً وہ دونوں (موسیٰ اور ہارون علیہ السلام) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے ﴿۱۲۲﴾ اور یقیناً الیاس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۲۳﴾ جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم لوگ (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں ہو؟ ﴿۱۲۴﴾ کیا تم بعل (دیوتا) کو پکارتے ہو اور سب سے اچھے بنانے والے (اللہ تعالیٰ) کو تم لوگ چھوڑ دیتے ہو؟ ﴿۱۲۵﴾ اللہ تعالیٰ تو تمھارے رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے (بھی) رب ہیں ﴿۱۲۶﴾ سو ان لوگوں نے اس (الیاس علیہ السلام) کو جھٹلا دیا، سو یقیناً وہ سب (قیامت میں) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۲۷﴾

① فرعون کی طرف سے زیادتیاں۔
② (دوسرا ترجمہ) سیدھے راستے پر قائم رکھا۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكۡنَا عَلَيۡهِ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ۖ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلۡ يَاسِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ
الۡمُرۡسَلِيۡنَ ؕ ﴿۱۳۳﴾ اِذۡ نَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ۙ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوۡزًا فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرۡنَا
الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمۡ لَتَمُرُّوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مُّصۡبِحِيۡنَ ۙ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ ع

مگر اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے (وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۲۸﴾ اور (الیاس علیہ السلام
کے) بعد میں آنے والے لوگوں میں ہم نے اس کے لیے یہ بات باقی رہنے دی ﴿۱۲۹﴾ (کہ وہ ایسا
کہتے رہیں) کہ: الیاسین پر سلام ہو[1] ﴿۱۳۰﴾ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں
﴿۱۳۱﴾ یقیناً وہ (الیاس علیہ السلام) ہمارے (کامل) ایمان لانے والے بندوں میں سے تھے
﴿۱۳۲﴾ اور یقیناً لوط (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿۱۳۳﴾ (وہ واقعہ یاد کرو) جب ہم نے
اس (لوط علیہ السلام) کو اور اس کے سب گھر والوں کو (عذاب سے) بچا لیا ﴿۱۳۴﴾ مگر ایک بڑھیا[2] جو
پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ﴿۱۳۵﴾ پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۳۶﴾ اور یقیناً (اے
مکہ والو!) تم اس (لوط علیہ السلام کی ہلاک کی ہوئی بستیوں سے کبھی تو) صبح کے وقت ان پر گزرتے ہو
﴿۱۳۷﴾ اور (کبھی تو) رات کے وقت (گزرا کرتے ہو)[3]، پھر بھی کیا تم سمجھتے نہیں ہو[4] ﴿۱۳۸﴾

[1]: [۱] الیاسین سے مراد خود حضرت الیاس علیہ السلام ہے اور سابقہ آیت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ عربوں کی عادت ہے کہ جب عجمی نام عربوں میں آتے ہیں تو "یا" اور "نون" بڑھا دیتے ہیں تو الیاس عجمی نام ہے یا اور نون بڑھ گیا تو الیاسین ہو گیا جیسے سینا سے سینین ہو گیا۔

[۲] ان کے ابا کا نام یاسین ہے اور ایک قرأت میں آل یاسین آیا ہے؛ اس لیے معنیٰ ہوگا کہ یاسین کی اولاد، اس لیے الیاس علیہ السلام ہی ہوئے۔

[۳] الیاسین سے مراد حضرت الیاس علیہ السلام کو ماننے والے لوگ۔

[2] یعنی ان کی بیوی۔

[3] مکہ سے جو قافلے تجارت کے لیے ملک شام جاتے تھے ان کے چلنے کی ترتیب ایسی ہوتی کہ جاتے وقت عام طور پر صبح کے وقت قوم لوط کے کھنڈرات سے گزرتے اور واپسی میں عام طور پر رات کے وقت وہاں سے گزرتے۔

[4] کہ کفر کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا ہے۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ
الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾
النصف لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ
شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾

اور یقیناً یونس (علیہ السلام) بھی رسولوں میں سے تھے ﴿١٣٩﴾ جب وہ (اپنی قوم سے) بھاگ کر[1] (مسافروں سے) بھری ہوئی کشتی میں پہنچ گئے ﴿١٤٠﴾ پھر وہ (یونس علیہ السلام کشتی والوں کے ساتھ) قرعہ ڈالنے میں شریک ہوئے تو (ہر مرتبہ قرعہ میں) یونس ہار گئے[2] ﴿١٤١﴾ سو مچھلی نے ان (یونس علیہ السلام) کو نگل لیا اور وہ (یونس علیہ السلام اجتہادی غلطی کی وجہ سے) اپنے اوپر ملامت کر رہے تھے ﴿١٤٢﴾ سو وہ (یونس علیہ السلام) اگر اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے ﴿١٤٣﴾ تو (مردوں کو) دوسری مرتبہ زندہ کیے جانے کے دن تک اسی (مچھلی) کے پیٹ میں رہتے[3] ﴿١٤٤﴾ سو ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ تو بالکل بیمار (یعنی ایسے کمزور کہ بدن پر بال بھی نہ) تھے ﴿١٤٥﴾ اور ہم نے اس پر بیل والا درخت اگا دیا[4] ﴿١٤٦﴾ اور ہم نے ان (یونس علیہ السلام) کو ایک لاکھ بلکہ (ایک) لاکھ سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا[5] ﴿١٤٧﴾ سو وہ سب ایمان لے آئے، اسی لیے ایک زمانے تک ہم نے ان کو (زندگی سے) فائدہ اٹھانے کا موقع دیا ﴿١٤٨﴾

---

[1] حضرت یونس علیہ السلام وحی کے انتظار کے بغیر روانہ ہوئے اسی کو بھاگنے سے تعبیر کیا؛ اس لیے کہ نبی کو ہجرت کے لیے بھی اللہ کی طرف سے ہجرت کے حکم کی ضرورت پڑتی ہے۔

[2] تو یونس ہی خطاوار نکلے۔ [3] یعنی مچھلی کی خوراک بن جاتے۔

[4] بیلیوں کا تنہ نہیں ہوتا؛ لیکن یہاں اللہ کی قدرت سے کدو کی بیلی درخت کی شکل میں تنے والی اگ گئی اور بعض مفسرین لکھتے ہے کہ کدو کی بیل کسی درخت پر چڑھ کے ٹھنڈا سایہ کر رہی تھی۔

[5] عاقل بالغ لاکھ اور بچوں کو بھی شمار کر لیوے تو زیادہ، کسر کے بغیر ایک لاکھ، کسر کے ساتھ لاکھ سے زیادہ، یا یہ کلام عام آدمی کی بول چال پر تنزل سے ہے کہ عام آدمی وہاں کے باشندوں کو دیکھے تو کہے: ایک لاکھ ہے یا اس سے زیادہ ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ
شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى
الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ
سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ
نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾

سو (اے نبی!) تم ان (مکہ کے مشرکین) سے پوچھو کہ: کیا تمھارے رب کے یہاں بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں؟ ﴿۱۴۹﴾ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور (ان کے بننے کے وقت) وہ دیکھ رہے تھے؟ ﴿۱۵۰﴾ (نعوذ باللہ) سن لو! وہ اپنی من گھڑت بات کی وجہ سے کہتے ہیں ﴿۱۵۱﴾ کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے اور یقیناً وہ (مشرک) لوگ بالکل جھوٹے ہیں ﴿۱۵۲﴾ کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے بیٹوں کے بجائے بیٹیاں پسند کی؟ ﴿۱۵۳﴾ تم کو کیا ہو گیا؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۱۵۴﴾ بھلا کیا تم (اتنا بھی) دھیان نہیں دیتے؟ ﴿۱۵۵﴾ یا تمھارے پاس کوئی کھلی ہوئی سند (دلیل) ہے؟ ﴿۱۵۶﴾ سو اگر تم سچے ہو تو اپنی کتاب لا کر دکھاؤ ﴿۱۵۷﴾ اور ان کافروں نے اس (اللہ تعالیٰ) اور جنوں کے درمیان نسبی رشتے داری بنا رکھی ہے اور پکی بات یہ ہے کہ (کافر) جنوں کو یہ بات معلوم ہے کہ وہ لوگ (مجرم بن کر) پکڑ کے حاضر کر دیے جائیں گے ﴿۱۵۸﴾ جو باتیں یہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے بارے میں) بتلاتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۱۵۹﴾ مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (وہ پکڑ سے محفوظ رہیں گے) ﴿۱۶۰﴾ اس لیے کہ تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو (وہ سب مل کر) ﴿۱۶۱﴾ (کسی کو) اس (اللہ تعالیٰ) کے بارے میں گمراہ نہیں کر سکتے ① ﴿۱۶۲﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) کسی کو اللہ (کی عبادت) سے پھیر نہیں سکتے (تیسرا) کسی کو اس (اللہ) کے ہاتھ سے بہکا کر نہیں لے سکتے۔

اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ﴿۱۶۵﴾
وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۶۸﴾
لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوۡا بِهٖ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدۡ سَبَقَتۡ
كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمۡ لَهُمُ الۡمَنۡصُوۡرُوۡنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنۡدَنَا لَهُمُ
الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبۡصِرۡهُمۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۵﴾

مگر وہ شخص جو (اللہ تعالیٰ کے علم میں) جہنم میں جلنے ہی والا ہے ﴿۱۶۳﴾ اور (فرشتے تو یہ کہتے ہیں کہ) ہم میں سے ہر ایک کا ایک ٹھکانہ (یعنی مقام) مقرر ہے① ﴿۱۶۴﴾ اور ہم تو (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اللہ تعالیٰ کا حکم سننے کے لیے) صف میں کھڑے رہتے ہیں ﴿۱۶۵﴾ اور ہم لوگ تو تسبیح ہی کرتے رہتے ہیں ﴿۱۶۶﴾ اور وہ (کافر) لوگ (پہلے تو ایسا) کہتے تھے: اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں جیسی نصیحت (کی کتاب) ہوتی② تو (نصیحت حاصل کر کے) ہم بھی ضرور اللہ کے خاص بندے ہو جاتے ﴿۱۶۷﴾ ﴿۱۶۸﴾ ﴿۱۶۹﴾ سو ان لوگوں نے تو اس (قرآن یا نبی) کا انکار کیا تو تھوڑے ہی دنوں میں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۱۷۰﴾ اور پکی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر بندوں کے بارے میں ہماری پہلے سے یہ بات طے ہو چکی ہے ﴿۱۷۱﴾ کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی ﴿۱۷۲﴾ اور یقیناً ہمارا لشکر ہی③ غالب ہو کر رہنے والا ہے ﴿۱۷۳﴾ سو (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان (کافر لوگوں) سے بے پرواہ ہو جاؤ④ ﴿۱۷۴﴾ اور ان (کافروں) کو دیکھتے رہو، سو آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۵﴾

① ہر ایک اپنے مقرر مقام پر احکام الٰہی کی بجا آوری میں مشغول ہے، اپنی رائے سے کچھ نہیں کرتے۔
② (دوسرا ترجمہ) اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کے کچھ حالات آئے ہوتے۔
③ وہ ایمان والے جو پوری زندگی نفس اور شیطان سے مقابلہ کرے، اعدائے دین سے مقابلہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا لشکر ہے۔
④ یعنی ان کی مخالفت اور ایذا رسانی کا خیال نہ کرو (دوسرا ترجمہ) دھیان ہٹا لو۔

اَفَبِعَذَابِنَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنَ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِہِمۡ فَسَآءَ صَبَاحُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ
عَنۡہُمۡ حَتّٰی حِیۡنٍ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ یُبۡصِرُوۡنَ﴿۱۷۹﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا
یَصِفُوۡنَ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴿۱۸۲﴾ ع

کیا بھلا! ہمارے عذاب کے بارے میں وہ لوگ جلدی مچار ہے ہیں؟﴿۱۷۶﴾ پھر جب وہ (عذاب) ان کے آنگن میں اتر آئے گا① تو جن کو (پہلے سے) ڈرایا گیا تھا ان کی صبح بہت بری ہوگی ﴿۱۷۷﴾ اور (اے نبی!) تم ایک وقت تک ان کافروں سے دھیان ہٹالو ﴿۱۷۸﴾ اور (اے نبی! ان کافروں کو) دیکھتے رہو، آگے وہ خود بھی (اپنا انجام) دیکھ لیں گے ﴿۱۷۹﴾ تمھارے رب جو عزت والے ہیں پاک ہیں ان سب باتوں سے جو یہ لوگ بناتے ہیں ﴿۱۸۰﴾ اور رسولوں پر سلامتی اترے ﴿۱۸۱﴾ اور تمام تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۱۸۲﴾

① سامنے آجانا مراد ہے۔

سورۃ ص

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھاسی (۸۸) یا (۸۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ قمر کے بعد اور سورۂ اعراف سے پہلے اڑتیس (۳۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع میں حروفِ مقطعات میں سے ''ص'' آیا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام ''سورۂ داؤد'' بھی ہے، اس میں حضرت داؤدؑ کا تذکرہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ
مِّنْهُمْ ز وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا
لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ص، نصیحت سے بھرے ہوئے قرآن کی قسم![1] ﴿۱﴾ بلکہ یہ کافر لوگ تو گھمنڈ میں اور (حق کی) مخالفت (کرنے) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۲﴾ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر ڈالا تو وہ لوگ (ہلاک ہوتے وقت) چیختے (یعنی پکارتے) رہے جب کہ (عذاب آ گیا تب) چھٹکارے کا وقت رہا ہی نہیں ﴿۳﴾ اور ان (مکہ کے قریشی) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس ایک ڈرانے والا انہی میں سے آ گیا اور کافر لوگ کہنے لگے کہ: یہ تو بڑا جھوٹا جادوگر ہے ﴿۴﴾ کیا اس نے سارے معبودوں کے بجائے ایک ہی معبود کر ڈالا[2]؟ یقیناً یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ﴿۵﴾ اور ان (قریش) کے سردار (ایسا کہہ کر مجلس سے اٹھ کر) چل دیے کہ چلو! اور تم اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو، یقیناً یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ اس کے پیچھے کچھ دوسرا ہی ارادہ ہے[3] ﴿۶﴾ یہ (ایک معبود والی) بات پچھلے مذہب میں ہم نے (کبھی) نہیں سنی، یہ تو من گھڑت بات ہے ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) سمجھانے والے قرآن کی قسم۔
② یعنی ایک کے سوا سارے معبودوں کی عبادت کی نفی کر ڈالی۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس میں ضرور کوئی دوسری ہی غرض ہے۔

ءَاُنۡزِلَ عَلَيۡهِ الذِّكۡرُ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ بَلۡ هُمۡ فِىۡ شَكٍّ مِّنۡ ذِكۡرِىۡ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوۡقُوۡا
عَذَابِ ؕ﴿۸﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ ۚ﴿۹﴾ اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ
السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ فَلۡيَرۡتَقُوۡا فِى الۡاَسۡبَابِ ﴿۱۰﴾ جُنۡدٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهۡزُوۡمٌ مِّنَ الۡاَحۡزَابِ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّفِرۡعَوۡنُ ذُو الۡاَوۡتَادِ ۙ﴿۱۲﴾

یا ہم سب کو چھوڑ کر (یہ) نصیحت کی بات اسی (شخص) پر اتاری گئی؛ بلکہ وہ (کافر) لوگ تو میری نصیحت (قرآن) کے بارے میں شک (یعنی انکار) میں (پڑے ہوئے) ہیں؛ بلکہ بات ایسی ہے کہ انھوں نے ابھی میرے عذاب کا مزہ چکھا ہی نہیں ہے ﴿۸﴾ کیا تمھارے رب جو بڑے زبردست ہیں، بہت بخشنے والے ہیں اس کی رحمت کے تمام خزانے ان کے پاس ہیں؟① ﴿۹﴾ کیا ان لوگوں کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کی حکومت ہے؟ (اگر ایسی ہی کوئی بات ہے) تو رسیاں باندھ کر ان کو (آسمان پر) چڑھ جانا چاہیے② ﴿۱۰﴾ (ان کی حقیقت یہ ہے کہ نبیوں کی مخالف) جماعتوں میں سے (مکہ والوں کا) بھی ایک لشکر ہے جو یہاں پر ہی ہرا دیا جائے گا ﴿۱۱﴾ ان (مکہ والوں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور (قومِ) عاد نے اور میخوں والے فرعون نے (نبیوں کو) جھٹلایا تھا③ ﴿۱۲﴾

---

① ان خزانوں میں نبوت بھی ہے، کیا نبوت کی تقسیم ان کے حوالے ہوگئی تو وہ کہہ سکیں کہ ہم نے کسی بشر کو نبوت نہیں دی، جب ان کو نبوت کی تقسیم کا حق نہ ملا تو وہ ایسا کہہ بھی نہیں سکتے۔

② (دوسرا ترجمہ) سیڑھی لگا کے ان کو آسمان پر چڑھ جانا چاہیے۔

③ آیت میں فرعون کو میخوں والا کہا گیا ہے، اس کا مطلب:

[۱] جب کسی کو سزا دینا ہوتا تھا تو فرعون اس کو چت لٹا کر اس کے چاروں ہاتھ پاؤں میں میخیں (کیلے) گھاڑ دیتا تھا، اپنی بیوی حضرت آسیہ جب ایمان لائی تو ان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ظلم کیا تھا۔

[۲] رسی اور میخوں سے کوئی کھیل کھیلنے کا ان کے یہاں عام رواج تھا۔

[۳] بڑی مضبوط عمارتیں بھی مراد لی گئی ہیں۔ ''ذوالاوتاد'' کا دوسرا ترجمہ ہے: فرعون کی حکومت کے کھونٹیں گھڑ گئے تھے، یعنی اس کی حکومت بہت مضبوط ہوگئی تھی۔

وَثَمُوۡدُ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ وَّاَصۡحٰبُ لۡـَٔيۡكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ الۡاَحۡزَابُ ﴿١٣﴾ اِنۡ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ وَمَا يَنۡظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيۡحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنۡ فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوۡا رَبَّنَا ع
عَجِّلۡ لَّنَا قِطَّنَا قَبۡلَ يَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿١٦﴾ اِصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَا دَاوٗدَ ذَا
الۡاَيۡدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾

اور (قوم) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ (یعنی گھنے جنگل) والوں نے (نبیوں کو جھٹلایا تھا)① وہ تو (بڑے مخالف) لشکر تھے ﴿١٣﴾ یہ جتنے بھی تھے ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا تو میرا عذاب (ان پر) اترا ﴿١٤﴾

اور یہ (مکہ کے لوگ) بس ایک بھیانک آواز کا انتظار کر رہے ہیں جو (ایک مرتبہ شروع ہو جانے کے بعد) بیچ میں ذرہ بھی رکے گی نہیں② ﴿١٥﴾ اور وہ (کافر) لوگ (مذاق کے طور پر) کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمارا (عذاب کا) حصہ حساب کے دن (آنے) سے پہلے ہی ہم کو دے ﴿١٦﴾ (اے نبی!) وہ لوگ جو (تکلیف دینے والی باتیں) کہہ رہے ہیں ان پر تم صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کرو جو (عبادت میں) بڑے طاقت (یعنی ہمت) والے تھے یقیناً وہ بہت لَو لگانے والے تھے ﴿١٧﴾ یقیناً ہم نے پہاڑوں کو (داؤد علیہ السلام کے) تابع کر دیا تھا جو شام کو اور سورج نکلنے کے وقت ان کے ساتھ تسبیح پڑھا کرتے تھے ﴿١٨﴾

---

① آیت نمبر (١١) میں ''مهزوم من الأحزاب'' کا جو لفظ ہے: یعنی تباہ و برباد ہونے والے لشکر، اس سے مراد قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون ہیں، یہ بات ''أولئک الأحزاب'' کے ذریعہ سے بتلائی گئی۔ بعض حضرات نے ''أولئک الأحزاب'' کو الگ ہی بتلایا ہے: یعنی طاقت، قوت، شان و شوکت کے اعتبار سے اگر کوئی جماعت جماعت کہلانے کے قابل ہے یا کوئی لشکر لشکر کہلانے کے قابل ہے تو یہی قومِ نوح، قومِ عاد، قومِ فرعون، قومِ ثمود، قومِ لوط اور ایکہ والے ہیں، ان کے مقابلے میں مکہ کے کافروں کی کوئی حیثیت نہیں؛ لیکن جب ان طاقت والی جماعتوں نے اللہ کی نافرمانی کی تو ان پر اللہ کا عذاب آپڑا تو اگر یہ مکہ والے نافرمانی کریں گے تو اللہ کا عذاب ان کو بھی پکڑ ہی لے گا۔

② تھن میں سے ایک مرتبہ دودھ دوہ لینے کے بعد دوبارہ دودھ بھر جائے اتنے سے معمولی سے وقفے کو ''فواق'' کہتے ہیں، مراد یہاں مسلسل بھیانک آواز کا ہونا ہے۔

اِنَّا سَخَّرۡنَا الۡجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحۡنَ بِالۡعَشِيِّ وَالۡاِشۡرَاقِۙ۝۱۸ وَالطَّيۡرَ مَحۡشُوۡرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ
اَوَّابٌ۝۱۹ وَشَدَدۡنَا مُلۡكَهٗ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحِكۡمَةَ وَفَصۡلَ الۡخِطَابِ۝۲۰ وَهَلۡ اَتٰٮكَ نَبَؤُا
الۡخَصۡمِ ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَۙ۝۲۱ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ ۚ
خَصۡمٰنِ بَغٰى بَعۡضُنَا عَلٰى بَعۡضٍ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ وَاهۡدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ
الصِّرَاطِ۝۲۲ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِىۡ لَهٗ تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِىَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ
اَكۡفِلۡنِيۡهَا وَعَزَّنِىۡ فِى الۡخِطَابِ۝۲۳ قَالَ لَقَدۡ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ

اور پرندوں کو بھی (داوٗد علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا) جو (ان کے پاس) جمع ہو جاتے تھے، وہ سب ان کے ساتھ (مل کر اللہ تعالیٰ کا) خوب ذکر کرتے تھے ﴿۱۹﴾ اور ہم نے ان (داود علیہ السلام) کی حکومت کو خوب مضبوط کیا تھا اور ہم نے ان کو حکمت اور (بڑی خوبی سے) بات کا فیصلہ کرنا[۱] عطا کیا تھا ﴿۲۰﴾ اور کیا تم کو مقدمہ والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ عبادت کرنے کی جگہ کی دیوار پر چڑھ کر داوٗد (علیہ السلام) کے پاس پہنچ گئے ﴿۲۱﴾ سو وہ (داوٗد علیہ السلام) تو ان سے گھبرا گئے، تو وہ کہنے لگے: تم گھبراؤ مت، ہم تو ایک جھگڑے کے دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو تم ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دو اور (بے انصافی کر کے ہم پر) زیادتی مت کرو[۲] اور ہم کو صحیح راستہ بتلا دو ﴿۲۲﴾ یقیناً یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس تو ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس تو ایک ہی دنبی ہے، سو یہ (بھائی) کہتا ہے کہ وہ (ایک دنبی) بھی میرے حوالے کر دے اور بات میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے[۳] ﴿۲۳﴾ (داوٗد علیہ السلام نے) کہا: یہ جو تیری دنبی کو اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کرتا ہے تو اس میں واقعۃً وہ تجھ پر ظلم کرتا ہے،

---

① (دوسرا ترجمہ) فیصلہ کرنے کی طاقت (تیسرا ترجمہ) فیصلہ کرنے والی تقریر۔ بعض نے اس کا ترجمہ "زورِ بیان، خطابت کی قوت" سے بھی کیا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ٹالنے کی بات مت کرو۔

③ (دوسرا ترجمہ) اپنی تیز بات سے مجھ کو دبا لیتا ہے۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۩﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ
خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ
الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ ع
كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ﴿۲۷﴾

اور بہت سارے لوگ جن کے درمیان شرکت ہوا کرتی ہے وہ آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں؛ مگر یہ کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے (وہ زیادتی نہیں کرتے) اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور داوٗد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ ہم نے ان کی آزمائش کی تو انھوں نے اپنے رب سے معافی مانگی اور جھک کر (سجدے میں) گر گئے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت کی ﴿۲۴﴾ پھر ہم نے اس (داوٗد علیہ السلام) کو اس معاملے میں معاف کر دیا اور یقیناً اس (داوٗد علیہ السلام) کے لیے ہمارے پاس خاص قربت کا مقام ہے اور بہترین ٹھکانہ (جنت) ہے ﴿۲۵﴾ اے داوٗد! یقیناً ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ (نائب) بنایا ہے، اس لیے تم لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو اور تم خواہش پر مت چلو① ورنہ وہ (خواہش پر چلنا) تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے بھٹکا دے گا، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے؛ اس لیے کہ انھوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ﴿۲۶﴾

اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے ان کو ہم نے فضول② پیدا نہیں کیا (ان چیزوں کا بے کار ہونا) یہ تو کافروں کا خیال ہے، سو ان کافروں کے لیے آگ کی (شکل میں) بڑی بربادی ہے ﴿۲۷﴾

---

① یعنی آج تک آپ نے نفسانی چاہت کی اتباع نہیں کی ہے آئندہ بھی اسی طرح رہنا ہے۔

② یعنی بے کار، مقصد اور حکمت سے خالی۔

اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالۡمُفۡسِدِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ نَجۡعَلُ
الۡمُتَّقِيۡنَ كَالۡفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوۡۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا
الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبۡنَا لِدَاوٗدَ سُلَيۡمٰنَ ؕ نِعۡمَ الۡعَبۡدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذۡ عُرِضَ عَلَيۡهِ
بِالۡعَشِىِّ الصّٰفِنٰتُ الۡجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّىۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَيۡرِ عَنۡ ذِكۡرِ رَبِّىۡ ۚ حَتّٰى
تَوَارَتۡ بِالۡحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوۡهَا عَلَىَّ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَالۡاَعۡنَاقِ ﴿۳۳﴾

کیا جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان لوگوں کو ہم ایسے لوگوں کے برابر کر دیں گے جو زمین میں فساد کرتے تھے؟ کیا ہم تقویٰ والوں کو برے کام کرنے والوں (یعنی فاجروں) کے برابر کر دیں گے؟① ﴿۲۸﴾ یہ کتاب ہے جو ہم نے تم پر اتاری جو بہت ہی برکت والی ہے؛ تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے لوگ نصیحت قبول کر لیں ﴿۲۹﴾ اور ہم نے داوٗد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام جیسا بیٹا) عطا کیا، وہ بہت اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۳۰﴾ جب کہ شام کے وقت عمدہ نسل کے اچھی قسم کے (خاص) گھوڑے ان کو دکھانے کے لیے لائے گئے ﴿۳۱﴾ تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ: میں میرے رب کے ذکر (یعنی فرض یا نفل نماز) سے اس مال کی محبت میں لگ کر غافل ہو گیا، یہاں تک کہ وہ (سورج) پردے (یعنی مغرب) میں چھپ گیا② ﴿۳۲﴾ (تو سلیمان علیہ السلام نے کہا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ، تو اس (سلیمان علیہ السلام) نے ان (گھوڑوں) کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا③ ﴿۳۳﴾

---

① جو آدمی کھلم کھلا گناہ کے کام کرتا ہو وہ فاجر ہوتا ہے۔② (دوسرا ترجمہ) سلیمانؑ نے کہا: میں نے اس مال سے محبت اپنے رب کی یاد ہی کی وجہ سے اختیار کی ہے، یہاں تک کہ وہ سب گھوڑے روپوش ہو گئے (یعنی پردے میں چلے گئے)۔

③ یعنی سب کو قتل کروا ڈالے، اللہ تعالیٰ کی یاد سے جو چیز غفلت کا ذریعہ بنے اس کو اب ہٹا دو؛ اس لیے کہ ان کی شریعت میں گھوڑوں کی قربانی جائز تھی۔ (دوسرا ترجمہ) تو سلیمانؑ نے فرمایا کہ: ان سب گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ، تو وہ سلیمانؑ ان گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھرانے لگے۔ اور یہ عمل جہادی گھوڑوں سے محبت کی وجہ سے ہے چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کا ذریعہ ہے، (جو چیز دین کے کاموں میں معاون ہوں ان سے محبت یہ بھی عبادت ہے)۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۝۳۴ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝۳۵ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ
تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ۝۳۶ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ۝۳۷ وَّاٰخَرِيْنَ
مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ۝۳۸ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۝۳۹ وَاِنَّ لَهٗ
عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ۝۴۰ ع

اور پکی بات ہے کہ ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کا امتحان لیا اور ہم نے ان کی کرسی پر ایک دھڑ لا کر ڈال دیا تھا، پھر سلیمان (علیہ السلام) نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے سے بھی زیادہ) انابت کی ﴿۳۴﴾ اس (سلیمان علیہ السلام) نے دعا مانگی: اے میرے رب! آپ مجھ کو معاف کر دیجیے اور آپ مجھ کو ایسی حکومت عطا کر دیجیے جو میرے بعد کسی کے لیے مناسب نہ ہو①، یقیناً آپ ہی بہت زیادہ دینے والے ہیں ﴿۳۵﴾ سو ہم نے ہوا کو ان (سلیمان علیہ السلام) کے قابو میں کر دیا جو ان (سلیمان علیہ السلام) کے حکم سے وہ جہاں بھی پہنچنا چاہتے تھے نرم نرم چلتی تھی ﴿۳۶﴾ اور (اسی طرح ہم نے) شریر جنات بھی (تابع کر دیے) جو عمارت بنانے والے بھی② اور غوطہ لگانے والے بھی تھے ﴿۳۷﴾ اور دوسرے بہت سارے (جنات) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے ﴿۳۸﴾ (سلیمان!) یہ ہماری بخشش ہے، چاہے تو احسان کر کے (کسی کو کچھ) دے دو یا (اپنے پاس ہی سب کچھ) رکھ چھوڑو، (تم سے) کوئی حساب نہیں ہوگا③ ﴿۳۹﴾ یقیناً ان کے لیے ہمارے پاس ایک خاص (نزدیکی کا) مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانہ (ہے) ﴿۴۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) کسی کو میسر نہ ہو۔ (تیسرا ترجمہ) میرے سوا کسی کے لائق نہ ہو۔
لگتا ایسا ہے کہ اللہ کے یہاں بھی سلیمانؑ کے لیے ایسی وسیع حکومت مقدر تھی؛ اس لیے اس کی دعا کا الہام آپ کے قلب میں کیا گیا۔ گویا کہ اللہ کی اجازت کے ملنے پر حضرت سلیمانؑ نے یہ دعا مانگی، یہ معلوم ہو رہا ہے۔
② ''بَنَّاء'': عمارت بنانے والا، معمار۔ فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے؛ مگر اسمِ فاعل کے معنی میں ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) تم پر حساب کی کوئی ذمے داری نہیں۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ
بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا
وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۭ اِنَّا وَجَدْنٰهُ
صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى
الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ
الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

اور تم ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو (بھی تو) یاد کرو، جب انھوں نے اپنے رب کو آواز دی کہ: (اے اللہ)! شیطان نے مجھ کو تو دکھ اور تکلیف پہنچا رکھی ہے① ﴿۴۱﴾ (ہم نے حکم دیا کہ زمین پر) تم اپنا پیر مارو، یہ ٹھنڈا پانی ہے جو نہانے اور پینے کے کام میں آئے گا ﴿۴۲﴾ اور ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو ان کے گھر والے دے دیے اور ان کے ساتھ اتنے ہی دوسرے بھی (عطا کیے) یہ ہماری طرف سے ایک رحمت تھی اور عقل والوں کے لیے ایک نصیحت تھی ﴿۴۳﴾ اور (اے ایوب!) تم تنکوں کا ایک مٹھا اپنے ہاتھ میں لے لو، سو اس سے (اپنی بیوی کو) مار دو اور (اپنی) قسم کو مت توڑو، یقیناً ہم نے ان (ایوب علیہ السلام) کو صبر کرنے والا پایا، (حقیقت میں) وہ بہت ہی اچھے بندے تھے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت زیادہ لو لگانے والے تھے ﴿۴۴﴾ اور تم ہمارے بندے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو، جو (نیک کام کرنے اور خیرات کرنے والے) ہاتھوں والے اور آنکھوں (سے دیکھنے) والے تھے ﴿۴۵﴾ یقیناً ہم نے ان کو ایک خاص (امتیازی) صفت کے لیے چن لیا تھا جو آخرت کے گھر کی یاد تھی ﴿۴۶﴾ اور یقیناً وہ لوگ ہمارے نزدیک چنے ہوئے، بہترین (دین دار) بندوں میں سے تھے ﴿۴۷﴾ اور تم اسماعیل کو اور یسع کو اور ذوالکفل کو (ذرا) یاد تو کرو، اور وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے② ﴿۴۸﴾

---

① کاملین پر شیطان اثر ڈالتا ہے؛ لیکن وہ ان کو معصیت تک لے جا سکتا نہیں۔ ''نصب'' سے جسمانی تکلیف اور ''عذاب'' سے اہل اور مال کا نقصان مراد ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) بڑی خوبی والے لوگوں میں سے تھے۔

هٰذَا ذِكۡرٌ ۚ وَإِنَّ لِلۡمُتَّقِينَ لَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ﴿۵۰﴾
مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ
اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ الربع
هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيۡنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ۚ فَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ
فَلۡيَذُوۡقُوۡهُ حَمِيۡمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنۡ شَكۡلِهٖۤ اَزۡوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوۡجٌ مُّقۡتَحِمٌ
مَّعَكُمۡ ۚ لَا مَرۡحَبًۢا بِهِمۡ ؕ اِنَّهُمۡ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

یہ (جو مضمون نبیوں کے واقعات کے ذریعہ سنایا گیا) ایک نصیحت ہے اور یقین رکھو کہ تقویٰ والوں کے لیے تو ضرور اچھا ٹھکانہ ہے ﴿۴۹﴾ (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغیچے کہ ان (جنتیوں) کے لیے (ان کے) دروازے پوری طرح کھول دیے گئے ہیں ﴿۵۰﴾ ان میں وہ تکیہ لگا کر بیٹھیں گے اور بہت سارے میوے اور پینے کی چیزیں وہ ان میں منگواتے ہوں گے ﴿۵۱﴾ اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر عورتیں ہوں گی ﴿۵۲﴾ یہ ہے وہ (نعمتوں بھری زندگی) جس کا تم کو حساب کے دن (کے آنے) پر وعدہ کیا گیا ہے ﴿۵۳﴾ یقیناً یہ ہماری دی ہوئی روزی ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہے ﴿۵۴﴾ یہ (نیک لوگوں کے انجام کا بیان) ہو گیا اور یقیناً (دوسری طرف) شرارت کرنے والوں کا بہت برا ٹھکانہ ہوگا ﴿۵۵﴾ (یعنی) جہنم میں وہ داخل ہوں گے سو وہ رہنے کی بہت بری جگہ ہے ﴿۵۶﴾ یہ ہے گرم (کھولتا ہوا) پانی اور پیپ، سو اب وہ اس کا مزہ چکھیں ﴿۵۷﴾ اور اسی طرح کی الگ الگ قسم کی دوسری چیزیں بھی ہوں گی ﴿۵۸﴾ ① یہ ایک (دوسری) فوج ہے جو تمھارے ساتھ (عذاب میں) گھسنے کے لیے آرہی ہے، ان کو جگہ نہ ملے ②، یقیناً وہ تو آگ میں گھسنے ہی والے ہیں ③ ﴿۵۹﴾

---

① جب کہ لیڈر لوگ جہنم میں پہلے سے گر چکے ہوں گے، پھر ان کے ماننے والے جب جہنم کی طرف آتے ہوئے نظر آئیں گے تو یہ لیڈر لوگ آپس میں بات کریں گے۔

② (دوسرا ترجمہ) ان کا برا ہووے (تیسرا ترجمہ) ان پر اللہ تعالیٰ کی مار ہو۔

③ (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ سب آگ میں (گھس کر) جلنے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۔ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا
رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ
ع لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾

تو وہ (عوام اپنے لیڈروں سے) کہیں گے: بلکہ تم ہی لوگوں کا برا ہووے، تم ہی لوگ تو یہ (عذاب) ہمارے لیے آگے لائے ہو ①سو (اب تو) بہت بری جگہ میں رہنا ہے ﴿۶۰﴾ وہ (عام لوگ) کہیں گے: اے ہمارے رب! جو آدمی بھی ہمارے لیے یہ (عذاب) آگے لایا ہے سو اس کو جہنم میں دوگنا عذاب دیجیے ﴿۶۱﴾ اور وہ (جہنمی آپس میں ایک دوسرے سے) کہیں گے: کیا بات ہے (یہاں جہنم میں) ہم کو وہ لوگ نظر نہیں آتے جن کو ہم (دنیا میں) برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے ② ﴿۶۲﴾ کیا ہم نے ان کا (ناحق) مذاق اڑایا تھا یا ان (کو دیکھنے) سے (ہماری) نظریں غلطی کر رہی ہیں ③ ﴿۶۳﴾ یقیناً جہنم والوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا یہ بالکل سچی بات ہے (جو ہو کر رہی گی) ﴿۶۴﴾

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو: یقیناً میں تو ایک ڈرانے والا (نبی) ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿۶۵﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان کے رب ہیں، بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں ﴿۶۶﴾ (اے نبی!) تم کہو (کہ): وہ ④ بہت بڑے واقعے کی خبر ہے ﴿۶۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم (لیڈر لوگوں ہی) نے تو اس عذاب کو ہمارے لیے پہلے سے تیار کیا ہے۔
② کافروں کا یہ جملہ مسلمانوں کے متعلق ہوگا جن کو بلاوجہ دنیا میں شریر فتنین دہشت گرد کے القاب دیا کرتے تھے۔
③ (دوسرا ترجمہ) یا ہماری نظریں ان کو دیکھنے سے چکرا گئی ہیں۔
④ یعنی مجھے توحید اور احکام سکھانے کے لیے رسول بنا کر بھیجنا، (یہ اس کا ایک مطلب ہے)۔

اَنۡتُمۡ عَنۡهُ مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنۡ عِلۡمٍۢ بِالۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰى اِذۡ يَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اِنۡ يُّوۡحٰۤى
اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۷۰﴾ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۱﴾
فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ
اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اِسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا مَنَعَكَ
اَنۡ تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسۡتَكۡبَرۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيۡرٌ
مِّنۡهُ ؕ خَلَقۡتَنِىۡ مِنۡ نَّارٍ وَّخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ﴿۷۶﴾

تم تو اس (خبر) سے منہ پھراتے ہو[1] ﴿۶۸﴾ مجھ کو تو اوپر کی مجلس کی (بات چیت کی وحی سے پہلے) کوئی خبر ہی نہیں تھی، جبکہ وہ (فرشتے اللہ تعالیٰ سے) سوال وجواب کر رہے تھے[2] ﴿۶۹﴾ میرے پاس تو وحی صرف اس لیے آتی ہے کہ میں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۷۰﴾[3] (وہ وقت تو ذرا یاد کرو) جب تمھارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ: میں ایک بشر مٹی سے بنانے (ہی) والا ہوں ﴿۷۱﴾ سو جب میں اس (بشر) کو پورا بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدے میں گر پڑو ﴿۷۲﴾ سو (جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بنا لیا تو) سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا ﴿۷۳﴾ مگر ابلیس نے (سجدہ نہیں کیا) کہ اس نے تکبر کیا اور کفر کرنے والوں میں سے ہو گیا ﴿۷۴﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابلیس! جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کس چیز نے روکا؟ کیا تو نے تکبر کیا یا تو (حقیقت میں) بڑے درجے کے لوگوں میں سے تھا؟ ﴿۷۵﴾ اس (ابلیس) نے کہا کہ: میں تو اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس (آدم) کو مٹی سے پیدا کیا ﴿۷۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بے پرواہ ہوتے ہو۔
② حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے وقت ملائکہ نے تحقیق حال کے لیے جو سوال جواب کیے تھے اس کی طرف اشارہ ہے ظاہر ہے اس واقعہ کے وقت حضرت نبی کریم ﷺ موجود نہ تھے پھر بھی اس کی خبر دیتے ہیں یہ آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔
③ آیت نمبر ۶۹ کے مطابق فرشتوں کی اللہ تعالیٰ سے بات چیت اس وقت ہوئی تھی۔

قَالَ فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيۡكَ لَعۡنَتِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ
فَاَنۡظِرۡنِىۡۤ اِلٰى يَوۡمِ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الۡمُنۡظَرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوۡمِ الۡوَقۡتِ
الۡمَعۡلُوۡمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغۡوِيَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۸۳﴾
قَالَ فَالۡحَـقُّ وَالۡحَـقَّ اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَمِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۸۵﴾
قُلۡ مَاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِيۡنَ ﴿۸۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ
لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِيۡنٍ ﴿۸۸﴾

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تو یہاں (آسمان) سے نکل[1] کیوں کہ تو مردود ہے ﴿۷۷﴾ اور یقین رکھ، تیرے اوپر بدلے کے دن تک میری لعنت ہے ﴿۷۸﴾ اس (ابلیس) نے کہا: اے میرے رب سو مجھے اس دن تک (کے لیے جینے کی) مہلت دے دیجیے جب مردے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے ﴿۷۹﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: یقیناً تجھ کو مہلت دے دی گئی ہے ﴿۸۰﴾ مقرر وقت کے دن تک[2] ﴿۸۱﴾ ابلیس نے کہا کہ: (میں) تو تیری عزت کی قسم (کھاتا ہوں) میں ان سب لوگوں کو (دنیا میں) ضرور گمراہ کروں گا ﴿۸۲﴾ مگر ان میں سے تیرے چنے ہوئے بندے ہیں (وہ محفوظ رہیں گے) ﴿۸۳﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: تو یہی ٹھیک بات ہے[3] اور میں سچی بات ہی کہتا ہوں ﴿۸۴﴾ تجھ سے اور جو ان میں سے تیرے راستے پر چلے ان سب سے میں جہنم کو ضرور بھر دوں گا ﴿۸۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو: میں تم سے اس (دعوت کے کام) پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا ہوں اور میں بناوٹ کرنے والے لوگوں میں سے بھی نہیں ہوں[4] ﴿۸۶﴾ یہ (قرآن) تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے ﴿۸۷﴾ اور تھوڑے وقت کے بعد ہی (مرنے پر) تم کو اس کی (صحیح) حقیقت ضرور معلوم ہو جائے گی[5] ﴿۸۷﴾

① یعنی جنت اور دوسرے مراتبِ فائقہ، مقاماتِ عالیہ سے نکال دیا گیا۔ ② (دوسرا) اس وقت کے دن تک جو معلوم ہے؛ یعنی پہلا صور پھونکا جائے وہاں تک ③ (دوسرا ترجمہ) میں بالکل حق ہوں۔ ④ (دوسرا) میں قرآن کو اپنی طرف سے گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں (تیسرا) جس کا حکم نہیں دیا گیا اس کی دعوت دینے والا نہیں ہوں (چوتھا) میں جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ⑤ کہ قرآن حق تھا اور اس کو نہ ماننا بہت بڑی غلطی تھی؛ لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

سورة الزمر

(المكية)

سورۂ زمر

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ سبا کے بعد اور سورۂ غافر سے پہلے انسٹھ (۵۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

زمر: جتھے اور گروہ کو کہتے ہیں، چھوٹی جماعتوں کو بھی کہتے ہیں۔ اس سورت میں جنت اور جہنم میں جانے والی جماعتوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ سونے سے پہلے سورۂ زمر اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس سورت کا ایک نام ''سورۂ غرف'' بھی منقول ہے، اس سورت میں تقویٰ والوں کے لیے جنت کے بالاخانوں کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کی ایک آیت ''وماقدروا اللّٰہ حق قدرہ'' جو غرق سے حفاظت ہے، اس کا عمل پہلے سورۂ ہود میں گزر چکا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ
مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا
نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا
یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ
یُکَوِّرُ الَّیۡلَ عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کتاب (قرآن) کا اتارا جانا بڑے زبردست، بڑے حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ﴿۱﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری، سو تم اللہ تعالیٰ کی (اس طرح) عبادت کرو کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو ﴿۲﴾ سنو! خالص بندگی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور جن لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا حمایتی پکڑ رکھے ہیں (اور وہ یوں کہتے ہیں کہ:) ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف قریب کے درجے میں پہنچا دیویں، جس چیز میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں اس میں یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کریں گے، جو آدمی جھوٹا اور سخت کافر ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۳﴾ اگر اللہ تعالیٰ اولاد بنانے کا ارادہ کرتے تو وہ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتے ضرور پسند کر لیتے، اس کی ذات تو پاک ہے، وہی اللہ تعالیٰ اکیلے ہیں، جو (سب پر) غالب ہیں ﴿۴﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک پیدا کیا رات (کی تاریکی) کو دن پر لپیٹتے ہیں اور دن (کی روشنی) کو رات پر لپیٹتے ہیں اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہوا ہے،

كُلٌّ يَّجۡرِيۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَاَنۡزَلَ لَكُمۡ مِّنَ الۡاَنۡعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزۡوَاجٍ ؕ يَخۡلُقُكُمۡ فِىۡ بُطُوۡنِ
اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمۡ لَهُ الۡمُلۡكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصۡرَفُوۡنَ ﴿٦﴾ اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنۡكُمۡ ۟ وَلَا يَرۡضٰى لِعِبَادِهِ
الۡكُفۡرَ ۚ وَاِنۡ تَشۡكُرُوۡا يَرۡضَهُ لَكُمۡ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمۡ
مَّرۡجِعُكُمۡ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۷﴾

ہر ایک، ایک مقرر وقت کے لیے چلتا رہے گا، سن لو وہی اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو ایک شخص① سے پیدا کیا، پھر اس میں سے اس کا جوڑا بنایا اور تمھارے لیے جانوروں کے آٹھ جوڑے پیدا کیے②، وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ میں ایک مرحلے کے بعد دوسرے مرحلے سے (گزرتے ہوئے) تین اندھیریوں میں پیدا کرتے ہیں③ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، اسی کی حکومت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پھر تم کہاں پھرے جا رہے ہو؟ ﴿٦﴾ اگر تم کفر کرو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ تو تمھاری پرواہ نہیں کرتے④ اور اپنے بندوں کے لیے وہ کفر کو پسند نہیں کرتے اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمھارے لیے پسند کریں گے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر تم کو اپنے رب کے پاس واپس لوٹ کر کے جانا ہے، پھر جو کام تم (دنیا میں) کرتے تھے وہ (یعنی اس کی حقیقت) تم کو بتلا دیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) سینوں کی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۷﴾

---

① یعنی حضرت آدم علیہ السلام۔ ② آیت میں ''انزل'' ہے: [۱] جانور کی تخلیق میں پانی کا دخل ہے جو آسمان سے برستا ہے۔
[۲] جانور کی اصل بھی جنت میں پیدا کی گئی پھر دنیا میں اتارے گئے۔
[۳] اللہ اپنی قدرت سے جانور پیدا فرمائے پھر انسان کو عطا فرمائے۔
③: [۱] ماں کا پیٹ [۲] رحم دانی [۳] جھلی، یہ تین سے مراد ہیں۔
④ یعنی تمھاری عبادت کی اللہ تعالیٰ کو حاجت نہیں ہے۔

وَإِذَا مَسَّ الۡإِنسَٰنَ ضُرّٞ دَعَا رَبَّهُۥ مُنِيبًا إِلَيۡهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُۥ نِعۡمَةٗ مِّنۡهُ نَسِيَ مَا كَانَ
يَدۡعُوٓاْ إِلَيۡهِ مِن قَبۡلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادٗا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِۦۚ قُلۡ تَمَتَّعۡ بِكُفۡرِكَ
قَلِيلًاۖ إِنَّكَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ النَّارِ ٨ أَمَّنۡ هُوَ قَٰنِتٌ ءَانَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدٗا وَقَآئِمٗا يَحۡذَرُ
الۡأٓخِرَةَ وَيَرۡجُواْ رَحۡمَةَ رَبِّهِۦۗ قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي الَّذِينَ يَعۡلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعۡلَمُونَۗ
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُوْلُواْ الۡأَلۡبَٰبِ ٩ قُلۡ يَٰعِبَادِ الَّذِينَ ءَامَنُواْ اتَّقُواْ رَبَّكُمۡۚ لِلَّذِينَ ع
أَحۡسَنُواْ فِي هَٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٞۗ وَأَرۡضُ اللَّهِ وَٰسِعَةٌۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّٰبِرُونَ
أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٖ ١٠

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی سے لولگا کر پکارتا ہے، پھر جب وہ (اللہ تعالیٰ) اس (انسان) کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (انسان) اس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لیے پہلے (اس کو) پکار رہا تھا (١) اور اللہ تعالیٰ کے لیے شریکوں کو گھڑ لیتا ہے؛ تاکہ وہ (دوسروں کو بھی) اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے سے گمراہ کر دے (اس سے) تم کہہ دو کہ: تو اپنے کفر سے تھوڑا سا مزہ اڑا لے، یقیناً تو آگ والوں میں سے ہوگا ﴿٨﴾ کیا بھلا جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرتا ہے، کبھی سجدہ میں ہوتا ہے اور کبھی کھڑا ہوا ہوتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (کیا یہ آدمی مشرک کے برابر ہو سکتا ہے؟) (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: کیا جو لوگ جانتے ہیں اور جو لوگ جانتے نہیں ہیں وہ برابر ہو سکتے ہیں؟ عقل والے لوگ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿٩﴾

اے نبی! تم کہہ دو: اے میرے ایمان والے بندو! تم اپنے رب سے ڈرو، جو لوگ اس دنیا میں اچھے کام کیا کرتے ہیں ان کے لیے (دنیا اور آخرت میں) بھلائی (ہی بھلائی) ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین تو (بہت) کشادہ ہے (٢) اور صبر کرنے والوں کو ان کا ثواب بے حساب ملتا ہے ﴿١٠﴾

---

(١) دوسری تفسیر یہ ہے کہ ''نَسِيَ مَا كَانَ'' میں 'ما' کو 'من' کے معنی میں لیا جائے، اس صورت میں ترجمہ ہوگا: جس اللہ کو پکارتا تھا اس کو بھول جاتا ہے۔ (٢) وطن میں نیکی کرنے سے رکاوٹ ہو تو دوسری جگہ جاؤ۔

قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ﴿۱۱﴾ وَ اُمِرۡتُ لِاَنۡ اَکُوۡنَ اَوَّلَ
الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۲﴾ قُلۡ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰہَ اَعۡبُدُ
مُخۡلِصًا لَّہٗ دِیۡنِیۡ ﴿۱۴﴾ فَاعۡبُدُوۡا مَا شِئۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا
اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَہۡلِیۡہِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَا ذٰلِکَ ہُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۵﴾ لَہُمۡ مِّنۡ
فَوۡقِہِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنۡ تَحۡتِہِمۡ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِکَ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ ؕ یٰعِبَادِ
فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اجۡتَنَبُوا الطَّاغُوۡتَ اَنۡ یَّعۡبُدُوۡہَا وَ اَنَابُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ لَہُمُ
الۡبُشۡرٰی ۚ فَبَشِّرۡ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

(اے نبی!) تم کہو کہ: مجھ کو تو یہ حکم ہوا ہے کہ میں اسی اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں کہ خالص بندگی اسی کے واسطے ہو (یعنی اس میں شرک بالکل نہ ہو) ﴿۱۱﴾ اور مجھے یہ بھی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بن کر رہوں① ﴿۱۲﴾ (ان سے یہ بھی) تم کہہ دو: اگر (جو) میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں ﴿۱۳﴾ تم کہو کہ: میں اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت خالص اسی کے لیے ہو ﴿۱۴﴾ سو تم اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جس کی چاہو عبادت کرو② تم کہہ دو کہ: (یقینی بات ہے کہ) قیامت کے دن وہی لوگ نقصان میں ہوں گے جن لوگوں نے کہ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈال دیا، سن لو! یہی کھلم کھلا نقصان ہے ﴿۱۵﴾ ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی آگ کے بادل (یعنی سائبان) ہیں اور ان کے نیچے بھی (ویسے ہی) بادل (یعنی سائبان) ہیں، یہی وہ (عذاب) ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں، اے میرے بندو! لہذا تم مجھ سے ہی ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو شیطانوں کو پوجنے سے بچالیا اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کی انہی لوگوں کے لیے خوش خبری ہے؛ لہذا تم میرے ان بندوں کو خوش خبری سنادو ﴿۱۷﴾

① احکام کو قبول کرنے میں نبی اول ہوتے ہیں جس چیز کی دعوت دیوے اس پر خود پہلے عمل کرے۔
② اس میں نہ ماننے والوں کو بطور تنبیہ ڈانٹ کر یہ بات کہی جارہی ہے۔

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ
هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۱۸ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي
النَّارِ ۱۹ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ
مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۲۱ ع

جو دھیان سے (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی) بات کو سنتے ہیں، پھر اس میں سے اچھی باتوں پر وہ لوگ چلتے ہیں① انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور وہی لوگ عقل والے ہیں ﴿۱۸﴾ کیا بھلا جس (شخص) پر عذاب کی بات طے ہو چکی ہے، جو شخص آگ میں پڑ چکا ہو کیا پھر تم اس کو بچاؤ گے؟ ﴿۱۹﴾ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں تو ان کے (رہنے کے) لیے ایسے بالا خانے② ہیں کہ جن کے اوپر دوسرے بالا خانے بنے ہوئے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے ﴿۲۰﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی آسمان سے پانی اتارا، پھر اس (پانی) کو زمین کے چشموں میں داخل کر دیا③، پھر اس (پانی) کے ذریعہ سے ایسی کھیتیاں نکالتے (یعنی اگاتے) ہیں کہ اس کے الگ الگ رنگ ہوتے ہیں، پھر وہ (کھیتی جب پکنے لگتی ہے تب) سوکھ جاتی ہے، پھر تم اس کو دیکھو گے کہ وہ پیلی پڑ رہی ہے، پھر (اللہ تعالیٰ) اس کو چورا چورا کرتے ہیں، یقیناً اس میں عقل والوں کے لیے بڑی نصیحت ہے ﴿۲۱﴾

① اللہ تعالیٰ کا ہر حکم اچھا ہی ہے۔
① یعنی اوپر رہنے کی منزل۔
③ (دوسرا ترجمہ) زمین کے چشموں میں چلایا۔

اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰهُ صَدۡرَهٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيۡلٌ لِّلۡقٰسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ

کیا بھلا وہ آدمی جس کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو① سو وہ اپنے رب کی طرف سے دی ہوئی روشنی میں آ چکا ہو②، سو جن کے دل اللہ کے ذکر (یعنی احکام) کے بارے میں③ سخت ہوتے ہیں④ ایسے ہی لوگوں کے لیے بڑی بربادی ہے، وہی لوگ کھلم کھلا گمراہی میں پڑے ہیں ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام (قرآن) اتارا ہے، جو ایسی کتاب ہے جس کی باتیں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (اس کی بعض باتیں سمجھانے کے لیے) بار بار دہرائی جاتی ہیں جس سے وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کی کھال پر (ان کے) بال کھڑے ہو جاتے ہیں⑤

① شرحِ صدر:

[۱] نورِ ایمانی کی وجہ سے قلب میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے، احکامِ الٰہیہ کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے۔

[۲] اسلام کی حقانیت کا یقین۔

[۳] آسمان اور زمین کو دیکھ کر دل سے سوچ کر عبرت حاصل کرے۔

[۴] کتاب اللہ میں نازل شدہ احکام پر غور کر کے استفادہ کرے۔

② کیا وہ آدمی اور جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس آیت کے مصداق سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ صدیق ہے۔

③ گویا 'مِن' 'عَن' کے معنی میں ہے اور اس سے اعراض کے معنی نکلتے ہیں اور بعض نے مِن کو علت کے معنی میں لیا ہے اللہ کے ذکر کی وجہ سے ان کے دل سخت ہو گئے اور یہ سختی ان کے قلوب فاسد ہونے کی وجہ سے آئی جیسے کہ بعض عمدہ غذا بھی بعض مریضوں کے لیے بیماری بڑھنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

④ یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔ (اسی طرح اللہ تعالیٰ کے احکام کے بارے میں جس کے دل سخت ہوتے ہیں ان کے سامنے شرعی حکم کی بات کرو تو وہ اس کو پسند نہیں کرتے۔

⑤ یعنی کانپ اٹھتے ہیں۔

ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٥﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾

پھر ان کی کھالیں (یعنی بدن) اور ان کے دل نرم ہو کر کے اللہ کے ذکر کی طرف لگ جاتے ہیں[1] یہی (قرآن) اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے جس کے ذریعہ وہ جس کو بھی چاہتے ہیں ہدایت پر لاتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیتے ہیں سو اس کے لیے کوئی ہدایت کرنے والا نہیں ہے ﴿۲۳﴾ بھلا (اس شخص کی کتنی بری حالت ہوگی) جو اپنے چہرے سے ہی قیامت کے دن برے عذاب کو روکنا چاہے گا[2] اور ظالموں کو کہا جائے گا جو تم (برے کام) کماتے تھے اس کا مزہ چکھو ﴿۲۴﴾ جو لوگ ان سے پہلے تھے انھوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا، پھر ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آ پہنچا کہ ان کو خیال بھی نہیں تھا ﴿۲۵﴾ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو بہت بڑا ہے، کاش کہ وہ لوگ جان لیتے! ﴿۲۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی (عمدہ) مثالیں (یعنی مضامین) بیان کر دیں؛ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں ﴿۲۷﴾ یہ قرآن تو عربی زبان میں ہے، جس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں ہے؛ تاکہ وہ (قرآن کے احکام کے خلاف کرنے سے) بچ کر چلیں ﴿۲۸﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) پھر ان کی کھالیں (یعنی جسم) نرم ہو جاتی ہیں اور ان کے دل اللہ کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔

[2] دنیا میں ہاتھ پاؤں سے مدافعت کی کوشش کی جاتی ہے جہنم میں صرف منہ سے مدافعت کی کوشش ہوگی۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيۡهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوۡنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍؕ هَلۡ يَسۡتَوِيٰنِ
مَثَلًاؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمۡ مَّيِّتُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ
اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ تَخۡتَصِمُوۡنَ ﴿۳۱﴾

اللہ تعالیٰ نے (موحد اور مشرک کی) ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک مرد (غلام) ہے جس میں کئی (مالک) شریک ہیں جو آپس میں جھگڑتے بھی ہیں اور دوسرا مرد (یعنی غلام) پورے پورا ایک ہی آدمی کی مالکی میں ہے کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت ایک جیسی ہوسکتی ہے؟ الحمد للہ![1] بلکہ ان کے اکثر لوگ بات جانتے نہیں ہیں ﴿۲۹﴾ یقینی بات ہے کہ تم کو موت آنے ہی والی ہے اور یقینی بات ہے کہ ان کو بھی موت آنے والی ہے ﴿۳۰﴾ یقینا پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے بحث ومباحثہ کروگے[2] ﴿۳۱﴾

[1] یعنی کیسی بہترین مثال سے توحید سمجھادی۔

[2] (دوسرا ترجمہ) جھگڑا کروگے (تیسرا ترجمہ) اپنا اپنا مقدمہ پیش کروگے (چوتھا ترجمہ) اپنا اپنا معاملہ پیش کروگے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ

اب بتاؤ! جس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا اور جب سچی بات[1] اس کے پاس آ گئی تو اس کو (بھی) جھٹلا دیا اس (آدمی) سے بڑا ظالم اور کون ہوسکتا ہے؟ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہوگا؟ ﴿۳۲﴾ اور جو (لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سچی بات لے کر کے آئے اور (خود بھی) اس (بات) کو سچا مانے[2] وہی لوگ تقویٰ والے ہیں ﴿۳۳﴾ ان کے لیے ان کے رب کے پاس جو وہ چاہیں گے وہ تمام چیزیں ملیں گی، یہی نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے ﴿۳۴﴾ تا کہ جو برے کام انھوں نے کیے تھے وہ اللہ تعالیٰ ان سے دور کر دیویں اور جو بہترین کام وہ کر رہے تھے وہ ان کا ثواب ان کو دیویں ﴿۳۵﴾ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے[3] کے لیے کافی نہیں ہیں؟ اور (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتے ہیں تو کوئی اس کو ہدایت پر لانے والا نہیں ہے ﴿۳٦﴾ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیویں تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے، کیا اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، انتقام لینے والے نہیں ہیں؟ ﴿۳۷﴾ اور اگر تم ان سے سوال کرو کہ: کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو وہ جواب میں ضرور (یہ) کہیں گے کہ: اللہ ہی نے (پیدا کیا)

---

① مراد قرآن اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات۔

② نبی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے سچی بات لیکر آتے ہیں اور مومنین نبی کی بات کو سچ مانتے ہیں۔

③ عبد سے حضور ﷺ مراد یا عام مومنین۔

قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ
اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ
يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ
ع عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ
فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

(تو پھر) تم (ان سے) کہو کہ: تم ذرا (مجھے) بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو تم پکارتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانے کا ارادہ کریں تو کیا وہ (بت) اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا وہ (اللہ تعالیٰ) مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ (بت) اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ تم کہہ دو کہ: مجھے تو (میرے) اللہ تعالیٰ ہی کافی ہیں، بھروسہ کرنے والے اسی (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ کیا کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے میری قوم! تم اپنے طریقے پر عمل کرو، یقیناً میں (اپنے طریقے پر) عمل کرتا ہوں، سو عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا ﴿۳۹﴾ کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اس کو رسوا کر دیتا ہے اور کس پر (مرنے کے بعد) ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ﴿۴۰﴾ یقیناً ہم نے تمھارے اوپر لوگوں کے فائدے کے لیے ایک سچی کتاب اتاری، سو جو شخص (اس) ہدایت کے راستے پر آجائے گا تو اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور جو آدمی گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ گمراہی سے اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور تم ان پر کوئی ذمے دار نہیں ہو ﴿۴۱﴾

اللہ تعالیٰ (تمام) جانوں (یعنی روحوں) کو ان کے مرنے کے وقت کھینچ لیتے ہیں اور جن (جانوں) کا ابھی مرنے کا وقت آیا نہیں ہے ان کو بھی ان کی نیند کی حالت (میں قبض کر لیتے ہیں) پھر جن کے بارے میں اس نے موت کا فیصلہ کر لیا ہے ان کو (اپنے پاس) روک لیتے ہیں اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتے ہیں،

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ
كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــٴًـا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا
كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

یقیناً اس میں ایسے لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں ﴿۴۲﴾ کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا (دوسروں کو) سفارش کرنے والے بنا رکھے ہیں؟ تم (ان کو ایسا) کہو: چاہے وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبود) کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور وہ (کوئی چیز) سمجھتے (بھی) نہ ہوں پھر بھی (تم ان کو سفارش کرنے والے مانو گے)؟ ﴿۴۳﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: سفارش تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، پھر اسی کی طرف تم لوگ لوٹائے جاؤ گے ﴿۴۴﴾ اور جب صرف ایک اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں نفرت (یعنی انقباض، ناخوشی) آ جاتی ہے اور جب اس کے سوا دوسرے (معبودوں) کا نام لیا جاتا ہے تو وہ لوگ خوش ہونے لگتے ہیں ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) تم دعا کرو①: اے اللہ، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپی ہوئی اور کھلی ہوئی چیزوں کے جاننے والے! آپ تو اپنے بندوں کے درمیان میں فیصلہ کریں گے اس چیز میں جس میں وہ بندے (آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں ﴿۴۶﴾ اور اگر ظالموں کے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے وہ سب کا سب ہووے اور اس کے ساتھ دوسرا اتنا اور ہو تو قیامت کے دن کے برے عذاب سے بچنے کے لیے سب کچھ فدیے میں دینے لگیں گے (پھر بھی قبول نہیں کیا جاوے گا)

① کافروں کی سخت دشمنی سے محزون نہ ہوں؛ بلکہ دعا کرو۔

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۴۸﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً
مِّنَّا ۙ قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۹﴾ قَدْ
قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ أَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۵۰﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا كَسَبُوا ؕ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوا ۙ وَمَا هُمْ
بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾

اوران کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بات سامنے آجائے گی جس کا وہ لوگ خیال (یعنی گمان) بھی نہیں رکھتے تھے ﴿۴۷﴾ اور جو (برے) کام وہ لوگ کماتے تھے ان کی برائیاں ان کے سامنے ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کا وہ لوگ مزاق اڑاتے تھے وہی ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لے گا ﴿۴۸﴾ سو جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ تو ہم کو پکارنے لگتا ہے، پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی (خاص) نعمت عطا کرتے ہیں تو وہ (یوں) کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو صرف (میری) علمی قابلیت (یعنی تدبیر، ہنر) کی وجہ سے ملا ہے①؛ بلکہ وہ (نعمت کا ملنا) تو ایک آزمائش ہے②؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۴۹﴾ پکی بات ہے کہ ان سے پہلے کے لوگ بھی یہ بات کہہ چکے ہیں، سو جو وہ کماتے تھے وہ ان کو کچھ کام نہیں آیا ﴿۵۰﴾ سو جو انھوں نے کمائی کی تھی اس کا وبال ان پر آپڑا اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے بھی ظلم کیا③ ان کے کمائے ہوئے برے کاموں کا وبال بھی عنقریب ان پر آنے ہی والا ہے اور وہ لوگ (بھاگ کر) تھکانے والے نہیں ہیں ﴿۵۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ جو مجھ کو ملا ہے اس کا ملنا تو مجھے پہلے سے معلوم ہی تھا۔

② یہاں فتنے کا مطلب یہ ہے کہ جب نعمت ملتی ہے تو اللہ کو بھول کر کفر کرنے لگ جاتا ہے یا اللہ کو یاد رکھتا ہے، اور نعمت پر شکر کرتا ہے۔

③ ھٰؤلاء کا مرجع عرب کے مشرکین۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ۝۵۲ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ ع
اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۝۵۳ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۝۵۴ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝۵۵
اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ۝۵۶
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۝۵۷

کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھی چاہتے ہیں (اس کے لیے) رزق کشادہ کرتے ہیں اور (جس کے لیے چاہتے ہیں اس کو) تنگ کرتے ہیں، یقیناً اس میں ایمان لانے والی قوم کے لیے بڑی نشانیاں ہیں ﴿۵۲﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو، اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں① کی ہیں، کہ: تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تو بہت زیادہ معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۵۳﴾ اور تم اپنے رب کی طرف انابت (یعنی رجوع) کرو اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کے فرماں بردار بن جاؤ اس سے پہلے پہلے کہ تم پر عذاب آ پہنچے، پھر تم لوگوں کی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۵۴﴾ اور تمھارے رب کی طرف سے جو بہترین باتیں② (یعنی احکام) تم پر اتاری گئی ہیں تم اس پر چلو اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جاوے اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۵۵﴾ (اور) یہ کہ کوئی نفس (قیامت میں یہ بات) کہنے لگے: ہائے افسوس! کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتا رہا اور میں تو (اللہ تعالیٰ کے احکام کی) مذاق اڑانے والوں میں ہی شامل رہا ﴿۵۶﴾ یا (یہ کہ وہ کہیں ایسا) کہنے لگے کہ: اگر اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دیتے تو میں بھی تقویٰ والوں میں سے بن جاتا ﴿۵۷﴾

---

① یعنی معصیت اور خیانت کے ذریعے نفس پر زیادتی۔ ② پورا قرآن بہترین مضامین کا مجموعہ ہے۔

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸ بَلٰى قَدْ
جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۹ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى
لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۶۲ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳ ع

یا جب عذاب کو (اپنی) آنکھوں سے دیکھ لیوے تب (ایسا) کہنے لگے کہ: اگر مجھ کو (دنیا میں ایک مرتبہ) جانے کا پھر موقع ملے تو میں نیکی کرنے والوں میں سے ہو جاؤں ﴿۵۸﴾ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا:) کیوں نہیں میرے احکام تو تیرے پاس پہنچ چکے تھے، تو نے تو ان (احکام) کو جھٹلایا تھا اور تو نے تو (میری آیتوں کے مقابلے میں) تکبر کیا تھا اور تو تو کفر کرنے والوں میں سے تھا ﴿۵۹﴾ اور قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ بولتے تھے ان کے چہرے کالے پڑ گئے ہوں گے، کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ نہیں ہے؟ ﴿۶۰﴾ اور تقویٰ کے پابند لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دیں گے [1]، (وہاں) ان کو (کسی طرح کی) کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور وہ غمگین بھی نہیں ہوں گے ﴿۶۱﴾ اللہ تعالیٰ تمام چیز کے پیدا کرنے والے ہیں اور وہی ہر چیز کی حفاظت کرنے والے ہیں ﴿۶۲﴾ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں [2] اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا ہے وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۶۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تقویٰ کے پابند لوگوں کو (جہنم سے) نجات دیں گے، پھر ان کو ان کی کامیابی کی جگہ (جنت میں) پہنچا دیں گے۔

② یہاں تصرف کے مالک ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ۝۶۴ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ۝۶۶ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۝۶۷ وَنُفِخَ فِي
الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ۝۶۸

(اے نبی!) تم (ان سے) کہہ دو کہ: اے جاہلو! کیا اب بھی تم مجھ سے یہی کہتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کروں① ﴿۶۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ (اے محمد ﷺ!) تمھاری طرف اور تم سے پہلے جتنے بھی (نبی) تھے ان کی طرف (یہی) وحی کی گئی کہ: اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمھارا عمل ضائع ہوگا اور تم ضرور نقصان میں پڑ جانے والوں میں سے ہوں گے ﴿۶۵﴾ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت تم کرو اور تم شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ﴿۶۶﴾ اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں پہچانی جیسا اس (اللہ تعالیٰ) کی قدر پہچاننے کا حق تھا②؛ حالاں کہ زمین ساری کی ساری اس کی ایک مٹھی میں قیامت کے دن ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے، اس کی ذات تو پاک ہے اور جو چیز وہ لوگ شریک کرتے ہیں وہ اس سے بہت دور ہے ﴿۶۷﴾ اور (جب قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ سب بے ہوش پڑ جائیں گے؛ مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے③ پھر دوسری مرتبہ اس کو پھونکا جائے گا تو وہ لوگ فوراً کھڑے ہو کر (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے ﴿۶۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) (توحید کا ثبوت اور کفر کا باطل ہونا ظاہر ہو جانے کے بعد بھی) تم مجھ کو اللہ تعالیٰ کے سوا کی عبادت کرنے کے لیے کہتے ہو۔ ②(دوسرا ترجمہ) ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی (عظمت وجلال) کا حق نہیں سمجھا جتنے وہ (بزرگی اور عظمت والے) ہیں۔ ③جن کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے ان کو اس وقت بے ہوشی اور موت نہ آوے گی؛ یعنی جب صور پھونکا جاوے گا تو اس کے اثر سے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت ملک الموت اور عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو اس وقت موت نہیں آوے گی، ہاں! بعد میں ان کو بھی موت آجاوے گی۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ
بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا
ع یَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ رَبِّكُمْ
وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى
الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧١﴾ قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٢﴾

اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کے) دفتر (لاکر سامنے) رکھ دیئے جائیں گے اور نبیوں کو اور (سب) گواہوں کو (لاکر کے) حاضر کر دیا جائے گا اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان (لوگوں) پر ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿٦٩﴾ اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا اور وہ (اللہ تعالیٰ) وہ لوگ جو کام کرتے ہیں اس کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٧٠﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان کو گروہوں کی شکل میں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جہنم) کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس (جہنم) کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس (جہنم) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے کہ: کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے ہی پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمھارے رب کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے تھے اور وہ تم کو تمھارے اس دن (قیامت) کا سامنا کرنے سے ڈراتے تھے؟ کافر لوگ کہیں گے: ہاں! (آئے تھے) لیکن عذاب کی بات کافروں پر پوری ہو کر کے ہی رہے گی ﴿٧١﴾ ان (کافروں) کو کہا جائے گا: جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ رہنے کے لیے تم داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والے کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿٧٢﴾

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡهَا وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمۡ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡهَا خٰلِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ
الَّذِىۡ صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَـنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ‌ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ
الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ‌ ۚ
وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ بھی جنت کی طرف گروہوں کی شکل میں لے جائے جائیں گے؛ یہاں تک کہ جب وہ اس (جنت) پر پہنچ جائیں گے اور اس (جنت) کے دروازے (پہلے سے) ان کے لیے کھولے جا چکے ہوں گے ① اور اس (جنت) کی حفاظت کرنے والے ان سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، مزے میں رہو، سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ ﴿۷۳﴾ اور وہ (نیک لوگ) کہیں گے: اس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کر کے دکھا دیا اور ہم کو ایسی زمین کا وارث (یعنی مالک) بنایا کہ جنت میں (رہنے کے لیے) ہم جہاں چاہیں ٹھکانہ (یعنی گھر) بناویں ②، سو (نیک) عمل کرنے والوں کا یہ بہترین بدلہ ہے ﴿۷۴﴾ اور (قیامت کے دن) تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے چاروں طرف وہ حلقہ باندھے ہوئے (یعنی گھیرے ہوئے) ہوں گے، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ: تمام تعریف تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۷۵﴾

① جنتیوں کے استقبال میں پہلے سے دروازے کھول دیے جائیں گے، اس طرف ''واو'' سے اشارہ نکلتا ہے، جہنمیوں کے تذکرے میں ''واو'' نہیں ہے۔

② سیر و سیاحت کے لیے جہاں چاہیں وہاں جا سکیں گے، مقاماتِ عالیہ میں بھی جانے کی اجازت ہوگی، جان پہچان والوں سے ملنے کے لیے جانے کی بھی اجازت ہوگی۔

سورة الغافر (المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاسی (۸۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ زمر کے بعد اور سورۂ فصلت سے پہلے ساٹھ (۶۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

یہاں سے ''آلِ حٰم'' کی سورتیں شروع ہوتی ہیں؛ یعنی جو سورتیں ''حٰم'' سے شروع ہوتی ہیں اور یہ کل سات ہیں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ: جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے پر سورۂ حٰم اپنے تلاوت کرنے والے کو جہنم کے عذاب سے بچانے والی ہوگی۔

اس سورت میں اللہ کے لیے ''غافر الذنب'' یعنی گناہوں کو بخشنے والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام ''سورۂ مؤمن'' بھی ہے۔ اس میں ایک مردِ مؤمن کا حق کے اعلان کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

ایک نام سورۂ ''الطول'' بھی ہے۔ شروع سورت میں اللہ کو ''ذی الطول'' یعنی بڑی قدرت والا ہونا بیان کیا گیا ہے۔

اس کا ایک نام ''سورۂ حٰم'' بھی ہے، سورت کی پہلی ہی آیت ''حٰم'' ہے۔

آیۃ الکرسی اور حٰم تنزیل سورۂ غافر کی ابتدائی آیات کا عمل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص صبح میں سورۂ مؤمن کی پہلی تین آیتیں اور آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ اس دن شام تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک (ہر برائی اور تکلیف سے) محفوظ رہے گا۔ (ترمذی: ۲/ ۱۱۵) مسنون وظائف ص/ ۴۲)

جو شخص اس سورت کی آیت نمبر (۴۴) ''وافوض امری الی اللّٰہ'' پڑھ لے گا تو روایت میں آتا ہے کہ: وہ لوگوں کے مکر وفریب سے مامون ہو جائے گا؛ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

حٰمٓ ۚ‏ ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِۙ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ
شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِىۡۤ اٰيٰتِ
اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ
وَّالۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَهَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ وَجٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ
لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ ۖ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتۡ كَلِمَتُ
رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ ایک (خاص) کتاب (قرآن) کا اتارا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بڑے زبردست ہیں، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۲﴾ جو (اللہ) گناہ کو معاف کرنے والے اور توبہ کو قبول کرنے والے، سخت سزا دینے والے، بڑی طاقت والے ہیں، اس (اللہ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں کافر لوگ ہی جھگڑا کھڑا کرتے ہیں، سو ان (کافروں) کا (ایک) شہر سے (دوسرے) شہر پھرنا تم کو دھوکے میں نہ ڈالے① ﴿۴﴾ ان سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم نے اور ان کے بعد کے (کتنے) گروہوں نے (سچے دین کو) جھٹلایا اور ہر امت نے اپنے نبی کے بارے میں یہ ارادہ کیا کہ وہ اس (نبی) کو پکڑ لیوے (اور قتل کر دیوے) اور باطل کا سہارا لے کر کے جھگڑے کیے؛ تاکہ اس کے ذریعے سچے دین کو مٹا دیویں②، سو میں نے ان (کافروں) کو پکڑ لیا، پھر (دیکھو کہ) میری سزا کیسی رہی؟ ﴿۵﴾ اور اسی طرح تمھارے رب کی بات کافروں پر پکی ہو چکی ہے کہ یقیناً وہ لوگ جہنم والے ہیں ﴿۶﴾

① کہ ان کافروں کو کوئی سزا نہیں ہوگی۔ ② (دوسرا ترجمہ) ڈگمگا دیویں۔

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا
سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ
صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۸﴾ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ ع

وہ (فرشتے) جوعرش کو اٹھاتے ہیں اور جو (فرشتے) اس کے آس پاس ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہی رہتے ہیں اور وہ اس (اپنے رب) پر (کامل) ایمان رکھتے ہیں اور وہ (فرشتے) ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں (اور یوں دعا کرتے ہیں کہ): اے ہمارے رب! آپ کی رحمت اور آپ کے علم میں ہر چیز سمائی ہوئی ہے، سو جن لوگوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے پر وہ چلے (اے اللہ!) آپ ان کو معاف کر دیجیے اور آپ ان کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجیے ﴿۷﴾ (اور یہ دعا کرتے ہیں): اے ہمارے رب! اور آپ ان کو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں داخل کر دیجیے جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ① (ان کو بھی جنت میں داخل کر دیجیے) یقیناً آپ تو بڑے زبردست ہیں، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۸﴾ (اے اللہ!) آپ ان کو برائیوں (کی سزا) سے بچا لیجیے ② اور جس شخص کو آپ نے اس (محشر کے) دن تکلیف سے بچا لیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے ③ ﴿۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو اس جنت کے لائق ہوں۔

② یعنی معاف کر دیجیے۔

③ (دوسرا ترجمہ) آپ ان کو برائیوں (کی عادت) سے بچا لیجیے اور جس کو آپ نے اس (دنیا کے) دن میں برائی سے بچا لیا تو پکی بات ہے کہ آپ نے اس پر بڑی مہربانی کی اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (یعنی دنیا میں جس پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور برائیوں سے بچا لیا گیا اسی کو آخرت میں اعلیٰ درجے کی کامیابی حاصل ہوگی)۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى
الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا
بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ
وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ
لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ
الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿١٤﴾ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا ان کو پکار کر کے کہا جائے گا: (آج) تم جتنا غصہ اپنے (خود کے) بارے میں کرتے ہو اس سے بھی زیادہ غصہ (یعنی نفرت) اللہ تعالیٰ کو (تم سے) اس وقت تھا جب تم کو ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم لوگ کفر کرتے تھے① ﴿۱۰﴾ کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہم کو دو مرتبہ موت دی② اور تو نے ہم کو دو مرتبہ زندگی دی، سو ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا (جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ﴿۱۱﴾ یہ (تمھاری حالت) اس لیے (ہوئی) ہے کہ جب (صرف) اکیلے اللہ تعالیٰ کا نام پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم لوگ مان لیتے تھے، سو فیصلہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جس کی شان بہت اونچی ہے، جس کی ذات بہت بڑی ہے ﴿۱۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جو تم لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتے ہیں اور تمھارے لیے آسمان سے روزی اتارتے ہیں اور جو لوگ انابت کرتے ہیں وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں ﴿۱۳﴾ سو تم خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے بندگی کرتے ہوئے اسی (اللہ تعالیٰ) کو پکارو اگرچہ کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں③ ﴿۱۴﴾ (اللہ تعالیٰ وہی) اونچے درجوں والے ہیں، عرش کے مالک ہیں، اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتے ہیں اپنے حکم سے روح (یعنی وحی، راز کی بات) اتار دیتے ہیں؛ تاکہ ملاقات کے دن (یعنی قیامت) سے وہ ڈراویں ﴿۱۵﴾

---

① یعنی دنیا میں ایمان کی دعوت نہ قبول کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کا سبب بنا ہوا تھا۔ ② دو موت: (۱) پیدائش سے پہلے (۲) دنیا کی زندگی کے خاتمے پر موت۔ دو زندگی: (۱) دنیا کی زندگی (۲) آخرت کی زندگی۔ ③ (دوسرا ترجمہ) ناگوار ہو۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ⑯ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ⑰ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ⑱ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ ⑲ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ
ع بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑳
اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

جس دن وہ لوگ کھل کر کے سامنے آ جائیں گے ① ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کس کی حکومت ہے؟ (تو جواب دیا جائے گا) صرف اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے جو اکیلے ہیں، (سب پر) غالب ہیں ﴿۱۶﴾ آج کے دن ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا، آج (کسی پر) ظلم نہیں ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلدی حساب لینے والے ہیں ﴿۱۷﴾ اور آپ ان کو نزدیک آنے والے (قیامت کے) دن (کی مصیبت) سے ڈراؤ جب کہ (لوگوں کے) دل (یعنی کلیجے) گلوں (یعنی منہ) کو آ جائیں گے تو وہ (اس کو) دبا رہے ہوں گے (کہ باہر نہ نکل جائے) ② ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی دوست نہیں ہوگا اور کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا کہ جس کی بات مان لی جائے ﴿۱۸﴾ آنکھوں کی چوری کو اور جو چیز سینوں نے چھپا رکھی ہے اس کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ تو حق کا (یعنی ٹھیک) فیصلہ کرتے ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ سنتے ہیں، بہت زیادہ دیکھتے ہیں ﴿۲۰﴾

کیا وہ لوگ زمین میں چلتے پھرتے نہیں کہ وہ دیکھ لیتے کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟

---

① (دوسرا ترجمہ) جس (قیامت کے) دن وہ نکل کر سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) جبکہ لوگوں کے دل (کلیجے) گھٹ کر گلوں (منہ) کو آ جائیں گے۔

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ
اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

وہ لوگ طاقت کے اعتبار سے اور زمین میں چھوڑی ہوئی (عمارت، باغات کی) یادگاروں کے اعتبار سے اِن (عرب کے مشرکوں) سے زیادہ مضبوط تھے، سو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ان کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا اور ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا نہیں تھا ﴿۲۱﴾ یہ اس واسطے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر کھلی کھلی دلیلیں لے کر آتے تھے، پھر انھوں نے انکار کیا، سو اللہ نے ان کو پکڑ لیا، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی طاقت والے ہیں، سخت سزا والے ہیں ﴿۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں اور کھلی دلیل لے کر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا، تو وہ سب لوگ کہنے لگے: (کہ یہ) جادوگر ہے (اور) بڑا جھوٹا ہے[1] ﴿۲۳﴾ ﴿۲۴﴾ سو جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ان کے پاس ہماری طرف سے (آئی ہوئی) سچی بات لے کر آئے تو وہ لوگ کہنے لگے کہ: جو لوگ ان (موسیٰ) کے ساتھ ایمان لائے ان کے بیٹوں کو تم مار ڈالو[2] اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو اور کافروں کی تدبیر تو ناکام ہی رہی[3] ﴿۲۵﴾ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا: مجھے چھوڑ دو[4] کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اس کو چاہیے کہ اپنے رب کو (مدد کے لیے) پکارے، مجھے یہ ڈر ہے کہ وہ تمھارے دین کو بدل ڈالے گا یا زمین میں فساد پھیلائے گا ﴿۲۶﴾

---

[1] اہلِ حق کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنا سیاسی لوگوں کی پرانی عادت ہے۔ [2] اولاد کے قتل کا انسان کو زیادہ غم ہوتا ہے، قتلِ اولاد سے نسل نہیں پھیلتی، انسان کمزور ہو جاتا ہے اور یہ جتایا گیا کہ اولاد کا قتل ایمان کے سبب سے ہے؛ تاکہ لوگ ایمان سے دور رہے۔ [3] (دوسرا ترجمہ) کافروں کا داؤ غلطی ہی میں رہا۔ [4] (دوسرا ترجمہ) مجھے موقع دو۔

ع وَقَالَ مُوسٰى إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ
اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِنْ يَكُ
صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾
يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِينَ فِي الْأَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللّٰهِ إِنْ
جَاءَنَا ۖ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرٰى وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾
وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يٰقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ: یقیناً میں اپنے رب اور تمھارے رب سے ہر تکبر کرنے والے سے۔ جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ پناہ لے چکا ہوں ﴿۲۷﴾

اور فرعون کے خاندان کا ایک آدمی جو ایمان لا چکا تھا (اور اب تک) اپنے ایمان کو وہ چھپا رہا تھا (یہ مشورہ سن کر) وہ کہنے لگا: کیا تم ایک ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یوں کہتا ہو کہ میرے رب اللہ تعالیٰ ہیں؛ حالاں کہ وہ تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں لے آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو جس چیز سے وہ تم کو ڈرا رہا ہے① اس میں سے کوئی نہ کوئی حصہ تم پر پڑ کر رہے گا②، جو آدمی حد سے آگے بڑھنے والا ہو، بڑا جھوٹا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے کو ہدایت نہیں دیتے ﴿۲۸﴾ اے میری قوم! آج تمھارا راج ہے کہ (تم اس) ملک میں غالب ہو، سو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (بچنے میں) کون ہماری مدد کرے گا؟ اگر وہ (اللہ تعالیٰ کا عذاب) ہمارے پاس آجائے، فرعون کہنے لگا: میں تم کو وہی رائے دیتا ہوں جس کو میں (خود صحیح) سمجھتا ہوں اور جس میں بھلائی ہو وہی راستہ میں تم کو بتلاتا ہوں ﴿۲۹﴾ اور جو شخص ایمان لا چکا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! یقیناً میں (تمھارے بارے میں) ڈرتا ہوں کہ تم پر دوسری قوموں کی طرح برا دن آجائے ﴿۳۰﴾

① مراد عذاب کی پیشین گوئی ہے۔ ② بعض حضرات نے ''بعض'' سے دنیوی عذاب مراد لیا ہے، یا ''بعض'' تلطف اور نرمی کو بتلا رہا ہے؛ تاکہ مخاطب وحشت زدہ نہ ہو جائے، جبکہ کچھ حضرات نے ''بعض'' کو ''کل'' کے معنی میں بھی مراد لیا ہے۔

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا
لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ
قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾

نوح کی قوم اورقومِ عاد اورقومِ ثمود اور جولوگ ان کے بعد تھے ان کے جیسی حالت (تمھاری نہ ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ بندوں پر (کسی طرح) ظلم کرنا نہیں چاہتے ﴿۳۱﴾ اے میری قوم! میں تمھارے بارے میں ڈرتا ہوں ایسے دن سے جس میں چیخ پکار مچی ہوئی ہوگی ﴿۳۲﴾ جس دن تم (حساب کے میدان سے) پیٹھ پھرا کر کے (جہنم کی طرف) بھاگو گے (تو اس وقت) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے تم کو کوئی بچانے والا نہیں ہوگا① اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کر دیویں تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہوگا ﴿۳۳﴾ اور اس سے پہلے تمھارے پاس یوسف (علیہ السلام توحید کی) کھلی ہوئی دلیلیں لے کر آچکے تھے، سو جو بات وہ (یوسف علیہ السلام) تمھارے پاس لے کر کے آئے تھے تم اس کے بارے میں ہمیشہ (برابر) شک ہی کرتے رہے، یہاں تک کہ جب ان (یوسف علیہ السلام) کی وفات ہوگئی تو تم (ایسا) کہنے لگے کہ: (اب) اللہ تعالیٰ ان (یوسف علیہ السلام) کے بعد ہرگز کوئی رسول نہیں بھیجیں گے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر ایسے آدمی کو جو حد سے آگے بڑھنے والا (یعنی بے باک) شک میں پڑا رہنے والا ہو اس کو گمراہی (یعنی غلطی) میں ڈالے رکھتے ہیں ﴿۳۴﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس دن تم پیٹھ پھرا کر (اس طرح) بھاگو گے کہ کوئی بھی تم کو اللہ سے بچانے والا نہیں ہوگا (یعنی اس میں قیامت کے دن بھاگنا بھی مراد ہوسکتا ہے کہ میدانِ قیامت سے نکل کر بھاگے گر چہ وہ ہو نہیں سکے گا اسی طرح دنیا میں جب عذاب آوے اس وقت کا بھاگنا بھی مراد ہوسکتا ہے، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے عذاب کے وقت کوئی بچانے والا نہیں ہوسکتا)۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ
لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ
لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ
ع فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

جولوگ اپنے پاس کسی دلیل کے آئے بغیر اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں یہ بات اللہ تعالیٰ کے یہاں اور ایمان والوں کے نزدیک بڑی نفرت کی ہے، اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ ہر تکبر کرنے والے، بڑی شرارت کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۳۵﴾ اور فرعون نے کہا: اے ہامان! تو میرے لیے ایک اونچی عمارت بنا؛ تاکہ میں راستوں تک پہنچ جاؤں ﴿۳۶﴾ (یعنی) آسمانوں کے راستوں پر (پہنچ جاؤں)① سو میں موسیٰ کے معبود کو② جھانک کر دیکھوں اور میں تو یقینی طور پر ان (موسیٰ علیہ السلام) کو جھوٹا ہی خیال کرتا ہوں، اسی طرح فرعون کو اس کے برے اعمال اس کی نظر میں مزین کر کے دکھائے گئے اور اس کو سیدھے راستے سے روک دیا گیا تھا③ اور فرعون نے جو بھی چال چلی وہ تباہ و برباد ہوگئی ﴿۳۷﴾

اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے کہا: اے میری قوم! تم میری بات مان لو، میں تم کو نیکی کے راستے پر لے جاؤں گا④ ﴿۳۸﴾ اے میری قوم! یقیناً یہ دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا مزہ اڑا لینا ہے اور یقیناً آخرت وہ جم کر (یعنی ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے ﴿۳۹﴾

---

① فرعون سمجھتا تھا کہ ایسی اونچی عمارت بن ہی نہیں سکتی کہ اس کے ذریعہ آسمان پر پہنچ جائے۔ یہ تو عوام کی توجہ دوسری طرف کرنے کے لیے یہ بات کہی۔ سیاست کے لوگ عوام کو بے وقوف بنا کر کام چلاتے ہیں، بنیادی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے کوئی نیا مسئلہ یا حادثہ کھڑا کر دیتے ہیں۔

② یہ طنزیہ جملہ ہے؛ اس لیے کہ وہ تو خود کو خدا مانتا تھا۔

③ (دوسرا ترجمہ) وہ سیدھے راستے سے رک گیا تھا۔ ④ کامل مؤمن کی اتباع بھی انسان کو نیکی کے راستے پر چلاتی ہے۔

مَنۡ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجۡزٰٓى اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى
وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ يُرۡزَقُوۡنَ فِيۡهَا بِغَيۡرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوۡمِ مَا لِيۡۤ
اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدۡعُوۡنَنِيۡۤ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ؕ تَدۡعُوۡنَنِيۡ لِاَكۡفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشۡرِكَ بِهٖ مَا النصف
لَيۡسَ لِيۡ بِهٖ عِلۡمٌ ۫ وَّاَنَا اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى الۡعَزِيۡزِ الۡغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدۡعُوۡنَنِيۡۤ اِلَيۡهِ
لَيۡسَ لَهٗ دَعۡوَةٌ فِى الدُّنۡيَا وَلَا فِى الۡاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ هُمۡ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذۡكُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَكُمۡ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِيۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۴۴﴾

جس شخص نے بھی برا کام کیا تو اس کو صرف اس (کی برائی) کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے بھی نیک عمل کیا چاہے وہ مرد ہو یا عورت ہو اور وہ ایمان والا ہے تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا ﴿۴۰﴾ اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو تم کو نجات (کے راستے) کی دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف دعوت دیتے ہو ﴿۴۱﴾ تم تو مجھے یہ دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کروں اور میں اس (اللہ) کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کروں جس کے بارے میں مجھے کوئی علم (یعنی خبر) نہیں ہے اور میں تو تم کو بڑے زبردست، بہت زیادہ معاف کرنے والے (اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں ﴿۴۲﴾ یقینی بات تو یہ ہے کہ جن کی عبادت کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ خود اپنی طرف دعوت دینے کی (یعنی بلانے کی) صلاحیت نہ دنیا میں رکھتا ہے اور نہ آخرت میں① اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہمارا پھر کر جانا ہے اور یقیناً حد سے آگے بڑھنے والے ہی آگ میں پڑنے والے ہیں ﴿۴۳﴾ غرض جو بات میں تم کو کہہ رہا ہوں وہ تم (آگے چل کر) عنقریب یاد کرو گے اور میں تو اپنا کام اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ بندوں کو پورا پورا دیکھتے ہیں ﴿۴۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) دنیا اور آخرت میں (کسی بھی حاجت کے لیے) پکارے جانے کے لائق ہی نہیں ہے۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴿۴۶﴾
وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ
اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ﴿۴۸﴾

نتیجہ یہ ہوا کہ جو برے برے منصوبے انھوں نے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کو بچالیا① اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آ کر گھیر لیا ﴿۴۵﴾ (یعنی) آگ ہے جس کے سامنے صبح شام وہ (فرعونی لوگ) لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن (حکم ہوگا کہ) تم فرعونیوں کو سخت عذاب میں داخل کردو ﴿۴۶﴾ اور جب وہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے آگ میں جھگڑ رہے ہوں گے تو (دنیا میں) جو کمزور لوگ تھے وہ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: ہم تو یقیناً تمھارے (کہنے کے مطابق دنیا میں تمھارے) پیچھے چلنے والے لوگ تھے تو کیا آگ کا کچھ حصہ ہمارے بدلے تم خود لے لو گے؟② ﴿۴۷﴾ جو لوگ (دنیا میں) بڑے بنے ہوئے تھے وہ کہیں گے: ہم سب اس (آگ) میں پڑے ہوئے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنے) بندوں کے درمیان (جو فیصلہ کرنا تھا وہ) کر چکے ہیں ﴿۴۸﴾

① ''فَوَقٰىهُ'' میں ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہو سکتے ہے۔ فرعون کے سامنے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے مؤمن ساتھیوں کو کامیاب کیا اور فرعونیوں کی تمام سازشیں ناکام ہوئیں۔ بعض حضرات نے مرجع اسی مردِ مؤمن کو قرار دیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پکے خیر خواہ ثابت ہوئے اور قومِ فرعون کو علی الاعلان توحید کی دعوت دے رہے تھے ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے غرق سے اور فرعونیوں کی سازش سے نجات دی، یہ رشتے میں فرعون کے چچازاد بھائی تھے؛ لیکن ایمان کی سعادت نصیب ہوئی۔ شاید یہی وہ آدمی ہے جس نے قبطی کے قتل کے واقعے کے موقع پر جب فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام سے قصاص کی بات چل رہی تھی تب دوڑ کر آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی اور مصر سے روانہ ہونے کا مشورہ دیا۔ ہر دور میں اہلِ حق کو کچھ نہ کچھ مخلص، باوفا خیر خواہ مل ہی جاتے ہیں، یہ اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) ہم سے اٹھالو گے (تیسرا ترجمہ) ہم سے ہٹا سکتے ہو۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾
قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ ع
يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى
وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

اور جولوگ آگ میں پڑے ہوئے ہوں گے وہ جہنم کے نگرانوں① سے کہیں گے کہ: تم اپنے رب سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہمارے اوپر سے تھوڑا سا عذاب ہلکا کردیوے ﴿۴۹﴾ وہ (جہنم کے نگران فرشتے) کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے پیغمبر کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے نہیں تھے؟ تو وہ (جہنمی) لوگ کہیں گے کہ: ہاں (آئے تو تھے) تو وہ (جہنم کے حفاظت کرنے والے فرشتے) کہیں گے: تو تم ہی لوگ دعا کرلو اور کافروں کی دعا تو بے کار ہی جانے والی ہے② ﴿۵۰﴾ یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہی ہیں اور جس (قیامت کے) دن گواہی دینے والے کھڑے ہوں گے اس دن بھی (مدد کریں گے) ﴿۵۱﴾ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کوئی فائدہ نہیں دیں گے اور ان کے لیے تو لعنت ہوگی اور ان (کے رہنے) کے لیے بہت برا گھر ہوگا ﴿۵۲﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو ہدایت (نامہ یعنی تورات) عطا کی ③ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ایسی) کتاب کا وارث بنایا، جو عقل والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی ﴿۵۳﴾ ﴿۵۴﴾

---

① نگرانی کرنے والے فرشتوں؛ یعنی جہنم کے داروغے "مالک" اور اس کے رفقا۔

② (دوسرا ترجمہ) کافروں کی دعا کا (آخرت میں) کوئی بھی اثر ہونے والا ہی نہیں ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) صحیح راستے کی سمجھ عطا کی۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا
هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

سو (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً (رسولوں کو مدد کرنے کا) اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ پر معافی مانگتے رہو① اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کرتے رہو ﴿۵۵﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں جبکہ ان کے پاس (ان کے دعویٰ شرک کی) کوئی بھی دلیل پہنچی نہیں ہے، ان کے دلوں میں تو صرف بڑا بننے کی ایک چاہت ہے جس (چاہت) تک وہ کبھی پہنچنے والے نہیں ہیں، سو آپ (ان کے شر کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو②، یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں ﴿۵۶﴾ البتہ آسمانوں اور زمین کا بنانا لوگوں کو (دوبارہ) بنانے سے زیادہ بڑا کام ہے③ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۵۷﴾ اور اندھا اور دیکھنے والا دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور برا کام کرنے والا (یعنی دونوں برابر نہیں ہو سکتے) تم لوگ بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۵۸﴾

①: [۱] امت کے گناہوں پر نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کریں۔

[۲] بشری تقاضے سے جو چوک ہوگئی ہو اس پر استغفار۔

[۳] اس میں امت کو استغفار کی تعلیم دی گئی ہے؛ ورنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے اور بعد میں یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

② ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ جس وقت یہود نے کہا کہ: إن صاحبنا الدجال ويكون منا يخرج فيملك الأرض ويصنع كذا وكذا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ دجال کے فتنے سے پناہ مانگو ولیس فی القرآن اشارة إلى الدجال إلا في هذه الآية۔ (حاشیہ جلالین، سورۂ غافر)۔

③ جب وہ بڑا کام اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں تو انسان کا پیدا کرنا کیسے مشکل ہوگا؟۔

إِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَذُو ع
فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ
شَيْءٍ ۘ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾ اللّٰهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ﴿٦٤﴾

یقیناً قیامت تو آنے ہی والی ہے، اس میں (کسی طریقے کا بھی) کوئی شک نہیں ہے؛ لیکن اکثر لوگ مانتے نہیں ہیں ﴿۵۹﴾ اور تمھارے رب نے کہا کہ: تم مجھ کو پکارو، میں تمھاری دعا کو قبول کروں گا، یقینی بات ہے کہ جو لوگ میری عبادت ① سے تکبر کرتے ہیں ② وہ لوگ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ﴿۶۰﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے واسطے رات بنائی ہے؛ تا کہ تم لوگ اس میں سکون حاصل کرو اور دن دیکھنے کے لیے (یا دکھانے والا، یا روشن) بنایا، یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل والے ہیں؛ لیکن اکثر لوگ (نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے ﴿۶۱﴾ وہی اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، ہر چیز کے پیدا کرنے والے ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر (ایمان سے) کہاں پھرے جاتے ہو ﴿۶۲﴾ اسی طرح ③ وہ (پہلے لوگ) بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے ﴿۶۳﴾ اللہ تعالیٰ (کی ذات) وہ ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت بنایا اور تمھاری صورت بنائی سو تمھاری بہترین صورت بنائی اور تم کو پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، وہ اللہ تعالیٰ تمھارے رب ہیں، سو بڑی برکت والے ہیں ④ جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۴﴾

---

① ہر عبادت دعا ہے اور عبادت کا مغز دعا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) منہ پھرا لیتے ہیں۔
③ یعنی جس طرح یہ لوگ الٹے پھر کر چلے جاتے ہیں اسی طرح۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے ہیں۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ
نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ؗ وَاُمِرْتُ
اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ
ع وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾

وہی (اللہ) زندہ ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم خالص اس کے لیے بندگی کرتے ہوئے اس کو پکارو، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۶۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے کھلی ہوئی نشانیاں آ چکیں تو پھر میں ان (بتوں) کی عبادت کروں جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارا کرتے ہو[۱] اور مجھ کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام عالموں کے رب کا تابع بن کر رہوں ﴿۶۶﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے، پھر جمے ہوئے خون سے، پھر وہ تم کو بچے کی شکل میں باہر نکالتے ہیں، پھر (زندہ رکھ کر اللہ تعالیٰ تمھاری پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم اپنی بھرپور طاقت (یعنی جوانی) کو پہنچ جاؤ، پھر تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی تو وہ ہے جو اس (جوانی اور بڑھاپے) سے پہلے ہی وفات پا جاتا ہے؛ اور تاکہ تم سب ایک مقرر وقت تک پہنچ جاؤ[۲]؛ اور تاکہ تم سمجھ سے کام لو ﴿۶۷﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو زندگی دیتے ہیں اور موت بھی دیتے ہیں، سو جب کسی کام کا فیصلہ کر دیتے ہیں تو اس کو بس اتنا ہی کہہ دیتے ہیں کہ ''ہو جا'' تو وہ کام ہو جاتا ہے ﴿۶۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) جب میرے پاس میرے رب کی طرف سے (توحید پر) کھلی کھلی نشانیاں آ چکیں تو اب مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں ان بتوں کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے ہو۔

② ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى یُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِالۡكِتٰبِ
وَبِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۟ۛ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَالسَّلٰسِلُ ؕ
یُسۡحَبُوۡنَ ﴿۷۱﴾ فِی الۡحَمِیۡمِ ۬ۙ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسۡجَرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِیۡلَ لَهُمۡ اَیۡنَ مَا كُنۡتُمۡ
تُشۡرِكُوۡنَ ﴿۷۳﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَكُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ قَبۡلُ شَیۡـًٔا ؕ
كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَفۡرَحُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ
وَبِمَا كُنۡتُمۡ تَمۡرَحُوۡنَ ﴿۷۵﴾ اُدۡخُلُوۡۤا اَبۡوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا ۚ فَبِئۡسَ مَثۡوَى
الۡمُتَكَبِّرِیۡنَ ﴿۷۶﴾

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، کوئی کہاں سے ان کو الٹا پھرا دیتا ہے؟① ﴿۶۹﴾ جن لوگوں نے کتاب (قرآن) کو اور ان چیزوں کو (بھی) جھٹلایا جن (چیزوں) کو ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا تھا، سو عنقریب ان کو (اپنا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۷۰﴾ جب کہ طوقیں اور زنجیریں ان کی گردنوں میں (پڑی ہوئی) ہوں گی (پھر) ان کو گھسیٹتے ہوئے گرم پانی میں پہنچایا جاوے گا ﴿۷۱﴾ پھر ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا ﴿۷۲﴾ پھر ان کو پوچھا جائے گا: کہاں ہیں وہ (تمھارے معبود) جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا شریک مانا کرتے تھے؟ ﴿۷۳﴾ تو وہ (کافر) کہیں گے: وہ سب ہم سے غائب ہو گئے؛ بلکہ اس سے پہلے ہم کسی چیز کو نہیں پکارتے تھے، اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کر دیتے ہیں② ﴿۷۴﴾ یہ (عذاب) اس لیے ہوگا کہ تم زمین میں ناحق اترایا کرتے تھے③ اور اس لیے کہ تم اکڑتے پھرتے تھے④ ﴿۷۵﴾ تم جہنم کے دروازوں میں ہمیشہ اس میں رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ، سو تکبر کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۷۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) (حق سے) پھر کر کہاں چلے جا رہے ہیں؟

② (دوسرا ترجمہ) غلطی میں پھنسائے رکھتے ہیں ان کافروں کی ضد کی پاداش میں۔

③ اللہ کو بھول کر ناحق لذت حاصل کرنا۔

④ مال و دولت پر فخر و غرور کر کے حقوق میں تعدی کرنا۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
ع قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

لہٰذا (اے نبی!) تم صبر کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ تو (بالکل) سچا ہے، اب جس عذاب سے ہم ان کو ڈرایا کرتے ہیں① اگر تھوڑا سا اس میں سے ہم تم کو (تمھاری زندگی میں) دکھلا دیں گے یا ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیویں، سو وہ لوگ ہمارے پاس واپس لائے جائیں گے ﴿۷۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تم سے پہلے بہت سارے رسول بھیجے، ان میں سے کچھ (پیغمبر) تو وہ ہیں جن کے واقعات ہم نے تمھارے سامنے بیان کردیے اور ان میں سے بعض وہ ہیں کہ تمھارے سامنے ہم نے ان کے واقعات بیان نہیں کیے اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کوئی نشانی (خود) لے آوے②؛ مگر اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے (معجزہ آسکتا ہے) سو جب اللہ کا (دنیا یا آخرت میں عذاب کا) حکم آوے گا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاوے گا اور جھوٹے لوگ اس وقت نقصان میں پڑجاویں گے③ ﴿۷۸﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمھارے لیے چوپائے بنائے؛ تاکہ ان میں سے بعض پر تم سواری کرو اور ان میں سے بعضوں کو تم کھاتے ہو ﴿۷۹﴾ اور تمھارے لیے ان (جانوروں) میں بہت سارے (دوسرے) فائدے ہیں اور ان (جانوروں) کا مقصد یہ بھی ہے کہ تم ان پر (سوار ہوکر) تمھارے دلوں میں (کہیں جانے کی) حاجت ہو تو تم اس تک پہنچ سکو اور ان (جانوروں) پر اور کشتی پر اٹھا کرکے تم کو لے جایا جاتا ہے ﴿۸۰﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) جس عذاب کا ہم ان سے وعدہ کیا کرتے ہیں۔②(ترجمہ کی دوسری تعبیر) کسی پیغمبر کو یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ لے آوے۔③(دوسرا ترجمہ) آیا۔ ہوگیا۔ پڑگئے (یعنی تینوں جگہ ماضی کا ترجمہ بھی ہوسکتا ہے)۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ
اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا
عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا
رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

اور وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (اپنی) نشانیاں دکھلاتے رہتے ہیں، سو اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نشانیوں کا تم انکار کرو گے؟ ﴿۸۱﴾ کیا بھلا انھوں نے زمین میں چل پھر کر کے دیکھا نہیں کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا، جو (تعداد میں) ان (مکہ والوں) سے زیادہ تھے اور طاقت میں بھی (ان سے) زیادہ مضبوط تھے اور زمین پر جو نشانیاں (عمارت وغیرہ کی چھوڑ گئے ہیں) اس میں بھی (زیادہ تھے) کہ جو کمائی وہ کمایا کرتے تھے وہ ان کو کچھ بھی کام نہیں آئی ﴿۸۲﴾ سو جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیوں کو لے کر پہنچے تو ان کے پاس جو (دنیوی) علم تھا① اس پر وہ اترانے لگے، اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑاتے تھے اس (عذاب) نے (آ کر) ان کو گھیر لیا ﴿۸۳﴾ سو جب انھوں نے (جب) ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب کہنے لگے کہ: ہم تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اور اس کے ساتھ جو شرک ہم کرتے تھے اس کا ہم نے انکار کر دیا ﴿۸۴﴾ سو جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تب ان کو ان کا ایمان نفع نہیں پہنچا سکتا تھا② اللہ تعالیٰ کا یہی معمول ہے جو اس کے بندوں میں (پہلے سے) ہوتا ہوا چلا آیا ہے اور کافر لوگوں نے اس وقت سخت نقصان اٹھایا ﴿۸۵﴾

---

① دنیوی معاش کو اصلی سمجھنا اور معاشی علوم کو اصلی سمجھ کر اس پر اترانے لگے۔

② وہ اضطراری حالت کا ایمان تھا۔

سورۃ فصلت

(المکیة)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چون (۵۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ غافر کے بعد اور سورۂ زخرف سے پہلے اکسٹھ (۶۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

فصلت: لغت میں معنیٰ آتا ہے: کھول کر بیان کر دی گئی، وضاحت کر دی گئی۔ اس سورت میں قرآن کے بارے میں آیا ہے کہ اس کی آیات صاف صاف بیان کی گئی ہیں۔

اس کا ایک نام ''سورۂ مصابیح'' بھی ہے۔ اس سورت کی ایک آیت میں آسمان کے جگمگانے والے ستاروں کو مصابیح کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کو ''سورۂ حم سجدہ'' بھی کہتے ہیں۔ اس میں ایک سجدہ کی آیت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا
عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا
اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ (قرآن) اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے اتارا گیا ہے جس کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں جدا جدا کی گئی ہیں [۱] (یعنی یہ) قرآن عربی زبان میں (ہے) جو قوم سمجھتی ہے اس کے واسطے ﴿۳﴾ (یہ قرآن تو) خوش خبری سناتا ہے اور ڈراتا ہے، سو ان میں سے اکثر لوگ دھیان نہیں کرتے جس کی وجہ سے وہ لوگ سنتے نہیں ہیں ﴿۴﴾ اور وہ (کافر) کہنے لگے کہ: جس (توحید) کی طرف تم ہم کو بلا رہے ہو اس سے ہمارے دل غلافوں میں (لپٹے ہوئے) ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ (لگی) ہے [۲] اور ہمارے اور تمھارے درمیان میں ایک پردہ ہے، سو تم (تمھارا) کام کرو، ہم اپنا کام کرتے رہیں گے ﴿۵﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی آتی ہے یہ کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے؛ لہٰذا تم اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف (عبادت میں) اپنا رخ سیدھا رکھو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کے لیے بڑی بربادی ہے ﴿۶﴾

① (دوسرا ترجمہ) صاف صاف بیان کی گئی ہیں (تیسرا ترجمہ) اس کی آیتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔
② یعنی بہرے ہو گئے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۸ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ ع
يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۹ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى
السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا
طَآئِعِيْنَ ۱۱ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۱۲

جو زکوۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کا (بھی) انکار کرتے ہیں ﴿۷﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ہے[1] ﴿۸﴾

(اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو: کیا تم لوگ اس ذات کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا اور تم لوگ اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے دوسروں کو برابر (شریک) بناتے ہو، وہ (اللہ تعالیٰ) تو تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۹﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے (تمھارے لیے) اس (زمین) میں اس پر جمے ہوئے پہاڑ قائم کر دیے اور اس (زمین) میں برکت رکھی اور اس میں اس (زمین پر رہنے والے جانوروں) کی خوراک ایک خاص مقدار میں رکھ دی (یہ) سب کچھ چار دن میں (ہوا) سوال پوچھنے والوں کے لیے برابر (یعنی پورا جواب) ہو گیا ﴿۱۰﴾ پھر اس (اللہ سبحانہ وتعالیٰ) نے آسمان کی طرف توجہ کی، اور (اس وقت) وہ دھواں تھا تو اس (آسمان) کو اور زمین کو کہا کہ: تم دونوں خوشی سے یا زبردستی سے آجاؤ تو (آسمان زمین) دونوں کہنے لگے: ہم دونوں خوشی خوشی آگئے ﴿۱۱﴾ پھر اس نے (ہمارے فیصلے کے مطابق) ان کو دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں ان کے مناسب حکم بھیجا اور ہم نے قریب والے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے سجایا اور (ہم نے آسمان کو) محفوظ بھی کر دیا، یہ بڑے زبردست، بڑے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کا مقرر کیا ہوا نظام ہے ﴿۱۲﴾

---

① تندرستی کے دور میں جو نفل اعمال پابندی سے کیے اگر بیماری وسفر میں نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔

فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿۱۳﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ
الرُّسُلُ مِنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا
لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۱۵﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ
وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿۱۶﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ

سو اگر وہ لوگ منہ پھرائیں ① تو تم (ان کو ایسا) کہہ دو کہ: میں تم کو (سخت) ہولناک عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا ہولناک عذاب قومِ عاد اور ثمود پر اترا تھا ﴿۱۳﴾ جب ان کے پاس پیغمبران کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے ② آئے ، یہ کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو، تو وہ (قوم) کے لوگ کہنے لگے: اگر ہمارے رب چاہتے تو (رسول بنا کر) فرشتوں ہی کو اتار دیتے، سو ہم تو جس (توحید) کو دے کر تم کو بھیجا گیا ہے اس کا انکار کرتے ہیں ﴿۱۴﴾ سو بہر حال قومِ عاد کے لوگوں نے تو زمین میں ناحق تکبر کیا اور وہ لوگ کہنے لگے: کون ہم سے زیادہ طاقت والا ہے؟ بھلا کیا ان کو یہ بات معلوم نہیں جس اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا وہ طاقت میں ان سے بھی زیادہ ہیں اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ﴿۱۵﴾ سو ہم نے منحوس (یعنی مصیبت کے) دنوں میں ③ سخت تیز ہوا (یعنی آندھی) ان پر بھیجی؛ تاکہ ہم ان کو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور (عذاب کے وقت) ان لوگوں کی (کوئی) مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۶﴾ اور بہر حال قومِ ثمود تو ہم نے ان کو (رسول کے ذریعہ) سیدھا راستہ دکھایا تھا تو انھوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنے کو پسند کیا،

① یعنی بات نہ مانیں۔ ② یعنی ہر طرف سے جان توڑ محنت کرتے ہوئے۔ نبیوں کے مسلسل آنے کا سلسلہ بھی رہا۔
③ ان کے برے اعمال کی وجہ سے وہ دن منحوس کہے گئے ورنہ حقیقت میں کوئی دن منحوس نہیں ہوا کرتا۔

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۷ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ع وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۱۸ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۱۹ حَتّٰٓى اِذَا مَا
جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۰ وَقَالُوْا
لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۱ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ
اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۲۲
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳

تو انھوں نے جو (بری) کمائی کر رکھی تھی اس کے بدلے میں ذلتی کے عذاب کے کڑاکے نے ان کو پکڑ لیا① ﴿۱۷﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور وہ ڈرتے رہتے تھے ان کو ہم نے بچا لیا ﴿۱۸﴾

اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو جمع کر کے آگ کی طرف لے جایا جاوے گا، پھر ان کی ٹولیاں بنائی جائیں گی② ﴿۱۹﴾ یہاں تک کہ جب وہ لوگ (جمع ہو کر) اس (آگ) کے قریب پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے ان کے خلاف جو کام وہ لوگ کرتے تھے اس کی گواہی دیں گے ﴿۲۰﴾ اور وہ (دشمن) اپنی کھالوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے کہ: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ تو وہ (کھالیں) کہیں گی کہ: ہم کو تو اس اللہ تعالیٰ نے بلوایا جس نے ہر چیز کو بلوایا اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی طرف تم کو واپس لے جایا جائے گا ﴿۲۱﴾ اور تم لوگ (گناہ کرتے وقت) اس بات سے تو (کسی طرح) چھپ (یعنی بچ) ہی نہیں سکتے تھے کہ تمھارے کان اور تمھاری آنکھیں اور تمھارے چمڑے③ تمھارے خلاف گواہی دیں گے؛ لیکن تم نے تو یہ سمجھ رکھا تھا کہ تمھارے بہت سارے اعمال کی اللہ تعالیٰ کو خبر ہی نہیں ہے ﴿۲۲﴾ اور اپنے رب کے بارے میں تمھارا یہی تو خیال تھا جو تم رکھتے تھے جس نے تم کو برباد کر دیا جس کے نتیجے میں تم لوگ نقصان میں پڑ کر کے رہ گئے ﴿۲۳﴾

---

① یعنی برے اعمال کی وجہ سے ذلت کے عذاب کی آفت نے ان کو پکڑ لیا۔ (باقی)

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ﴿۲۴﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ﴿۲۵﴾ ع
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ﴿۲۶﴾
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ﴿۲۸﴾

سواب (ان کی حالت ایسی ہے کہ) اگر وہ صبر بھی کریں تو بھی آگ ان کے لیے ٹھکانہ ہوگی اور اگر وہ عذر بھی کرنا چاہیں تو ان کا عذر قبول نہیں کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور ہم نے (دنیا میں) ان (کافروں) کے لیے کچھ (ایسے شیطان) ساتھی مقرر کر دیے تھے کہ جنھوں نے ان کے آگے اور ان کے پیچھے کے (برے) کاموں کو ان کی نگاہ میں مزین کر کے دکھلایا تھا اور (دوسرے) جنات اور انسان میں سے جو فرقے ان سے پہلے گذر گئے ان کے ساتھ (اللہ تعالیٰ کے) عذاب کی بات ان پر سچی ہو کر رہی کہ یقیناً وہ سب نقصان میں پڑنے والے ہو گئے ﴿۲۵﴾

اور کافر (ایک دوسرے سے یہ) کہتے ہیں: اس قرآن کو مت سنو اور اس (کے پڑھنے کے درمیان) میں بک بک کر دیا کرو①؛ تا کہ تم لوگ غالب آجاؤ② ﴿۲۶﴾ تو ہم کافروں کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور برے سے برے کام جو وہ کرتے تھے ہم اس کا بدلہ ان کو ضرور دیں گے ﴿۲۷﴾ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی سزا آگ ہے، ان کے لیے اس میں ہمیشہ رہنے کا ٹھکانہ ہوگا، وہ جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے یہ اس کی سزا ہے ﴿۲۸﴾

➲ ①(دوسرا ترجمہ) پھر ان کو روک دیا جائے گا (تیسرا) ان لوگوں کو دھکیل دیا جائے گا۔②یعنی دوسرے اعضا۔
(اس صفحے کا حاشیہ)

①(دوسرا ترجمہ) شور وغل کر دیا کرو۔②اور پیغمبر ہار کر چپ ہو جاوے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ
اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ۝۲۹ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ۝۳۰ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ
ع اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۝۳۱ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ۝۳۲ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝۳۳

اور کافر لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! جنات اور انسانوں میں سے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا، وہ دونوں تو ہم کو (ذرا) دکھلا دے تو ہم ان دونوں کو اپنے قدموں کے نیچے ایسا ڈال دیویں کہ وہ سب سے نیچے (یعنی ذلیل) ہو جاویں ﴿۲۹﴾ یقیناً جن لوگوں نے اقرار کیا کہ: ہمارے رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں، پھر وہ (اس پر) جم گئے تو ان پر فرشتے اترتے ہیں① (اور یہ کہتے ہیں) کہ تم خوف مت کرو اور تم غمگین مت ہوؤ اور تم اس جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا ﴿۳۰﴾ ہم دنیا کی زندگی میں تمہارے دوست تھے② اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تم کو اس (جنت) میں وہ تمام چیزیں ملیں گی جو تمھارا جی چاہے گا اور جو چیز تم وہاں منگوانا چاہو گے وہ بھی تم کو ملے گی ﴿۳۱﴾ یہ میزبانی ہے بہت زیادہ معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے ﴿۳۲﴾

اور اس آدمی سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیوے③ اور نیک کام کرے④ اور کہے کہ: یقیناً میں تو مسلمانوں میں سے ہوں ﴿۳۳﴾

---

① یعنی موت کے وقت پھر قبر میں پھر قیامت کے میدان میں۔

② ملائکہ دنیوی زندگی میں نیکی کا الہام کرتے ہیں اور تکلیف کے وقت سکون کا الہام کرتے ہیں، یہ فرشتوں کی مبارک صحبت کا اثر ہے اور آخرت میں تو علانیہ ساتھ ہوں گے۔ ③ اس میں اذان بھی شامل ہے۔

④ اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنا بھی اس میں شامل ہے اور اس وقت دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ
عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰىہَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ
عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا
لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا
فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور نیکی اور برائی دونوں برابر نہیں ہو سکتی، تم (برائی کا) جواب ایسے طریقے سے دیا کرو جو بہت اچھا ہو، جس کی وجہ سے تمھارے اور جس آدمی کے درمیان دشمنی تھی وہ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایسا ہو جائے گا جیسے جگری (یعنی ہمدردی کرنے والا) دوست ہو ﴿۳۴﴾ یہ بات صرف صبر کرنے والے (یعنی مستقل مزاج) کو ہی ملتی ہے اور یہ بات بڑی قسمت والے ہی کو ملتی ہے ﴿۳۵﴾ اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تم کو آنے لگے ① تو تم (فوراً) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو ② یقیناً وہی (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ سننے والے، بہت زیادہ جاننے والے ہیں ﴿۳۶﴾ اور (اللہ تعالیٰ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے رات ہے ③ اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے، تم لوگ نہ سورج کو اور نہ چاند کو سجدہ کرو اور تم اس اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو جس نے ان سب (نشانیوں) کو پیدا کیا اگر تم کو (حقیقت میں) اسی (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنا ہو تو ﴿۳۷﴾ پھر بھی اگر وہ لوگ تکبر کریں ④ تو جو (فرشتے) تمھارے رب کے پاس ہیں وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی رات اور دن تسبیح کرتے ہیں اور وہ (فرشتے ذرا) تھکتے (یعنی اکتاتے) نہیں ہیں ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کوئی کچوکا لگے۔
② یعنی عام طور پر شیطانی اثر سے انسان غصہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے غصے سے حفاظت چاہے۔
③ آیت میں رات مقدم ہے، اسلامی نظام میں رات پہلے دن بعد میں ہوتا ہے۔
④ (دوسرا ترجمہ) کرتے رہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ
الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا
لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ
لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ

اور اس (اللہ کی قدرت) کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ وہ تو مرجھائی پڑی ہوئی ہے، سو جب ہم نے اس (زمین) پر پانی اتارا تو وہ تروتازہ ہوگئی اور بڑھ گئی، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جس نے اس (زمین) کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر کے رہیں گے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) تمام چیز پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں ﴿۳۹﴾ یقیناً جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ٹیڑھے چلتے ہیں① وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے، کیا بھلا جس شخص کو آگ میں ڈال دیا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن کے ساتھ② آئے گا، تم لوگ جو چاہے کرتے رہو③ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم لوگ کرتے ہو اس کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۴۰﴾ یقیناً جن لوگوں نے نصیحت (یعنی قرآن کو ماننے) سے انکار کر دیا جب کہ وہ (نصیحت) ان کے پاس آچکی تھی اور یقیناً وہ تو ایک بڑی عزت والی کتاب ہے④ ﴿۴۱﴾ باطل جس تک پہنچ نہیں سکتا آگے سے بھی نہیں اور پیچھے سے بھی نہیں⑤ یہ (قرآن) اس ذات کی طرف سے اتارا جا رہا ہے جو بڑے حکمت والے ہیں، تمام تعریف کے مالک ہیں ﴿۴۲﴾ (اے نبی!) یہ جو باتیں تم کو کہی جا رہی ہیں یہ سب وہی (باتیں) ہیں جو تم سے پہلے نبیوں کو کہی گئی تھیں⑥،

① یعنی آیتوں پر ایمان اور استقامت کے بجائے یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں، اسی طرح آیت کے معانی قرآن وسنت کے نصوص اور جمہور امت کے خلاف گھڑے۔ ② یعنی بغیر کسی خوف اور خطرے کے جنت میں۔ ③ یہ اختیار نہیں دیا جا رہا ہے؛ بلکہ تنبیہ کی جا رہی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) بڑی نادر کتاب ہے (تیسرا ترجمہ) بڑی بے نظیر کتاب ہے (چوتھا ترجمہ) بڑی وقعت والی کتاب ہے۔ ⑤ تمام جانب مراد ہے۔ ⑥ تسلی اور حوصلہ افزائی کا مضمون ہے، ہر داعی کو برے القاب سے نوازنے والے ہوتے ہیں ان سے گھبرا کر اپنا کام نہ چھوڑیں۔

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ
فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

یقیناً تمھارے رب تو بڑے مغفرت (کرنے) والے اور دردناک سزا (دینے) والے ہیں ﴿۴۳﴾ اور اگر ہم اس (قرآن) کو (عربی زبان کے بجائے) عجمی قرآن میں بناتے تو یہ (کافر) لوگ ضرور (یوں) کہتے کہ: اس کی آیتیں صاف صاف کیوں بیان نہیں کی گئی؟ یہ کیسی بات ہے کہ قرآن عجمی اور نبی عربی؟ تو تم کہہ دو کہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے یہ (قرآن) ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں ان کے کانوں میں تو ڈاٹ (لگ گئی) ہے اور وہ (قرآن) ان کے لیے اندھیرے (میں بھٹکنے) کا سامان ہے، یہ لوگ ایسے ہیں جو کسی دور کی جگہ سے پکارے جارہے ہیں① ﴿۴۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی تو اس (کتاب) میں اختلاف ہوگیا② اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی③ تو ان کے درمیان میں (آخری) فیصلہ ہو چکا ہوتا، اور یقیناً وہ لوگ اس (قرآن) کے بارے میں ایسے شک میں پڑے ہوئے ہیں جو ان کو چین نہیں لینے دیتا ہے ﴿۴۵﴾ جو آدمی نیک کام کرے تو (وہ) اپنے فائدے کے لیے (کرتا) ہے اور جس آدمی نے برائی کی تو اس (کی برائی) کا وبال اسی پر پڑے گا اور تمھارے رب بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والے نہیں ہیں ﴿۴۶﴾

---

① کوئی آدمی دور سے پکارتا ہو تو بات تو سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کہنا چاہتا ہے صرف آواز سنائی دیتی ہے اسی طرح ان کافروں کو حق سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔

② یعنی کسی نے مانا اور کسی نے نہیں مانا۔ ③ کہ پورا عذاب تو آخرت میں ہوگا۔

اِلَيۡهِ يُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَمَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰى
وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اَيۡنَ شُرَكَآءِىۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنۡ
شَهِيۡدٍ ۚ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۴۸﴾ لَا
يَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَيۡرِ وَاِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾

(جس) قیامت (میں نافرمانوں کو سزا ملنے والی ہے اس کے واقع ہونے) کا علم صرف اسی (اللہ تعالیٰ) کے حوالہ ہے① اور کوئی پھل اپنے غلاف (یعنی شگوفہ) سے نہیں نکلتا اور کسی بھی مادہ (یعنی عورت) کو حمل نہیں رہتا اور کسی (بھی مادہ) کو بچہ نہیں ہوتا؛ مگر یہ کہ یہ سب کام اس (اللہ تعالیٰ ہی) کے علم (یعنی اطلاع) سے ہی ہوتے ہیں اور جس (قیامت کے) دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان (مشرکوں) کو پکار کر کے کہیں گے: میرے شریک کہاں ہیں (ان کو بلاؤ جو تم کو مصیبت سے چھڑائے) تو وہ (مشرکین) کہیں گے کہ: ہم نے تو آپ سے (یہ) عرض کر دیا کہ ہم میں سے کوئی بھی اس (شرک والے عقیدہ) کا اقرار نہیں کرتا② ﴿۴۷﴾ اور اس (قیامت سے) پہلے (دنیا میں) جن (جھوٹے معبودوں) کو یہ لوگ پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کے لیے چھٹکارے (یعنی بچاؤ یا بھاگنے) کا کوئی راستہ نہیں ہے ﴿۴۸﴾ انسان بھلائی مانگنے سے تھکتا نہیں ہے③ اور اگر اس کو کوئی برائی پہنچ جائے تو مایوس ہو کر ناامید ہو جاتا ہے④ ﴿۴۹﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) قیامت (کے واقع ہونے) کا علم اسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔

②(دوسرا ترجمہ) ہم میں سے کوئی بھی (شرک کی) گواہی نہیں دیتا۔ یعنی کوئی بھی شرک کا اقراری مجرم بننے تیار نہیں ہوگا، اسی طرح دلیری سے جھوٹ بھی بولنے کی کوشش کریں گے۔

③یعنی ہر حالت میں ترقی کی خواہش ایسی چیز ہے کہ اس سے انسان کا دل بھرتا نہیں ہے جو اس کے بڑے حریص ہونے کی نشانی ہے۔ انسان دنیا کا مال، اسباب، صحت، قوت، عزت، رفعت اور دیگر دنیوی نعمتیں مانگنے سے تھکتا نہیں ہے؛ بلکہ مانگتا ہی رہتا ہے، مراد انسانوں کی غالب اکثریت ہے؛ تاکہ اللہ کے نیک بندے اس عموم سے خارج ہو جائیں۔

④یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کی بات ہے۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ
قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّیْۤ اِنَّ لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا
عَمِلُوْا ۙ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ
بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْۤ
اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۗ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾ ع

اور اگر جو تکلیف (انسان) کو پہنچی تھی اس کے بعد ہم اس کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ چکھا دیں تو ضرور کہنے لگے گا: یہ میرے لائق ہے [۱] اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) آنے والی ہے اور اگر مجھے اپنے رب کے پاس واپس بھیجا بھی گیا تو مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس مجھے خوش حالی ضرور ملے گی، سو ہم ان کافروں کو جو اعمال وہ کرتے رہے اس (کی پوری حقیقت) کو بتلا دیں گے اور ہم ان کو سخت عذاب کا مزہ ضرور چکھا دیں گے ﴿۵۰﴾ اور جب ہم انسان کو نعمتیں عطا کرتے ہیں تو وہ (ہم سے اور ہمارے احکام سے) منہ پھرا لیتا ہے [۲] اور اپنی کروٹ پھرا کر دور چلا جاتا ہے اور جب اس کو کوئی برائی پہنچ جاتی ہے تو (ہاتھ پھیلا پھیلا کر) لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ﴿۵۱﴾ (اے نبی! کافروں کو) تم کہو کہ: بھلا تم (ذرا مجھے یہ) بتاؤ کہ اگر یہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آیا) ہو پھر بھی تم اس کا انکار کرتے ہو تو اس آدمی سے زیادہ گمراہ (یعنی غلطی میں) کون ہوگا جو اس کا مخالف ہو کر بہت دور چلا جائے ﴿۵۲﴾ ہم عنقریب ان کو دنیا کے اطراف میں اور (خود) ان کی ذات میں اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائیں گے [۳] تاکہ یہ بات کھل کر ان کے سامنے آجائے گی کہ یقیناً وہ (قرآن) حق ہے (اے نبی!) اور کیا تمھارے رب کی یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ﴿۵۳﴾ سنو! یہ لوگ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کے بارے میں شک (یعنی دھوکے) میں

(پڑے ہوئے) ہیں، یاد رکھو کہ یقیناً اس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے ﴿۵۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تو میرا حق ہے؛ یعنی یہ چیز میری تقدیر اور لیاقت اور فضلیت سے مجھ کو ملی ہے اور ایسا میرے لیے ہونا ہی چاہیے تھا، یہ بات ناشکری اور تکبر کی علامت ہے۔

② یہ انتہائی ناشکری کی علامت ہے۔

③ یعنی ایسی نشانیاں جن سے قرآن کی حقانیت ظاہر ہو جائے۔

سورة الشورىٰ

(المكية)

سورۂ شوریٰ

یہ سورت مکی ہے،اس میں پچاس(۵۰)یا ترپن(۵۳)آیتیں ہیں۔سورۂ حٰم سجدہ یا سورۂ فصلت کے بعداورسورۂ زخرف سے پہلے باسٹھ(۶۲)نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں مشورے کی ترغیب دی گئی ہے۔اس کا دوسرا نام''حٰم عسق'' ہے، اس سورت کی شروعات''حٰم عسق'' سے ہوئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوۡحِىۡۤ اِلَيۡكَ وَاِلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۙ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۳﴾
لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿۴﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ
مِنۡ فَوۡقِهِنَّ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَيَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيۡظٌ
عَلَيۡهِمۡ ۖ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ عسق ﴿۲﴾ (اے نبی! جس طرح آپ پر یہ سورت اتاری جارہی ہے) اللہ تعالیٰ جو زبردست، بڑے حکمت والے ہیں تم پر اور تم سے پہلے رسولوں پر اسی طرح وحی بھیجتے رہے ہیں ﴿۳﴾ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ کہ زمین میں ہے وہ انہی کا ہے، اور وہ (اللہ تعالیٰ) سب سے اوپر ہیں، سب سے بڑے ہیں ﴿۴﴾ ایسا لگتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر کی جانب سے [1] پھٹ پڑے [2] اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ (ملائکہ) زمین والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، دھیان سے سن لو! یقیناً وہی اللہ تعالیٰ بہت زیادہ معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾ اور جنھوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کو) ولی (یعنی کام بنانے والے) بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو محفوظ کرلیا ہے [3] اور تم ان پر ذمے دار نہیں ہو ﴿۶﴾

---

[1] یعنی ہر اوپر والا آسمان پھٹ کر نیچے والے آسمان پر اترتا چلا جائے۔ [2] (دوسرا ترجمہ) آسمان ان (کافروں یا زمین) کے اوپر سے پھٹ پڑے۔ [3] (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے ان (کے اعمال) کو یاد رکھا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان (کے اعمال) کو دیکھ رہے ہیں۔ (چوتھا ترجمہ) اللہ تعالیٰ ان کے اعمال پر نگران ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ
الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۷ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً
وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۸
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ؗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
ع قَدِيْرٌ ۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ
وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۱۰

اوراسی طرح ①ہم نے تم پرقرآن عربی زبان میں وحی کے ذریعہ اتارا؛ تاکہ تم مرکزی بستی (یعنی مکہ والوں) کواوراس کے آس پاس (رہنے) والوں کوڈراؤ②اوراس دن سے ڈراؤ جس میں سب کوجمع کیا جائے گا،جس (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے(اس دن) ایک فریق (مؤمنین کا) جنت میں اورایک فریق (کافروں کا) بھڑکتی آگ میں (داخل کیا جائے گا) ﴿۷﴾ اوراگراللہ تعالیٰ چاہتے تو اُن سب کوایک ہی جماعت (یعنی زبردستی مسلمان) بنادیتے③؛لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کرتے ہیں اور جوگنہگار ہیں نہ ان کا کوئی حمایت کرنے والا ہوگا اور نہ کوئی مدد کرنے والا (ہوگا) ﴿۸﴾ کیاان لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا (دوسروں کواپنے) ولی (کام بنانے والے) بنارکھے ہیں؟تو (سچی بات تو یہ ہے کہ) وہی اللہ تعالیٰ مددکرنے والے ہیں اوروہی مردوں کوزندہ کرنے والے ہیں اوروہ ہرچیز پرپوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۹﴾

اور (جولوگ توحید میں آپ سے اختلاف کرتے ہیں ان کوکہہ دیجیے کہ) جس بات میں بھی تم لوگ اختلاف کرتے ہوتو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے،وہی اللہ تعالیٰ میرے رب ہیں، انہی پرمیں نے بھروسہ کیااورانہی کی طرف میں لولگاتاہوں ﴿۱۰﴾

---

① یعنی جس طرح دوسرے نبیوں پران کی قومی زبان میں وحی نازل کی گئی اسی طرح۔

② (دوسراترجمہ)اس کے چاروں طرف رہنے والوں کو۔

③ (دوسراترجمہ)ان سب کوایک ہی طریقے (اسلام) پرکردیتے۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ
مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾

آسمانوں اور زمین کو وہی (اللہ تعالیٰ) پیدا کرنے والے ہیں، اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تم ہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے بھی جوڑے بنائے (اور) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس میں بڑھاتے ہیں① کوئی چیز اس کے جیسی نہیں ہے اور وہی ہر بات سنتے ہیں (اور) سب کچھ دیکھتے ہیں
﴿۱۱﴾ آسمانوں اور زمین کی سب کنجیاں اسی کے اختیار میں ہیں② وہ (اللہ تعالیٰ) جس کے لیے چاہتے ہیں رزق میں وسعت کر دیتے ہیں اور (جس کی روزی چاہتے ہیں) ماپ کر دیتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۲﴾
اس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر (یعنی طے) کر دیا جس (دین) کا حکم اس (اللہ تعالیٰ) نے نوح (علیہ السلام) کو دیا تھا اور جو (دین اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس وحی کے ذریعہ بھیجا ہے اور جس (دین) کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو (بھی) دیا تھا (اور کہا تھا) کہ: تم سب (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں اختلاف نہ ڈالنا (پھر بھی ان) شرک کرنے والوں پر وہ چیز (یعنی توحید) بہت بھاری ہے جس کی طرف تم ان کو دعوت دیتے ہو، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور جو (اس اللہ تعالیٰ سے) لو لگاتا ہے③ اس کو اپنے پاس پہنچا دیتے ہیں ﴿۱۳﴾

---

① یعنی نر مادہ کے اختلاط سے نسل چلاتے اور زیادہ کرتے رہتے ہیں اور انسان اور جانوروں کو پوری زمین پر اپنی قدرت سے پھیلا دیا ہے (دوسرا ترجمہ) پھیلاتے ہیں۔ ② یعنی آسمانوں اور زمین کے سب خزانے (اختیارات) اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جو اس اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی جانب اس کی رہنمائی فرماتے ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَهُمۡ ؕ وَلَوۡلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ لَفِیۡ شَکٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِکَ فَادۡعُ ۚ وَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَقُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ کِتٰبٍ ۚ وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّکُمۡ ؕ لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا وَلَکُمۡ اَعۡمَالُکُمۡ ؕ لَا حُجَّةَ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ ؕ اَللّٰهُ یَجۡمَعُ بَیۡنَنَا ۚ وَاِلَیۡهِ الۡمَصِیۡرُ ﴿ؕ۱۵﴾

اور جن لوگوں نے آپس میں عداوتوں (یعنی ضد) کی وجہ سے (دین میں) اختلاف ڈالا ہے وہ (صحیح) علم ان کے پاس آچکنے کے بعد ہی (ڈالا ہے)① اور اگر تمھارے رب کی طرف سے ایک معین وقت (یعنی مقررہ وعدہ) تک (کے لیے) پہلے سے ایک بات طے نہ ہوتی② تو (کب سے) ان کے درمیان (دنیا ہی میں فوری) فیصلہ ہوجاتا، اور ان (اگلے لوگوں) کے بعد جن کو (اللہ تعالیٰ کی) کتاب کا وارث بنایا گیا ہے③ وہ اس (کتاب) کے بارے میں ایسے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں جو اِن کو چین لینے نہیں دیتا ﴿۱۴﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم (لوگوں کو) اسی (دین) کی طرف دعوت دیتے رہو اور خود بھی جس طرح تم کو حکم دیا گیا ہے اس پر جمے رہو اور ان (انکار کرنے والوں) کی خواہشات پر مت چلو اور کہہ دو: اللہ تعالیٰ نے جتنی کتاب نازل فرمائی ہیں میں تو ان سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں تمھارے درمیان انصاف کروں، اللہ تعالیٰ ہمارے بھی رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں، اور تمھارا کیا ہوا تمھارے لیے ہے، ہمارے تمھارے درمیان (اب) کوئی بحث (یعنی جھگڑا) نہیں ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کریں گے اور اسی (اللہ) کی طرف (ہم سب کو آخر) جانا ہے ﴿۱۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور لوگ صحیح (یقینی) علم (سمجھ) آنے کے بعد ہی محض آپس کی ضد سے الگ الگ ہوگئے ہیں۔
② یعنی یہ کہ مکمل عذاب آخرت میں ہوگا۔
③ مراد حضرت محمد ﷺ کی امت کے منکرین۔

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ
وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ
ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ ع
يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا

اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑا کھڑا کرتے ہیں ① جبکہ (لوگ) اس (دین) کو مان چکے ہیں ② تو ان کا جھگڑا ان کے رب کے پاس باطل ہے اور ان لوگوں پر (اللہ کا) غضب ہے اور اُن لوگوں کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۱۶﴾ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہیں جنھوں نے سچے دین پر مشتمل کتاب اور (انصاف کی) ترازو اُتاری ③ اور تم کو کیا خبر شاید قیامت کی گھڑی قریب ہی ہو ﴿۱۷﴾ جو لوگ اس (قیامت) کو مانتے نہیں ہیں وہی (لوگ) اس (قیامت) کو جلدی چاہتے ہیں اور جو لوگ (قیامت پر) ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اس بات کا یقین رکھتے ہیں کہ یہ (قیامت کا وقوع) حق ہے، سنو! حقیقت بات یہ ہے کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑا (یعنی بحث) کر رہے ہیں وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں ﴿۱۸﴾ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑے مہربان ہیں ④ وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہتے ہیں رزق دیتے ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے قوت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۱۹﴾

جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہو تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی کو بڑھا دیتے ہیں ⑤ اور جو شخص (صرف) دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسی میں سے اس کو کچھ دے دیتے ہیں،

---

① یعنی فضول بحثیں کرتے ہیں۔ ② دوسرا ترجمہ: وہ دین لوگوں میں مقبول ہو چکا ہے۔ ③ یعنی شریعت کے احکام عدل وانصاف کی تعلیم دیتے ہیں اور انصاف کا طریقہ بھی بتاتے ہیں اور سب سے پہلے مادی ترازو حضرت نوح علیہ السلام پر اتاری گئی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) نرمی رکھتے ہیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں ترقی دیتے ہیں۔

وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ۝۲۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ
يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ۝۲۱ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۝۲۲ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً
نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۝۲۳

اور اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا ﴿۲۰﴾ کیا ان (کافروں) کے کچھ (خود طے کیے
ہوئے) شریک ہیں؟ جنھوں نے ان (کافروں) کے لیے ایسا دین مقرر کر دیا ہو جس (دین) کی
اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی[1] اور اگر (اللہ کی طرف سے) ایک فیصلہ کی بات (مقرر) نہ ہوتی تو
ان (کافروں) میں فیصلہ ہو گیا ہوتا اور یقین رکھو! ان ظالموں کے لیے (آخرت میں) دردناک
عذاب (ہونے والا) ہے ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) تم (ان) ظالموں کو دیکھو گے جو کمائی (برے اعمال)
انھوں نے کی ہے اس (کے وبال) سے ڈرتے ہوں گے؛ حالاں کہ وہ (وبال) ان پر واقع ہو کر
رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے، ان کو ان کے
رب کے پاس وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل (انعام) ہے ﴿۲۲﴾ یہی (وہ نعمت)
ہے جس کی خوش خبری اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک
عمل کیے ہیں، (اے نبی!) تم (ان کافروں سے) کہہ دو کہ: میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی بدلہ نہیں
مانگتا، رشتے داری کی محبت کے سوا[2]، جو شخص بھی کوئی نیکی کرے گا تو ہم اس کے لیے اس (نیکی) میں
خوبی (ثواب) بڑھا دیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے، بڑے قدردان ہیں ﴿۲۳﴾

---

① یعنی کسی میں یہ طاقت نہیں کہ دینِ الٰہی کے سوا دوسرے کسی معتبر دین کو مقرر کر سکے۔

② یعنی رشتے داری کا لحاظ رکھ کر مجھ سے عداوت میں جلدی نہ کرو اور میری توحید کی دعوت پوری طرح سن لو۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ
الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾
وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَٰكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ
بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٧﴾ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِن بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ

کیا یہ (کافر) لوگ (یہ) کہتے ہیں کہ: اس (نبی نے خود قرآن بنا کر) اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا، سو اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمھارے دل پر مہر لگا دیتے① اور اللہ تعالیٰ باطل (یعنی جھوٹے دعوے) کو مٹا دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے احکامات سے حق کو ثابت (یعنی غالب) کرتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) جو بات سینوں میں چھپی ہوئی ہے اس کو بھی جانتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتے ہیں اور وہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جانتے ہیں ﴿۲۵﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اللہ تعالیٰ ان کی دعا (اور عبادت) قبول کرتے ہیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دیتے ہیں اور جو کافر ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے ﴿۲۶﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے (تمام) بندوں کے لیے روزی کو پھیلا دیتے تو ضرور وہ زمین (یعنی دنیا) میں شرارت (یعنی فساد) کرنے لگتے؛ لیکن وہ جتنا چاہتے ہیں ماپ کر (یعنی مناسب اندازے سے رزق) اتارتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے بندوں کی پوری خبر رکھتے ہیں (اور ان پر) نظر رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾ اور وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش برساتے ہیں اور اپنی رحمت کو پھیلاتے ہیں،

---

① مہر لگانے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اترنا ہی بند ہو جائے اور پہلے کا اترا ہوا بھول جائے۔
بعض حضرات نے "یختم" کا ترجمہ مضبوط کرنے سے بھی کیا ہے، یعنی ان کفار کی ایذاؤں کو برداشت کرنے کے لیے ہم آپ کا دل مضبوط کر دیویں۔

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ
وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ؕ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ
رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ۙ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا
وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾

اور وہی (اللہ تعالیٰ سب کے) کام بنانے والے،تعریف کے لائق ہیں ﴿۲۸﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنا اور ان دونوں میں① جو جانور اللہ تعالیٰ نے پھیلا رکھے ہیں ان کو بھی (پیدا کرنا ہے)② اور وہ (اللہ تعالیٰ) جب چاہیں ان سب کو جمع کرنے کی پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۹﴾

اور تم کو جو مصیبت (یعنی سختی) پہنچتی ہے سو وہ تمھارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے (پہنچتی) ہے اور بہت سے گناہوں کو وہ (اللہ تعالیٰ) معاف ہی کر دیتے ہیں اور تمھاری مجال نہیں کہ تم زمین میں (کہیں بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) تھکا (یعنی عاجز کر) سکو اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی حمایت کرنے ہے والا اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہے ﴿۳۰﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے سمندر میں (چلنے والے) جہاز ہیں جو پہاڑوں جیسے (اونچے) ہیں، اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہیں تو ہوا کو ٹھہرا دیویں جس سے وہ (جہاز) اس (سمندر) کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں، یقیناً اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے کے لیے، بڑے شکر کرنے والے کے لیے بڑی بڑی نشانیاں ہیں ﴿۳۱﴾ یا (اگر اللہ تعالیٰ چاہیں تو) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کو تباہ ہی کر ڈالیں اور بہت سے لوگوں کو معاف فرما دیویں ﴿۳۴﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں (یعنی قدرتوں) میں جھگڑتے ہیں اُن کو پتہ چل جاوے کہ ان کے لیے کوئی بھاگنے (یعنی بچاؤ) کی جگہ نہیں ہے ﴿۳۵﴾

① اس ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین کی طرح آسمان میں بھی جانور یا جانور جیسی کوئی مخلوق ہے ② (دوسرا) زمین اور آسمان کے درمیان جو جانور پھیلا رکھے ہیں (اس ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان بہت سے جانور پھیلے ہیں۔

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَمَا عِنۡدَ اللّٰہِ خَیۡرٌ وَّاَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَ ﴿ۚ۳۶﴾ وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ ﴿ۚ۳۷﴾ وَالَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ۪ وَاَمۡرُہُمۡ شُوۡرٰی بَیۡنَہُمۡ ۪ وَمِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿ۚ۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَہُمُ الۡبَغۡیُ ہُمۡ یَنۡتَصِرُوۡنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انۡتَصَرَ بَعۡدَ ظُلۡمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿ؕ۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَیَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾

سوتم کو جو کوئی چیز دی گئی ہے وہ تو محض دنیوی زندگی کا سامان ہے[1] اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس (دنیوی سامان) سے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ﴿۳۶﴾ اور جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو وہ (قصوروار کو) معاف فرما دیتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور ہم نے اُن کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے (نیکی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں ﴿۳۸﴾ اور وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو وہ (مناسب) بدلہ لیتے ہیں ﴿۳۹﴾ اور کسی برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، پھر بھی جو شخص معاف کردیوے اور (آپس میں) صلح (صفائی) کرلیوے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے ﴿۴۰﴾ اور البتہ جو شخص اپنے اوپر ظلم کیے جانے کے بعد (مناسب) بدلہ لے لیوے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام (یعنی پکڑ) نہیں ہے ﴿۴۱﴾ الزام (یعنی پکڑ) تو صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴۲﴾

---

[1] (دوسرا ترجمہ) دنیوی زندگی میں فائدہ اٹھانا ہے (یعنی جیسے ہی دنیا کی زندگی ختم وہ سامان کا فائدہ بھی ختم۔

ع وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ وَّلِىٍّ مِّنۡۢ
بَعۡدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ يَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۴﴾
وَتَرٰٮهُمۡ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا خٰشِعِيۡنَ مِنَ الذُّلِّ يَنۡظُرُوۡنَ مِنۡ طَرۡفٍ خَفِىٍّ ؕ وَقَالَ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَاَهۡلِيۡهِمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
الظّٰلِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابٍ مُّقِيۡمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنۡ اَوۡلِيَآءَ يَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۴۶﴾

اور حقیقت یہ ہے کہ جو شخص صبر کرے اور معاف کردیوے تو یقین جانو کہ یہ تو بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے ① ﴿۴۳﴾ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیویں تو اس کے بعد (یعنی اس کے سوا) اس کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ② اور جب ظالم لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو (اے نبی!) تم ان کو یہ بات کہتا ہوا دیکھو گے کہ کیا (یہاں سے دنیا میں) واپس جانے کا کوئی راستہ (یعنی صورت) ہے ﴿۴۴﴾ (اے نبی!) اور تم ان کو دیکھو گے کہ اُن کو اس (آگ) کے سامنے اس طرح لایا جائے گا کہ وہ ذلت سے جھکے ہوئے چھپی ہوئی (یعنی نیچی) نظروں سے (جہنم کو) دیکھ رہے ہوں گے ③ اور ایمان والے لوگ کہیں گے کہ: ④ اصلی نقصان میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا، سن لو! یقیناً ظالم لوگ ہمیشہ رہنے والے عذاب میں ہوں گے ﴿۴۵﴾ اور (وہاں) ان کو کوئی ایسے مدد کرنے والے نہیں ملیں گے جو اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی مدد کریں اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردیویں ⑤ تو اس کے لیے (ہدایت کا) کوئی راستہ نہیں (ملتا) ﴿۴۶﴾

---

① ظلم وزیادتی پر صبر کرکے اس کو معاف کردے یہ حقیقی ہمت کا کام ہے اگرچہ آج دنیا کے لوگ ایسے شخص کو بزدل کہتے ہیں۔

② یعنی جو اس کو گمراہی سے بچا کر صحیح راستے پر لاوے۔

③ (دوسرا ترجمہ) آنکھ کے کنارے سے جہنم کو دیکھ رہے ہوں گے۔

④ ایمان والوں کا یہ قول کہ ''خود بچ گئے'' اس پر شکر کرتے ہوئے اور کافروں پر ملامت کرتے ہوئے کہیں گے۔

⑤ یعنی رہنمائی نہ فرمائیں۔

اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمۡ مِّنۡ مَّلۡجَاٍ
یَّوۡمَئِذٍ وَّمَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ؕ اِنۡ
عَلَیۡکَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَۃً فَرِحَ بِہَا ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡہُمۡ
سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ فَاِنَّ الۡاِنۡسَانَ کَفُوۡرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰہِ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ
یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَہَبُ لِمَنۡ یَّشَآءُ الذُّکُوۡرَ ﴿۴۹﴾

تم لوگ اپنے رب کا حکم اس دن کے آنے سے پہلے پہلے مان لو جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹالا نہیں جائے گا① اس دن تمھارے لیے کوئی بچاؤ (یعنی پناہ) کی جگہ نہیں ہوگی اور تمھارے لیے انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی② ﴿۴۷﴾ (اے نبی!) پھر بھی یہ لوگ اگر منہ پھرا دیں③ تو ہم نے تم کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے، تمھارے ذمے تو صرف (بات) پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم اپنی طرف سے انسان کو (اپنی) کسی رحمت (یعنی عنایتوں) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اتراتا ہے اور اگر (خود) اپنے ہاتھوں کے (برے) کاموں کی وجہ سے ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آ جائے تو انسان بڑی ناشکری کرنے لگتا ہے④ ﴿۴۸﴾ آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جو چاہتے ہیں پیدا کرتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بیٹیاں عطا کرتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں بیٹے عطا کرتے ہیں ﴿۴۹﴾

---

① دنیا کی سزا تو کسی طرح ٹل بھی سکتی ہے۔ (دوسرا ترجمہ) تم لوگ اپنے رب کا حکم مان لو اس سے پہلے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ دن آ جائے جو واپس ہونے والا نہیں۔

② "نکیر" کا دوسرا ترجمہ ناصر بھی ہے یعنی وہاں کوئی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ تیسرا ترجمہ نجات دلانے والے کا بھی ہے یعنی کوئی نجات دلانے والا نہ ہوگا، اسی طرح نکارت سے بھی ہوسکتا ہے کہ دنیا میں جس طرح مجرم کو کوئی پہچان نہ سکے اور چھوٹ جائے اس طرح اجنبیت کی وجہ سے بھی وہ چھوٹ نہ سکے گا۔

③ یعنی ایمان نہ لاویں۔

④ (دوسرا ترجمہ) ان کے ہاتھ جو برے کام کر چکے ہیں اس کی وجہ سے کوئی مصیبت پیش آ جائے تو انسان تو پکا ناشکرا بن جاتا ہے۔

اَوۡ یُزَوِّجُهُمۡ ذُكۡرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَیَجۡعَلُ مَنۡ یَّشَآءُ عَقِیۡمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ
لِبَشَرٍ اَنۡ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحۡیًا اَوۡ مِنۡ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ
مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَكِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا كُنۡتَ
تَدۡرِیۡ مَا الۡكِتٰبُ وَلَا الۡاِیۡمَانُ وَلٰكِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ
وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ ع

یا ان کولڑکے اورلڑکیاں (دونوں) جمع کر دیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) بانجھ (یعنی بے اولاد) رکھتے ہیں، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے جاننے والے، بڑے قدرت والے ہیں ﴿۵۰﴾ اور کسی انسان کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے (دنیا میں روبہ رو) بات کریں؛ مگر یہ کہ وحی (یا الہام یا سچے خواب) کے ذریعے سے ہو یا پردے کے پیچھے سے ہو یا کوئی پیغام لانے والا (فرشتہ) بھیج دیویں اور وہ (فرشتہ) اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے جو وہ چاہیں پیغام بھیج دیوے، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑی اونچی شان والے ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۵۱﴾ اور اسی طرح① (اے نبی!) ہم نے تمھارے پاس اپنے حکم سے ایک روح② بطور وحی بھیجی ہے (اور) تم کو (اِس سے پہلے) خبر نہیں تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ایمان کیا چیز ہے؛ لیکن ہم نے اس (قرآن) کو ایک نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت (یعنی روشنی) دیتے ہیں اور یقیناً تم (لوگوں) کو سیدھا راستہ دکھارہے ہو ﴿۵۲﴾ اس اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، جن کی مالکی میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ ہے جو زمین میں ہے اور سن لو! تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (یا لوٹیں گے) ﴿۵۳﴾

---

① یعنی جس طرح بشر کے ساتھ ہمارے ہم کلام ہونے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اسی طرح۔
② روح سے مراد قرآن ہے اس سے مردہ دلوں کو روحانی زندگی ملتی ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد ہے جو روحانی احکام سے بھرا قرآن لاتے ہیں۔

سورة الزخرف

(المكية)

سورۂ زخرف

یہ سورت مکی ہے، اس میں نواسی (۸۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فصلت یا سورۂ شوریٰ کے بعد اور سورۂ دخان سے پہلے باسٹھ (۶۲) یا (۶۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

کسی چیز کے کامل حسن کو زخرف کہتے ہیں۔ اسی لیے صانع کو زخرف کہتے ہیں، رونق، زینت، چمک، سنگار یہ سب بھی اس کے معانی ہیں، جب بات کی طرف اس کی نسبت ہوتی ہے تو ''زخرف القول'' جھوٹی اور ملمع کی ہوئی بات کو کہتے ہے۔ اس طرح کی دنیوی زینتوں کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

حٰمٓ ۝١ۚ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝٢ۙ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝٣ۚ وَاِنَّهٗ فِيۡۤ اُمِّ
الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِيٌّ حَكِيۡمٌ ۝٤ؕ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا
مُّسۡرِفِيۡنَ ۝٥ وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِيٍّ فِي الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٦ وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوۡا بِهٖ
يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝٧ فَاَهۡلَكۡنَاۤ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝٨

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ قسم ہے واضح کتاب کی① ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن② بنایا ہے؛ تاکہ تم (آسانی سے) سمجھ سکو③ ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ (قرآن) ہمارے پاس لوحِ محفوظ میں اونچے مرتبے کی حکمت سے بھری ہوئی (مستحکم) کتاب ہے ﴿۴﴾ بھلا کیا ہم تم سے (اس) نصیحت (سے بھری کتاب قرآن) کو صرف اس بات پر ہٹا لیں گے کہ تم (اطاعت کی) حد سے نکلنے والے لوگ ہو ﴿۵﴾ اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سارے نبی بھیج چکے ہیں ﴿۶﴾ اور اُن کے پاس کوئی نبی ایسے نہیں آئے جن کی وہ مزاق نہ اڑاتے ہوں ﴿۷﴾ پھر ہم نے ان (اگلے لوگوں) کو جو ان (مشرکوں) سے کہیں زیادہ زور والے تھے ہلاک کر دیا اور پچھلے لوگوں کا حال (پیچھے) گزر چکا ہے④ ﴿۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) سچائی کو ظاہر کرنے والی کتاب کی۔

②اعتراض: "جعلناه" قرآن کے مجعول ہونے پر دلالت کرتا ہے اور مجعول مخلوق ہوتا ہے؛ لہذا اس سے قرآن کا مخلوق ہونا لازم آتا ہے؟ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ: جعل خلق کے ساتھ خاص نہیں ہے؛ بلکہ قرآنِ کریم میں دیگر معانی کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، مثلاً بعث کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "وجعلنا معه أخاه هارون وزيراً" اور جعل بمعنی صیر بھی مستعمل ہے، كقوله تعالى وجعلنا على قلوبهم أكنة۔ ③اس میں قرآن کے مخاطبین اولین عربوں کو خطاب ہے، مادری زبان میں بات سمجھنا آسان ہوتا ہے اور انسیت بھی ہوتی ہے، اسی طرح کسی بھی مضمون کو سمجھنے کے لیے عربی زبان میں جو الفاظ کی وسعت اور عمدہ تعبیرات ہیں وہ دوسری زبان میں نہیں، اس لیے عربی زبان سیکھنے کے بعد قرآنی مضامین کو سمجھنا آسان ترین ہوجاتا ہے۔ ④(دوسرا ترجمہ) اور پہلے لوگوں کی یہ حالت ہوچکی ہے۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ لَيَقُوۡلُنَّ خَلَقَهُنَّ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۙ﴿۹﴾
الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ مَهۡدًا وَّجَعَلَ لَـكُمۡ فِيۡهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۚ﴿۱۰﴾
وَالَّذِىۡ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنۡشَرۡنَا بِهٖ بَلۡدَةً مَّيۡتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۱﴾
وَالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَـكُمۡ مِّنَ الۡفُلۡكِ وَالۡاَنۡعَامِ مَا تَرۡكَبُوۡنَ ۙ﴿۱۲﴾
لِتَسۡتَوٗا عَلٰى ظُهُوۡرِهٖ ثُمَّ تَذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ رَبِّكُمۡ اِذَا اسۡتَوَيۡتُمۡ عَلَيۡهِ وَتَقُوۡلُوۡا سُبۡحٰنَ
الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾

اور اگر تم ان (مشرکوں) سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ جواب میں ضرور (یہی بات) کہیں گے کہ: ان کو بڑے زبردست، بڑے جاننے والے نے پیدا کیا ہے ﴿۹﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا بنا دیا اور تمھارے لیے اس (زمین) میں راستے بنا دیے؛ تاکہ تم منزلِ مقصود تک پہنچ سکو① ﴿۱۰﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جس نے تمھارے لیے آسمان سے ایک خاص اندازے سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس (پانی) کے ذریعہ مردہ زمین (یعنی علاقے) کو نئی زندگی دے دی، اسی طرح تم (بھی قبر سے) نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے (تمھارے لیے) ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے② اور تمھارے لیے وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری کرتے ہو ﴿۱۲﴾ تاکہ تم اُن (کشتیوں اور جانوروں) کی پیٹھ پر خوب جم کر بیٹھو، پھر جب تم (اطمینان سے) ان پر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت (یعنی احسان) کو یاد کرو اور (ایسا) کہو (یعنی دعا پڑھو) کہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے بس (یعنی قابو) میں دے دیا، اور ہم تو ایسے (طاقت والے) نہیں تھے کہ اس کو (اپنے) قابو میں کر سکتے ﴿۱۳﴾ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے ہی والے ہیں ﴿۱۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تاکہ تم منزل کا راستہ پا سکو۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے تمھارے لیے تمام چیزوں کی مختلف قسمیں بنائی۔

وَجَعَلُوۡا لَهٗ مِنۡ عِبَادِهٖ جُزۡءًا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَكَفُوۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ
وَّاَصۡفٰىكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡهُهٗ
مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنۡ يُّنَشَّؤُا فِى الۡحِلۡيَةِ وَهُوَ فِى الۡخِصَامِ غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا
الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ
وَيُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ

اور اِن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے بعض کو اس کا ایک جز (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے ﴿۱۵﴾

کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مخلوق میں سے (تمھارے خیال میں اپنے لیے) بیٹیاں پسند کی ہیں اور تم کو چن کر بیٹے دے دیے ﴿۱۶﴾ حالاں کہ ان میں سے کسی کو جب اس (بیٹی) کی (ولادت کی) خوش خبری دی جاتی ہے جس کی وہ (اللہ) رحمٰن کے لیے مثال بیان کرتا ہے تو (وہ اتنا ناراض ہوتا ہے کہ) اس کا چہرا کالا پڑ جاتا ہے اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا (یعنی غم زدہ) رہتا ہے[۱] ﴿۱۷﴾ اور کیا وہ (لڑکی) جو زیوروں میں پرورش پاتی ہے[۲] اور جو بحث ومباحثہ میں (عادتاً) اپنی بات صاف طور پر بتا بھی نہیں سکتی ﴿۱۸﴾ اور (اس کے علاوہ) ان کافروں نے فرشتوں کو جو (اللہ) رحمٰن کے بندے (یعنی مخلوق) ہیں۔عورتیں مان رکھا ہے کیا وہ (کافر) لوگ ان (فرشتوں) کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ اب اُن کی شہادت کو (یعنی ان کا بے دلیل دعویٰ) لکھ لیا جائے گا اور اُن سے (قیامت میں) پوچھ ہوگی ﴿۱۹﴾ اور یہ (کافریوں) کہتے ہیں کہ: اگر (اللہ) رحمٰن چاہتے تو ہم ان (فرشتوں) کی (کبھی) عبادت نہ کرتے[۳] ان کو اس بات (کی حقیقت) کا ذرا بھی علم نہیں ہے[۴]

---

(۱) یعنی تم بیٹی کی ولادت سے بہت نفرت کرتے ہو۔(۲) یعنی پالی پوسی جاتی ہے۔

(۳) یعنی اللہ تعالیٰ ہم کو جبراً روک دیتے۔

(۴) دنیا میں بندے کو کوئی کام تقدیری فیصلہ کے مطابق کرنے دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام سے راضی ہے، ہر تقدیری امر پر رضائے الٰہی ہونا ضروری نہیں۔

اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ بِهٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ﴿۲۱﴾ بَلۡ
قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ کَذٰلِكَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ
قَبۡلِكَ فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی
اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوۡ جِئۡتُکُمۡ بِاَهۡدٰی مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَیۡهِ اٰبَآءَکُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا
بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۵﴾ ع النصف

وہ (سب کافر) تخمینے ہی کیا کرتے ہیں① ﴿۲۰﴾ کیا ہم نے اُن (مشرکوں) کو اس (قرآن) سے پہلے کوئی اور کتاب دی تھی کہ انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ رکھا ہے؟② ﴿۲۱﴾ بلکہ ان (کافروں) کا (تو یہ) کہنا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو (کفر یا شرک کے) ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ٹھیک راستے پر جارہے ہیں③ ﴿۲۲﴾ اور اسی طرح (اے نبی!) ہم نے تم سے پہلے جب بھی کسی بستی میں ڈر سنانے والا (پیغمبر) بھیجا تو وہاں کے خوش حال (یعنی دولت والے، عیاش) لوگوں نے یہی کہا: کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا، اور ہم بھی ان ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں④ ﴿۲۳﴾ (اس پر ان سے) اس (نبی) نے کہا کہ: جس (طریقے) پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے کیا اگر میں تمھارے پاس اس سے زیادہ ہدایت کی بات⑤ لے کر آیا ہوں تب بھی (باپ دادوں کے غلط طریقہ پر چلو گے؟) تب وہ کافر کہنے لگے: تم جو پیغام (یعنی دین) دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں ﴿۲۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان (کافروں) سے بدلہ لیا، سو (اب) دیکھ لو! جھٹلانے والوں کا (برا) انجام کیسا ہوا؟ ﴿۲۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) بے تحقیق بات کرتے ہیں۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ اس کتاب سے (شرک پر) استدلال کرتے ہو؟

③ (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان ہی کے قدم کے نشانات پر راہ سے لگے ہوئے ہیں۔

④ (دوسرا ترجمہ) ہم بھی ان کی اقتدا کرتے ہیں۔

⑤ یعنی اس سے زیادہ اچھا طریقہ۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖۤ اِنَّنِىۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ۝۲۶ اِلَّا الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ فَاِنَّهٗ
سَيَهۡدِيۡنِ ۝۲۷ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِىۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ۝۲۸ بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰٓؤُلَاۤءِ
وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۝۲۹ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ
وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ۝۳۰ وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ۝۳۱
اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ؕ

اور (وہ واقعہ بھی دھیان میں رکھنے کے لائق ہے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ: جن چیزوں کی عبادت تم کرتے ہو میں ان سے الگ (یعنی بیزار، بے تعلق) ہوں ﴿۲۶﴾ مگر ہاں! جس ذات نے مجھ کو پیدا کیا (اس اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں) سو وہی (اللہ تعالیٰ) مجھ کو راستہ سجھائیں گے ﴿۲۷﴾ اور اس (توحید) کو وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) اپنی اولاد میں قائم (یعنی باقی) رہنے والی بات بنا گئے؛ تا کہ وہ لوگ (شرک سے) باز رہیں ﴿۲۸﴾ (پھر بھی بہت سارے شرک سے باز نہ رہے) اس کے باوجود بھی میں نے اِن کو اور اِن کے باپ دادوں (یعنی بڑوں) کو (زندگی میں) فائدہ اٹھانے کا (ہر قسم کا) سامان دیا، یہاں تک کہ ان کے پاس حق (یعنی سچا دین یا قرآن) اور (سچی بات) کھول کر کے سنانے والے رسول آ گئے ﴿۲۹﴾ اور جب ان کے پاس حق آ گیا تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو جادو ہے، اور ہم اس کو نہیں مانیں گے ﴿۳۰﴾ اور وہ (کافر لوگ) کہنے لگے کہ: یہ قرآن (ان) دونوں بستیوں (یعنی مکہ اور طائف) کے کسی (بڑے) آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا؟① ﴿۳۱﴾ کیا تمہارے رب کی رحمت (یعنی نبوت) کو یہ لوگ (اپنی رائے اور مرضی کے مطابق) تقسیم کرنا چاہتے ہیں؛ حالاں کہ دنیوی زندگی میں بھی ان کی روزی (کے اسباب) کو ہم نے ہی ان کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر (دنیوی رزق کی تقسیم میں) بلند درجے عطا فرمائے؛ تا کہ ان میں کا ایک دوسرے سے خدمت (یعنی کام) لے سکیں،

① قرآن بڑی شان والے آدمی پر اترنا چاہیے تھا اور ان کی نظر میں حضور ﷺ ظاہری مال دار نہیں تھے۔

وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ يَّكُوۡنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ
يَّكۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُيُوۡتِهِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيۡهَا يَظۡهَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوۡتِهِمۡ
اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيۡهَا يَتَّكِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخۡرُفًا ؕ وَاِنۡ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ
وَالۡاٰخِرَةُ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنۡ يَّعۡشُ عَنۡ ذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَيِّضۡ لَهٗ شَيۡطٰنًا ع
فَهُوَ لَهٗ قَرِيۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾

اور تمھارے رب کی رحمت اس (دنیوی نعمت) سے بہت بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کر رہے ہیں ﴿۳۲﴾ اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تمام انسان ایک ہی دین (یعنی کفر) پر ہو جائیں گے تو جو لوگ (اللہ) رحمٰن کا انکار کرنے والے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی کر دیتے اور جن سیڑھیوں پر وہ چڑھتے ہیں ان کو (بھی چاندی کی بنا دیتے) ﴿۳۳﴾ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور ان تختوں کو بھی (چاندی کے بنا ڈالتے) جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں ﴿۳۴﴾ اور (اتنا ہی نہیں بلکہ اُن سب کو) سونے کی بنا دیتے اور یہ سب کچھ صرف دنیوی زندگی کا سامان ہے اور آخرت تمھارے رب کے نزدیک تقویٰ والوں کے لیے ہے ﴿۳۵﴾

اور جو شخص بھی (اللہ) رحمٰن کے ذکر (یعنی قرآن) سے آنکھیں بند کر لیوے[1] تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، سو وہ (شیطان) اس کے ساتھ رہتا ہے[2] ﴿۳۶﴾ اور وہ (ساتھ رہنے والے شیطان) ان (کافروں) کو (ہدایت کے) راستے سے برابر روکتے ہیں اور وہ (کافر) یہ سمجھتے ہیں کہ وہ (یعنی ہم ٹھیک) سیدھے راستے پر ہیں ﴿۳۷﴾ یہاں تک کہ جب وہ (نصیحت بھولنے والا) ہمارے پاس آئے گا تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش کہ! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا کیوں کہ تو تو بہت بُرا ساتھی تھا ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جو شخص رحمٰن کی نصیحت سے اندھا بن جاوے۔
② یعنی ساتھی بن جاتا ہے۔

وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ
الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ
مُّنۡتَقِمُوۡنَۙ﴿۴۱﴾ اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ﴿۴۲﴾ فَاسۡتَمۡسِكۡ
بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ۚ
وَسَوۡفَ تُسۡـَٔـلُوۡنَ﴿۴۴﴾ وَسۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ
الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ﴿۴۵﴾ ع

اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) جب تم ظلم (یعنی شرک) کر چکے ہو تو تم کو آج (قیامت میں) یہ بات ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کہ تم عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہو① ﴿۳۹﴾ کیا پھر (اے نبی!) (جب تم کو ان کی ایسی حالت کا پتہ چل گیا تو اب) تم بہروں کو سناؤ گے یا اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو کھلی ہوئی گمراہی میں (پڑے) ہیں (اُن کو) صحیح راستے پر لاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ اب (تو یہ ہوگا کہ) اگر ہم تم کو (دنیا سے) اٹھالیں تب بھی ہم اُن (کافروں) سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ یا اُن (کافروں) سے ہم نے جو (عذاب کا) وعدہ کر رکھا ہے وہ تم کو (بھی) دکھلا دیویں تب بھی (ہر حال میں) ہم اُن پر پوری طرح قدرت رکھتے ہیں② ﴿۴۲﴾ لہٰذا تم پر جو وحی (یعنی قرآن) نازل کی گئی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو، یقیناً تم سیدھے راستے پر ہو ﴿۴۳﴾ اور یقیناً وہ (قرآن) تمھارے لیے اور تمھاری قوم کے لیے بڑی نیک نامی کی چیز ہے③ اور عنقریب تم سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا ﴿۴۴﴾ اور اپنے جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں اُن سے پوچھ لو کہ④ کیا ہم نے (اللہ) رحمٰن کے سوا (دوسرے) معبود مقرر کیے تھے کہ جن کی عبادت کی جاوے ﴿۴۵﴾

① دنیا میں جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اس میں کوئی شریک بھی ہو تو تخفیف محسوس ہوتی ہے، آخرت میں ایسا نہ ہوگا، اسی طرح جب دنیا میں کفر کیا تھا تو آج عذاب کی حسرت اور عذاب میں شرکت کوئی کام نہیں آوے گی۔
② (دوسرا ترجمہ) طاقت رکھتے ہیں۔
③ (دوسرا ترجمہ) بڑی شرافت کی چیز ہے۔
④ یعنی انبیائے سابقین کے ادیان کی اصلی تعلیمات اور کتابوں میں غور کرلو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۴۶
فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ۝۴۷ وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ
اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۴۸ وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝۴۹ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ
یَنْكُثُوْنَ ۝۵۰ وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝۵۱

اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے
سرداروں (یعنی درباریوں) کے پاس بھیجا تو اس (موسیٰ علیہ السلام) نے (جاکر) کہا: یقیناً میں عالمین
کے رب کا (بھیجا ہوا) پیغمبر ہوں ﴿۴۶﴾ پھر جب اس (موسیٰ علیہ السلام) نے ان کے پاس ہماری
نشانیاں پیش کیں تو دفعۃً وہ ان کا مزاق اڑانے لگے ﴿۴۷﴾ اور ہم ان کو جو نشانی بھی دکھاتے تھے وہ
پہلی نشانی سے بڑھ چڑھ کر (یعنی بڑی) ہوتی تھی اور ہم نے اُن کو (الگ الگ قسم کے) عذاب
(یعنی سزاؤں) میں پکڑا؛ تاکہ وہ (کفر سے) باز آجاویں ﴿۴۸﴾ اور وہ (موسیٰ علیہ السلام کو) کہنے
لگے: اے جادوگر! [۱] تمھارے رب نے تم سے جو عہد کر رکھا ہے[۲] اس کے واسطے سے تم اس
سے ہمارے لیے دعا کرو[۳] ہم یقیناً سیدھے راستہ پر آجائیں گے ﴿۴۹﴾ پھر جب بھی ہم ان سے
عذاب (یعنی سزائیں) دور کردیتے تو فوراً وہ اپنا وعدہ توڑ ڈالتے تھے ﴿۵۰﴾ اور فرعون نے اپنی قوم
میں پکار کر کہا: اے میری قوم! کیا (پورے) مصر کی حکومت میرے ہاتھ (یعنی قبضے) میں نہیں ہے؟
اور (دیکھو!) یہ نہریں میرے (محل کے) نیچے جاری ہیں، کیا پھر بھی تم دیکھتے نہیں ہو؟[۴] ﴿۵۱﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) اے بڑے مولانا صاحب!۔

۲ یعنی کفر سے توبہ پر عذاب دور کردیا جاوے گا۔

۳ (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب نے تم کو جو سکھلا رکھا ہے اس کے مطابق ہمارے لیے دعا کردو۔

۴ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو (یہ سب) دکھائی نہیں دیتا۔

اَمۡ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡ هٰذَا الَّذِیۡ هُوَ مَهِیۡنٌ ۬ۙ وَّ لَا یَکَادُ یُبِیۡنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوۡ لَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡهِ اَسۡوِرَۃٌ مِّنۡ
ذَهَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَهُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مُقۡتَرِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾ فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَهٗ فَاَطَاعُوۡهُ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا
قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلۡنٰهُمۡ
سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُکَ مِنۡهُ یَصِدُّوۡنَ ﴿۵۷﴾ ع
وَ قَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَیۡرٌ اَمۡ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ﴿۵۸﴾

بلکہ (صحیح بات یہ ہے کہ) میں اس شخص (یعنی موسیٰ) سے (مال وعزت وحکومت میں) بہت زیادہ اچھا ہوں جس کی کوئی عزت نہیں ہے ① اور وہ (اپنی بات) صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا ﴿۵۲﴾ پھر (اگر یہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تو) اس پر (یعنی ہاتھ میں) سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے یا (پھر) اس کے ساتھ فرشتے جمع ہو کر کیوں نہیں آتے ② ﴿۵۳﴾ اس طرح اس فرعون نے اپنی قوم کو بے وقوف بنایا ③ اور انھوں نے اس (فرعون) کا کہنا مان لیا ④ حقیقت یہ ہے کہ وہ سب گنہگار لوگ تھے ﴿۵۴﴾ پھر جب انھوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا، سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۵۵﴾ اور ہم نے ان کو ایک گئی گذری قوم (بنا دیا) اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے (عبرت کا) نمونہ بنا دیا ﴿۵۶﴾۔

اور جب (عیسیٰ) مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی ① تو فوراً تمھاری قوم کے لوگ اس سے (خوشی کے مارے) شور مچانے لگے ﴿۵۷﴾ اور وہ کہنے لگے کہ: ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ ابن مریم) یہ (اعتراض کی) بات انھوں نے تمھارے سامنے محض جھگڑے کی غرض سے بیان کی ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگ ہی (اپنی عادت سے) جھگڑالو ہیں ﴿۵۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) جو حقیر (جیسا) ہے۔ ② جیسے دنیوی حکمرانوں کے اردگرد گارڈ ہوتے ہیں۔
③ یعنی متاثر کر دیا مغلوب العقل کر دیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور وہ فرعون کی بات میں آ گئے۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) اور جب عیسیٰ مریم کے بیٹے کے متعلق ایک عجیب بات بیان کی گئی۔

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا
مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُم بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ
الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ
هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾

وہ (عیسیٰ علیہ السلام) تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے اپنا فضل (یعنی انعام) کیا تھا① اور ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ان کو (ہماری قدرت کا) نمونہ بنایا تھا ﴿۵۹﴾ اور اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے پیدا کر دیں② جو زمین میں تمھارے قائم مقام ہوں③ ﴿۶۰﴾ اور یقین رکھو! وہ (عیسیٰ) تو قیامت کی ایک علامت ہے④؛ اس لیے تم اس (بات کے صحیح ہونے) میں شک مت کرو اور میرا کہنا مانو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور ایسا کبھی نہ ہو کہ شیطان تم کو (صحیح راستہ سے) روک دے، یقیناً وہ تمھارا کھلا ہوا دشمن ہے⑤ ﴿۶۲﴾ اور جب عیسیٰ (علیہ السلام) کھلی ہوئی نشانیاں (یعنی دلائل) لے کر آئے تھے تو انھوں نے (لوگوں سے) کہا تھا کہ: میں تمھارے پاس حکمت⑥ کی بات لے کر آیا ہوں اور (نشانیاں اس لیے ساتھ لایا ہوں) تا کہ جن بعض باتوں میں تم اختلاف کر رہے ہو ان کی حقیقت تم کو بتلا دوں، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری بات مانو ﴿۶۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ ہی میرے رب ہیں اور تمھارے بھی رب ہیں، سو تم اس کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے ﴿۶۴﴾

---

① یعنی عبدیت اور نبوت کے کمالات دے کر۔ ② یعنی جس طرح تم سے بچے پیدا ہوتے ہیں اس طرح فرشتے پیدا کردیں۔ ③ یعنی جس طرح انسان ایک دوسرے کے جانشین ہوتے ہیں اس طرح ملائکہ ایک کے بعد ایک رہا کریں۔

④ اس کے دو مطلب ہیں: (۱) جو اللہ تعالیٰ بغیر مرد کے انسان کو دنیا میں پیدا کر سکتے ہیں وہ قیامت کے دن تمام انسانوں کو بغیر کسی ظاہری اسباب پیدا کر سکتے ہیں (۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے قبل نزول وہ قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یقیناً وہ تمھارا ایسا دشمن ہے جس کی عداوت کھلی ہوئی ہے۔ ⑥ حکمت: [۱] پکی باتیں [۲] سمجھ داری کی باتیں [۳] نبوی احکام۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ ﴿٦٥﴾
هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿٦٦﴾ اَلۡاَخِلَّآءُ
يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿٦٧﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡكُمُ الۡيَوۡمَ وَلَاۤ ع ٦ ١١
اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٨﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿٦٩﴾ اُدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ اَنۡتُمۡ
وَاَزۡوَاجُكُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّاَكۡوَابٍ ۚ وَفِيۡهَا مَا
تَشۡتَهِيۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَتَلَذُّ الۡاَعۡيُنُ ۚ وَاَنۡتُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٧١﴾ وَتِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِيۡۤ
اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٧٢﴾ لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿٧٣﴾

پھر بھی ان (بنی اسرائیل) میں سے بہت سے گروہوں (یعنی فرقوں) نے آپس میں اختلاف ڈال دیا، سو ایسے ظالم لوگوں کے لیے ایک دردناک دن کے عذاب (یعنی آفت) کی وجہ سے بڑی تباہی ہوگی ﴿٦٥﴾ اب یہ لوگ صرف (حق ظاہر ہونے کے بعد) اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ قیامت ان کے سامنے اچانک آ کھڑی ہو اور ان کو خبر بھی نہ ہو ﴿٦٦﴾ جتنے (دنیا کے) دوست ہیں اس دن آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے؛ سوائے تقویٰ والوں کے ① ﴿٦٧﴾

(جن کو کہا جائے گا کہ) اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور تم کو کوئی غم بھی نہیں ہوگا ﴿٦٨﴾ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ظاہر میں بھی اللہ تعالیٰ کا) ہر حکم پورا کرتے تھے ﴿٦٩﴾ تم اور تمھاری بیویاں خوشی خوشی سے (یا چمکتے چہروں کے ساتھ) جنت میں داخل ہو جاؤ ﴿٧٠﴾ سونے کی رکابیاں اور گلاس اُن (جنت والوں) کے سامنے پھرائے جائیں گے② اور اس (جنت) میں جو دل چاہے ہر وہ چیز ملے گی جس سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور تم اس (جنت) میں ہمیشہ رہو گے ﴿٧١﴾ اور یہ وہ جنت ہے جس کا تم کو تمھارے اعمال کے بدلے میں وارث (مالک) بنادیا گیا ہے ﴿٧٢﴾ تمھارے لیے اس میں بہت میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ﴿٧٣﴾

---

① یعنی جو دوستی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوگی وہ کام آوے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) پیش کیے جا رہے ہوں گے۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۷۴ لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۷۵
وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ۷۶ وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ
قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ۷۷ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ كٰرِهُوۡنَ ۷۸ اَمۡ
اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ ۷۹ اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰىهُمۡ ؕ بَلٰى
وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ۸۰ قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ۸۱

یقیناً جو لوگ مجرم ہیں وہ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۷۴﴾ ان پر سے وہ عذاب (کسی وقت) ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں مایوس پڑے رہیں گے ﴿۷۵﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا؛ لیکن وہ خود ہی ظلم کرنے والے تھے ﴿۷۶﴾ اور وہ (کافر جہنم کے داروغہ فرشتے کو) پکار کر کہیں گے کہ: اے مالک! (تم ہی سفارش کر دو کہ) تمھارا رب (ہم کو موت دے کر) ہمارا کام ہی تمام کر دے تو وہ (مالک) جواب دے گا کہ: تم کو ہمیشہ اسی میں رہنا ہے ﴿۷۷﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم تمھارے پاس سچا دین لائے تھے؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو برا مانتے ہیں① ﴿۷۸﴾ کیا اُنھوں نے (یعنی کافروں نے رسول کو تکلیف دینے کی) کچھ (کارروائی) کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم نے بھی ایک کام (یعنی رسول کی حفاظت کرنے) کا فیصلہ کر لیا ہے ﴿۷۹﴾ کیا انھوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی خفیہ باتوں کو اور ان کے آپس کے مشوروں کو سنتے نہیں ہیں؟ ہاں! (ہم ضرور سنتے ہیں) اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے جو ان کے پاس ہیں وہ (سب کچھ) لکھتے رہتے ہیں ﴿۸۰﴾ (اے نبی!) تم (ان سے) کہو کہ: اگر (بالفرض والمحال اللہ) رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے میں عبادت کرنے والا ہوتا② ﴿۸۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمھارے پاس سچا دین پہنچایا تھا؛ لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت کرتے تھے۔ ② یعنی میرے اللہ سے قرب اور محبت سب سے زیادہ مجھ کو ہے تو میرے اللہ کی اولاد ہوتی تو سب سے زیادہ اس کی اطاعت و عبادت کرنے والا میں ہوتا؛ لیکن اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے تو عبادت بھی نہیں ہے۔ بعض حضرات نے ''عابد'' کا ترجمہ ''شاہد'' سے کیا ہے، اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ رحمٰن کی کوئی اولاد نہیں ہے، سب سے پہلے میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ ایک معنیٰ ''عابد'' کا ''جاحد'' بھی ہے؛ یعنی اس فاسد عقیدے کا سب سے پہلے میں منکر ہوں۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي
الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ
خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

پاک ہیں وہ (اللہ تعالیٰ) جو آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں، عرش کے (بھی) مالک ہیں ان ساری باتوں سے جو وہ (مشرک) لوگ بیان کرتے ہیں ﴿۸۲﴾ لہٰذا (اے نبی!) ان کو (اپنے حال پر) چھوڑ دو، وہ بک بک کرتے رہیں① اور کھیل کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس (قیامت کے) دن سے ملاقات کرلیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ﴿۸۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو آسمان میں بھی عبادت کے لائق ہیں، اور زمین میں بھی عبادت کے لائق ہیں اور وہ بڑے حکمت کے مالک، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۸۴﴾ اور بڑی برکت (یعنی شان) ہے اس (اللہ تعالیٰ) کی جس کے قبضے میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس تم سب کو واپس لوٹایا جائے گا ﴿۸۵﴾ اور یہ (مشرک لوگ) اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر جن (بتوں) کو پکارتے ہیں اُن کو سفارش (تک) کا کوئی اختیار نہ ہوگا؛ مگر ہاں وہ لوگ جو (زبان سے) حق بات کی گواہی دیتے ہیں اور وہ (اس حق کا دل سے) یقین رکھتے ہیں② ﴿۸۶﴾ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ: ان کو کس نے پیدا کیا؟ تو وہ ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ: اللہ تعالیٰ ہی نے (پیدا کیا)، اس کے باوجود کوئی اُن کو کہاں سے الٹا چلا دیتا ہے③ ﴿۸۷﴾ اور قسم ہے اس (رسول) کی بات کی کہ: اے میرے رب! یہ (کفار) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لاتے نہیں ﴿۸۸﴾ لہٰذا اے نبی! تم ان کی پروا مت کرو اور کہہ دو کہ: ”سلام“④

سوعنقریب (تھوڑے دنوں میں) خود ان کو سب پتہ چل جائے گا ﴿۸۹﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اور (اس طرح کی باطل) باتوں میں ڈوبا رہے۔
②یعنی جن کے پاس ایمان ویقین ہے وہ سفارش کر سکیں گے۔
③(دوسرا ترجمہ) اس کے باوجود الٹے پھر کر کہاں جاتے ہیں (یعنی توحید کو ماننا چھوڑ کر شرک کی الٹی راہ پر کیوں چلے جاتے ہیں)۔
④یعنی ہماری دعوت نہیں مانتے تو تم تمھارے راستے، ہم ہمارے راستے پر۔

سورة الدخان

(المكية)

سورۂ دخان

یہ سورت مکی ہے، اس میں انسٹھ(۵۹) یا(۵۷) آیتیں ہیں۔سورۂ زخرف کے بعد اور سورۂ جاثیہ سے پہلے تریسٹھ(۶۳) یا(۶۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

دخان کے معنیٰ آتا ہے: دھواں، اس سورت میں دخان یعنی دھواں کا ذکر آیا ہے۔ایک دھواں نبیٔ کریم ﷺ کے زمانے میں ظاہر ہو چکا، جب کفارِ قریش نے بہت شدت سے مخالفت کی تو ان پر قحط سالی مسلط کر دی گئی جس کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ جب بھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھتے تو کمزوری کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے ایک بادل اور دھواں سا نظر آتا۔اور ایک دھواں قیامت سے پہلے ظاہر ہوگا جو قیامت کی آخری علامتوں میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو فجر کی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی سورۂ دخان جمعہ کی رات کو پڑھے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ستر ہزار ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، جنت میں اس کے لیے محل بنائے جاتے ہیں، حورِ عین سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ
كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰم ﴿۱﴾ قسم ہے اس کتاب کی جو (حق کو) واضح (یعنی ظاہر) کرنے والی ہے ﴿۲﴾ یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات (یعنی شبِ قدر) میں اتارا ہے؛ (کیوں کہ) ہم ہی (لوگوں کو) خبردار کرنے والے تھے ﴿۳﴾ اس (رات) میں ہر حکیمانہ کام ہمارے حکم سے طے کر دیا جاتا ہے ﴿۴﴾ یقینا ہم ہی (نبی محمد ﷺ کو) بھیجنے والے ہیں ﴿۵﴾ تمھارے رب کی (طرف سے جو) رحمت (ہوتی ہے اس کی وجہ) سے①، یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) باتوں کو سننے والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۶﴾ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہیں ان کے رب ہیں، اگر تم واقعی یقین کرتے ہو ﴿۷﴾ اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی زندگی دیتے ہیں اور وہی موت دیتے ہیں، تمھارے بھی رب ہیں اور تمھارے اگلے باپ دادوں کے بھی رب ہیں ﴿۸﴾ بلکہ وہ لوگ شک (یعنی دھوکے) میں کھیل کر رہے ہیں ﴿۹﴾ لہٰذا تم (اے نبی!) اس دن کا انتظار کرو جب آسمان سے ایک کھلا ہوا (یعنی نظر آنے والا) دھواں ظاہر ہوگا ﴿۱۰﴾ جو (ان) سب لوگوں پر چھا جائے گا، یہ (دھواں) ایک دردناک سزا ہے ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی رحمت کی وجہ سے ہم ہی آپ کو رسول بنانے والے ہیں۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ
عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ
قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ
أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي
وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿٢١﴾

(اس وقت وہ لوگ کہیں گے:) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ) عذاب (یعنی آفت) دور کر دیجیے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے ﴿۱۲﴾ (بھلا!) ان کو نصیحت کہاں نصیب ہوتی ہے (جس کی وجہ سے وہ ایمان لاویں؟) حالاں کہ ان کے پاس ایک رسول آئے جنھوں نے (حقیقت کو) کھول کر رکھ دیا ﴿۱۳﴾ پھر انھوں نے اس (رسول) سے منہ پھرا لیا① اور کہنے لگے کہ: (یہ تو دوسرے انسان کا) سکھایا ہوا② دیوانہ ہے ﴿۱۴﴾ (اچھا) ہم عذاب کو تھوڑی مدت کے لیے ہٹا دیتے ہیں (مگر) پھر بھی تم اپنی (پہلی) حالت پر لوٹ آؤ گے ﴿۱۵﴾ جس (قیامت کے) دن ہماری طرف سے بڑی پکڑ ہوگی تو پکی بات ہے کہ ہم پورا بدلہ لے لیں گے ﴿۱۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے ان (مکہ کے لوگوں) سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا تھا اور ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے ﴿۱۷﴾ (اور اس رسول نے تم سے کہا تھا) کہ: تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو③، یقیناً میں تمھارے لیے ایک معتبر (یعنی امانت دار) پیغمبر ہوں ﴿۱۸﴾ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں سرکشی مت کرو، میں تمھارے سامنے (اپنی نبوت کی) کھلی ہوئی دلیل پیش کرتا ہوں ﴿۱۹﴾ اور میں اپنے رب اور تمھارے رب کی اس بات سے پناہ (یعنی حفاظت) لیتا ہوں کہ تم مجھے پتھر مار کر مار ڈالو ﴿۲۰﴾ اور اگر تم مجھ پر ایمان (یعنی یقین) نہیں رکھتے ہو تو مجھ سے الگ ہو جاؤ④ ﴿۲۱﴾

① یعنی نافرمانی کی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پڑھایا ہوا۔ ③ یعنی بنی اسرائیل جن کو اس دور میں فرعونیوں نے تکالیف میں پھنسا رکھا تھا۔ نوٹ: آزادی کی جدو جہد بھی کارِ نبوت میں سے ہے۔ ④ یعنی میری دعوت نہیں مانتے تو مجھے تکلیف دے کر تم اپنے جرم کو زیادہ سنگین نہ کرو اور میری دعوت کے کام میں رکاوٹ نہ بنو۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ اتۡرُکِ
الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾ کَمۡ تَرَکُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوۡعٍ
وَّ مَقَامٍ کَرِیۡمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعۡمَةٍ کَانُوۡا فِیۡهَا فٰکِهِیۡنَ ﴿۲۷﴾ کَذٰلِکَ ۟ وَ اَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ ﴿۲۸﴾
فَمَا بَکَتۡ عَلَیۡهِمُ السَّمَآءُ وَ الۡاَرۡضُ وَ مَا کَانُوۡا مُنۡظَرِیۡنَ ﴿۲۹﴾ وَ لَقَدۡ نَجَّیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ
مِنَ الۡعَذَابِ الۡمُهِیۡنِ ﴿۳۰﴾ مِنۡ فِرۡعَوۡنَ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَالِیًا مِّنَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ
اخۡتَرۡنٰهُمۡ عَلٰی عِلۡمٍ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰیٰتِ مَا فِیۡهِ بَلٰٓـؤٌا مُّبِیۡنٌ ﴿۳۳﴾

سو (آخر) اس (نبی) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: یہ لوگ بڑے ہی گنہگار ہیں ﴿۲۲﴾ تو (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اے موسیٰ!) میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ (کیوں کہ) تم لوگوں کا پیچھا ضرور کیا جائے گا ﴿۲۳﴾ اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ جانا①: (اس لیے) کہ ان (فرعونیوں) کا لشکر ڈبو دیا جائے گا ﴿۲۴﴾ وہ (لوگ) کتنے ہی باغات اور چشمیں چھوڑ گئے ﴿۲۵﴾ اور (کتنی ساری) کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات ﴿۲۶﴾ اور عیش (و آرام) کا سامان جن میں وہ مزے کر رہے تھے② ﴿۲۷﴾ اسی طرح سے (ان کا انجام) ہوا اور ہم نے اُن سب چیزوں کا وارث (یعنی مالک) ایک دوسری قوم کو بنا دیا ﴿۲۸﴾ پھر ان لوگوں پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین اور نہ ان کو کوئی مہلت (یعنی ڈھیل) دی گئی ﴿۲۹﴾

اور (اس طرح فرعونیوں کو ڈبو کر) پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو ذلیل کرنے والی مصیبت سے نجات دی ﴿۳۰﴾ جو (مصیبت) فرعون کی طرف سے تھی، واقعی بات ہے کہ وہ (فرعون) بڑا سرکش (یعنی متکبر) حد سے نکل جانے والے لوگوں میں سے تھا ﴿۳۱﴾ اور ہم نے ان (بنی سرائیل) کو جان بوجھ کر کے تمام دنیا والوں پر (بعض چیزوں میں) فضیلت دی ﴿۳۲﴾ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو ایسی نشانیاں دیں جن میں کھلا ہوا انعام تھا③ ﴿۳۳﴾

---

① یعنی پانی کے بیچ میں جو راستے بن جاویں گے ان کو اسی حال پر چھوڑ دینا۔
② (دوسرا ترجمہ) جن میں بیٹھ کر باتیں بنایا کرتے تھے۔
③ (دوسرا ترجمہ) کھلی ہوئی مدد تھی۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ
كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي
مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ ع
إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾

یقیناً یہ (مکہ کے کفار قیامت کا انکار کرتے ہوئے) کہتے ہیں ﴿۳۴﴾ کہ بس یہی ہمارا پہلی ہی مرتبہ کا مرجانا ہے (اور دنیوی موت ہوگی) اور ہم کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کیا جائے گا ﴿۳۵﴾ سو اگر تم سچے ہو تو ہمارے اگلے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے آؤ ﴿۳۶﴾ بھلا وہ (قریش کے کفار) بہتر ہیں یا (یمن کے بادشاہ) تبع کی قوم؟ اور وہ لوگ جو ان (تبع کی قوم) سے پہلے تھے، ہم نے ان سب کو ہلاک کردیا (کیوں کہ) وہ لوگ یقینی طور پر (بڑے) گنہگار تھے ﴿۳۷﴾ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزیں (بے فائدہ) کھیل کے لیے نہیں بنائی ﴿۳۸﴾ ہم نے ان دونوں (آسمان و زمین) کو برحق مقصد ہی کے لیے (بڑی حکمت سے) پیدا کیا؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۳۹﴾ پکی بات یہ ہے کہ فیصلے کا دن ان سب لوگوں کے (دوسری مرتبہ زندہ ہوکر جزا و سزا پانے کے) وعدہ کا وقت ہے ﴿۴۰﴾ جس دن کوئی حمایت کرنے والا کسی حمایتی کو ذرا بھی کام نہیں آئے گا اور ان کی کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی ﴿۴۱﴾ مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم (یعنی مہربانی) فرمائے① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے رحم والے ہیں ﴿۴۲﴾

یقینی بات ہے کہ زقوم کا درخت ﴿۴۳﴾ (بڑے) گنہگار (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا ﴿۴۴﴾ (وہ زقوم) سیاہ تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا② وہ (لوگوں کے) پیٹوں میں کھولتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے گا ﴿۴۵﴾ ﴿۴۶﴾

① یعنی تب ہی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کام آئے گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) پگھلے ہوئے تانبے کے جیسا ہوگا۔

خُذُوۡهُ فَاعۡتِلُوۡهُ اِلٰى سَوَآءِ الۡجَحِيۡمِ ۖ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوۡا فَوۡقَ رَاۡسِهٖ مِنۡ عَذَابِ الۡحَمِيۡمِ ؕ﴿۴۸﴾ ذُقۡ
ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡكَرِيۡمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنۡتُمۡ بِهٖ تَمۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ مَقَامٍ
اَمِيۡنٍ ۙ﴿۵۱﴾ فِىۡ جَنّٰتٍ وَّعُيُوۡنٍ ۚۙ﴿۵۲﴾ يَّلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۚۙ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ
وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ؕ﴿۵۴﴾ يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۙ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ
اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى ۚ وَوَقٰهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۙ﴿۵۶﴾ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ
الۡعَظِيۡمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع

(اور فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) اس کو پکڑو اور گھسیٹ کر اس کو جہنم کے درمیانی حصہ تک (بیچ و بیچ) لے جاؤ ﴿۴۷﴾ پھر اس کے سر پر سخت کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈال دو ﴿۴۸﴾ تو (عذاب کا مزہ) چکھ، یقیناً تو بڑا اعزت والا① (سردار) تھا ﴿۴۹﴾ یہی وہ چیز ہے جس کے بارے میں تم شک کیا کرتے تھے ﴿۵۰﴾ (دوسری طرف) تقوی والے لوگ امن و امان والی جگہ میں ہوں گے ﴿۵۱﴾ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۵۲﴾ وہ باریک اور گاڑھی ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے (ان کے ساتھ) اسی طرح (اکرام کا برتاؤ) کیا جائے گا ﴿۵۳﴾ اور ہم گوری گوری، بڑی بڑی آنکھوں والی (حوروں) کے ساتھ ان کو جوڑ دیں گے ﴿۵۴﴾ وہ ان (باغوں) میں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگواتے ہوں گے ﴿۵۵﴾ جو موت ان کو پہلے (دنیا میں) آچکی تھی اس کے علاوہ وہاں کسی (دوسری) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو جہنم کے عذاب سے محفوظ (یعنی سلامت) رکھیں گے ﴿۵۶﴾ (یہ سب کچھ ان کو) تمھارے رب کے فضل سے (ملے گا) یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۵۷﴾ سو (اے نبی! محمد ﷺ) ہم نے اس (قرآن) کو تمھاری زبان (یعنی عربی) میں آسان کر دیا؛ تاکہ وہ لوگ (اس کو سمجھ کر) نصیحت حاصل کریں ﴿۵۸﴾ (اے نبی!) اب تم بھی انتظار کرو②، وہ لوگ بھی انتظار کر رہے ہیں③ ﴿۵۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) بڑے مرتبہ والا (اقتدار والا)۔ ② یعنی ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے عذاب کا انتظار کرو۔
③ یعنی تم پر کوئی مصیبت پڑے اس کا، حالاں کہ نبی پر مصیبت آنے والی نہیں ہے۔

سورۃ الجاثیۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں سینتیس (۳۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ دخان کے بعد اور سورۂ احقاف سے پہلے چونسٹھ (۶۴) یا (۶۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں "جاثیہ" کا تذکرہ ہے، زانو پر بیٹھنے والی یا گرنے والی کو جاثیہ کہا جاتا ہے۔

آیت میں جاثیہ کا لفظ واحد ہونے کے باوجود جمع کی جگہ پر استعمال ہوا ہے۔ کافروں کے سامنے جب جہنم ظاہر کی جائے گی اس کے شعلے بھڑکتے ہوں گے شعلوں کی آواز سمندر کے طوفانی تھپیڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی نظر آئے گی تو سب لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے۔

اس سورت کا دوسرا نام "شریعۃ" بھی ہے، اس سورت میں شریعت کا تذکرہ ہے، دین کے دستور کو شریعت کہتے ہیں، انسان اپنی ذات سے خود کوئی کام انجام نہیں دے سکتا، انسانی زندگی شریعت اور شارع کی محتاج ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ
لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ وَ اخۡتِلَافِ
الَّیۡلِ وَ النَّهَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا
وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۵﴾ تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ
حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جا رہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ یقیناً آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں (یعنی ماننے والوں) کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۳﴾ اور (خود) تمھارے پیدا کرنے میں اور جو جانور اس (اللہ تعالیٰ) نے (زمین میں) پھیلا رکھے ہیں ان میں یقین رکھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ﴿۴﴾ اور رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس روزی (یعنی بارش) میں جو اللہ تعالیٰ آسمان کی جانب سے اتارتے ہیں، پھر اس (بارش) کے ذریعہ زمین کو اس کے مردہ (یعنی خشک) ہو جانے کے بعد زندہ کرتے ہیں اور ہواؤں کے بدلنے میں ان لوگوں کے لیے (بڑی) نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ﴿۵﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں ① جو ہم تم کو ٹھیک (یعنی صحیح صحیح) پڑھ کر کے سناتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اور اُن کی آیتوں کے بعد اب وہ لوگ کونسی بات پر ایمان لائیں گے ﴿۶﴾ ہر اس بڑے جھوٹے گنہگار کے لیے بڑی تباہی ہوگی ﴿۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) قدرت کی نشانیاں ہیں۔

يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ
اَلِيۡمٍ ۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡــًٔا ۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ ۹
مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ
اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ؕ ۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ
ع عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ۱۱ اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَـكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ
وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ ۱۲ وَسَخَّرَ لَـكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى
الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۱۳

جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو سنتا بھی ہے جو وہ آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، پھر بھی تکبر کرتے ہوئے اس طرح (کفر پر) اڑا رہتا ہے جیسے اس نے اُن (آیتوں) کو سنا ہی نہیں؛ سو اس (شخص) کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ﴿۸﴾ اور جب ہماری آیتوں میں سے کوئی آیت ایسے شخص کے علم میں آتی ہے تو وہ اس کا مزاق آڑاتا ہے، ایسے لوگوں کے لیے عذاب ہوگا جو ان کو ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۹﴾ (اور) ان کے آگے جہنم (کی آگ) ہوگی اور جو کچھ انھوں نے (دنیا میں) کمایا تھا وہ ان کو کچھ کام نہیں آئے گا اور اللہ تعالیٰ کے سِوا جن (معبودوں) کو انھوں نے (اپنے) مددکرنے والے بنا رکھے تھے وہ بھی (کچھ کام نہیں آئیں گے) اور ان لوگوں کو بڑا عذاب ہوگا ﴿۱۰﴾ (اور) یہ (قرآن تو) ہدایت سے بھرا ہوا (ہی) ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ان لوگوں کے لیے ایک (بری) بلا کا دردناک عذاب ہے ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ وہ ہے جنھوں نے تمھارے (فائدہ کے) لیے سمندر کو کام میں لگا دیا ہے؛ تا کہ اس (اللہ تعالیٰ) کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں؛ اور تا کہ تم اس کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرو؛ اور تا کہ (روزی ملنے پر) تم شکر ادا کرو ﴿۱۲﴾ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ان سب کو اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی طرف (یعنی اپنے حکم) سے تمھارے کام میں لگا دیا ہے، یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں (یعنی دلائل) ہیں جو غور وفکر کرتے رہتے ہیں ﴿۱۳﴾

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

(اے نبی!) جو لوگ ایمان لائے ہیں تم ان کو کہہ دو کہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے
①ان لوگوں سے درگزر کریں؛ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک قوم کو اُن کاموں کا بدلہ دیوے جو وہ لوگ
کرتے تھے ﴿۱۴﴾ جو شخص بھی نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدہ کے) لیے کرتا ہے اور جو شخص
برائی کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، پھر تم سب کو اپنے ہی رب کی طرف واپس لایا جائے گا
﴿۱۵﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان
کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کے لیے دی تھیں اور ہم نے ان کو اقوامِ عالم پر (بعض چیزوں میں) فضیلت
دی تھی ﴿۱۶﴾ اور ہم نے ان کو (دین کے بارے میں) کھلے کھلے احکام دیے تھے، پھر انھوں نے
(صحیح) علم ان کے پاس آجانے کے بعد ہی (محض) آپس کی ضد سے (ایک دوسرے سے) اختلاف
کیا، یقیناً تمھارے رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کردیں گے جن میں وہ
(آپس میں) اختلاف کرتے تھے ﴿۱۷﴾ پھر (اے نبی!) ہم نے تم کو دین کے ایک خاص راستے پر قائم
کردیا، لہٰذا تم اسی (راستے) پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشات پر مت چلنا جو (صحیح) علم نہیں رکھتے ﴿۱۸﴾

① [دوسرا ترجمہ] یقین نہیں رکھتے [تیسرا ترجمہ] خطرہ نہیں رکھتے [چوتھا ترجمہ] اندیشہ نہیں رکھتے۔
(ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ دین کے دشمنوں کو خاص سزا دیوے یا اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو خاص انعام واکرام سے نوازے؛ گویا خاص عذاب یا اکرام سے وہ دن یادگار بن گیا ہو)

اِنَّهُمۡ لَنۡ يُّغۡنُوۡا عَنۡكَ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَاللّٰهُ
وَلِىُّ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ
الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً
ع مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ
وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ
وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ

کیوں کہ وہ (کافر) لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے (یا مقابلے میں) تم کو ذرا بھی کام نہیں آئیں گے اور یقیناً ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو تقویٰ والوں کے دوست ہیں ﴿۱۹﴾ یہ (قرآن) تمام لوگوں کے لیے بصیرت (یعنی سمجھ کی باتوں) کا مجموعہ ہے اور جو لوگ یقین کرتے ہیں ان کے لیے ہدایت ہے اور (بڑی) رحمت (کا ذریعہ) ہے ﴿۲۰﴾ کیا جن لوگوں نے بُرے کام کر رکھے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُن کو اُن لوگوں کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کیے ہیں کہ (جس کے نتیجے میں) ان کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو جاوے؟ کتنا برا وہ فیصلہ کرتے ہیں! ﴿۲۱﴾

اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو (پوری) حکمت کے ساتھ پیدا کیا① اور تا کہ ہر شخص کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جاوے اور (بدلہ دیتے وقت) اُن پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۲۲﴾ (اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ کر دیا② اور اس کے کان اور اس کے دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا،

① [دوسرا ترجمہ] حق مقصد کے لیے پیدا کیا [تیسرا ترجمہ] جیسا بنانا چاہیے ویسا بنایا۔
② یعنی حق بات کو سنا، سمجھا، پھر نفسانی خواہشات کی پیروی میں وہ گمراہ ہوگیا۔

فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ
وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَارَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ع
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

اب اللہ تعالیٰ کے بعد کون ہے جو اس کو ہدایت (کے راستے) پر لاوے؟ کیا پھر بھی تم دھیان نہیں دیتے؟① ﴿۲۳﴾ اور وہ (قیامت کا انکار کرنے والے یوں) کہتے ہیں کہ: ہماری (اس) دنیوی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے، ہم (یہی دنیا میں) مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو ہلاک کرتا ہے؛ حالاں کہ ان (انکار کرنے والوں) کے پاس اس (بات کے کہنے) پر کوئی دلیل (یعنی علم) نہیں ہے، وہ لوگ محض خیالی باتیں کرتے ہیں ﴿۲۴﴾ اور جب ان کو ہماری آیتیں پوری وضاحت کے ساتھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کی کوئی دلیل نہیں مگر یہی کہ وہ کہتے ہیں کہ (اچھا) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کرکے) لے آو ﴿۲۵﴾ (اے نبی!) تم (ان سے جواب میں) کہہ دو کہ: اللہ تعالیٰ ہی تم کو زندگی دیتے ہیں، پھر وہی (اللہ تعالیٰ) تم کو موت دیں گے، پھر تم سب کو قیامت کے دن میں جمع کریں گے جس (قیامت کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں؛ لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۲۶﴾

اور آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت (یعنی راج) ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن باطل والے لوگ سخت نقصان اٹھائیں گے ﴿۲۷﴾

① (دوسرا ترجمہ) کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ
فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا
رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾

اور (اے نبی!) تم ہر فرقے کو گھٹنوں پر گرا ہوا دیکھو گے، ہر فرقے کو اپنے اعمال نامے کی طرف بلایا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے ﴿۲۸﴾ یہ ہمارا (لکھوایا ہوا) دفتر (یعنی اعمال نامہ) ہے جو تمھارے (کاموں کے) بارے میں ٹھیک ٹھیک بولتا ہے (اس لیے کہ) جو اعمال تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے ہم ان کو (اپنے فرشتوں سے) لکھوالیا کرتے تھے① ﴿۲۹﴾ (حساب کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ) سو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے رب ان کو اپنی رحمت (یعنی جنت) میں داخل کریں گے (اور) یہی کھلی ہوئی کامیابی ہوگی ﴿۳۰﴾ اور جن لوگوں نے (دنیا میں) کفر اپنالیا تھا (اُن کو کہا جائے گا کہ) بھلا کیا تمھارے سامنے میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم تو بڑے ہی گنہگار لوگ تھے ﴿۳۱﴾ اور جب (تم سے دنیا میں) کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شک نہیں ہے تو تم (جواب میں) کہتے تھے کہ: ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا چیز ہے؟ ہم کو (قیامت کے بارے میں) ایک ہلکا سا خیال تو ہوتا ہے اور ہم کو (قیامت کے آنے کا) یقین ہوتا نہیں ہے ﴿۳۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یہ (اعمال نامہ) ہماری کتاب ہے جو تمہارے مقابلے میں حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے کیوں کہ تم جو اعمال کیا کرتے تھے ہم ان کو لکھواتے جاتے تھے۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۝۳۳ وَقِيْلَ الْيَوْمَ
نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ
نّٰصِرِيْنَ۝۳۴ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ
لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ۝۳۵ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۳۶ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۳۷ ع

اور (اس موقع پر) انھوں نے جو اعمال کیے تھے ان کی برائیاں (کھل کر) ان کے سامنے آجائیں گی ①اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑایا کرتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا② ﴿۳۳﴾ اور (اُن سے) کہا جائے گا کہ: آج ہم تم کو اُسی طرح بھلا دیں گے ③جس طرح تم نے اپنے اس دن کے سامنے آنے کو بھلا دیا تھا④ اور تمھارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمھارے لیے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوگا ﴿۳۴﴾ یہ سب اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مزاق بنایا تھا اور دنیوی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال دیا تھا، سو آج ایسے لوگ اس (آگ) سے نکالے نہیں جائیں گے اور اُن کو معافی مانگنے کے لیے نہیں کہا جائے گا⑤ ﴿۳۵﴾ سو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو آسمانوں کے رب ہیں اور زمین کے رب ہیں، تمام عالموں کے رب ہیں ﴿۳۶﴾ اور آسمانوں اور زمین میں (ہر قسم کی) بڑائی اُسی کے لیے ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۳۷﴾

① [دوسرا ترجمہ] اور (اس وقت) ان پر اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے۔
② [دوسرا ترجمہ] وہی اتر آئے گا۔
③ یعنی ہم اپنی رحمت، رضا اور جنت سے محروم کر دیں گے۔
④ آج کی اس ملاقات کو بھلا دیا تھا۔
⑤ یعنی قیامت میں توبہ استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔

سورۃ الأحقاف

(المکیۃ)

اٰیاتھا:۳۵۔رکوعاتھا:۴۔

یہ سورت مکی ہے، اس میں چونتیس (۳۴) یا پینتیس (۳۵) آیتیں ہیں۔سورۂ جاثیہ کے بعد اورسورۂ ذاریات سے پہلے پینسٹھ (٦۵) یا (٦٦) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں احقاف کا ذکر آیا ہے۔

احقاف: ریت کے لمبے، اونچے ذرا موڑے ہوئے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔قومِ عاد کا یہ مرکزی مقام تھا۔نجران، حضر موت کے قریب یہ علاقہ تھا، آج کل جو''الربع الخالی'' یعنی دنیا کا عظیم صحرا ہے، وہاں یہ علاقہ تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؕ اِیۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ ہٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حم ﴿۱﴾ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری جارہی ہے جو بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو برحق مقصد① ہی کے لیے اور ایک متعین وعدہ (یعنی قیامت) تک کے لیے ہی بنایا ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے اُن کو جس چیز سے ڈرایا جارہا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں② ﴿۳﴾ تم (اُن سے) کہو کہ: کیا تم نے (اُن چیزوں کو) دھیان سے دیکھا③ جن (بتوں) کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو ذرا مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں (کے بنانے) میں ان کی کوئی شرکت (یعنی حصہ) ہے؟ میرے پاس اس (قرآن) سے پہلے کی کوئی (صحیح) کتاب لے آؤ یا (پچھلے نبی کی کوئی) نقل ہوتی ہوئی علمی روایت④ ہو تو لے آؤ اگر تم لوگ سچے ہو ﴿۴﴾

① حق مقصد: یعنی حکمت اور خاص مصلحت۔

② (دوسرا ترجمہ) یعنی بے رخی برتتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) تم نے ان چیزوں میں غور بھی کیا۔ (تیسرا ترجمہ) تم مجھ کو یہ تو بتلاؤ۔

④ (دوسرا ترجمہ) نقل ہوتے ہوئے چلا آتا ہوا علم۔ (یعنی کوئی معتبر علمی مضمون جو زبانی نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہو لے آؤ۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ۝۶
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ۝۷ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

اور اس آدمی سے بڑا گمراہ کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان (من گھڑت معبودوں) کو پکارے جو قیامت کے دن تک بھی اس (کی پکار) کا جواب نہیں دے سکتے اور وہ (خود بنائے ہوئے معبود) ان (مشرکوں) کے پکارنے سے (بھی بالکل) بے خبر ہیں ﴿۵﴾ اور جب لوگوں کو (محشر میں) جمع کیا جائے گا تو وہ (معبود) ان (مشرکوں) کے دشمن بن جائیں گے اور وہ (معبود) ان کی عبادت ہی سے انکار کر دیں گے ① ﴿۶﴾ اور جب ہماری آیتیں اُن (کافروں) کے سامنے پوری وضاحت کے ساتھ سنائی جاتی ہیں تو (یہ) کافر لوگ حق (یعنی قرآن) کے ان تک پہنچ جانے کے بعد (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (تو) کھلا ہوا جادو ہے ﴿۷﴾ کیا اِن (کافروں) کا (یہ) کہنا ہے کہ اس (قرآن) کو اس شخص (یعنی حضرت محمد ﷺ) نے از خود بنالیا ہے؟ (اے نبی جواب میں) تم کہہ دو کہ: اگر میں نے اس (قرآن) کو اپنی طرف سے بنالیا ہے تو مجھ کو تم لوگ اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے ذرا بھی بچا نہیں سکتے،

①: [۱] بعض انسان دنیا سے گذر جانے والے دوسرے انسانوں کی عبادت کرتے ہیں، ان انسانوں کو بسا اوقات پتہ بھی نہیں ہوتا کہ ان کی عبادت ہو رہی ہے؛ اس لیے وہ محشر میں صاف انکار کر دیں گے۔

[۲] جن انسانوں کو پتہ ہوا ہوگا کہ ہماری عبادت کی جارہی ہے تو وہ محشر میں کہیں گے کہ: درحقیقت ہماری عبادت نہیں کی جارہی ہے؛ بلکہ یہ لوگ اپنی نفسانی خواہش کی عبادت کرتے تھے۔

[۳] بعض انسان ملائکہ کی عبادت کرتے ہیں تو ملائکہ صاف انکار کر دیں گے، یہ تو شیاطین کے بہکانے سے ان کی عبادت کرتے تھے۔

[۴] اور بے جان بتوں کی جو عبادت کی جاتی ہے، لگتا ایسا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان سے بلوائیں گے اور وہ واقعی خبر دیں گے کہ ہماری دنیا میں عبادت کی جاتی تھی اس کی ہم کو خبر ہی نہ تھی، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زبانِ حال سے بتلا دے کہ ہم تو بے جان ہیں ہم کو کیا خبر ہمارے ساتھ کون کیا کر رہا ہے۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑧
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰۤى اِلَيَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ⑨ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ ع

جو باتیں (قرآن اور میرے بارے میں) تم بنا رہے ہو① وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو خوب جانتے ہیں (اس لیے وہ تم کو سزا دیں گے) میرے اور تمھارے درمیان گواہ بننے کے لیے وہی (اللہ تعالیٰ) کافی ہے اور وہی (اللہ تعالیٰ) بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحم کرنے والے ہیں ﴿۸﴾ اے نبی! تم (ان سے) کہہ دو کہ: میں کوئی نیا (یعنی انوکھا) رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمھارے ساتھ کیا ہوگا② اور میں تو صرف اسی وحی (یعنی حکم) پر چلتا ہوں (یعنی عمل کرتا ہوں) جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۹﴾ تم (ان سے) کہو کہ: مجھے ذرا یہ بتاؤ! اگر وہ (قرآن) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس جیسی کتاب کے حق ہونے کی گواہی دے دی③ پھر وہ اس پر ایمان بھی لے آیا اور تم لوگ اپنے تکبر میں پڑے رہے (تو یہ کتنا بڑا تمھارا ظلم ہے؟) یقین رکھو! اللہ تعالیٰ ایسے ظالم (لوگوں) کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا ﴿۱۰﴾

اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا وہ ایمان لانے والے کے بارے میں (یوں) کہتے ہیں: اگر یہ (ایمان لانا) بہتر ہوتا تو یہ (مسلمان خاص کر فقراء) اس بارے میں ہم سے آگے نہ نکلتے،

① (دوسرا ترجمہ) جن باتوں میں تم لگے ہوئے ہو (تیسرا ترجمہ) جو نکتہ چینی تم لوگ کر رہے ہو۔
② یعنی وحی کے نزول کے بغیر ذاتی طور پر مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ دنیا و آخرت میں کیا معاملہ کیا جائے گا، جو کچھ پتہ چلتا ہے وہ صرف وحی کی برکت سے ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اس جیسی بات کے حق میں (یعنی اللہ کے طرف سے ہونے کی) گواہی دے دی۔

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا
وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى
لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ
ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اور جب ان (کافر) لوگوں نے اس (قرآن) سے ہدایت حاصل نہیں کی تو پھر یہی کہیں گے کہ: یہ تو
پرانے زمانے کا جھوٹ ہے ﴿۱۱﴾ اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب امام (یعنی
راستہ بتانے والی) اور رحمت بن کر آچکی ہے، اور یہ (قرآن) ایسی کتاب ہے جو عربی زبان میں
ہوتے ہوئے (اس تورات کو) سچا بتا رہی ہے؛ تاکہ گنہگاروں کو ڈرائے اور نیک کام کرنے والوں کو
خوش خبری سنائے ﴿۱۲﴾ یقیناً جن لوگوں نے (سچے دل سے) کہا① کہ ہمارے رب اللہ تعالیٰ ہیں،
پھر وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہے② تو ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف نہیں اور وہ لوگ غمگین بھی نہیں
ہوں گے ﴿۱۳﴾ وہ جنت (میں جانے) والے لوگ ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمل وہ کرتے
تھے یہ اس کا بدلہ ہے ﴿۱۴﴾ اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید
کی ہے (خاص طور پر ماں کے ساتھ؛ کیوں کہ) اس کی ماں نے اس کو بڑی تکلیف سے (پیٹ میں)
اٹھائے رکھا اور بڑی تکلیف سے اس کو جنا اور اس (انسان) کو پیٹ میں رکھنے اور دودھ چھڑانے کی
مدت تیس مہینے ہوتی ہیں، یہاں تک کہ جب وہ (بچہ) اپنی جوانی (یعنی بالغ ہونے کی عمر) کو پہنچا اور
(پھر آہستہ آہستہ) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچ گیا،

---

① یعنی اقرار کیا۔
② یعنی توحید کو کبھی نہ چھوڑا اور اس کے تقاضوں پر ہمیشہ عمل کیا۔

قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَکَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ
صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۚؕ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡکَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیۡنَ نَتَقَبَّلُ عَنۡهُمۡ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَنَتَجَاوَزُ عَنۡ سَیِّاٰتِهِمۡ فِیۡۤ اَصۡحٰبِ الۡجَنَّةِ ؕ
وَعۡدَ الصِّدۡقِ الَّذِیۡ کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِیۡ قَالَ لِوَالِدَیۡهِ اُفٍّ لَّکُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِیۡۤ اَنۡ
اُخۡرَجَ وَقَدۡ خَلَتِ الۡقُرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلِیۡ ۚ وَهُمَا یَسۡتَغِیۡثٰنِ اللّٰهَ وَیۡلَکَ اٰمِنۡ ٭ۖ اِنَّ وَعۡدَ
اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَیَقُوۡلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۷﴾

تو وہ (بچہ دعا میں) کہنے لگا: اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور میں وہ نیک کام کرتا رہوں جن سے آپ راضی ہو جائیں اور میرے لیے میری اولاد میں صلاحیت دے دیجیے ① میں آپ کے دربار میں (گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں اور میں (آپ کا) حکم پورا کرنے والوں میں سے ہوں ﴿۱۵﴾ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن سے ان کے نیک اعمال ہم قبول کرلیں گے اور ان کے برے کاموں کو ہم معاف کردیں گے (جس کی وجہ سے) وہ جنت والوں میں شامل ہوں گے (یہ سلوک) اس سچے وعدے کے بنا پر ہوگا جو اُن سے (دنیا میں) کیا جاتا تھا ﴿۱۶﴾ اور جس شخص نے اپنے ماں باپ کو کہا کہ: تم پر تُف ہے ② کہ کیا تم مجھ کو خبر دیتے ہو ③ کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا؛ حالاں کہ مجھ سے پہلے بہت ساری قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں (ماں باپ) اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں (اور دردمندی سے بیٹے کو کہتے ہیں کہ) افسوس تجھ پر! تو ایمان لے آ، یقین رکھ! اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے تو وہ (بیٹا جواب میں) کہتا ہے: یہ سب تو محض اگلے لوگوں کے (چلے آرہے) افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۷﴾

① یعنی اولاد میں ایسی دینی صلاحیت عطا فرما دیجیے جو دنیا وآخرت میں عزت کا ذریعہ بنے اور دنیوی نفع سے بھی راحت پہنچے۔
② (دوسرا ترجمہ) یعنی میں تم سے بیزار ہوں۔
③ (دوسرا ترجمہ) یہ دھمکی دیتے ہو۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ
إِنَّهُمْ كَانُوا خَٰسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ
الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ
ع فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ
بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا اللَّهَ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جناتوں اور انسانوں کے جو فرقے ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کے ساتھ (عذاب کی) بات پوری ہو کر رہی، حقیقت میں وہ سب بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۱۸﴾ اور ہر ایک (فرقے) کے لیے اپنے اعمال کی وجہ سے (مختلف) درجے ہوں گے ① اور (یہ اس لیے ہوگا) تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیویں اور ان پر (کوئی) ظلم نہیں کیا جائے گا ﴿۱۹﴾ اور اس دن (کو یاد رکھو جب) ان کافروں کو آگ کے سامنے پیش کیا جائے گا (اور ان کو کہا جائے گا) تم نے اپنے (حصے کے) مزے اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر لیے اور اُن (مزے کی چیزوں) سے (دنیا میں) خوب فائدہ اٹھالیا؛ لہٰذا آج تم کو ذلیل کرنے والے عذاب کی سزا دی جائے گی؛ کیوں کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے ② اور اس وجہ سے (بھی) کہ تم (برابر) نافرمانی کرتے تھے ﴿۲۰﴾

اور (اے نبی!) قومِ عاد کے بھائی (یعنی ہود علیہ السلام) کا تذکرہ کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا تھا ③ اور پکی بات ہے کہ ان سے پہلے اور ان کے بعد میں بھی بہت سارے ڈرانے والے (انبیاء علیہم السلام) گزر چکے ہیں (نبی کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے) کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو؛

① یعنی نیک لوگوں کے لیے اعمال کے اعتبار سے جنت کے درجات میں تفاوت ہوگا، اسی طرح نافرمانوں کے لیے جہنم کے درجات میں تفاوت ہوگا۔ ② یہاں ایسا تکبر مراد ہے جو ایمان سے محروم رکھے۔ ③ جس علاقے میں اس قوم کی آبادی تھی وہاں اونچے اونچے ریت کے ٹیلے بہت تھے، ریگستانی علاقہ تھا وہ علاقہ احقاف کے نام سے معروف ہوگیا۔

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ٘ وَاُبَلِّغُكُمْ
مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ فِیْهَا
عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ
نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ﴿۲۵﴾

اس لیے کہ میں تم پر ایک بڑے دن کی آفت (یعنی عذاب) سے ڈرتا ہوں ﴿۲۱﴾ وہ (قوم کے لوگ) بولے (اے ہود!) کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو ہمارے (خود بنائے ہوئے) خداؤں سے پھرا دیوے، اچھا! اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لے آؤ جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو① ﴿۲۲﴾ اس (نبی) نے کہا: (اس عذاب کے آنے کے وقت کا) علم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور میں تم کو وہی پیغام پہنچا رہا ہوں جو (پیغام) دے کر مجھ کو بھیجا گیا ہے؛ لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت (یعنی نادانی) کی باتیں کر رہے ہو ﴿۲۳﴾ پھر جب اُن لوگوں نے اس (عذاب) کو بادل کی شکل میں اپنے میدانوں کی جانب آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا، ایسی بات نہیں، یہ تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم نے جلدی مانگا تھا، ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ﴿۲۴﴾ وہ (آندھی) ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے اکھاڑ کر پھینک رہی تھی② پھر وہ لوگ ایسے ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا③، مجرم لوگوں کو ہم اسی طرح عذاب دیا کرتے ہیں ﴿۲۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس کی تم (ہم کو) دھمکی دیتے ہو۔
② (دوسرا ترجمہ) تہس نہس کر رہی تھی۔ درہم برہم کر رہی تھی۔
③ یعنی انسان، جانور کچھ بھی نظر نہ آتا، کھنڈر مکانات کے نشانات بطورِ عبرت رہ گئے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى
عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
ع وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى
وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ
اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ

اور (اے عرب کے لوگو!) ہم نے اُن (قوم عاد کے) لوگوں کو اُن چیزوں کی طاقت دی تھی جن چیزوں کی ہم نے تم کو طاقت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل (سب کچھ) دے رکھے تھے؛ لیکن وہ لوگ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے: اس لیے نہ ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل ان کو کچھ کام آئے اور جس (عذاب) کا وہ مزاق اڑایا کرتے تھے اسی نے (آ کر) ان کو گھیر لیا ﴿٢٦﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے تمھارے آس پاس کی (دوسری) بستیوں کو بھی (کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا ہے اور ہم نے طرح طرح کی (اپنی) نشانیاں دکھلائیں①؛ تاکہ وہ (نافرمانی سے) باز آجائیں ﴿٢٧﴾ پھر انھوں نے (اللہ تعالیٰ کی) نزدیکی حاصل کرنے کے لیے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنا رکھا تھا انھوں نے اُن (مشرکین) کی مدد کیوں نہیں کی؟ بلکہ وہ سب (جھوٹے معبود) ان سے غائب (یعنی گم یا بے نشان) ہو گئے اور (ان غیر اللہ کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لیے معبود بنانا) یہ ان (مشرکین) کا سراسر جھوٹ تھا اور بہتان تھا جو انھوں نے باندھ رکھا تھا ﴿٢٨﴾ اور (اے نبی! وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف متوجہ کیا②(اور) وہ قرآن سننے لگے، پھر جب وہ (جنات) وہاں (یعنی قرآن سننے کی جگہ) پہنچ گئے تو انھوں نے (آپس میں ایک دوسرے سے) کہا کہ: خاموش ہو جاؤ،

① (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے (ہلاک کرنے سے پہلے) بار بار (اپنی) نشانیاں ان کو بتلادی تھی۔ (باقی)

فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ
بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴿۳۰﴾
يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴿۳۲﴾

پھر جب (قرآن کی) تلاوت ہو چکی تو وہ اپنی قوم کے پاس ڈرانے کی غرض سے واپس گئے ① ﴿٢٩﴾ (وہاں جا کر) انھوں نے کہا اے ہماری قوم کے لوگو! یقین جانو! ہم نے ایک ایسی (عجیب) کتاب (یعنی قرآن) سنی جو موسیٰ علیہ السلام (کی کتاب) کے بعد اتاری گئی ہے، وہ (کتاب) اپنے سے پہلے کی (تمام آسمانی) کتابوں کو سچا بتاتی ہے، وہ (کتاب) حق (یعنی سچا دین) اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ﴿٣٠﴾ اے ہماری قوم کے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے داعی (یعنی محمد ﷺ) کی بات مان لو اور اُس پر ایمان لے آؤ (اگر ایسا کرو گے تو) وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور تم کو ایک دردناک عذاب سے بچا لیں گے ﴿٣١﴾ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے (داعی) کی بات نہ مانے تو وہ (ساری) زمین میں (کہیں بھی بھاگ کر اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتا اور اُس کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کے سوا مدد کرنے والے نہیں ہوں گے، وہی لوگ کھلم کھلی گمراہی میں پڑے ہیں ﴿٣٢﴾

⊃ ④ (دوسرا ترجمہ) جنات کی ایک جماعت کو تمھاری طرف لے آئے۔

(اس صفحے کا حاشیہ)

① (دوسرا ترجمہ) اپنی قوم کے پاس (نزولِ قرآن اور نبی کی بعثت کی) خبر پہنچانے کے واسطے واپس چلے گئے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ
يُّحْيِ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى
النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ
اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

کیا اُن (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگوں نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ جس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کو پیدا کرنے میں ذرا بھی نہیں تھکے وہ (اللہ تعالیٰ بدرجۂ اولیٰ) اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ مُردوں کو زندہ کر دیویں (اور) کیوں (قدرت) نہ ہووے؟ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور جس دن کافر لوگ آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اس دن اُن سے سوال کیا جائے گا) کیا یہ (جہنم کی آگ) سچ نہیں ہے؟ وہ (کافر) کہیں گے کہ: کیوں نہیں؟ ہمارے رب کی قسم! (یہ تو واقعۃً سچ ہے) تو وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: سو جو کفر تم کرتے تھے اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ﴿۳۴﴾ سو (اے نبی!) ہمت والے پیغمبروں نے جس طرح صبر کیا اسی طرح تم صبر کرتے رہو اور اُن (کافروں کے عذاب) کے بارے میں جلدی مت کرو، جس دن وہ (کافر) اُس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جارہا ہے ① تو (وہاں کے بھیانک مناظر دیکھ کر) وہ ایسا خیال کریں گے جیسے وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی کے برابر رہے ہوں ② یہ (قرآن کی شکل میں محمد ﷺ کے واسطے سے) پیغام پہنچا دیا گیا ہے، بس اب وہی لوگ برباد ہوں گے جو نافرمان ہیں ﴿۳۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس کی ان کو دھمکی دی جارہی تھی۔
② (دوسرا ترجمہ) وہ (دنیا میں) دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہو۔

سورة محمد

(المدنية)

سورۂ محمد

یہ سورت مدنی ہے، اس میں اڑتیس (۳۸) یا (۳۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ حدید کے بعد اور سورۂ رعد سے پہلے پچانوے (۹۵) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کا اسمِ بابرکت صراحتاً آیا ہے۔ پورے قرآنِ مجید میں نبیٔ کریم ﷺ کا نام مبارک صراحتاً چار مرتبہ آیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''الذین کفروا'' بھی ہے سورت کی شروعات الذین کفروا سے ہوئی ہے۔

تیسرا نام ''قتال'' بھی ہے، اس میں کافروں کے ساتھ قتال کا ذکر ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: یومِ بدر کے بعد یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ: غزوۂ احد میں اس کا نزول ہوا۔

محمد کے معنیٰ آتا ہے: وہ شخص جس کے اندر اچھی عادتیں، پسندیدہ صفات بہت زیادہ ہوں، نام ہونے کے باوجود اس میں صفات کی طرف اشارہ ہے۔

ایک ضروری نوٹ: مفسرین کی مقررہ اصطلاح کے مطابق جو آیتیں ہجرت کے موقع پر مکۂ مکرمہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئیں؛ یہاں تک کہ مدینہ پہنچنے سے پہلے نازل ہوئیں، وہ سب بھی مکی کہلاتی ہیں، اس سورت کی آیت نمبر ۱۳ مکہ سے روانگی کے بعد نازل ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ① وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ② ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ③ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤۙ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جن لوگوں نے (خود) کفر اپنا لیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا ہے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کردیا ہے① ﴿۱﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور جو (قرآن) محمد (ﷺ) پر اتارا گیا اس کو (دل سے) مانا اور وہی حق (یعنی سچا دین) ہے جو اُن کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیوں کو معاف کردیا اور اُن کی حالت کو درست کردیا② ﴿۲﴾ یہ اس لیے ہوا کہ جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ باطل (یعنی جھوٹی) بات پر چلے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سچے دین پر چلے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے فائدے کے لیے ان کے حالات بتلاتے ہیں ﴿۳﴾ پھر جب تمھارا کفر اپنانے والوں سے مقابلہ ہوجائے تو تم (ان کی) گردنیں مارو، یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب قتل کرچکو③ تو مضبوطی سے (باندھ کر) قید کرلو،

---

① یعنی صدقہ خیرات جیسے نیک کام جو وہ کرتے تھے آخرت میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے کام نہ آویں گے یا ان کی خفیہ تدبیروں کو ختم کردیا۔② یعنی دین بھی درست ہوگا، دنیا میں عزت ملے گی، معاصی سے حفاظت کی جاوے گی۔
③ یعنی خون بہا چکو اور ان کی طاقت کمزور پڑ جائے۔

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ
مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ
اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا
لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹

پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے (بغیر بدلہ لیے ہُوئے چھوڑ دو) یا فدیہ لے کر چھوڑ دو؛ یہاں تک کہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دیوے① یہ (جہاد کا) حکم تم کو دیا گیا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (خود) ان (کافروں) سے انتقام لے لیتے② لیکن (یہ قتال کا حکم تم کو دیا گیا) تاکہ تمھارا ایک دوسرے کے ذریعہ امتحان لیویں③ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارے گئے تو وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہیں کریں گے ﴿۴﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو منزل (یعنی جنت) تک پہنچادیں گے اور (دنیا آخرت کی تمام منزلوں میں) ان کی حالت درست رکھیں گے ﴿۵﴾ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اس جنت میں داخل کردیں گے جس کی انھیں پہچان کرادی ہے④ ﴿۶﴾ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھاری مدد کریں گے اور تمھارے قدم جمادیں گے ﴿۷﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے سو ان کے لیے تباہی ہے⑤ اور اللہ تعالیٰ (آخرت میں) ان کے اعمال برباد کردیں گے ﴿۸﴾ یہ اس لیے کہ ان (کافر) لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا؛ لہٰذا اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے اعمال کو ضائع کردیا ﴿۹﴾

---

① یعنی لڑائی ختم ہوجائے (دوسرا ترجمہ) جب تک لڑنے والے (دشمن) اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں۔

② قدرتی عذاب کے ذریعہ۔

③ جنگ میں مسلمان کافر دونوں کا امتحان ہے، مسلمان کا اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر کون جان دیوے اور کافر اس طرح کہ قتال کی تکلیف سے اس کو تنبیہ ہو اور کفر سے توبہ کرے اور ایمان قبول کرے۔

④ (دوسرا ترجمہ) جو ان کو معلوم کرادی گئی ہے (تیسرا) جس کی خوشبو رچا بسا دی گئی ہے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) وہ ٹھوکریں کھائیں گے۔

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾ وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ
أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿١٣﴾ أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم ﴿١٤﴾

کیا بھلا اُن لوگوں نے زمین میں چل پھر کرنہیں دیکھا کہ جولوگ ان سے پہلے (گزر چکے) تھے ان کا انجام کیسا ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر بربادی ڈالی اور کافروں کے بھی اسی جیسے انجام ہونے والے ہیں ﴿۱۰﴾ یہ (سلوک) اس لیے کہ جولوگ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے رفیق (یعنی مدد کرنے والے) ہیں اور جن لوگوں نے کفر اپنالیا ہے ان کی کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے ﴿۱۱﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جن لوگوں نے کفر (یعنی انکار) کیا وہ (یہاں دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح (آخرت سے بے فکر ہوکر) کھا رہے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور (جہنم کی) آگ اُن (کافروں) کا (آخری) ٹھکانہ ہے ﴿۱۲﴾ اور (اے نبی!) کتنی ہی بستیاں ہیں جو قوت (اور طاقت) میں تمھاری اس بستی (کے رہنے والوں) سے زیادہ زوروالی (یعنی مضبوط) تھیں، جس (بستی والوں) نے تم کو جلاوطن کیا ہے ہم نے ان سب (بستیوں) کو (وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ) ہلاک کردیا، پھر ان کا کوئی مدد کرنے والا نہ ہوا ﴿۱۳﴾ اب بتاؤ کہ جو لوگ اپنے رب کی طرف سے ایک روشن (یعنی صاف) راستہ پر (چلتے) ہیں کیا وہ لوگ ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جن کے لیے ان کا برا عمل خوش نما بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہوں ﴿۱۴﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ
يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا
فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا
لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا
اَهْوَآءَهُمْ ⑯ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰

تقویٰ والے لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں (چلتی) ہیں جو پانی خراب ہونے والا نہیں ① اور (بہت ساری) ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ (ذرا) بھی نہیں بدلے گا، اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے (بہت ہی) مزے دار ہوں گی اور ایسے شہد کی نہریں ہیں جو بالکل صاف (شفاف اور خالص) ہوگا اور اُن (جنت والوں) کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی، کیا یہ (متقی جنتی) لوگ ان (کافروں) کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور اُن کو گرم پانی پلایا جائے گا تو وہ (پانی) ان کے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی!) ان (کافروں) میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جو تمھاری باتوں کو کان سے سنتے ہیں (یعنی منافق لوگ) لیکن جب تمھارے پاس (یعنی مجلس) سے باہر جاتے ہیں تو وہ (منافق) جن کو علم ملا ہے ان سے پوچھتے ہیں کہ: اس شخص (یعنی محمد) نے ابھی ابھی (مجلس میں) کیا کہا تھا؟ یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی اور وہ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے ہیں ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے ان کو وہ (اللہ تعالیٰ) ہدایت میں ترقی دیتے ہیں اور انھیں ان کے تقویٰ کی توفیق عطا کرتے ہیں ﴿۱۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جس پانی کے رنگ، بو، مزہ، ذرا بھی بدلنے والا نہیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا
جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝۱۸ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝۱۹ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا ع۶
نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝۲۰

کیا اب یہ (کافر) لوگ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے (اگر قیامت ہی کا انتظار ہے) تو اس کی علامتیں تو آہی چکی ہیں، پھر جب وہ (قیامت) ان کے پاس آہی جائے گی تب ان کے لیے نصیحت حاصل کرنے کا موقع کہاں سے آئے گا؟ ﴿۱۸﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم (پورا) یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنی (کچھ ظاہری) خطاؤں پر معافی مانگتے رہو اور سب ایمان والے مردوں اور عورتوں کے لیے بھی (معافی مانگا کرو) اور اللہ تعالیٰ تمھارے آنے جانے کو① اور تمھارے آخری ٹھکانے② کو جانتے ہیں ﴿۱۹﴾

اور ایمان والے کہتے رہتے ہیں کہ: کیا اچھی بات ہو کہ کوئی (نئی) سورت (اللہ تعالیٰ کے یہاں سے) اترے③ پھر جب کوئی محکم④ سورت (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اتاری جاوے اور اس میں لڑائی (یعنی جہاد) کا ذکر ہو تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے (اے نبی!) تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تمھاری طرف (بھیانک نظروں سے) تاکنے لگتے ہیں جیسے وہ شخص تاکتا ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو⑤ سو ایسے (منافقوں) کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۲۰﴾

① (دوسرا ترجمہ) تمھارے نقل و حرکت کو (تیسرا) تمھارے چلنے پھرنے کو۔

② یعنی رہنے سہنے اور تمام اعمال۔

③ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ سے اور قرآن سے کامل محبت تھی؛ اس لیے نزولِ قرآن کے دور میں ان کی چاہت یہ رہتی تھی کہ نئی آیت یا سورت اترے جس سے ایمان میں تازگی ہو، ثواب حاصل ہو، نئے احکام پر عمل کریں۔ (دوسرا ترجمہ) کیوں نہیں نازل ہوئی؟

④ یعنی جو منسوخ نہ ہو معنیٰ بالکل ظاہر ہو، جچی تلی ہو۔⑤ دشمنوں کا خوف بزدلی اور موت سے نفرت کی وجہ سے ہوتا تھا۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى
قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى لا
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ط وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

(جہاد کی) بات مان لینا چاہیے اور بھلی بات کہنا چاہیے پھر جب (جہاد کا) حکم لازم ہوجاوے① تو (اس وقت) وہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ (جہاد کا حکم پورا کرنے میں) سچے رہیں تو یہ ان کے لیے بہت اچھا ہو ﴿۲۱﴾ پھر کیا تم سے (ایسی) توقع (لگائی جاسکتی) ہے کہ② اگر تم کو حکومت مل جاوے تو تم زمین میں فساد مچاؤ③ اور اپنے رشتوں کو کاٹ ڈالو④ ﴿۲۲﴾ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کردیا، پھر ان کو (اللہ تعالیٰ کی باتیں سننے سے) بہرا کردیا اور ان کی آنکھیں اندھی کردی ﴿۲۳﴾ کیا وہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ﴿۲۴﴾ یقیناً جو لوگ بھی ہدایت کے ان کے سامنے (اچھی طرح) ظاہر ہوچکنے کے بعد بھی مرتد ہوگئے⑤ شیطان نے ان کو پٹی پڑائی⑥ اور ان کی امیدوں کو لمبا کردیا ہے ﴿۲۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر جب جہاد کے کام کی تیاری ہوجائے۔
② (دوسرا ترجمہ) پھر تم سے یہ بھی کچھ بعید نہیں کہ۔
③ یعنی یہ حکومت کے نشے میں آکر یہ شرارتیں کروگے۔
④ (دوسرا ترجمہ) اگر تم لوگ (ایمان یا جہاد سے) منہ پھیراؤ گے تو تم سے کیا یہی توقع رکھی جائے کہ تم زمین میں فساد مچادو گے اور تم لوگ رشتوں کو کاٹ دوگے (یعنی جہاد چھوڑنے کے نتیجہ میں یہ مظالم عام ہوں گے یا ایمان چھوڑوگے تو جاہلیت والی برائیاں آجائے گی)۔
⑤ یعنی دین چھوڑ کر الٹے پھر کر کفر میں چلے گئے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) اور شیطان نے ان کو چقمہ دیا ہے۔ (تیسرا) یہ بات ان کو آراستہ کرکے دکھائی ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡا لِلَّذِيۡنَ كَرِهُوۡا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ بَعۡضِ الۡاَمۡرِ‌ۚ وَاللّٰهُ
يَعۡلَمُ اِسۡرَارَهُمۡ ﴿۲٦﴾ فَكَيۡفَ اِذَا تَوَفَّتۡهُمُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ يَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ﴿۲۷﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوۡا مَاۤ اَسۡخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوۡا رِضۡوَانَهٗ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ﴿۲۸﴾ اَمۡ حَسِبَ ع
الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ اَنۡ لَّنۡ يُّخۡرِجَ اللّٰهُ اَضۡغَانَهُمۡ ﴿۲۹﴾ وَلَوۡ نَشَآءُ لَاَرَيۡنٰكَهُمۡ
فَلَعَرَفۡتَهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ‌ؕ وَلَتَعۡرِفَنَّهُمۡ فِىۡ لَحۡنِ الۡقَوۡلِ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اَعۡمَالَكُمۡ ﴿۳۰﴾
وَلَنَبۡلُوَنَّكُمۡ حَتّٰى نَعۡلَمَ الۡمُجٰهِدِيۡنَ مِنۡكُمۡ وَالصّٰبِرِيۡنَ‌ۙ وَنَبۡلُوَا۟ اَخۡبَارَكُمۡ ﴿۳۱﴾

اس کا سبب یہ ہوا کہ ان (منافق) لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو پسند نہیں کرتے ان سے (خفیہ طور پر) یوں کہا کہ: بعض کاموں میں ہم تمھاری بات مانیں گے ③ اور اللہ تعالیٰ ان کی چھپی باتوں کو (اچھی طرح) جانتے ہیں ﴿۲٦﴾ پھر (ان مرتد ہونے والوں کا) اس وقت کیا حال ہوگا جب فرشتے اُن (کی روح) کو (اس طرح) قبض کریں گے ④ کہ ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے جاتے ہوں گے ﴿۲۷﴾ یہ (سلوک) اس لیے ہوا کہ وہ اس راستہ پر چلے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) کی رضا (حاصل کرنے) کو خود انھوں نے ناپسند کیا؛ اس لیے (اللہ تعالیٰ نے) اُن کے اعمال مٹادیے ﴿۲۸﴾ کیا جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے (چھپے ہوئے) کینوں (یعنی عداوتوں) کو کبھی ظاہر نہیں کریں گے ﴿۲۹﴾ اور اگر ہم چاہتے تو تم کو وہ (منافق) اس طرح دکھائی دیتے کہ تم ان کو ان کی صورت (یعنی علامت) سے پہچان جاؤ اور اب بھی تم اُن کو (ان کی) بات کے لہجے (یعنی ڈھب، انداز) سے ضرور پہچان ہی جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام کو جانتے ہیں ﴿۳۰﴾ اور ہم ضرور تم سب کی آزمائش کریں گے؛ تاکہ ہم (ظاہر کرکے) دیکھ لیویں کہ تم میں کون جہاد کرنے والے ہیں اور (مصیبت میں) ثابت قدم رہنے والے ہیں اور (تاکہ) ہم تمھارے (دوسرے) حالات (یعنی اطاعت اور نافرمانی) کو جانچ لیویں ﴿۳۱﴾

---

③ اسلام اور نبی ﷺ کی دشمنی اور لوگوں کو اسلام سے روکنے والی بات۔ ④ (دوسرا ترجمہ) نکالیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى
السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶

یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے (دین کے) راستے سے (دوسروں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی باوجود یہ کہ ان کے سامنے ہدایت (یعنی دین کی راہ) پوری طرح کھل کر آ گئی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ (کے دین) کو ذرا سا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو مٹا دیں گے ﴿۳۲﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور تم رسول کی اطاعت کرو اور تم اپنے اعمال کو برباد مت کرو ﴿۳۳﴾ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکا، پھر وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے، تو اللہ تعالیٰ ان کو کبھی معاف نہیں کریں گے ﴿۳۴﴾ سو (اے مسلمانو!) تم ہمت مت ہارو① اور تم (خود کافروں کو) صلح کی دعوت مت دو اور تم ہی سر بلند (یعنی غالب) رہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کا ثواب) ہرگز کم نہیں کریں گے ﴿۳۵﴾ (اور) دنیا کی زندگی تو بس کھیل اور تماشا ہے اور اگر تم ایمان لے آؤ گے اور تقویٰ والے بن جاؤ گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے اجر (اور ثواب) تم کو دے دیں گے اور تم سے تمھارے (کل) مال کو نہیں مانگیں گے ②﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) تم کمزور (یعنی کم ہمت) مت بنو۔

② یعنی کل مال اللہ تعالیٰ نہیں مانگتے، بس ایک حصہ یعنی زکوۃ، صدقہ، قربانی وغیرہ چاہتے ہیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے فائدے کے لیے کبھی تم سے مال طلب نہیں فرماتے، وہ تو تمھارے ہی فائدے کے لیے مال طلب فرماتے ہیں کہ صدقات کا دنیا آخرت میں بڑا فائدہ ہے۔

إِنۡ يَّسۡـَٔلۡكُمُوۡهَا فَيُحۡفِكُمۡ تَبۡخَلُوۡا وَيُخۡرِجۡ أَضۡغَانَكُمۡ ﴿۳۷﴾ هَٰٓأَنۡتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ
لِتُنۡفِقُوۡا فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ وَمَنۡ يَّبۡخَلۡ فَإِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الۡغَنِيُّ وَأَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَإِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡٓا
أَمۡثَالَكُمۡ ﴿۳۸﴾ ع

(اور) اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے (تمھارے) وہ (کل) مال طلب کرنے لگیں اور تمھارا سب کچھ سمیٹ لیویں① تو تم (میں سے اکثر لوگ) بخیلی کرنے لگو اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے دل کی ناگواریوں کو ظاہر کردیں ﴿۳۷﴾ (اے مسلمانو!) سنو! تم ایسے لوگ ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے تب تم میں سے کچھ لوگ (خود) بخیلی کرتے ہیں② اور جو شخص بھی بخیلی کرتا ہے وہ اپنی ذات (کے نقصان) سے ہی بخیلی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بے نیاز (یعنی کسی کے محتاج نہیں) ہے اور تم لوگ (اسی کے) محتاج ہو، اور اگر تم (اللہ کے دین سے) منہ پھراؤ گے تو وہ تمھاری جگہ دوسری (غیر) قوم کو لے آئیں گے پھر وہ تمھارے جیسے (بخیل اور نافرمان) نہیں ہوں گے ﴿۳۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) طلب کرنے میں مبالغہ سے کام لیوے۔
② یعنی مال ظاہر میں طلب کیا جاتا ہے تو اس سے دین کے متعلق دل کی ناراضگی ظاہر ہوتی ہے۔

سورۃ الفتح

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ صف یا سورۂ جمعہ کے بعد اور سورۂ توبہ سے پہلے ایک سوتین (۱۰۳) یا (۱۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں فتحِ مکہ کی عظیم بشارت کا تذکرہ ہے۔

فتح کا معنیٰ آتا ہے جو بندش ظاہر میں نظر آتی ہے اس کو کھول دینا، دور کر دینا، مصیبتوں کو دور کر دینا اور واقعۃً مکہ کی فتح مسلمانوں کے لیے بہت ساری بندشوں اور مصیبتوں کے دائمی ازالے کا ذریعہ بنی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ
نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنۡصُرَکَ اللّٰہُ نَصۡرًا عَزِیۡزًا ﴿۳﴾ ہُوَ الَّذِیۡۤ
اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِہِمۡ ؕ وَ لِلّٰہِ جُنُوۡدُ
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۙ﴿۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو (حدیبیہ کی صلح کے ذریعہ) ایک کھلی ہوئی (مکہ کی) فتح دے دی① ﴿۱﴾ تاکہ تمھاری اگلی اور پچھلی کوتاہیوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردیویں② اور (تاکہ) اپنی نعمت تم پر مکمل کردیویں؛ اور (تاکہ) تم کو سیدھے راستے پر چلاوے③ ﴿۲﴾ اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ تمھاری زبردست مدد کرے④ ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہیں جنھوں نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان (یعنی رحمت، یا وقار، یا تحمل، یا ضبط) پیدا کردیا؛ تاکہ جو ایمان پہلے سے ان کو حاصل تھا اس کے ساتھ ایمان میں اور بڑھ جاویں اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ (تو ہر چیز کو) جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۴﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے نبی! یقیناً ہم نے تمھارے واسطے صاف صاف فیصلہ کر ڈالا۔ ② کبھی غیر افضل بات پر عمل ہوگیا ہو جو نبوت کی عالی شان کے پیشِ نظر خلافِ اولیٰ ہے، اس طرح کی کچھ بات نبوت ملنے سے پہلے اور بعد میں پیش آئی، صلح کی برکت سے جب راستے پر امن ہوگئے، لوگ اسلام میں کثرت سے داخل ہونے لگے تو ثواب کی زیادتی اور بعثت کے مقاصد خوب پورے ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس طرح کی خلافِ افضل چیزوں کو معاف کرنے کی بات فرمائی گئی۔ ③ آپ ﷺ پہلے ہی سے سیدھے راستے پر تھے، اب مزید ثابت قدمی میں ترقی ہو رہی ہے اور بتایا جا رہا ہے کہ کفار کی روک ٹوک آپ کی دعوت سے ختم ہو رہی ہے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم کو ایسا غلبہ دیوے جس میں عزت ہی عزت ہو۔ (تیسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمھاری ایسی مدد فرمائے جو مدد باعزت (فتح کو شامل) ہو۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ
السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ
جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩

تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کر دیویں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان سے اُن کی برائیوں کو زائل کر دیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۵﴾ اور تا کہ نفاق والے مردوں کو اور نفاق والی عورتوں کو اور شرک کرنے والے مردوں کو اور شرک کرنے والی عورتوں کو سخت سزا (یعنی عذاب) دیویں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں کیا کرتے ہیں، برائی کا چکر (مصیبت کی شکل میں) انہی پر پڑنے والا ہے① اور اللہ تعالیٰ ان پر غضب ناک ہوں گے اور ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیں گے اور ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے ﴿۶﴾ اور آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۷﴾ (اے نبی!) ہم نے تم کو (قیامت کے دن امت کے اعمال پر) گواہی دینے والا اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ﴿۸﴾ تا کہ (اے انسانو!) تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو② اور صبح و شام اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتے رہو ﴿۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) برا وقت انہی پر آنے والا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) ان لوگوں پر بری گردش واقع ہونے والی ہے۔

② اللہ تعالیٰ کی مدد یعنی اللہ تعالیٰ کے دینِ اسلام کی مدد اور خود نبیٔ کریم ﷺ کی بھی مدد کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی تعظیم کرنی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ ۚ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا
يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ ع
لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ
ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن
يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ
ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾

(اے نبی!) یقیناً جو لوگ تم سے بیعت کر رہے ہیں وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے، اس کے بعد بھی جو کوئی عہد توڑتا ہے① تو اس عہد توڑنے کا نقصان اسی پر پڑے گا اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد (یعنی قرار) کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب بڑا ثواب دیں گے ﴿۱۰﴾

گاؤں کے رہنے والے جو (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب (مدینہ پہنچتے ہی) تم سے کہیں گے کہ: ہمارے مال (دولت) اور ہمارے گھر والوں نے ہم کو مشغول کر دیا تھا، سو آپ ہمارے لیے (اللہ تعالیٰ سے اس کوتاہی پر) معافی کی دعا کر دیجیے، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے، تم (ان سے) کہو: اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے تمھارے معاملے میں کچھ بھی کرنے کا اختیار رکھتا ہو؛ بلکہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس کی اللہ تعالیٰ کو پوری خبر ہے ﴿۱۱﴾ بلکہ (حقیقت ایسی ہے کہ) تم نے تو یہ سمجھ لیا تھا کہ رسول (محمد ﷺ) اور (دوسرے) ایمان والے اپنے گھر والوں کے پاس کبھی لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے اور یہی بات تمھارے دلوں کو اچھی بھی لگتی تھی اور تم نے (طرح طرح کے) بد گمانیاں کی تھیں اور تم لوگ (اس طرح کے کفریہ گمان کی وجہ سے) برباد ہونے والی قوم بن گئے② ﴿۱۲﴾

① یعنی اطاعت کے بجائے نافرمانی کرے۔ ② عمانی زبان میں بوراً کا معنی ہے فاسدین۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾
سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ

اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائے گا تو (وہ شخص یاد رکھے) یقیناً ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے «۱۳» اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) جس کو چاہے معاف کر دیویں اور جس کو چاہے عذاب دیویں اور اللہ تعالیٰ (تو) بہت معاف کرنے والے، بڑے رحم والے ہیں «۱۴» جو لوگ (حدیبیہ کے سفر سے) پیچھے رہ گئے تھے عنقریب جب تم (خیبر کی فتح اور) غنیمت کا مال لینے کے لیے چلو گے تب وہ (تم سے) کہیں گے کہ: ہم کو بھی تمھارے ساتھ چلنے کی اجازت دو، وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی (فرمائی ہوئی) بات (یعنی حکم) کو بدل دیں تم کہہ دینا: تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے، اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی اس طرح فرما دیا ہے① اس پر وہ کہیں گے (کہ: یہ بات نہیں)؛ بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو② (حقیقت ایسی نہیں ہے) بلکہ یہ لوگ خود ہی بات کو بہت کم سمجھتے ہیں «۱۵» (اے نبی! ان) پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے تم کہہ دو کہ: تم کو عنقریب ایسے لوگوں کے مقابلے کی دعوت دی جائے گی جو بڑے سخت لڑنے والے ہوں گے③ تم ان سے جنگ کرتے رہو یا وہ اطاعت قبول کر لیں،

---

① حدیبیہ سے واپسی میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا تھا کہ غزوۂ خیبر میں وہی لوگ ساتھ چلیں گے جو حدیبیہ کے سفر میں تھے۔
② یعنی ہم کو فائدہ ملے اس سے تم کو جلن ہے۔
③ اس دور کی دنیا کی بڑی طاقت خاص کر روم اور فارس کی سلطنت کی طرف اشارہ ہے اور یہ جنگیں زیادہ تر خلافتِ راشدہ میں ہوئی؛ اس لیے کہ تبوک میں باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، اس سے حضراتِ خلفائے راشدین کی دعوت نہ ماننے والوں کے لیے وعید بھی معلوم ہوئی جس سے ان حضرات کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے۔

فَاِنۡ تُطِيۡعُوۡا يُؤۡتِكُمُ اللّٰهُ اَجۡرًا حَسَنًا ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا كَمَا تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ يُعَذِّبۡكُمۡ
عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۶﴾ لَيۡسَ عَلَى الۡاَعۡمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الۡمَرِيۡضِ حَرَجٌ ؕ
وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبۡهُ
عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِىۡ ع ۱۰ النصف
قُلُوۡبِهِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّكِيۡنَةَ عَلَيۡهِمۡ وَاَثَابَهُمۡ فَتۡحًا قَرِيۡبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيۡرَةً يَّاۡخُذُوۡنَهَا ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيۡرَةً تَاۡخُذُوۡنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمۡ هٰذِهٖ
وَكَفَّ اَيۡدِىَ النَّاسِ عَنۡكُمۡ ۚ وَلِتَكُوۡنَ اٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَيَهۡدِيَكُمۡ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾

پھر اگر تم (اس وقت جہاد کا) حکم مانو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو اچھا بدلہ عطا کریں گے اور اگر تم منہ پھرالو گے جیسا تم نے اس سے پہلے (حدیبیہ میں) منہ پھرالیا تھا تو وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو دردناک عذاب دیں گے ﴿۱۶﴾ اندھے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور لنگڑے پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بات مانے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص منہ پھرائے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو دردناک عذاب دیں گے ﴿۱۷﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ (ان) ایمان والوں سے خوش ہو گئے جب کہ وہ تم سے (ایک) درخت کے نیچے (جہاد میں جم کر رہنے پر) بیعت کرنے لگے، سو ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اس (اللہ تعالیٰ) کو وہ معلوم تھا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان (مسلمانوں) پر دل کا اطمینان اتارا اور ان کو نزدیک کی ایک فتح (خیبر کی) انعام میں عنایت فرمائی ﴿۱۸﴾ اور بہت ساری غنیمتیں بھی (دیں) جن کو وہ حاصل کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ تم سے بہت ساری غنیمتوں کا وعدہ فرما چکے ہیں جن کو تم حاصل کرو گے اور فوری طور پر اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو یہ (خیبر کی غنیمت) عطا کر دی اور لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا؛ اور تاکہ یہ (واقعہ) ایمان والوں کے لیے (اللہ تعالیٰ کی قدرت کا) نمونہ بن جائے اور (اس لیے بھی) وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو (آئندہ ہر کام میں) سیدھے راہ پر چلائیں ﴿۲۰﴾

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ
قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ
تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

اور دوسری (ایک فتح) بھی ہے جو ابھی تمھارے قابو (یعنی بس) میں نہیں آئی (لیکن) اللہ تعالیٰ نے
اس کو (بھی) اپنی قدرت میں لے رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲۱﴾ اور
اگر یہ کافر لوگ تم سے لڑتے تو یقیناً وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے، پھر اُن کو کوئی حمایت کرنے والا نہ ملتا اور
نہ مدد کرنے والا (ملتا) ﴿۲۲﴾ اللہ تعالیٰ کا یہی دستور ہے جو پہلے سے چلا آرہا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے
دستور میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے ﴿۲۳﴾ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے مکہ کی وادی
میں[①] اُن (کافروں) کے ہاتھوں کو تم (مسلمانوں) سے اور تمھارے ہاتھوں کو اُن سے روک دیا،
اُن (کافروں) پر تم کو قابو دے چکنے کے باوجود اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہے
تھے ﴿۲۴﴾ یہ (مکہ والے) وہی تو (لوگ) ہیں جنھوں نے کفر اپنایا اور تم کو مسجدِ حرام سے (روکا)
اور قربانی کے جو جانور (حدیبیہ میں) رکے ہوئے تھے اُن کو اپنی جگہ (منیٰ) تک پہنچنے سے روک دیا
اور اگر کچھ ایمان والے مرد اور کچھ ایمان والی عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم پہچانتے نہیں تھے
کہ (خطرہ یہ تھا کہ خبر نہ ہونے کی وجہ سے) تم ان کو پیس ڈالتے، پھر ان (بے گناہ مسلمانوں) کی وجہ
سے تم کو بے خبری میں نقصان (یعنی رنج اور افسوس) پہنچتا (تب تو لڑائی ہو جاتی) (اسی طرح جنگ
سے روکنے کی یہ حکمت بھی تھی) تاکہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں اپنی رحمت (یعنی ایمان) میں داخل کریں،

---

① یعنی مکہ کے قریب حدیبیہ میں۔

لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴿۲۶﴾ ع
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ
مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا﴿۲۷﴾

(ہاں!) اگر (اس طرح کہ) وہ (ایمان والے) الگ ہو گئے ہوتے تو ہم اُن (مکہ والوں) میں سے جو کافر تھے اُن کو دردناک سزا دیتے ﴿۲۵﴾ پھر جب اِن کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت (یعنی ضد، یا عار، یا غیرت) کو جگہ دی جو جاہلیت (یعنی نادانی) کی حمیت تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے رسول اور ایمان والوں پر سکینت (یعنی ضبط، یا تحمل، یا اطمینان) کو اتارا اور اُن (مسلمانوں) کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا① اور وہ اسی (تقویٰ کی بات) کے زیادہ حق دار اور اسی کے لائق تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۲۶﴾

پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا جو حقیقت کے بالکل مطابق ہوا کہ تم ضرور ان شاء اللہ! مسجدِ حرام میں امن وامان کے ساتھ داخل ہوں گے (اس طرح کہ تم میں سے بعض حضرات) اپنے سر منڈواتے اور (کچھ حضرات) بال کٹواتے ہوں گے (اور) تم کو (کسی طرح کا) خوف نہیں ہوگا، سو وہ (اللہ تعالیٰ) ان باتوں کو جانتے ہیں جو تم نہیں جانتے② پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے خواب کو پورا ہونے) سے پہلے ایک بہت قریب کی فتح (یعنی خیبر کی) عنایت کردی ﴿۲۷﴾

① کلمۂ طیبہ کا تقاضا اطاعت پر جمنا مراد ہے۔
② یعنی سن ۶ ہجری میں عمرہ کیوں نہ ہو سکا اور ۷ ہجری میں ہی کیوں ہوا جو تم نہیں جانتے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ
شَهِیْدًا ؕ۲۸ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ
اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ
شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ
ع الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۲۹

وہ (اللہ تعالیٰ) ایسے ہیں جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ اس (دین) کو (دوسرے) تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کردیں اور (اس بات کی) گواہی دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں ﴿۲۸﴾ (کہ) محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ (یعنی صحابہ) ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت اور آپس میں (ایک دوسرے کے لیے) رحم دل ہیں، تم ان کو دیکھو گے (کبھی) رکوع میں ہیں (کبھی) سجدے میں ہیں (خلاصہ یہ ہے کہ) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا (یعنی خوشنودی) کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، ان کی علامت سجدوں کے اثر (یعنی تاثیر) سے اُن کے چہروں پر (صاف ظاہر ہو رہی) ہیں یہ ان (صحابہ) کے اوصاف ہیں جو تورات میں ذکر کیے گئے ہیں اور ان کے اوصاف انجیل میں بھی (ذکر کیے گئے) ہیں کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے (پہلے زمین سے) اپنی کونپل نکالی، پھر اس کو مضبوط کیا، پھر (اور بڑھ کر) موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر اس طرح سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کھیتی کرنے والے (یعنی کسان) خوش ہوتے ہیں؛ تاکہ اللہ تعالیٰ اِن (کی اس ترقی) سے کافروں (کے دلوں) کو غصے میں مبتلا کریں (یا حسد میں جلائے) اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اُن کے لیے مغفرت کا اور بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے ﴿۲۹﴾

سورۃ الحجرات

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے،اس میں اٹھارہ(۱۸) آیتیں ہیں۔سورۂ مجادلہ کے بعد اور سورۂ تحریم سے پہلے ایک سو چھ(۱۰۶) یا ایک سو آٹھ(۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

بنی تمیم کے کچھ لوگوں نے آکر حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو حجرے کے پیچھے سے آواز لگائی،اس واقعہ کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔

چہار دیواری کے ذریعہ جس کو گھیر لیا جائے اس کو حجرہ کہتے ہیں۔یہ چہار دیواری دوسروں کو آنے سے ''حجر''یعنی رکاوٹ کا ذریعہ بنتی ہے اور یہ دیوار بنانے میں ''حَجَر''یعنی پتھر کا استعمال ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ
عَلِيۡمٌ ۝۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ
بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيۡنَ
يَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰى ؕ
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّاَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَكۡثَرُهُمۡ لَا
يَعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰى تَخۡرُجَ اِلَيۡهِمۡ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝۵

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے
ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ (ہر بات کو) سننے والے، (ہر چیز کو) جاننے والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان
والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ ہونے دو اور اس (نبی) سے بات کرتے ہوئے اس طرح
پکار کر نہ بولو جس طرح تم ایک دوسرے سے پکار کر بولتے ہو① کہیں تمھارے اعمال برباد نہ ہو جاویں
اور تم کو پتہ بھی نہ چلے ﴿۲﴾ یقین رکھو جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کے سامنے اپنی آوازیں نیچی
رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے، ان
کے لیے (بڑی) مغفرت ہے اور بڑا ثواب بھی ﴿۳﴾ (اے نبی!) جو لوگ آپ کو حجروں کے
پیچھے (یا باہر) سے آواز دیتے ہیں ان میں سے اکثر کو عقل نہیں ہے ﴿۴﴾ اور اگر وہ لوگ اس وقت
تک (ذرا) صبر کرتے جب تک (خود) تم باہر نکل کر ان کے پاس تشریف لے آتے تو یہ ان کے لیے
بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۵﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور نبی سے بات کرتے ہوئے اس طرح جس طرح تم ایک دوسرے سے کھل کر بات کرتے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ
فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝۶ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ
فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ۝۷ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا
بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ
اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ۝۹

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق (یعنی گنہگار یا شریر) تمھارے پاس کوئی خبر لے آئے تو (اس کی) اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے پھرو ﴿۶﴾ اور جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں، بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں اگر وہ (رسول) تمھاری بات مان لیں تو (خود) تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ؛ لیکن اللہ نے تمھارے لیے (دل میں) ایمان کی محبت بٹھادی اور اس کو تمھارے دلوں کے اندر خوش نما بنا دیا اور تمھارے اندر کفر کی اور گناہوں اور نافرمانی کی نفرت بٹھادی، یہی وہ لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر آچکے ہیں ﴿۷﴾ یہ (سب کچھ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۸﴾ اور اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑے تو (اختلاف ختم کرا کے) ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو (فریق) زیادتی کر رہا ہے تم اس سے لڑو، یہاں تک کہ وہ (فریق) اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ (زیادتی کرنے والا فریق) لوٹ آوے تو اُن دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور تم (ہر حال میں) انصاف کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں ﴿۹﴾

الربع ۚ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۱۰﴾ يَاأَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن
نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۱﴾ يَاأَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۖ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا
يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ

حقیقت تو یہ ہے کہ ایمان والے (آپس میں) بھائی بھائی ہیں؛ اس لیے اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور تم (صلح کرانے میں) اللہ سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تم لوگوں پر رحم کیا جاوے ﴿۱۰﴾

اے ایمان والو! مردوں کی کوئی جماعت (دوسرے) مردوں کی کسی جماعت کا مذاق نہ اڑائے، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے) ان (مذاق اڑانے والوں) سے (اللہ تعالی کے یہاں) بہتر ہو اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ (جن عورتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے) اُن (مذاق اڑانے والیوں) سے (اللہ تعالی کے یہاں) بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو اور ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو، ایمان لانے کے بعد فسق (یعنی گناہ) کا نام بہت بُرا ہے اور جو شخص (ایسی عادت سے) توبہ نہیں کرے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچو؛ کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوا کرتے ہیں اور (کسی کے) عیب کی تلاش میں مت لگے رہو① اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کریں، کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تم (خود) اس کو تو برا سمجھتے ہو،

---

① جس چیز کو لوگ چھپانے کا اہتمام کرتے ہو اس کو تلاش کرنا یہ تجسس ہے اور مطلقاً تلاش کرنے کو تحسس کہا جاتا ہے، کسی کی ایذا رسانی اور بری سازش سے بچنے کے لیے تجسس جائز ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ
يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

اورتم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے توبہ قبول کرنے والے، (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد (یعنی آدمؑ) اور ایک عورت (یعنی حوّا) سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف (قوموں کی) شاخوں اور خاندانوں میں اس لیے تقسیم کیا ہے؛ تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کرسکو، یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب میں بڑا اعزت والا وہ ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ والا ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے جاننے والے، بڑے خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۳﴾ (بعض) گاؤں (کے رہنے) والے کہتے ہیں کہ: ہم ایمان لے آئے ہیں، تم (اُن سے جواب میں) کہہ دو: تم ایمان تونہیں لائے ہو، البتہ (یوں) کہو کہ: ہم (کچھ اعمال کی وجہ سے ظاہر میں) مسلمان ہوئے ہیں① اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی (صحیح طور پر) اطاعت کروتو (اللہ تعالیٰ) تمھارے اعمال (کے ثواب) میں ذرا بھی کمی نہیں کریں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے (سب پر) بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ یقیناً (کامل) ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر انھوں نے (پوری زندگی اسلام کے بارے میں کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال (ودولت) اور اپنی جانوں سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا، وہی لوگ ہیں جو (ایمان کی بابت میں) سچے ہیں ﴿۱۵﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) لیکن ایسا کہو کہ: ہم (مخالفت چھوڑ کر) بات ماننے والے بن گئے ہیں۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ
اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ
ع السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

(ان گاؤں والوں سے) تم کہو کہ: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دے رہے ہو؛ حالاں کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا تم پر احسان جتلاتے ہیں، تم (اُن سے) کہہ دو کہ: اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان مت جتلاؤ؛ بلکہ اگر تم (اپنے ایمان کے دعوے میں) سچے ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت دی ﴿۱۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی چیز کو جانتے ہیں اور جو کام تم لوگ کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اچھی طرح دیکھ رہے ہیں ﴿۱۸﴾

سورۃ ق

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ مرسلات کے بعد اور سورۂ بلد سے پہلے چونتیس (۳۴) یا انتالیس (۳۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں ''ق'' حروفِ مقطعات میں سے ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ اس سورت کو جمعہ اور عیدین کی نماز میں پڑھتے تھے، اسی طرح جمعہ کے خطبے میں بھی پڑھتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اس کو پڑھتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قٓ ۟ۚ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡمَجِیۡدِ ۚ﴿۱﴾ بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ فَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا شَیۡءٌ
عَجِیۡبٌ ۚ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِکَ رَجۡعٌۢ بَعِیۡدٌ ﴿۳﴾ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ
مِنۡہُمۡ ۚ وَ عِنۡدَنَا کِتٰبٌ حَفِیۡظٌ ﴿۴﴾ بَلۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہُمۡ فَہُمۡ فِیۡۤ اَمۡرٍ مَّرِیۡجٍ ﴿۵﴾
اَفَلَمۡ یَنۡظُرُوۡۤا اِلَی السَّمَآءِ فَوۡقَہُمۡ کَیۡفَ بَنَیۡنٰہَا وَ زَیَّنّٰہَا وَ مَا لَہَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ق، قسم ہے قرآن مجید کی ① ﴿۱﴾ (نبوت کا انکار کرنے کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے) بلکہ اُن (کافروں) کو اس بات پر تعجب ہوا کہ اُن کے پاس انھیں (انسانوں) میں سے (ایمان نہ لانے پر عذاب سے) ایک ڈرانے والا (کیسے) آ گیا؟ اس پر (یہ) کافر لوگ کہنے لگے: یہ تو بڑی عجیب بات ہے ﴿۲﴾ کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی ہو جائیں گے (اس وقت پھر سے ہم کو زندہ کیا جائے گا؟) یہ دوبارہ زندہ ہونا تو (ہماری سمجھ سے) بہت دور کی بات ہے ﴿۳﴾ حقیقت یہ ہے کہ زمین ان کے (بدن کے) جن حصوں کو (کھا کر) گھٹا دیتی ہے ہم اس کو (اچھی طرح) جانتے ہیں اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ﴿۴﴾ بلکہ (بات یہ ہے کہ) جب حق ان کے پاس پہنچا تو (اسی وقت) انھوں نے اس کو جھٹلا دیا تھا، غرض یہ کہ وہ لوگ ایک الجھی ہوئی بات میں پڑے ہوئے ہیں ② ﴿۵﴾ بھلا کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسے (اونچا اور بڑا) بنایا ہے اور ہم نے اس کو رونق (یعنی خوب صورتی) دی ہے اور اس میں (کہیں) کسی قسم کے سوراخ (یا رخنے یعنی پھٹن) نہیں ﴿۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) بڑی شان والے قرآن کی قسم [تیسرا ترجمہ] قسم ہے اس قرآن شریف کی۔

② نبی کریم ﷺ اور قرآن کو کبھی شاعر، شاعری، کبھی جادوگر، جادو اس طرح الگ الگ باتیں کہتے رہتے ہیں۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍۙ۝۷
تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ
جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِۙ۝۹ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌۙ۝۱۰ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ
وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ۝۱۱ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُۙ۝۱۲ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍۙ۝۱۳ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ
كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ۝۱۴

اور ہم نے زمین کو پھیلا دیا ہے اور اس (زمین) میں (پہاڑ کے) بھاری بوجھ ڈال دیے ہیں اور اس میں ہر قسم کی خوش نما چیزیں اگائی ہیں ﴿۷﴾ تا کہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے (۱) ہر بندے کے لیے (توحید کو) سمجھنے کا ذریعہ بنے اور نصیحت کا سامان بنے (۲) ﴿۸﴾ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا، پھر ہم نے اس (پانی) سے باغات اور اناج کے دانے اگائے جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے ﴿۹﴾ اور کھجور کے اونچے اونچے درخت (اگائے) کہ جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں (۳) ﴿۱۰﴾ (یہ سب کچھ) بندوں کو رزق دینے کے لیے (اگایا ہے) اور (اسی طرح) ہم نے اس (پانی) سے ایک مردہ پڑے ہوئے شہر کو زندہ کر دیا، اسی طرح (مردوں کو زندہ ہو کر مٹی سے) نکلنا ہوگا ﴿۱۱﴾ اِن (مکہ کے کافروں) سے پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم اور کنویں والوں اور ثمود نے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا ﴿۱۲﴾ اور عاد اور فرعون اور لوط کے بھائیوں نے (یعنی برادرانِ وطن نے) (۴) ﴿۱۳﴾ اور ایکہ والوں نے اور تبع کی قوم نے بھی اِن سب نے رسولوں کو جھٹلایا تھا؛ اس لیے میرے عذاب کا وعدہ (اُن پر) پورا ہو کر رہا (۵) ﴿۱۴﴾

---

(۱) (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے ہر بندے کے لیے (دل کی) آنکھیں کھولنے کا اور نصیحت کا ذریعہ بنے۔
(۲) منیب کا ایک ترجمہ: جو اللہ کی اطاعت کی طرف بہت رجوع کرنے والا ہو۔ (۳) (دوسرا ترجمہ) جن کے گچھے خوب ملے ہوئے ہوتے ہیں، (تیسرا ترجمہ) ان کا گھابا خوب گھنا ہوا ہوتا ہے۔ (۴) صدوم والے لوطؑ کے نسبی بھائی نہیں تھے آپ کی شادی وہاں پر ہوئی تھی، اس سے ایک نکتہ یہ نکلتا ہے کہ بیوی کے بھائیوں کو برادرِ نسبی جیسے اچھے القاب کہنے چاہیے۔
(۵) (دوسرا ترجمہ) اس لیے میں نے جس عذاب کی دھمکی دی تھی وہ (ان پر) سچی ہو کر رہی۔

عٓ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ
يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ
فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ
كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

بھلا کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں① (ایسی بات نہیں) بلکہ یہ لوگ نئی پیدائش کے بارے میں دھوکے (یعنی شک) میں (پڑے ہوئے) ہیں ﴿۱۵﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ انسان کو ہم (ہی) نے پیدا کیا ہے اور جو باتیں اس کے دل میں آتی رہتی ہیں ان (خیالات) کو بھی ہم جانتے ہیں اور ہم دھڑکتی رگ (یعنی شہہ رگ، جس رگ میں جان ہوتی ہے) سے بھی زیادہ اس (انسان) کے قریب ہیں ﴿۱۶﴾ اس وقت بھی جب (انسان کے اعمال کو) لکھنے والے دو فرشتے لکھ رہے ہوتے ہیں ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے② ﴿۱۷﴾ انسان کوئی لفظ بھی (زبان سے) بول نہیں پاتا؛ مگر اس کے پاس ایک انتظار کرنے والا (یعنی نگران فرشتہ) بالکل تیار (رہتا) ہے ﴿۱۸﴾ اور موت کی سختی سچ مچ آنے ہی والی ہے، (اے انسان!) یہی تو وہ چیز ہے جس سے تو بچتا پھرتا تھا③ ﴿۱۹﴾ اور صور پھونکا جائے گا، یہی وہ دن ہے جس سے ڈرایا جاتا تھا ﴿۲۰﴾ اور ہر شخص اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ (ایک میدانِ قیامت میں) ہانک کر لانے والا (فرشتہ) اور (دوسرا اس کے ساتھ) گواہی دینے والا ہوگا ﴿۲۱﴾ (اور کہا جائے گا) پکی بات یہ ہے کہ تو اس (قیامت کے دن) سے غفلت میں (پڑا ہوا) تھا اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ ہٹا دیا ہے④ سو آج تیری نظر خوب تیز ہوگئی⑤ ﴿۲۲﴾

---

① معلوم ہوا کہ کسی چیز کے بنانے میں تھکن ہوتی ہے اور اس کی باری تعالیٰ سے نفی کی گئی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) جب دائیں اور بائیں جانب بیٹھے دو (فرشتے اعمال کو) لکھ کر لیتے رہتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحے پر)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾
قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ
وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ ع
يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

اور جو (فرشتہ) اس کے ساتھ رہتا تھا وہ کہے گا کہ: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے① ﴿۲۳﴾ (فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ) تم دونوں ہر ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کٹر کافر (حق کا) پکا دشمن تھا ﴿۲۴﴾ جو (دوسروں کو) بھلائی سے روکنے کا عادی تھا (جو بندگی کی) حد سے باہر جانے والا② (دین میں) شک پیدا کرنے والا تھا ﴿۲۵﴾ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا تھا؛ لہٰذا تم دونوں اس (شخص) کو سخت عذاب میں ڈال دو ﴿۲۶﴾ اس کا ساتھی (یعنی شیطان) بولے گا: اے ہمارے رب! میں نے تو اس کو گمراہ نہیں کیا تھا③ لیکن وہ خود گمراہی میں دور پڑا ہوا تھا ﴿۲۷﴾ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے سامنے تم جھگڑے (کی باتیں) مت کرو④ اور میں پہلے ہی تمھارے پاس عذاب کا وعدہ (یعنی دھمکی) بھیج چکا تھا ﴿۲۸﴾ میرے سامنے بات بدلی نہیں جا سکتی اور میں بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ہوں ﴿۲۹﴾

(اے نبی! وہ وقت یاد رکھنے کے لائق ہے) جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر چکی؟ اور وہ بولے گی: کیا کچھ اور بھی ہے؟ ﴿۳۰﴾

⊃ (تیسرا ترجمہ) جب دو لینے والے (فرشتے) انسان جس عمل میں بھی ہوتا ہے اس کو لیتے رہتے ہیں جو دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے ہیں۔③ (دوسرا ترجمہ) بھاگتا پھرتا تھا۔④ نیکی سے غفلت اور قیامت سے انکار کا پردہ مراد ہے۔⑤ اس لیے اب قیامت کے مناظر دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔

① (دوسرا ترجمہ) اور اس کا ساتھی کہے گا: یہ وہ (اعمال نامہ) ہے جو میرے پاس تھا حاضر ہے۔② (دوسرا ترجمہ) (شریعت کی حد میں) زیادتی کرنے والا۔③ (دوسرا ترجمہ) میں نے اس کو شرارت میں نہیں ڈالا تھا۔④ معلوم ہوا کہ خاص کر بڑوں کے سامنے جھگڑا کرنا مناسب نہیں ہوتا، اگرچہ پہلے ہی سے بلاوجہ جھگڑا کرنا مذموم ہے۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ
خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ
الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

اور جنت تقویٰ والوں کے لیے اتنی نزدیک کردی جائے گی کہ وہ کچھ بھی دور نہیں رہے گی ﴿۳۱﴾ (اور کہا جائے گا کہ) یہی وہ (جنت) ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا ہر اس شخص کے لیے جو (اللہ تعالیٰ سے) خوب لو لگانے والا (اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی) حفاظت کرنے والا ہو ① ﴿۳۲﴾ جو رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرتا ہو اور (اللہ تعالیٰ کی طرف) انابت (یعنی رجوع ہونے) والا دل لے کر آیا ہو ﴿۳۳﴾ تم سب اس (جنت) میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ کی زندگی (کے فیصلے) کا دن ہوگا ﴿۳۴﴾ ان (جنتیوں) کے واسطے اس (جنت) میں جو وہ چاہیں گے وہ ملے گا اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے ② ﴿۳۵﴾ اور ہم ان (مکہ کے کافروں) سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کی طاقت ان (مکہ والوں) سے زیادہ سخت تھی، پھر وہ بہت سارے شہروں میں تلاش کرتے پھرے کہ کیا (ان کے لیے) کوئی بھاگنے کی جگہ ہے؟ ﴿۳۶﴾ یقیناً اس میں اس شخص کے لیے بڑی نصیحت (یعنی عبرت) ہے جس کے پاس (حق سمجھنے والا) دل ہو یا پورے دھیان کے ساتھ (سننے کے لیے) کان لگا دیتا ہو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا ہے، اور ہم کو تھکان نے چھوا تک نہیں ③ ﴿۳۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) جو (معاصی سے) بہت رجوع کرنے والا ہو (اور اعمال کی) پابندی کرنے والا ہو۔
② جنتیوں کی چاہی ہوئی نعمتوں سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ ایسی نعمتیں عطا فرمائیں گے (جہاں) اس جنتی کا ذہن کبھی بھی نہیں گیا ہوگا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم کو تھکان بھی نہیں ہوئی۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾
وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ
قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ
وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾
نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

سو (اے نبی!) یہ (کافر لوگ) جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر تم صبر کرو اور سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۳۹﴾ اور رات کے کچھ حصوں میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں (یعنی نماز) کے بعد بھی (تسبیح کرو) ① ﴿۴۰﴾ اور (اس دن کی بات) ذرا دھیان سے سن جس دن ایک پکارنے والا قریب کی جگہ سے پکارے گا② ﴿۴۱﴾ جس دن لوگ یقینی طور پر پکار کی آواز سن لیں گے③ یہ (دن قبروں سے) نکلنے کا دن ہوگا ﴿۴۲﴾ یقیناً ہم ہی زندگی دیتے ہیں اور ہم ہی موت دیتے ہیں اور سب کو ہم تک پہنچنا ہے، ﴿۴۳﴾ جس دن زمین ان (مردوں) پر پھٹ پڑے گی④ کہ وہ جلدی سے نکلتے ہوں گے⑤ یہ (زندہ کرکے) جمع کرنا ہمارے لیے آسان ہوگا ﴿۴۴﴾ وہ (کافر) جو باتیں کرتے ہیں ہم ان کو خوب جانتے ہیں اور (اے نبی!) تم ان پر (دین کے خاطر) زبردستی کرنے والے نہیں ہو؛ لہٰذا تم قرآن کے ذریعہ سے ہر اس شخص کو نصیحت کرتے رہو جو میری وعید سے ڈرتا ہے ﴿۴۵﴾

① فرض کے بعد سنن ونوافل کا اہتمام کرو اور فرض نماز کے بعد کی تسبیحات پڑھنا بھی مراد ہوسکتا ہے۔

② حضرت اسرافیل علیہ السلام جب صور پھونکیں گے تو اس کی آواز ایسی بھیانک ہوگی کہ ہر ایک کو نہایت قریب سے وہ آواز آتی ہوئی معلوم ہوگی۔ کہتے ہیں کہ صخرۂ بیت المقدس سے حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آسمان سے زمین کی قریب ترین جگہ بھی یہی ہے؛ یعنی اٹھارہ یا بارہ میل قریب، اس اعتبار سے بھی اس کو مکانِ قریب کہا گیا، اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں آسمان پر یہیں سے تشریف لے گئے، اس سے یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں قریب کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) جس دن لوگ سچ مچ پکار کی آواز سن لیں گے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس دن زمین (ان مُردوں) پر سے کھل جائے گی۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ وہ (قبر سے قیامت کے میدان کی طرف) دوڑتے ہوں گے۔

سورة الذاريات

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں ساٹھ (٦٠) آیتیں ہیں۔ سورۂ احقاف کے بعد اور سورۂ غاشیہ سے پہلے چھیاسٹھ (٦٦) یا (٦٧) نمبر پر نازل ہوئی۔

جو ہوائیں غبار اور ذرات کو بکھیرتی ہیں اس کو "ذاریات" کہا جاتا ہے اور سورت کی پہلی آیت میں اس کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ۙ﴿۳﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا
تُوۡعَدُوۡنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّیۡنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡحُبُکِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ
مُّخۡتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾ یُّؤۡفَکُ عَنۡہُ مَنۡ اُفِکَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الۡخَرّٰصُوۡنَ ﴿ۙ۱۰﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ غَمۡرَۃٍ سَاہُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾
یَسۡـَٔلُوۡنَ اَیَّانَ یَوۡمُ الدِّیۡنِ ؕ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے اُن (ہواؤں) کی جو (غبار وغیرہ کو) اڑا کر بکھیر دیتی ہیں ﴿۱﴾ پھر ان کی قسم جو بوجھ اٹھانے والیاں ہیں ﴿۲﴾ پھر نرمی (یعنی آسانی) سے چلنے والیوں کی قسم ﴿۳﴾ پھر ان کی قسم جو حکم سے تقسیم کرتی ہیں ﴿۴﴾ کہ یقیناً تم سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جا رہا ہے وہ سچ ہے① ﴿۵﴾ اور بیشک انصاف کا ہونا یقینی چیز ہے② ﴿۶﴾ قسم ہے راستوں والے آسمان کی③ ﴿۷﴾ کہ تم لوگ مختلف باتیں کرنے میں لگے ہوئے ہو④ ﴿۸﴾ اس (قیامت کو ماننے) سے وہی پھرتا ہے جس کو (سعادت سے) پھیر دیا گیا⑤ ﴿۹﴾ جو لوگ (عقیدوں کے متعلق) تخمینے لگاتے ہیں⑥ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ہلاک کر دیے جاویں ﴿۱۰﴾ جو غفلت میں ایسے (ڈوبے) ہیں کہ (سب کچھ) بھول رہے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ پوچھتے ہیں کہ انصاف (یعنی جزا، سزا) کا دن کب ہوگا ﴿۱۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) وہ یقینی طور پر ہونے والا ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) اور (اعمال کا) بدلہ یقیناً ملنے والا ہے۔
③ آسمان میں فرشتوں کے لیے آنے جانے کے لیے راستے بنے ہوئے ہیں، اسی طرح آسمان کے نیچے کھلی فضا میں ستاروں کے راستے بھی متعین ہیں۔ ④ آخرت اور قرآن کے متعلق کفار متضاد باتیں کرتے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) (اس نبی، قرآن، آخرت) کو ماننے سے وہی منہ پھراتا ہے جس کو (ہدایت سے) پھیر دیا گیا ہے۔ (تیسرا ترجمہ) جو (حق سے) بالکل ہی پھرا ہوا ہوتا ہے۔ ⑥ (دوسرا ترجمہ) اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ
لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا
تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع

جس دن وہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے ①﴿۱۳﴾ (اور کہا جائے گا کہ) تم اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہی تو وہ (عذاب) ہے جس کو تم جلدی مانگا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ یقیناً تقویٰ والے لوگ باغیچوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۱۵﴾ (اس طرح) ان کے رب نے جو کچھ ان کو دیا اس کو وہ (خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے؛ اس لیے کہ وہ اس (آخرت) سے پہلے ہی نیک عمل کرنے والے تھے ﴿۱۶﴾ وہ رات کے وقت کم سوتے تھے ﴿۱۷﴾ اور رات کے آخری حصہ میں وہ استغفار کیا کرتے تھے ﴿۱۸﴾ اور ان کے مال و دولت میں سوال کرنے والوں کا اور محروم② لوگوں کا حق ہوتا تھا③﴿۱۹﴾ اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں (اللہ تعالیٰ کی قدرت کی) بہت ساری نشانیاں ہیں ﴿۲۰﴾ اور خود تمھاری ذات میں بھی (نشانیاں موجود ہیں) کیا پھر بھی تم کو دکھائی نہیں دیتا؟④﴿۲۱﴾ اور آسمان ہی میں تمھارا رزق اور جو تم سے (جنت، جہنم اور عذاب کا) وعدہ کیا جاتا ہے وہ سب کچھ ہے ﴿۲۲﴾ سو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! (قیامت کی) یہ بات بالکل ایسی ہی حق ہے جیسی کہ تم بول رہے ہو ﴿۲۳﴾

① (دوسرا ترجمہ) جس دن وہ آگ پر الٹے سیدھے پڑیں گے۔

② یعنی سوال سے بچنے والے واقعی محتاج۔

③ زکوۃ وصدقات ضرورت مند لوگوں کا حق ہے جو حق پہنچانے کی مال والوں کو توفیق ہو رہی ہے، ورنہ ان ضرورت مندوں پر مال والوں کا کوئی احسان نہیں ہے۔④ (دوسرا ترجمہ) پھر بھی تم کو سمجھ میں نہیں آتا۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ
قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا
كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

(اے نبی!) کیا ابراہیم (علیہ السلام) کے عزت والے مہمانوں کا واقعہ تم کو پہنچا ہے؟ ﴿۲۴﴾ جب وہ (مہمان) ان (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس آئے تو انھوں نے سلام کہا، (اس پر) ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی (جواب میں) سلام کہا (اور ابراہیم علیہ السلام دل میں یا کسی سے یوں کہنے لگے کہ): یہ انجان (یعنی اجنبی) لوگ ہیں ﴿۲۵﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام) خاموشی سے اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک موٹا بچھڑا (بھونا ہوا) لے کر آئے ﴿۲۶﴾ پھر وہ (بچھڑا) ان کے سامنے رکھا (اور) کہا کہ: تم لوگ کھاتے کیوں نہیں؟ ﴿۲۷﴾ پھر وہ (ابراہیم علیہ السلام) اپنے دل میں ان سے ڈرنے لگے (تب) ان مہمانوں نے کہا کہ: آپ ڈریئے نہیں اور انھوں نے ان (ابراہیم علیہ السلام) کو ایک بڑے عالم لڑکے (یعنی اسحاق علیہ السلام) کی خوش خبری دی ﴿۲۸﴾ اتنے میں ان (ابراہیم علیہ السلام) کی بیوی (سارہؓ) زور سے بولتی ہوئی آئی اور اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی کہ: (کیا) ایک بڑھیا (جو) بانجھ (بھی ہو کیا وہ بچہ جنے گی؟) ﴿۲۹﴾ وہ (مہمان) کہنے لگے کہ: تیرے رب نے اسی طرح فرمادیا ہے، یقیناً وہ اللہ بڑی حکمت والے، بڑے جاننے والے ہیں ﴿۳۰﴾

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ
عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ
فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ
اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى
الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾

ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: اے (اللہ تعالیٰ کے) بھیجے ہوئے فرشتو! تم کس مہم (یعنی مشن) پر ہو؟ ﴿۳۱﴾ اُنہوں نے جواب دیا کہ: ہم ایک مجرم قوم (یعنی قومِ لوط) کے پاس بھیجے گئے ہیں ﴿۳۲﴾ تا کہ ہم اُن پر مٹی کے پتھر برسائے ﴿۳۳﴾ ان (پتھروں) پر حد سے گزرے ہوئے لوگوں کے لیے تمھارے رب کے پاس سے خاص نشان بھی لگا ہوگا ﴿۳۴﴾ پھر (جب عذاب کا وقت آیا تب) اس (بستی) میں جتنے ایمان والے تھے ہم نے ان کو (وہاں سے بچا کر) نکال دیا ﴿۳۵﴾ اور ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا اور کوئی گھر نہیں پایا ﴿۳۶﴾ اور ہم نے اس (برباد ہو چکی بستی) میں ایسے لوگوں کے لیے (عبرت کی) ایک نشانی چھوڑ دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ﴿۳۷﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام کے قصے) میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی) جب ہم نے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو فرعون کے پاس کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا تھا ﴿۳۸﴾ پھر اس (فرعون) نے اپنے طاقت کے بل پر منہ موڑ لیا① اور وہ (فرعون) کہنے لگا: یہ (موسیٰ) یا تو جادوگر ہے یا دیوانہ ہے ﴿۳۹﴾ پھر ہم نے اُس (فرعون) کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر سب کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ ملامت کے لائق تھا② ﴿۴۰﴾ اور عاد کی قوم میں بھی (ہم نے ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب ہم نے اُن پر ایسی آندھی بھیجی جو خیر (یعنی ہر قسم کے نفع اور برکت) سے خالی تھی ﴿۴۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] پھر فرعون نے اپنی حکومت کے امیروں کے ساتھ منہ موڑ لیا۔

② [دوسرا ترجمہ] اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا (یعنی بربادی کا الزام اس پر ہے)۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا
حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا ع
فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى
اللّٰهِ ۖ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾

وہ (آندھی) جس کسی چیز پر سے گزرتی تھی اس کو چورا چورا جیسا کر کے چھوڑتی تھی ﴿۴۲﴾ اور ثمود میں بھی (ایسی ہی نشانی چھوڑی تھی) جب اُن سے کہا گیا تھا کہ تھوڑے وقت تک مزہ اڑا لو ﴿۴۳﴾ اس پر بھی انھوں نے اپنے رب کا حکم ماننے سے شرارت اختیار کی① پھر ایک ہولناک کڑک نے آ کر ان کو پکڑ لیا اور وہ دیکھتے رہ گئے② ﴿۴۴﴾ انجام یہ ہوا کہ وہ کھڑے بھی نہیں ہو سکے اور اپنا بچاؤ بھی نہیں کر سکے③ ﴿۴۵﴾ اور ان (قوموں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم کو بھی (ہم ہلاک کر چکے تھے) یقین جانو! وہ (بھی) بڑے نافرمان لوگ تھے ﴿۴۶﴾

اور آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا ہے اور یقیناً ہم (خود) ہی (آسمان میں) وسعت پیدا کرنے والے ہیں④ ﴿۴۷﴾ اور زمین کو ہم نے ہی بچھایا ہے، سو ہم بہت اچھا بچھانے والے ہیں ﴿۴۸﴾ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے؛ تاکہ تم دھیان دو⑤ ﴿۴۹﴾ سو تم اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو⑥ یقیناً میں تم سب کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں ﴿۵۰﴾

---

① یعنی مہلت ملی پھر بھی تکبر کرتے رہے۔
② (دوسرا ترجمہ) پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہولناک کڑک نے آ کر پکڑ لیا۔
③ (دوسرا ترجمہ) ہم سے بدلہ بھی نہ لے سکے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اور ہم تو بڑی قدرت والے ہیں۔
⑤ (دوسرا ترجمہ) تاکہ تم سمجھ سے کام لو (تیسرا ترجمہ) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔
⑥ یعنی توحید کے دلائل اور سابقہ امتوں کے واقعات میں غور کر کے توحید اور اطاعت کی طرف پورے متوجہ ہو جاؤ، گناہوں کو چھوڑ کر توبہ میں جلدی کرو، معاصی کی دعوت دینے والوں سے دور بھاگو اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں رہو۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾
فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ
فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

اور تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود نہ بناؤ، یقیناً میں تمھارے لیے اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۵۱﴾ (جس طرح یہ کافر لوگ آپ سے کہتے ہیں) اسی طرح اِن سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے اُن کے پاس جو رسول بھی آتے اس کو وہ لوگ جادوگر یا دیوانہ ہی کہتے تھے① ﴿۵۲﴾ کیا وہ ایک دوسرے کو اسی بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ (نہیں!) بلکہ وہ سب کے سب شریر لوگ ہیں ﴿۵۳﴾ لہذا (اے نبی!) آپ اُن سے بے رخی کا برتاؤ کرو② کیوں کہ (اب) تم پر کوئی الزام نہیں ﴿۵۴﴾ اور نصیحت کرتے رہو؛ کیوں کہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے ﴿۵۵﴾ اور میں نے جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے③ ﴿۵۶﴾ میں ان سے کسی قسم کا رزق نہیں چاہتا اور یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ تو خود ہی رزاق (یعنی روزی بہت ہی دینے والے) زور والے، مضبوط ہیں ﴿۵۸﴾ تو جن لوگوں نے ظلم کیا ان کی بھی (سزا کی) باری آئے گی، جیسے ان کے ساتھیوں کی (پہلے زمانے میں) باری آئی تھی؛ اس لیے وہ مجھ سے مانگنے میں جلدی نہ کریں ﴿۵۹﴾ سو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے ان کے لیے ان کے اُس دن (یعنی قیامت کے آنے) سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۶۰﴾

① دوسرا ترجمہ: اسی طرح جو (کافر) لوگ اُن سے پہلے گزرے ہیں ان کے پاس کوئی رسول ایسے نہیں آئے جس کو ان (کافروں) نے جادوگر یا مجنون نہ کہا ہو۔ ② دوسرا ترجمہ: دھیان ہٹالو (یعنی آپ کی زیادہ توجہ ایمان والوں کی طرف ہو، نہ ماننے والے ضدی کافروں کا زیادہ فکر نہ کرو، سمجھانے کا سلسلہ جاری رہے یہ کافی ہے)۔
③ دوسرا ترجمہ: اور میں نے جنات اور انسانوں کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کیا کریں۔

سورة الطور

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اڑتالیس (۴۸) یا انچاس (۴۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ نوح یا سورۂ سجدہ کے بعد اور سورۂ مؤمنون سے پہلے پچھتر (۷۵) یا (۷۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سریانی اور نبطی زبان میں لفظ طور پہاڑ کے لیے استعمال ہوتا ہے، وادیٔ سینا میں مصر اور مدین کے درمیان واقع ایک مخصوص پہاڑ کی قسم سورت کی پہلی آیت میں کھائی گئی ہے۔

طور کی مزید تفصیل کے لیے دیکھی ہوئی دنیا جلد چہارم میں ملاحظہ کیجیے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو (حجۃ الوداع کے موقع پر) صبح کی نماز میں سورۂ والطور پڑھائی تھی جس کو ام سلمہؓ نے طواف کرتے وقت سنا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
وَالطُّوۡرِ ۙ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ۝۲ فِىۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ۝۳ وَّالۡبَيۡتِ الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ۝۴ وَالسَّقۡفِ
الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ۝۵ وَالۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ۝۷ مَّا لَهٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ۝۸ يَّوۡمَ
تَمُوۡرُ السَّمَآءُ مَوۡرًا ۙ۝۹ وَّتَسِيۡرُ الۡجِبَالُ سَيۡرًا ؕ۝۱۰ فَوَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۙ۝۱۱ الَّذِيۡنَ
هُمۡ فِىۡ خَوۡضٍ يَّلۡعَبُوۡنَ ۘ۝۱۲ يَوۡمَ يُدَعُّوۡنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ۝۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ
بِهَا تُكَذِّبُوۡنَ ۝۱۴ اَفَسِحۡرٌ هٰذَآ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۚ۝۱۵

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے طور (پہاڑ) کی ﴿۱﴾ اور اس کتاب کی① جو ایک کھلے ہوئے صحیفے (یعنی کاغذ) میں
لکھی ہوئی ہے ﴿۲﴾ ﴿۳﴾ اور آباد گھر کی② ﴿۴﴾ اور اونچی چھت کی ﴿۵﴾ اور جوش مارتے ہوئے
سمندر کی③ ﴿۶﴾ یقیناً آپ کے رب کا عذاب واقع ہو کر رہے گا ﴿۷﴾ کوئی اس کو ٹال نہیں سکے گا
﴿۸﴾ جس دن آسمان زور زور سے لرزنے لگے گا ﴿۹﴾ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ﴿۱۰﴾ سو اس
دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۱﴾ جو بے ہودہ نکتہ چینیوں میں مشغول
رہتے ہیں④ ﴿۱۲﴾ جس دن اُن لوگوں کو دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف دھکیل دیا جائے گا
﴿۱۳﴾ (کہا جائے گا کہ) یہ وہی آگ ہے جس کو تم (دنیا میں) جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۴﴾ بھلا کیا یہ
جادو ہے یا تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا؟⑤ ﴿۱۵﴾

---

① مراد انسانوں کے اعمال نامے یا قرآن ہے۔ ② یعنی ساتویں آسمان پر ملائکہ کا کعبہ۔
③ (دوسرا ترجمہ) پانی سے بھرے ہوئے سمندر کی (جو قیامت کے دن آگ سا بنا دیا جاوے گا۔
④ (دوسرا ترجمہ) جو بے ہودہ باتوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔
⑤ دنیا میں نظر میں نہ آنے کی وجہ سے انکار کرتے تھے اب بولو۔ (دوسرا ترجمہ) کیا تم کو اب بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ
رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى
سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ
بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا
كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا
لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

اس (آگ) میں داخل ہو جاؤ، پھر تم صبر کرو یا نہ کرو تمھارے لیے دونوں برابر ہے، جیسے اعمال تم کرتے تھے ویسا ہی تم کو بدلہ دیا جائے گا ﴿۱۶﴾ یقیناً تقوی والے لوگ باغیچوں میں اور (مختلف قسم کی) نعمتوں میں ہوں گے ﴿۱۷﴾ ان کے رب نے ان کو جس طرح نوازا اور ان کے رب ہی نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا، اس پر وہ لطف اٹھا رہے ہوں گے [1] ﴿۱۸﴾ (اُن سے کہا جائے گا کہ) خوب مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال کے بدلے میں جو تم کرتے تھے ﴿۱۹﴾ برابر بچھے ہوئے تختوں پر [2] تکیے لگائے ہوئے ہوں گے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم ان کی شادی کرادیں گے ﴿۲۰﴾ اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان میں ان کے راستے پر چلی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ (اوپر والے درجہ میں) ملادیں گے اور ہم ان سے ان (متبوعین) کے اعمال میں سے کوئی عمل کم نہیں کریں گے، ہر آدمی اپنے کمائے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے [3] ﴿۲۱﴾ اور ہم لگاتار میوے اور گوشت جو بھی ان کا دل چاہے گا دیتے رہیں گے ﴿۲۲﴾ وہ اس (جنت) میں شراب کے جام پر (مزے لینے کے لیے) آپس میں چھینا جھپٹی (بھی) کریں گے، اس (شراب) میں نہ بکواس ہے اور نہ کوئی گناہ ہوگا ﴿۲۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) وہ خوش ہوں گے (تیسرا) میوے کھا رہے ہوں گے۔ ② (دوسرا ترجمہ) قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر (تیسرا) نہایت سلیقہ سے بچھی ہوئی اونچی بیٹھکوں پر۔ ③ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی، کسی کے گناہ کسی پر نہیں ڈالے جاویں گے۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا
عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا
أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ
الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم
بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾

اور ان کے آس پاس ان کے چھوکرے (ان کی خدمت کے لیے) پھرتے ہوں گے، وہ ایسے (خوب صورت) ہوں گے جیسے چھپے ہوئے موتی① ﴿۲۴﴾ اور وہ (جنتی لوگ) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں (حال واحوال) پوچھتے ہوں گے ﴿۲۵﴾ وہ کہیں گے کہ: ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اپنے گھر والوں میں (آخرت کے انجام کے بارے میں) ڈرتے رہتے تھے② ﴿۲۶﴾ آخر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو جھلسا دینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا ﴿۲۷﴾ یقیناً ہم اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) ان (اللہ تعالیٰ) کو پکارا کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ وہی (اللہ تعالیٰ) بڑا محسن، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۸﴾

سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، کیوں کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہو، نہ تو مجنون ہو ﴿۲۹﴾ کیا وہ لوگ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ (شخص) شاعر ہے جس پر ہم زمانے کی گردش (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں ﴿۳۰﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہو کہ: تم انتظار کرو، سو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ﴿۳۱﴾ کیا ان کی عقلیں ان کو اس طرح کی باتیں سکھلاتی ہیں③ یا وہ خود شریر لوگ ہیں ﴿۳۲﴾

① غِلْمان سے مراد کم عمر کھلتے نوجوان لڑکے۔
② معلوم ہوا کہ گھر والوں کے ساتھ رہ کر اللہ سے ڈرتے ہوئے گھر والوں کے حقوق ادا کرنا یہ بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔③ [دوسرا ترجمہ] کیا ان کو ان کی عقلیں ایسی چیز کرنے کو کہتی ہیں۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾
اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ
يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ
الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ
يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾

یا وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: اس (نبی) نے وہ (قرآن) خود سے گھڑ لیا ہے؛ بلکہ وہ لوگ (ضد میں) ایمان نہیں لا رہے ہیں ﴿۳۳﴾ سو اگر وہ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہوں تو اس (قرآن) جیسا کوئی کلام وہ (خود بنا کر) لے آویں ﴿۳۴﴾ کیا وہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا وہ خود (اپنے) پیدا کرنے والے ہیں ﴿۳۵﴾ کیا انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؛ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ یقین نہیں کرتے ﴿۳۶﴾ کیا ان (لوگوں) کے پاس تمھارے رب (کی نعمتوں اور رحمتوں) کے خزانے ہیں یا وہ داروغے (یعنی تصرف کرنے کا اختیار رکھنے والے) بنے ہوئے ہیں ﴿۳۷﴾ کیا ان لوگوں کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی باتیں) سن لیتے ہیں، (اگر ایسا ہے) تو ان میں سے جو (آسمان کی باتیں) سن کر آتا ہے وہ (اس پر) کھلی ہوئی دلیل پیش کر دے ﴿۳۸﴾ کیا اس (اللہ تعالیٰ) کے حصے میں بیٹیاں ہیں اور تمھارے حصے میں بیٹے ہیں؟ ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (تبلیغ پر) بدلہ (یعنی معاوضہ) مانگتے ہو جس کی وجہ سے وہ تاوان کی بوجھ میں دبے جا رہے ہوں؟ ﴿۴۰﴾ یا ان کے پاس کوئی غیب کا علم ہے جس کو وہ لکھ لیتے ہوں؟ ﴿۴۱﴾ یا وہ لوگ کوئی مکر (یعنی بُرائی کا داؤ) کرنا چاہتے ہیں؟ تو (حقیقت میں) جو لوگ کافر ہیں وہ خود ہی برائی کے داؤ میں پڑیں گے ① ﴿۴۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یا وہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں، سو جو لوگ کافر ہیں وہ خود ہی بُرائی کی چال میں پڑیں گے (یعنی پھنسیں گے)

أَمْ لَهُمْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَإِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ
سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ
يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ
ع بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾

کیا ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی خدا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے شرک سے پاک ہیں ﴿۴۳﴾ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے ہوئے دیکھ بھی لیں تو یہی کہیں گے کہ: یہ تو گہرا بادل ہے ①﴿۴۴﴾ سو (اے نبی!) ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں ان کے ہوش گم کردئے جائیں گے ②﴿۴۵﴾ جس دن ان کی مکاری ان کو کچھ کام نہیں آئے گی اور (کہیں سے) ان کو مدد بھی نہیں پہنچے گی ﴿۴۶﴾ اور ظالموں کو اس سے پہلے بھی ایک عذاب (دنیا میں) ہونے والا ہے؛ لیکن ان میں سے اکثر لوگوں کو پتہ نہیں ہے ﴿۴۷﴾ اور تم اپنے رب کے حکم پر جمے رہو؛ کیوں کہ تم ہماری نگرانی میں ہو ③ اور جب تم (آرام یا مجلس سے) اٹھتے ہو اس وقت اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو ﴿۴۸﴾ اور رات کے کسی حصے میں بھی اور ستارے ڈوبتے ہیں اس وقت بھی اس (اپنے رب) کی تسبیح کرو ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] یہ تو تہہ بہ تہہ جما ہوا بادل ہے (یعنی وہ لوگ تاویل کے ماہر ہیں)۔
② دوسرا ترجمہ: اڑادئے جائیں گے۔
③ [دوسرا ترجمہ] آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لیجیے؛ کیوں کہ آپ ہماری حفاظت میں ہو۔

سورة النجم

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں باسٹھ (۶۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ اخلاص کے بعد اور سورۂ عبس سے پہلے تیئیس (۲۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

کہتے ہیں کہ: معراج کے بعد یہ سورت نازل ہوئی، اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نجم کی قسم کھائی گئی ہے۔ نجم تارے کو کہتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی، اور اس میں سجدۂ تلاوت ادا کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب حاضرین مجلس (مؤمنین و مشرکین) نے سجدہ کیا بجز ایک قریشی بڑھے کے جس نے زمین سے ایک مٹھی خاک اٹھا کر پیشانی سے لگالی، اور کہا کہ: مجھے یہی کافی ہے، حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ: پھر میں نے اس شخص کو حالتِ کفر میں مقتول پڑا ہوا دیکھا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾ إِنْ
هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ
الْأَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى ﴿٩﴾ فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى ﴿١٠﴾
مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ أَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى ﴿١٥﴾ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے① ﴿۱﴾ (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی حضرت محمد ﷺ) نہ تو راستہ بھولے اور نہ تو غلط راستہ پر چلے ﴿۲﴾ اور نہ وہ اپنے نفس کی خواہش سے کچھ بولتے ﴿۳﴾ وہ تو ایک وحی ہے جو (ان کی طرف) بھیجی جاتی ہے ﴿۴﴾ ایک مضبوط طاقت والا (فرشتہ) ان کو سکھلاتا ہے ﴿۵﴾ جو زور والا ہے، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا② ﴿۶﴾ اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھا ﴿۷﴾ پھر وہ (فرشتہ) نزدیک آیا اور جھک پڑا③ ﴿۸﴾ یہاں تک کہ وہ دو کمانوں کے فاصلے کے برابر رہ گیا؛ بلکہ اس سے بھی کم ﴿۹﴾ پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنی تھی بھیجی ﴿۱۰﴾ جو کچھ اس (رسول) نے دیکھا دل نے (اس کو سمجھنے میں) غلطی نہیں کی ﴿۱۱﴾ کیا پھر بھی تم اس (رسول) سے اس کی دیکھی ہوئی چیز کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ ﴿۱۲﴾ اور پکی بات ہے کہ اس (رسول) نے اس (فرشتے) کو (اصلی شکل میں) ایک اور مرتبہ بھی دیکھا ہے ﴿۱۳﴾ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس④ ﴿۱۴﴾ اس (بیری) کے پاس آرام سے رہنے کی جنت ہے ﴿۱۵﴾ اس وقت اس بیری پر وہ چیزیں چھائی ہوئی تھیں جو بھی (اس پر) چھائی ہوئی تھیں⑤ ﴿۱۶﴾

---

① یعنی غروب ہونے لگے۔ ② (دوسرا ترجمہ) پھر وہ سامنے آ گیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اتر آیا۔ (باقی) ←

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ
وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ
ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ
لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ ع
شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

(رسول کی) آنکھ نہ ہٹی اور نہ (مقصد سے) آگے بڑھی ① ﴿۱۷﴾ پکی بات یہ کہ اس (رسول) نے اپنے رب (کی قدرت کے عجائبات یا نشانیوں کو یا اس) کے بڑے بڑے نمونے دیکھے ﴿۱۸﴾ کیا بھلا تم نے لات اور عزیٰ ﴿۱۹﴾ اور اس ایک اور تیسرے منات (کے حال) پر غور کیا؟ ﴿۲۰﴾ کیا تمھارے لیے بیٹے (طے کر کے رکھے) ہیں اور اس (اللہ تعالیٰ) کے لیے بیٹیاں ہیں؟ ﴿۲۱﴾ یہ تو بہت بھونڈی (انصاف سے دور) تقسیم ہوئی ﴿۲۲﴾ یہ سب تو بس نام ہی ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے رکھ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں اتارا، یہ (کافر) لوگ محض گمان (بے بنیاد خیالات) اور نفسانی خواہشات کے پیچھے چلتے ہیں اور پکی بات یہ ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے (صحیح) ہدایت آچکی ہے ﴿۲۳﴾ کیا انسان کی ہر تمنا (چاہی ہوئی بات) پوری ہوا کرتی ہے؟ ﴿۲۴﴾ (ایسا نہیں ہے) کیونکہ آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں ﴿۲۵﴾
اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں جن کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی؛ مگر اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ جس کے حق میں (سفارش کو) چاہیں اور پسند کریں (سفارش کرنے کی) اجازت دیوے ﴿۲۶﴾ یقینی بات یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے عورتوں والے نام رکھتے ہیں ﴿۲۷﴾

⊃ ④ (دوسرا) اس بیر کے درخت کے پاس جو حد کی انتہا کے پاس واقع ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) جس وقت اس (بیری) کو ڈھانک رکھا تھا جس نے بھی ڈھانک رکھا تھا۔ (اس صفحے کا حاشیہ): ① [دوسرا ترجمہ] نہ چکرائی نہ آگے بڑھی۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ
مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ
ربع اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا
وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا
اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ
ع اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

حالاں کہ ان کو اس (بات) کا ذرا بھی علم (یعنی خبر) نہیں ہے، وہ لوگ صرف (بے بنیاد) خیالات (یعنی وہم وگمان) پر چلتے ہیں اور حق کے مقابلے میں بے بنیاد خیالات ذرا بھی کام نہیں آسکتے ﴿۲۸﴾ سو تم ایسے شخص پر دھیان مت دو جس نے ہماری نصیحت سے منہ پھرالیا اور وہ دنیوی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتا① ﴿۲۹﴾ بس ان (لوگوں) کے علم (یعنی سمجھ) کی یہیں تک پہنچ ہے، یقینا تمھارے رب خوب اچھی طرح جانتے ہیں اس کو جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے اور وہی خوب جانتے ہیں کہ کس نے (صحیح) راستہ پایا ﴿۳۰﴾ اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے برے کام کیے ان کو ان کے کیے کی سزا دیوے اور جنھوں نے نیک کام کیے ان کو بہترین بدلہ دیوے ﴿۳۱﴾ جو لوگ بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں؛ مگر یہ کہ کوئی معمولی گناہ (کبھی ہوجاوے)، یقین رکھو! تمہارے رب کی مغفرت بہت وسیع ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس وقت سے اچھی طرح سے جانتے ہیں جب اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچہ (کی شکل میں) تھے؛ لہذا تم اپنی خوبیاں بیان مت کرو② وہ (اللہ تعالیٰ) خوب اچھی طرح جانتے ہیں کون متقی ہے ﴿۳۲﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اور دنیوی زندگی کے سوا (اس کا) کوئی مقصد ہی نہیں ہے۔

②(دوسرا ترجمہ) لہذا اپنے آپ کو پاکیزہ مت بتاؤ (تیسرا ترجمہ) تم اپنے آپ کو مقدس مت بتاؤ۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾
اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ
الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ
وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ
النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾

(اے نبی!) کیا بھلا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے (دینِ حق سے) منہ پھرا لیا؟ ﴿۳۳﴾ اور تھوڑا سا (مال) دیا، پھر (دینا) بند کر دیا ﴿۳۴﴾ کیا اس کے پاس غیب کا علم (کسی صحیح ذریعہ سے آیا) ہے کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہو؟ ﴿۳۵﴾ کیا اس کو ان (مضامین) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے صحیفوں میں مذکور ہیں ﴿۳۶﴾ اور ابراہیم (علیہ السلام) کے (صحیفوں میں بھی ہیں) جو مکمل وفادار تھے ① ﴿۳۷﴾ (وہ) یہ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ﴿۳۸﴾ اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی کوشش کا بدلہ ہی ملتا ہے ② ﴿۳۹﴾ اور یہ کہ اس (انسان) کی کوشش عنقریب ضرور دیکھی جائے گی ③ ﴿۴۰﴾ پھر اس کو پورے پورا بدلہ دیا جائے گا ﴿۴۱﴾ اور یہ کہ آخر (سب کو) تمھارے رب ہی کے پاس پہنچنا ہے ﴿۴۲﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) ہنساتے اور رلاتے ہیں ﴿۴۳﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں اور زندگی بخشتے ہیں ﴿۴۴﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) جوڑا یعنی نر اور مادہ پیدا کرتے ہیں ﴿۴۵﴾ ایک نطفے سے (پیدا کرتے ہیں) جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے ﴿۴۶﴾ اور یہ کہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا بھی انھوں نے اپنے ذمے میں لے لیا ہے ﴿۴۷﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) مال دار بناتے ہیں اور (دولت دے کر اس کو) محفوظ کراتے ہیں ﴿۴۸﴾ اور یہ کہ وہی (اللہ تعالیٰ) شعریٰ ستارے کے رب ہیں ﴿۴۹﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] جس نے ہر حکم کو پورا کیا۔ ② ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: یہ آیت "والذین امنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الخ" سے منسوخ ہے۔ اور بعض لوگوں نے سعی سے سعیٔ ایمانی مراد لی ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] دکھائی جائے گی۔

وَاَنَّهٗۤ اَهۡلَكَ عَادَا ۨالۡاُوۡلٰى ۙ﴿۵۰﴾ وَثَمُوۡدَا۟ فَمَاۤ اَبۡقٰى ۙ﴿۵۱﴾ وَقَوۡمَ نُوۡحٍ مِّنۡ قَبۡلُ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا
هُمۡ اَظۡلَمَ وَاَطۡغٰى ؕ﴿۵۲﴾ وَالۡمُؤۡتَفِكَةَ اَهۡوٰى ۙ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰٮهَا مَا غَشّٰى ۚ﴿۵۴﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ
تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيۡرٌ مِّنَ النُّذُرِ الۡاُوۡلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الۡاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيۡسَ لَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
كَاشِفَةٌ ؕ﴿۵۸﴾ اَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيۡثِ تَعۡجَبُوۡنَ ۙ﴿۵۹﴾ وَتَضۡحَكُوۡنَ وَلَا تَبۡكُوۡنَ ۙ﴿۶۰﴾ وَاَنۡتُمۡ
ع سٰمِدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ فَاسۡجُدُوۡا لِلّٰهِ وَاعۡبُدُوۡا ۩﴿۶۲﴾ سجدۃ

اور یہ کہ اسی (اللہ تعالیٰ) نے پہلے زمانے کی قومِ عاد کو ہلاک کیا ﴿۵۰﴾ اور ثمود کو بھی (اسی اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا) پھر (اُن قوموں میں سے) کسی کو باقی نہیں چھوڑا ﴿۵۱﴾ اور (عاد اور ثمود سے) پہلے نوح (علیہ السلام) کی قوم کو بھی (ہلاک کیا) یقیناً وہ سب کے سب بڑے ظالم اور بہت زیادہ شریر تھے ﴿۵۲﴾ اور (اللہ تعالیٰ نے) الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا[1] ﴿۵۳﴾ پھر ان (بستی) کو جس (خوفناک) چیز نے ڈھانپا وہ ان کو ڈھانپ کر ہی رہی[2] ﴿۵۴﴾ لہذا (اے انسان!) تو اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں میں شک (و انکار) کرتا رہے گا؟ ﴿۵۵﴾ یہ (نبی بھی) پہلے ڈرانے والے (نبیوں) کی طرح ایک ڈرانے والے ہیں ﴿۵۶﴾ جو (قیامت) جلدی آنے والی ہے وہ قریب آ پہنچی ہے ﴿۵۷﴾ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ہٹانے والا نہیں[3] ﴿۵۸﴾ کیا بھلا تم اس بات (یعنی قرآن) سے تعجب کرتے ہو؟ ﴿۵۹﴾ اور (مذاق کرتے ہوئے) تم ہنستے ہو اور تم لوگ روتے نہیں ہو ﴿۶۰﴾ اور تم لوگ (تکبر کے ساتھ) غفلت (یعنی بے فکری) کا برتاؤ کرتے ہو[4] ﴿۶۱﴾ بس اب اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو اور تم (اس کی) عبادت کرو ﴿۶۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اور الٹی ہوئی بستیوں کو پٹخ دیا۔
② [دوسرا ترجمہ] (بستی) پر (خوفناک چیز) آپڑی وہ آ کر ہی رہی۔
③ [دوسرا ترجمہ] اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو کھولنے والا نہیں (یعنی وقتِ مقررہ پر قیامت کو اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا۔
④ [دوسرا ترجمہ] اور تم (اطاعت کے بجائے) گانے بجانے (یا کھیل تماشے) میں پڑے رہتے ہو۔

سورۃ القمر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچپن (۵۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ طارق کے بعد اور سورۂ ص سے پہلے سینتیس (۳۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

ہر مہینے کی تیسری تاریخ سے یا تیسری تاریخ کے بعد سے مہینے کی آخری تاریخ تک کے چاند کو ''قمر'' کہتے ہیں۔ ہاں! چودھویں تاریخ کے چاند کو ''بدر'' اور شروع کی تاریخ کے چاند کو ''ہلال'' کہا جاتا ہے۔ سورۂ قمر، رحمٰن اور واقعہ ان تینوں سورتوں میں لفظ ''اللہ'' نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۲
وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۳ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ
مُزْدَجَرٌ ۴ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۵ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ
نُّكُرٍ ۶ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۷

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قیامت قریب آچکی ہے اور چاند پھٹ گیا ﴿۱﴾ اور (اِن کافرلوگوں کا حال یہ ہے کہ) اگر کوئی معجزہ وہ دیکھتے بھی ہیں تو منہ پھرا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: یہ تو پہلے سے چلا آتا ہوا جادو ہے① ﴿۲﴾ اور انھوں نے (حق کو) جھٹلایا اور اپنے نفس کی خواہشات پر چلے اور ہر کام کی ایک حد ہے جہاں وہ ٹھہرنے والا ہے② ﴿۳﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (کافرلوگوں) کے پاس (پچھلی قوموں کے) اتنے واقعات پہنچ چکے ہیں کہ ان میں تنبیہ کی بڑی باتیں ہیں ﴿۴﴾ (یعنی دل میں) اتر جانے والی حکمت کی باتیں موجود تھیں③ پھر بھی ڈرانے والی باتوں نے (ان کو) کوئی نفع نہیں دیا④ ﴿۵﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم ان کی پرواہ مت کرو، جس دن ایک پکارنے والا (فرشتہ) ایک سخت ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ﴿۶﴾ یہ اپنی آنکھیں جھکائے ہوئے قبروں سے اس طرح نکل پڑیں گے جیسے ٹڈی ہر طرف پھیل جاتی ہے ﴿۷﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یہ تو ایک مضبوط جادو ہے، اس صورت میں ''مِرّۃ'' سے مشتق ہوگا جس کے معنی آتے ہیں مضبوط اور قوی ہونے کے، ایک معنی دائمی کے بھی آتا ہے۔ ② دوسرا ترجمہ: ہر کام ایک وقت پر ٹھہرا رکھا ہے (یعنی ان پر عذاب ایک وقت پر آئے گا، اللہ کے علم میں ان کی گمراہی اور ہلاکت جو طے شدہ ہے وہ کسی طرح ٹلنے والی نہیں، ہر کام کا ایک انجام ہوتا ہے: لہٰذا حضور ﷺ جو فرمارہے ہیں اور کافر جو کررہے ہیں اس کا انجام عنقریب معلوم ہوجائے گا، ہر کام اپنی انتہا پر پہنچ کر صاف ہوجاتا ہے اور بناوٹ کا پردہ زائل ہوجاتا ہے ③ (دوسرا ترجمہ) اعلیٰ درجے کی حکمت کی باتیں موجود ہیں۔ ➲

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾

(قیامت کو نہ ماننے والے اس) پکارنے والے کی طرف دوڑ رہے ہوں گے، کافر لوگ کہتے جائیں گے: یہ بڑا سخت دن آ گیا ﴿۸﴾ ان (موجودہ کافروں) سے پہلے نوح علیہ السلام کی قوم جھٹلانے کا کام کر چکی ہے، سو انھوں نے ہمارے بندے (نوح علیہ السلام) کو جھٹلایا اور کہنے لگے کہ: یہ تو دیوانہ ہے اور ان کو دھمکیاں دی گئیں ① ﴿۹﴾ پس اس (نوح علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی کہ: میں عاجز (یعنی بے بس) ہو گیا ہوں ② اب آپ ہی ان سے بدلہ لے لیجیے ﴿۱۰﴾ سو ہم نے بہت زیادہ برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول ڈالے ﴿۱۱﴾ اور ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے بہا دیے ③ پھر (بارش اور زمین کا) پانی (مل کر) اس (عذاب کے) کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدر ہو چکا تھا ﴿۱۲﴾ اور ہم نے اس (نوح) کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کر دیا ﴿۱۳﴾ جو کشتی ہماری حفاظت (یعنی نگرانی) میں چلتی تھی اس (نبی) کی طرف سے بدلہ لینے کے لیے جن کے ساتھ کفر (یعنی انکار) کیا گیا ④ ﴿۱۴﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس (کشتی اور طوفان کے واقعے) کو (عبرت حاصل ہو سکے ایسی) نشانی کے طور پر چھوڑ دیا تو کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا ﴿۱۵﴾ سو میرا عذاب اور میرا اڈرانا کیسا ہوا؟ ﴿۱۶﴾

⊃ ⑥ دوسرا ترجمہ: پھر ڈرانے والوں نے ان کو کوئی نفع نہیں پہنچایا۔

① [دوسرا ترجمہ] ان کو جھڑک ڈالا۔ ② یعنی میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

③ [دوسرا ترجمہ] اور ہم نے زمین کے چشموں کو جاری کر دیا۔

④ [دوسرا ترجمہ] جن کی قدر نہ کی گئی (یعنی ناشکری کی گئی)۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۝۱۷ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ
وَنُذُرِ۝۱۸ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ۝۱۹ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ
كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ۝۲۰ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ۝۲۱ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ
ع لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۝۲۲ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ۝۲۳ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ ۙ
اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ۝۲۴ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ۝۲۵

اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۱۷﴾ عاد (کی قوم) نے بھی (نبی کو) جھٹلانے کا کام کیا، سو (دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ یقیناً ہم نے ایک مسلسل نحوست کے دن میں ان پر تیز آندھی والی ہوا بھیجی ﴿۱۹﴾ جو (ہوا) لوگوں کو (اس طرح) اکھاڑ پھینک دیتی تھی جیسے کہ وہ کھجور کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں ﴿۲۰﴾ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۲۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنا دیا، اب کیا کوئی ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۲۲﴾

قومِ ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلانے کا کام کیا① ﴿۲۳﴾ چناں چہ وہ کہنے لگے کہ: کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک ایسے آدمی کی بات ماننے لگیں؟ جو تن تنہا ہے، (ایسا کریں گے تو) اس وقت ہم بڑی غلطی (یعنی گمراہی) اور دیوانگی میں پڑ جائیں گے② ﴿۲۴﴾ کیا ہم سب میں سے اسی (ایک آدمی) پر نصیحت (یعنی وحی) اتار دی گئی (یہ بات نہیں) بلکہ وہ شخص بڑا جھوٹا، بڑائی مارنے والا ہے ﴿۲۵﴾③

---

① اسی طرح جن چیزوں سے انکو ڈرایا گیا تھا یعنی جہنم، آخرت، عذاب کو بھی انھوں نے جھٹلایا۔

② [دوسرا ترجمہ] اور (ہم) آگ میں پڑ جائیں گے (اللہ تعالیٰ کے نبی ان کو فرماتے کہ: میری بات مان لو؛ ورنہ آگ میں ڈالے جاؤ گے تو وہ جواب میں کہنے لگے: اگر ہم نے تمھاری بات مانی تو ہم آگ میں ڈالے جائیں گے ایسی الٹی بات کہی۔

③ (دوسرا ترجمہ) خود پسند، شیخی مارنے والا۔

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ
وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا
صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿۲۹﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۰﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً
وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ
مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ
نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾

(ہم نے نبی صالح (علیہ السلام) سے کہا) عنقریب کل ہی ان کو پتہ چل جائے گا کہ کون بڑا جھوٹا اور بڑائی مارنے والا ہے؟ ﴿۲۶﴾ ہم ان کی آزمائش کے طور پر (ان کے پاس ان کے مانگنے کے مطابق) اونٹنی بھیج رہے ہیں؛ اس لیے تم (ہوشیاری سے) ان کو دیکھتے رہو اور تم صبر سے کام لو ﴿۲۷﴾ اور ان لوگوں کو بتلادو کہ پانی ان کے درمیان تقسیم کردیا گیا ہے، ہر (پانی کے) باری والے کو (اپنی باری پر) حاضر ہونا ہے ﴿۲۸﴾ پھر انھوں نے اپنے ساتھی (یعنی رفیق قُدار) کو پکارا، پھر اس نے (اونٹنی پر) ہاتھ چلایا① اور (اونٹنی کو) کاٹ ڈالا ﴿۲۹﴾ سو (تم دیکھو!) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا رہا؟ ﴿۳۰﴾ یقینی بات ہے کہ ہم نے ان پر ایک ہولناک آواز (یعنی فرشتہ کی چنگھاڑ) کو مسلط کیا جس سے وہ ایسے ہوگئے جیسے (کسی باڑھ لگانے والے کی) باڑھ کا چورا ہوجاتا ہے ﴿۳۱﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنادیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۳۲﴾ لوط (علیہ السلام) کی قوم نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا ﴿۳۳﴾ یقیناً ہم نے ان پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجی سوائے لوط کے گھر والوں کے، ان کو ہم نے رات کے آخری وقت میں بچالیا② ﴿۳۴﴾ یہ ہماری طرف سے ایک نعمت تھی③ جو لوگ شکر کرتے ہیں ہم اُن کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ﴿۳۵﴾

---

① یعنی تلوار سے وار کیا۔ ② مراد مؤمنین جو آپ کی نبوت کو ماننے والے تھے۔
③ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچالیا۔

وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝٣٦ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ
اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٧ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣٨ فَذُوْقُوْا
ع عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۝٣٩ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝٤٠ وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ
فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝٤٢ اَكُفَّارُكُمْ
خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝٤٤

اور پکی بات یہ ہے کہ اس (لوط علیہ السلام) نے ان کو ہماری پکڑ سے ڈرایا تھا؛ مگر انھوں نے ڈرانے میں جھگڑے کھڑے کیے① ﴿۳۶﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ وہ بری نیت سے ان (لوط علیہ السلام) کے مہمانوں کو ان (لوط) سے مانگنے لگے، جس پر ہم نے ان کی آنکھیں مٹادی② سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ صبح سویرے ہی ان پر ایسا عذاب آپڑا جو جم کر (یعنی ٹھہر کر) رہ گیا③ ﴿۳۸﴾ سو تم میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ چکھو ﴿۳۹﴾ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان بنادیا، اب کیا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا؟ ﴿۴۰﴾

اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والے (یعنی رسول) پہنچے④ ﴿۴۱﴾ (مگر) انھوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے ان کو ایسی پکڑ میں لے لیا جو ایک زبردست اقتدار والے کی پکڑ ہوتی ہے⑤ ﴿۴۲﴾ کیا تمھارے کافر ان (گزرے ہوئے کافروں) سے اچھے ہیں؟⑥ کیا تمھارے لیے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی کا پروانہ (لکھ دیا گیا) ہے؟ ﴿۴۳﴾ یا ان کا (یہ) کہنا ہے کہ ہم بدلہ لینے والی جماعت ہیں⑦ ﴿۴۴﴾

---

① یعنی بے کار شک اور جھگڑے کر کے انکار کرنے لگے۔ ② [دوسرا ترجمہ] اندھی کردی (تیسرا ترجمہ) چوپٹ کردی۔
③ [دوسرا ترجمہ] اور صبح سویرے ہی ان پر ہمیشہ رہنے والا عذاب آپڑا۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اور پکی بات یہ ہے کہ فرعونیوں کے پاس بھی ڈرانے والی (چیزیں) پہنچی۔ ⑤ [دوسرا ترجمہ] پھر ہم نے ان کو زبردست قابو میں کر کے پکڑ لیا۔
⑥ [دوسرا ترجمہ] کہ یہ موجودہ کافر کفر اور نافرمانی کرے پھر بھی ان کو سزا نہ ہو؟ ⑦ [دوسرا ترجمہ] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہیں جو اپنا بچاؤ خود کرلیں گے [تیسرا ترجمہ] یا ان کا یہ کہنا ہے کہ ہم ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿٤٦﴾ اِنَّ
الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ
سَقَرَ ﴿٤٨﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ
مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾ ع

سوعنقریب اس مجمع (یعنی جماعت) کو شکست دی جائے گی اور وہ سب پیٹھ پھرا کر بھاگیں گے ① ﴿۴۵﴾ (یہی نہیں)؛ بلکہ ان کے (اصلی) وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی ہی سخت، بہت کڑوی (یعنی ناگوار) ہے ﴿۴۶﴾ حقیقت میں گنہگار لوگ (بڑی) گمراہی اور جہالت میں پڑے ہوئے ہیں ② اور حقیقت میں گنہگار لوگ (دنیا میں) بڑی غلطی میں ہیں ﴿۴۷﴾ جس دن وہ آگ میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے (اور ان کو کہا جائے گا کہ) آگ کے لپٹنے کا مزہ چکھو ﴿۴۸﴾ یقینا ہم نے ہر چیز کو ایک (خاص) اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے ﴿۴۹﴾ اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی مرتبہ آنکھ جھپکنے کی طرح ہو جاتا ہے ﴿۵۰﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھاری جماعت کے لوگوں کو پہلے ہی (اپنے عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں ③ تو (بتاؤ) کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ ﴿۵۱﴾ اور جو چیز انھوں نے کی وہ اعمال ناموں میں (لکھی گئی) ہے ﴿۵۲﴾ اور ہر چھوٹی اور بڑی بات لکھی ہوئی ہے ﴿۵۳﴾ یقینا تقویٰ والے لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ﴿۵۴﴾ سچی عزت والی بیٹھک میں ④ ایسے بادشاہ کے نزدیک جن کا سب پر قبضہ ہے ⑤ ﴿۵۵﴾

① جیسے غزوۂ احزاب میں ہوا۔ ② [دوسرا ترجمہ] (آخرت میں) بھڑکتی ہوئی آگ میں ہیں۔

③ [دوسرا ترجمہ] پکی بات یہ ہے کہ ہم تمھارے جیسے کافر لوگوں کو (پہلے ہی عذاب میں) ہلاک کر چکے ہیں۔

④ [دوسرا ترجمہ] عمدہ مقام میں۔

⑤ [دوسرا ترجمہ] جن کے قبضے میں سارا اقتدار ہے [تیسرا ترجمہ] جو بڑے قدرت والے ہیں۔

سورۃ الرحمن

(المدنیۃ)

یہ سورت مکی ہے؛لیکن اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے،اس میں اٹھہتر (۷۸) یا(۷۹) آیتیں ہیں۔سورۂ فرقان یا سورۂ رعد کے بعداور سورۂ فاطر سے پہلے تینتالیس (۴۳)نمبر پر نازل ہوئی۔

یہ سورت رحمٰن ہی کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔پورے قرآن میں سے یہ ایک ایسی سورت ہے جواللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے کسی ایک سے شروع ہوتی ہے۔

اس سورت میں رحمٰن تعالیٰ شانہ کی رحمت کے عجیب عجیب کرشموں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کوحدیث میں ’’عروس‘‘ کہا گیا ہے۔

اس سورت میں ’’فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ‘‘ ۳۱ مرتبہ آیا ہے، جب بھی یہ آیت تلاوت کی جائے تو سنت ہے کہ سننے والے کو چاہیے کہ جواباً یہ کلمہ پڑھے’’لا بشیء من نعمتک ربنا نکذب فلک الحمد‘‘۔البتہ نماز میں جب یہ آیت سنے تو دل ہی دل میں اس مضمون کا تصور کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
بِحُسْبَانٍ ۙ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا
تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ
وَالرَّيْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

رحمٰن ہی نے ﴿۱﴾ قرآن سکھایا ﴿۲﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو پیدا کیا ﴿۳﴾ اسی نے اس (انسان) کو (صفائی سے) بولنا سکھایا① ﴿۴﴾ سورج اور چاند مقررہ حساب سے (چلتے) ہیں ﴿۵﴾ اور (چھوٹے) جھاڑ اور (بڑے) درخت② سب (اس اللہ تعالیٰ کے آگے) سجدہ کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور آسمان کو اسی (اللہ تعالیٰ) نے اونچا کیا اور اسی (اللہ تعالیٰ) نے ترازو رکھی ہے ﴿۷﴾ کہ تم تولنے میں زیادتی (یعنی ظلم، بے اعتدالی یا کمی بیشی) نہ کرو ﴿۸﴾ اور تم انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تم تول میں کمی مت کرو ﴿۹﴾ اور اسی نے زمین کو ساری مخلوق کے نفع کے لیے (اس جگہ) رکھ دیا ہے ﴿۱۰﴾ اسی (زمین) میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھلوں) پر غلاف ہوتے ہیں③ ﴿۱۱﴾ اور (اسی میں) بھوسے والا اناج (یعنی غلہ) اور خوشبو والے پھول بھی ہیں ﴿۱۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۳﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح (کھن کھن) بجنے والی (خشک) مٹی سے پیدا کیا ﴿۱۴﴾

---

①[دوسرا ترجمہ] اسی نے انسان کو (سمجھ میں آئے) ایسا بولنا سکھایا۔②[دوسرا ترجمہ] بغیر تنے کے درخت اور تنے والے درخت [تیسرا] سجدہ کا مفہوم اطاعت بھی لے سکتے ہے۔③[دوسرا ترجمہ] اور کھجور کے گابھوں والے درخت بھی ہیں۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ
النصف ع اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِکْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

اور جنات (یعنی جناتوں کے اول فرد) کو (بغیر دھویں کی) خالص آگ سے پیدا کیا ﴿۱۵﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۶﴾ دونوں مشرقوں کے حقیقی مالک اور دونوں مغربوں کے حقیقی مالک وہی ہیں ﴿۱۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۱۸﴾ اسی نے دو سمندروں کو اس طرح جاری کیا کہ دونوں (ظاہر میں) آپس میں ملے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ (پھر بھی) ان کے درمیان ایک آڑ (یعنی پردہ) ہے کہ (جس سے) وہ ایک دوسرے کی حد (یعنی جگہ) سے بڑھ نہیں سکتے ﴿۲۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۱﴾ ان دونوں (سمندروں) سے موتی اور مونگا نکلتا ہے ﴿۲۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۳﴾ اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے اختیار میں ہے وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے (معلوم ہوتے) ہیں ﴿۲۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۵﴾

جو کوئی بھی (اس) زمین پر ہے وہ سب فنا ہونے والے ہیں ﴿۲۶﴾ اور صرف تمہارے رب کی ذات جو عظمت اور فضل و کرم والی ہے وہ باقی رہ جائے گی ﴿۲۷﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۲۸﴾

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۚ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۚ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا
تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ
نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾

آسمانوں اور زمین میں جو (مخلوق) بھی ہیں اسی (اللہ تعالیٰ) سے (اپنی حاجتیں) مانگتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) ہر روز ایک نہ ایک شان میں ہے ﴿۲۹﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۰﴾ اے (جن اور انس) دو بھاری مخلوق ہم عنقریب تمھارے (حساب کے) لیے فارغ ہونے والے ہیں ① ﴿۳۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۲﴾ اے جنات اور انسانوں کی جماعت! اگر تم کو آسمان اور زمین کی حدود (یعنی کناروں) سے باہر نکل جانے کی قدرت ہو تو (پار) نکل جاؤ اور تم زبردست زور (یعنی طاقت) کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور وہ تمھارے پاس نہیں ہے) ﴿۳۳﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۴﴾ تم پر (خالص) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنا بچاؤ نہیں کر سکو گے ② ﴿۳۵﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۶﴾ پھر (قیامت کا وقت آ جائے گا کہ) جب آسمان پھٹ کر کے ایسا لال ہو جائے گا جیسے تیل کی تلچھٹ ③ ﴿۳۷﴾

---

① فراغت سے استعارہ ہے، آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کائنات کے امور کی تدبیر کی طرف متوجہ ہیں، ابھی حساب کی طرف متوجہ نہیں ہیں؛ لیکن بہت جلد قیامت آئے گی اور اللہ تعالیٰ حساب کی طرف متوجہ ہوں گے یعنی ابھی کا ایک دور ختم ہوگا اور دوسرا نیا دور شروع ہوگا۔ ② [دوسرا ترجمہ] پھر تم اس کو ہٹا نہیں سکو گے [تیسرا] پھر تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکو گے [چوتھا] پھر تم بدلہ نہیں لے سکو گے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] جیسے لال چمڑا (لال یہ علامتِ غضب ہے)۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ
وَالْاَقْدَامِ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُوْنَ﴿۴۳﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۵﴾ ع
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ﴿۴۸﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ﴿۵۰﴾

سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۳۸﴾ پھر اس دن کسی انسان سے اور کسی جن سے اس کے گناہوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا① ﴿۳۹﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۰﴾ مجرم لوگ ان (کے چہروں) کی علامتوں② سے پہچان لیے جائیں گے، پھر ان کو پیشانی کے بال اور پاؤں ملا کر پکڑا جائے گا ﴿۴۱﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۲﴾ یہی ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۴۳﴾ وہ (مجرمین) اس (آگ) کے اور گرم کھولتے پانی کے بیچ میں چکر لگائیں گے ﴿۴۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۵﴾

جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت) ڈرتا تھا اس کے لیے دو باغ ہوں گے ﴿۴۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۷﴾ وہ دونوں (باغ) کثرت سے ٹہنیوں والے ہوں گے ﴿۴۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۴۹﴾ ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے بہتے ہوئے ہوں گے ﴿۵۰﴾

① جرم ایسا واضح اور دوسرے ثبوت موجود ہوں گے کہ جرم کو ثابت کرنے کے لیے سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ←

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۢ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾

سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۱﴾ ان دونوں (باغوں) میں ہر پھل کی دو، دو قسمیں ہوں گی① ﴿۵۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۳﴾ وہ (جنتی لوگ) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کے پھل بہت ہی قریب ہوں گے② ﴿۵۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۵﴾ ان (جنتوں) میں نیچی نگاہوں والی (ایسی عورتیں) ہوں گی جن کو ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے (استعمال کیا ہوگا) ﴿۵۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۷﴾ وہ (عورتیں) ایسی (خوشنما یعنی صاف شفاف) ہوں گی جیسے یاقوت اور مرجان ہیں ﴿۵۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۵۹﴾ اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا (ہوسکتا) ہے؟ ﴿۶۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات !اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۱﴾ اور اِن دونوں (باغوں) سے ذرا کم درجے کے دو باغ دوسرے بھی ہوں گے ﴿۶۲﴾

⇐ اسی طرح قیامت میں الگ الگ مواقع ہوں گے، ابتدائی وقت میں سوال نہ ہوں گے، بعد میں سوالات کا سلسلہ شروع ہوگا۔② یعنی کالا چہرہ اور آسمانی رنگ کی آنکھ۔

①[دوسرا ترجمہ] ہر پھل کے دو دو جوڑے ہوں گے۔②[دوسرا ترجمہ] جھک پڑ رہے ہوں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ مُدۡهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ فِیۡهِمَا
عَیۡنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیۡهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخۡلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیۡهِنَّ خَیۡرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾
حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ
وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیۡنَ عَلٰی رَفۡرَفٍ خُضۡرٍ وَّعَبۡقَرِیٍّ
ع حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذِی الۡجَلٰلِ وَالۡاِكۡرَامِ ﴿۷۸﴾

سو (اے انسانوں اور جنات ! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۳﴾ دونوں گہرے سبز (ہونے کی وجہ کالے جیسے) ہوں گے ﴿۶۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۵﴾ ان دونوں باغوں میں (پانی کے) ابلتے ہوئے (یعنی جوش مارتے ہوئے) دو چشمے ہوں گے ﴿۶۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۷﴾ ان دونوں (باغوں) میں میوے اور کھجوریں اور انار ہوں گے ﴿۶۸﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۶۹﴾ ان (باغوں) میں اچھی (یعنی خوب سیرت) خوب صورت عورتیں ہوں گی ﴿۷۰﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۱﴾ وہ حوریں جن کو خیموں میں حفاظت سے رکھا گیا ہوگا ﴿۷۲﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۳﴾ ان (جنت والوں) سے پہلے ان کو نہ کسی انسان نے استعمال کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے ﴿۷۴﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ کہ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۵﴾ وہ (جنتی لوگ) سبز رنگ کے مسندوں پر اور عجیب خوشنما (یعنی خوب صورت) فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۷۶﴾ سو (اے انسانوں اور جنات! اب بتاؤ) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ﴿۷۷﴾ (اے نبی!) تمھارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو (رب) عظمت (یعنی بڑائی) والے، اور کرم (یعنی انعام) والے ہیں ﴿۷۸﴾

سورة الواقعة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے اس میں چھیانوے (۹۶) یا (۹۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ طٰہٰ کے بعد اور سورۂ شعراء سے پہلے چھیالیس (۴۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ''الواقعہ'' یعنی ہو پڑنے والی چیز'' قیامت کا تذکرہ ہے۔

الواقعہ: قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے، قیامت یقیناً واقع ہونے والی چیز ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ فجر کی نماز میں اس کو تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی رات میں سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے اس کو کبھی فقر و فاقہ نہیں پہنچے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ
رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ مَآ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ
الْآخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب وہ (قیامت کا) ہونے والا واقعہ ہو جائے گا ﴿۱﴾ تو اس (قیامت) کے ہونے کے وقت کوئی اس کو جھٹلانے والا نہیں ہوگا ﴿۲﴾ وہ (قیامت) کسی (یعنی کافر) کو (جہنم کے درکات میں) نیچا کرے گی، کسی (یعنی مومن) کو (جنت کے درجات میں) اونچا کرے گی ﴿۳﴾ جب زمین بہت زور سے ہلا دی جائے گی ﴿۴﴾ اور پہاڑوں کو توڑ پھوڑ کر چورا کر دیا جائے گا ﴿۵﴾ یہاں تک کہ وہ (پہاڑ) اڑتا ہوا غبار ہو جائیں گے ﴿۶﴾ اور (اے لوگو!) تم (اس قیامت کے دن) تین قسم پر ہو جاؤں گے ﴿۷﴾ سو دائیں طرف والے کہ کیسی اچھی حالت میں دائیں طرف والے ہوں گے؟ ﴿۸﴾ اور بائیں طرف والے، سو کیسی بری حالت میں ہوں گے بائیں طرف والے؟ ﴿۹﴾ اور آگے رہنے والے، سو وہ تو ہیں ہی آگے رہنے والے ﴿۱۰﴾ وہی لوگ تو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے ہیں ﴿۱۱﴾ وہ نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ﴿۱۲﴾ (ان مقربین کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی ① ﴿۱۳﴾ اور بعد کے لوگوں میں سے تھوڑے ہوں گے ﴿۱۴﴾ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے اونچے تختوں پر ﴿۱۵﴾ ایک دوسرے کے آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے ﴿۱۶﴾

① چوں کہ پچھلی امتوں میں انبیا کی کثرت رہی۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾ لَّا
يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾
وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ ۙ مَا أَصْحَابُ
الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ﴿٢٩﴾ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾
وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾

ہمیشہ لڑکے ہی رہنے والے ان کے سامنے (آگے بیان ہونے والی چیزوں کو لئے) پھرتے ہوں گے ﴿۱۷﴾ ایسی صاف ستھری (یعنی بہانے والی) شراب کے پیالے اور جگ اور (بھرے ہوئے) گلاس لے کر کے ﴿۱۸﴾ جس سے ان کے سر میں درد نہیں ہوگا اور نہ ان کے ہوش اڑیں گے ① ﴿۱۹﴾ اور پھل لے کر جن کو وہ (جنتی لوگ) پسند کریں گے ﴿۲۰﴾ اور پرندوں کا ایسا گوشت لے کر جس کی ان کو رغبت ہو ﴿۲۱﴾ اور گوری بڑی آنکھوں والی عورتیں (یعنی حوریں) ہوں گی ﴿۲۲﴾ (ایسی صاف ستھری) جیسے (سیپی میں) چھپا کر رکھے ہوئے موتی ﴿۲۳﴾ جو (نیک) اعمال وہ (دنیا میں) کیا کرتے تھے ان کا بدلہ ہے ﴿۲۴﴾ وہ اس (جنت) میں نہ کوئی بکواس اور نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے ﴿۲۵﴾ بس (ہر طرف) سلام سلام (یعنی سلامتی) ہی کی آواز ہوگی ﴿۲۶﴾ اور جو دائیں طرف والے ہیں کیسی اچھی حالت میں ہوں گے دائیں طرف والے؟ ﴿۲۷﴾ وہ ان باغوں میں ہوں گے جن میں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوگی ﴿۲۸﴾ اور تہہ بہ تہہ کیلے ہوں گے ② ﴿۲۹﴾ اور دور تک پھیلے ہوئے سائے ہوں گے ﴿۳۰﴾ اور بہتا ہوا پانی ہوگا ﴿۳۱﴾ اور بہت زیادہ میوے ہوں گے ﴿۳۲﴾ جو کبھی ختم نہیں ہوں گے اور ان پر کوئی پابندی (یعنی روک ٹوک) نہیں ہوگی ﴿۳۳﴾ اونچے اونچے بچھونے ہوں گے ③ ﴿۳۴﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] بکواس نہیں کریں گے۔ ② مراد اوپر سے نیچے تک کیلے خوب لگے ہوں گے۔
③ جنت میں اونچے تختوں پر بچھونے بچھائے گئے ہوں گے، عمدگی اور ظاہری اعتبار سے بھی اونچے ہوں گے۔

ع ۴۸ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝۳۵ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝۳۶ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝۳۷ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۳۸ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۹ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝۴۰ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝۴۱ فِيْ سَمُوْمٍ
وَّحَمِيْمٍ ۝۴۲ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝۴۳ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝۴۴ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝۴۵
وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝۴۶ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۴۷ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝۴۸ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝۴۹
لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۵۰ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝۵۱

یقین جانو! ہم نے ان (جنت کی عورتوں) کو (خاص) نئی اٹھان دی ہے①سو ان (عورتوں) کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ ﴿۳۵﴾ وہ باکرہ (یعنی کنواری) ہی رہے گی ﴿۳۶﴾ (شوہروں کی) محبوبہ اور عمر میں برابر ہوں گی ﴿۳۷﴾ یہ سب کچھ داہنی طرف والوں کے لیے ہیں ﴿۳۸﴾ (ان داہنی طرف والوں کی) ایک بڑی جماعت پہلے لوگوں میں ہوگی ﴿۳۹﴾ اور ایک بڑی جماعت پچھلے لوگوں میں ہوگی ﴿۴۰﴾ اور جو بائیں طرف والے ہیں سو وہ بائیں طرف والے کیسی بری حالت میں ہیں؟ ﴿۴۱﴾ وہ لوگ آگ②اور کھولتے ہوئے گرم پانی میں ہوں گے ﴿۴۲﴾ اور کالے دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے ﴿۴۳﴾ وہ (سایہ) ٹھنڈا (بھی) نہیں ہوگا اور نہ کوئی فائدہ پہنچائے گا③﴿۴۴﴾ وہ لوگ اس (آخرت) سے پہلے (دنیا میں) بڑے عیش (یعنی خوش حالی) میں تھے ﴿۴۵﴾ اور وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اصرار (یعنی ضد) کرتے تھے④﴿۴۶﴾ اور وہ کہا کرتے تھے کہ: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے؟ ﴿۴۷﴾ کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادا بھی (اٹھائے جائیں گے) ﴿۴۸﴾ تو (اے نبی!) تم کہہ دو: یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ﴿۴۹﴾ ایک مقررہ دن کے وقت پر ضرور جمع کیے جائیں گے ﴿۵۰﴾ پھر (جمع کیے جانے کے بعد) تم اے گمراہو، جھٹلانے والو! ﴿۵۱﴾

---

①[دوسرا ترجمہ] (خاص) طور سے بنایا ہے۔②سموم جہنم کی وادی ہے یا جہنم کا ایک نام ہے یا تیز آگ جیسی ہوا جس کو ''لو'' کہا جاتا ہے۔③[دوسرا ترجمہ] فرحت (یا راحت) بخش نہیں ہوگا۔④[دوسرا ترجمہ] وہ بڑے بھاری گناہ (یعنی شرک) پر اڑے رہتے تھے (حنث کا ایک مطلب دانستہ جھوٹی قسم کھانا بھی ہے)۔

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ
الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ
حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾

تم کو زقوم کے درخت سے کھانا پڑے گا ﴿۵۲﴾ پھر اسی سے (اپنے) پیٹوں کو بھرنا ہوگا ﴿۵۳﴾ پھر اس (زقوم) کے اوپر سے کھولتا ہوا گرم پانی پینا پڑے گا ﴿۵۴﴾ جس طرح پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں اس طرح پینا ہوگا ﴿۵۵﴾ یہ جزاوسزا کے دن ان کی مہمانی ہوگی ﴿۵۶﴾ ہم نے تم کو (پہلی بار) پیدا کیا ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں سچ نہیں مانتے؟ ﴿۵۷﴾ ذرا یہ تو بتاؤ کہ جو منی تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو ﴿۵۸﴾ کیا تم اس (منی یا انسان) کو پیدا کرتے ہو یا ہم (اس کے) پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿۵۹﴾ ہم نے ہی تمھارے درمیان موت کو (معین وقت پر) مقرر کر رکھا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہے ﴿۶۰﴾ کہ ہم تمھاری جگہ تم ہی جیسی کوئی اور قوم لے آئیں اور تم کو ایسی جگہ اٹھا کھڑا کر دیں جسے تم نہیں جانتے ہو① ﴿۶۱﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ تم کو پہلی پیدائش کا پورا پتہ ہے، پھر تم (توحید اور قیامت کو) کیوں نہیں سمجھتے ہو؟② ﴿۶۲﴾ اچھا بتاؤ جو بیج تم زمین میں ڈالتے ہو ﴿۶۳﴾ کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم (اس کو) اگانے والے ہیں؟ ﴿۶۴﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (فصل) کو چورا چورا کر ڈالیں پھر تم تعجب (یا ندامت) کرتے ہی رہ جاؤ③ ﴿۶۵﴾

---

① یعنی دوسری آخرت کی دنیا جس کو تم پورے طور پر جانتے نہیں ہو وہاں تم کو لے جاویں۔ دوسرا مطلب: انسان والی صورت سے مسخ کر کے جانور یا پتھر کی شکل میں بنادیویں یا مر کر مٹی کی شکل میں تبدیل کر دیویں۔ دوسرا ترجمہ: اور ہم تم کو ایسی صورت میں بنادے جن کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔ ② [دوسرا ترجمہ] پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہو؟ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاؤ (کہ اس طرح نقصان ہوگیا جیسے عام طور پر نقصان کے وقت اس طرح باتیں بنانے کا رواج ہے)

إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ
أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾
أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ الْمُنشِـُٔونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ
جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ ع ١٥ الثلثة
بِمَوَٰقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَٰبٍ
مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾

کہ ہم تو قرض دار رہ گئے ﴿٦٦﴾ بلکہ ہم تو بالکل ہی محروم (یعنی بے نصیب) رہ گئے[1] ﴿٦٧﴾ اچھا بھلا بتاؤ جو پانی تم پیتے ہو ﴿٦٨﴾ کیا تم اس کو بادل سے برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں؟ ﴿٦٩﴾ اگر ہم چاہیں تو اس (پانی) کو کھارا بنا کر رکھ دیویں پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے؟ ﴿٧٠﴾ اچھا یہ بتاؤ کہ یہ آگ جو تم سلگایا کرتے ہو ﴿٧١﴾ کیا اس (آگ) کے درخت کو تم نے پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟ ﴿٧٢﴾ ہم نے ہی اس کو نصیحت کا[2] سامان اور مسافروں کے لیے فائدہ کی چیز بنایا ہے ﴿٧٣﴾ سو (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر تسبیح کرو ﴿٧٤﴾

سو میں ستاروں کے گرنے (یعنی چھپنے) کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں[3] ﴿٧٥﴾ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی زبردست قسم ہے ﴿٧٦﴾ یقیناً وہ تو عزت والا قرآن ہے ﴿٧٧﴾ جو ایک چھپی ہوئی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں (پہلے سے) لکھا ہوا ہے ﴿٧٨﴾ اس کو بہت پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ﴿٧٩﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں کے رب کی طرف سے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہوا ہے ﴿٨٠﴾

---

① یعنی فصل برباد ہوئی مفت کا تاوان پڑا اور پورا سرمایہ برباد ہو گیا۔

② دنیوی آگ سے جہنم کی آگ کا اندازہ لگاؤ؛ حالاں کہ دنیوی آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، پھر اس سترویں حصہ کو دو بار پانی سے بجھایا گیا تب نفع اٹھانے کے قابل اور اس کے قریب جا سکو ایسی ہوئی۔

③ [دوسرا] سو میں (ستاروں سے زیادہ چمک دار) آیتوں کے اترنے کی جگہوں [نبیوں کے دلوں کی] قسم کھاتا ہوں۔

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ
الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾
فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ
الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾
فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ
حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع ٣

کیا پھر بھی تم اس کلام سے بے پروائی (یعنی سستی) برتتے ہو① ﴿٨١﴾ اور تم نے اپنا وظیفہ ہی بنالیا کہ تم (اس کو) جھٹلاتے رہو ﴿٨٢﴾ پھر ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ جب (کسی کی) روح (موت کے وقت) گلے تک پہنچ جاتی ہے ﴿٨٣﴾ اور تم اس وقت (حسرت سے اس مرنے والے کو) دیکھتے رہتے ہو ﴿٨٤﴾ اور ہم اس (مرنے والے) کے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں؛ مگر تم کو (ہمارا نزدیک ہونا) نظر نہیں آتا② ﴿٨٥﴾ پھر اگر (تم اپنی سمجھ میں ایسے ہو کہ) تمھارا کوئی حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے③ ﴿٨٦﴾ تو اگر تم سچے ہو تو اس (کی روح) کو (بدن میں) واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے ﴿٨٧﴾ پھر اگر وہ (مرنے والا اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندوں میں سے ہو ﴿٨٨﴾ تو (اس کو) راحت ہی راحت ہے اور خوشبو ہی خوشبو ہے اور نعمتوں سے بھرا ہوا باغ ہے ﴿٨٩﴾ اور اگر وہ (مرنے والا) داہنی طرف والوں میں ہو ﴿٩٠﴾ تو (اس کو کہا جائے گا کہ) تمھارے لیے تو سلامتی ہی سلامتی ہے (یعنی امن وامان ہی ہے) کہ تم داہنی طرف والوں میں سے ہو ﴿٩١﴾ اور اگر وہ (شخص) ان گمراہوں میں سے ہو جو (حق کو) جھٹلانے والے تھے ﴿٩٢﴾ تو (اس کے لیے) جلتے ہوئے پانی کی دعوت ہوگی ﴿٩٣﴾ اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا ﴿٩٤﴾ یقیناً یہ باتیں سراسر حق (اور) یقینی ہے ﴿٩٥﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر (اس کی) تسبیح کرو ﴿٩٦﴾

① [دوسرا ترجمہ] کیا پھر بھی تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو؟ ② [دوسرا ترجمہ] سمجھ میں نہیں آتا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] پھر اگر تم (تمھاری سمجھ کے مطابق) کسی کے قابو کے تحت (یعنی کسی کا حکم تم پر چلتا نہ ہو تم کسی کے اختیار میں نہ ہو) نہیں ہو۔

سورة الحديد

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ زلزال کے بعد اور سورۂ محمد سے پہلے چورانوے (۹۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں حدید کا تذکرہ کیا گیا ہے، جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

سورۂ حدید، حشر، صف، جمعہ اور تغابن کو مسبحات کہا جاتا ہے۔ اور مسبحات کی یہ پہلی سورت ہے، مسبحات کی پانچ سورتوں میں سے تین سورتوں کے شروع میں سبّح ماضی کا صیغہ آیا اور دو جگہ مضارع کا صیغہ آیا ہے، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ماضی حال اور مستقبل ہر حال میں اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور اللہ ہی کے لیے تسبیح ہے۔

نبیٔ کریم ﷺ رات کو سوتے وقت ان کی تلاوت فرماتے تھے، اور یہ بھی فرمایا کہ: ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

وساوسِ شیطانیہ کا علاج: حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اگر کبھی تمھارے دل میں اللہ تعالیٰ اور دینِ حق کے معاملے میں شیطان کوئی وسوسہ ڈالے تو اس سورت کی آیت نمبر تین آہستہ پڑھ لیا کرو ''هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝۳''۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاۤءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ (مخلوقات) ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے ہی زبردست اور بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے، وہی (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں اور موت دیتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۲﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) سب سے پہلے اور سب سے آخر میں ہیں، (وہی) ظاہر میں بھی ہیں چھپے ہوئے بھی ہیں اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿۳﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے آسمان اور زمین کو چھ دن (کی مقدار) میں پیدا کیا، پھر (اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہوئے، جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے① اور جو اس (زمین) سے نکلتی ہے② اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے③ اور جو اس (آسمان) میں چڑھتی ہے④ ان سب کو وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں اور تم جہاں کہیں بھی رہو وہ (اللہ تعالیٰ علم اور قدرت اور قابو سے) تمھارے ساتھ ہے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتے ہیں ﴿۴﴾

---

① یعنی بارش کا پانی، بیج، مُردے وغیرہ۔ ② یعنی نباتات، معدنیات۔

③ یعنی بارش، ملائکہ، احکام، رحمت، عذاب۔ ④ یعنی نیک اور برے اعمال، ملائکہ، ارواح۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا
جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷ وَمَا
لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

اسی (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے
جاتے ہیں ﴿۵﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) رات کو دن میں داخل کرتے ہیں① اور وہی دن کو رات میں داخل
کرتے ہیں② اور وہ سینوں میں چھپی ہوئی (تمام) باتوں کو جانتے ہیں ﴿۶﴾ تم لوگ اللہ تعالیٰ پر اور
اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (مال) میں سے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کرو جس میں اس
(اللہ تعالیٰ) نے تم کو (دوسروں کا) نائب (یعنی قائم مقام) بنایا ہے، سو جو لوگ تم میں سے ایمان
لائے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا ان کو بہت بڑا اجر ملے گا ﴿۷﴾ اور تمھارے
لیے کیا وجہ ہے کہ تم (اللہ تعالیٰ پر) ایمان نہیں لاتے؛ حالانکہ رسول تم کو دعوت دے رہے ہیں کہ تم
اپنے رب پر ایمان رکھو اور وہ تم سے پکا (ایمان اور نصرت کا) عہد لے چکے ہیں، اگر تم واقعی ایمان
لانے والے ہو تو ﴿۸﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جو اپنے بندے (یعنی محمد ﷺ) پر صاف صاف آیتیں
اتارتے ہیں؛ تاکہ تم کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں اور یقین رکھو اللہ
تعالیٰ تم پر بڑے شفیق، بہت مہربان ہیں ﴿۹﴾ اور تمھارے لیے کون سی وجہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے
راستے میں خرچ نہ کرو؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کی ساری میراث اللہ تعالیٰ کی ہے③

---

① جس سے دن لمبا ہو جاتا ہے۔ ② جس سے رات لمبی ہو جاتی ہے۔

③ اس وقت کی عارضی ملکیت ختم ہوگی اور آخر سب چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں رہے گی۔

لَا يَسْتَوِىْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ
الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾ ع
مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ
جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ
الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا
وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ

تم میں سے جن لوگوں نے (مکہ کی) فتح سے پہلے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا وہ (بعد والوں کے) برابر نہیں ہو سکتے (بلکہ) وہ (پہلے لوگ) مرتبہ میں ان لوگوں سے بہت بڑھے ہوئے ہیں جنھوں نے (مکہ کی) فتح کے بعد (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کیا اور جہاد کیا اور (ہاں!) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے بھلائی (یعنی نیکی اور جنت) کا وعدہ کیا ہے اور جو اعمال تم کرتے ہو اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۰﴾

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دیوے اچھی طرح (قرض دینا)① جس کے نتیجے میں وہ (اللہ تعالیٰ) اسے اس (قرض دینے والے) کے لیے کئی گنا بڑھاتے چلے جاویں اور اس (شخص) کو بڑا عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۱﴾ (اے نبی!) اس دن تم ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی جانب دوڑ رہا ہوگا (اور ان کو کہا جائے گا کہ): آج تم کو ایسے باغات کی خوش خبری ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان (باغوں) میں ہمیشہ (رہو گے) یہی تو بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اس دن نفاق والے مرد اور نفاق والی عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ: (پل صراط پر) ہمارا (ذرا) انتظار کرو کہ ہم بھی تمھارے نور (یعنی روشنی) میں سے کچھ (نور) حاصل کرلیں، تو ان کو کہا جائے گا کہ: تم اپنے پیچھے کی جانب لوٹ جاؤ، پھر (وہاں) نور تلاش کرو،

---

① یعنی اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے دین کے تقاضوں پر خرچ کرنا۔

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾
يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ
وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا
يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ
قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

اتنے میں ان (مؤمنوں اور منافقوں) کے درمیان ایک (ایسی) دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کے اندر کی جانب رحمت اور اس کے باہر کی جانب عذاب ہوگا ﴿۱۳﴾ وہ (منافق) ان (ایمان والوں) کو پکاریں گے کہ: کیا ہم تمھارے ساتھ① نہیں تھے تو وہ (ایمان والے) جواب میں کہیں گے: ہاں! ساتھ تھے تو سہی؛ لیکن تم نے خود اپنے کو فتنہ (یعنی گمراہی) میں ڈال دیا تھا اور تم انتظار (یعنی تمنا) میں رہے اور تم شک میں پڑے رہے اور تمھاری غلط آرزؤں نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آپہنچا اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کو اس بڑے دھوکے باز (یعنی شیطان) نے دھوکے میں رکھا ﴿۱۴﴾ سو آج نہ تو تم (منافقوں) سے کوئی فدیہ (یعنی معاوضہ) قبول کیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور تم سب کا ٹھکانہ (جہنم کی) آگ ہے، وہی (ہمیشہ کے لیے) تمھاری رکھوالی ہے② اور وہ بہت بری جگہ پہنچے ﴿۱۵﴾ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں کیا ان کے لیے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے اور جو حق نازل ہوا ہے اس کے لیے جھک جاوے③ اور وہ ان لوگوں جیسے نہ بنے جن کو اس سے پہلے (آسمانی) کتاب دی گئی تھی، پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی، پھر ان کے دل سخت ہوگئے اور (اب ان کی حالت یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر نافرمان ہیں ﴿۱۶﴾

① یعنی دنیا میں ظاہری ایمان واطاعت میں۔ ② [دوسرا ترجمہ] وہی جہنم تمھارے لائق ہے۔ ③ [دوسرا] گڑگڑائیں۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ⑰
اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ
كَرِيْمٌ ⑱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ⑲ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي ع ۹ ۱۸
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

(یہ بات) جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے (یعنی خشک ہونے) کے بعد زندہ کرتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ ہم نے تمھارے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کر دیں؛ لہٰذا تم عقل (یعنی سمجھ) سے کام لو ﴿۱۷﴾ یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص کے ساتھ) قرض دیا کرتے ہیں تو ان کے لیے اس کو کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان لوگوں کو عزت کا ثواب ملے گا ﴿۱۸﴾ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور ان کے (سب) رسولوں پر ایمان لائے تو وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک سچے ایمان والے اور شہید ① (یعنی گواہی دینے والے) ہیں ان کے لیے ان کا اجر اور ان کا نور ہے اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے وہی دوزخ کے لوگ ہیں ﴿۱۹﴾

(اچھی طرح) جان لو کہ (آخرت کے مقابلے میں) اس دنیا کی زندگی کی حقیقت تو کھیل کود اور ظاہری سجاوٹ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر (یعنی بڑائی) جتانا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے ② (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ جس سے اگنے والی چیز کسانوں کو خوش کرتی ہے، پھر وہ (اگنے والی چیز) سوکھ جاتی ہے پھر تم اس کو دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئی ③،

---

① [۱] اس آیت کے لحاظ سے ہر مومن ایک حیثیت سے صدیق اور شہید ہے۔
[۲] ہر کامل ایمان والوں کو، طاعت کے پابند لوگوں کو صدیق اور شہید کا لقب دیا گیا۔
[۳] اس امت کا ہر فرد سابقہ نبیوں کی امت کے خلاف نبی کی تصدیق کے لیے گواہ بنے گا۔
② [دوسرا] ایک دوسرے سے خود کو زیادہ بتلانے کی کوشش کرنا ہے۔ ③ [دوسرا] پھر وہ اگنے والی چیز اپنا زور دکھاتی ہے۔

ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ
وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا
تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا اور کچھ نہیں ﴿۲۰﴾ تم اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو کہ اس (جنت) کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی جیسی ہے، وہ (جنت) ان لوگوں کے لیے تیار رکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، یہ (مغفرت اور جنت) اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۱﴾ کوئی مصیبت جو زمین (یعنی دنیا) میں پڑے اور خود تمھاری جانوں کو پہنچے وہ ایک کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) میں اس کو (دنیا میں) ہمارے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھ دیا ہے، یقین جانو یہ (پہلے سے تقدیر میں لکھ دینا) اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۲۲﴾ یہ اس لیے تاکہ جو چیز ① تم سے جاتی رہی اس پر تم غم میں نہ پڑو اور اس (اللہ تعالیٰ) نے جو تم کو دیا اس پر تم نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے، بڑائی مارنے والے کو پسند نہیں کرتے ﴿۲۳﴾ وہ ایسے لوگ ہیں جو خود (بھی) بخیلی کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو کنجوسی کرنا سکھاتے ہیں اور جو شخص بھی منہ پھرا لیوے تو یاد رکھو وہ اللہ تعالیٰ (سب سے) بے نیاز ہیں اور سب خوبیوں والے ہیں ﴿۲۴﴾

---

① یعنی تندرستی، مال، اولاد، عزت کے جانے پر غم زدہ نہ ہو۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ
بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ
يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ ع
وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ
قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا
فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ

اور پکی بات ہے ہم نے اپنے رسولوں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور ترازو اتاری① تا کہ لوگ انصاف پر قائم رہے، اور ہم نے لوہا اتارا (یعنی پیدا کیا) جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے (دوسرے) فائدے بھی ہیں اور تا کہ اللہ تعالیٰ (ظاہری طور پر) جان لیویں② کہ کون بغیر دیکھے ان (اللہ کے دین) کی اور ان کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زور والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۵﴾

اور پکی بات ہے کہ ہم نے نوح (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر) بھیجا اوان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا، پھر ان اولاد میں سے بعض تو ہدایت پر رہے اور ان میں بہت سارے نافرمان رہے ﴿۲۶﴾ پھر ان کے بعد ان ہی کے نقشِ قدم پر ہم اپنے دوسرے رسولوں کو بھیجتے رہے اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور ہم نے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کو انجیل عطا فرمائی، اور جن لوگوں نے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی اتباع کی ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں شفقت اور رحم دلی پیدا کردی اور رہبانیت (یعنی دنیا چھوڑ کر الگ تھلگ رہنا) تو اسے خود انھوں نے ایجاد کر لیا تھا، اس (رہبانیت) کو ہم نے ان پر لازم نہیں کیا تھا؛

---

① حضرت نوحؑ کے زمانہ میں حقیقی ترازو اتاری گئی، اسی طرح انصاف سے بھرے ہوئے قوانین اللہ تعالیٰ نے اتارے۔

② [دوسرا] تا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کردیوے۔

إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ
أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝٢٧ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝٢٨ لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ
ع الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝٢٩

لیکن انھوں نے (رہبانیت کو) اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے اختیار کیا، پھر وہ اس کی رعایت (یعنی نباہ کرنے) کا جو حق ہے ویسی رعایت نہیں کر سکے، غرض ان میں سے جو ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا ثواب دیا اور ان میں سے بہت سارے لوگ نافرمان رہے ﴿۲۷﴾ اے (پچھلے نبیوں پر) ایمان لانے والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور تم اس کے رسول (یعنی محمد ﷺ) پر ایمان لاؤ، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اپنی رحمت سے دو حصے عطا فرمائیں گے اور تمھارے لیے ایسا نور پیدا کر دیں گے جس کو لے کر تم چلو ① اور (اللہ تعالیٰ) تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، نہایت رحم والے ہیں ﴿۲۸﴾ تاکہ اہلِ کتاب کو معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل میں سے کسی چیز پر بھی ان کو کوئی اختیار (یعنی قدرت) نہیں ہے اور یہ کہ فضل اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہے، وہ جس کو چاہتے ہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے فضل والے ہیں ﴿۲۹﴾

---

① یعنی دنیا میں بھی وہ نورِ ہدایت ہر موقع پر ساتھ دے گا اور پل صراط پر بھی کام آئے گا) [دوسرا ترجمہ] جس کو لے کر کے تم چلو پھرو (یعنی اللہ تعالیٰ جس کو نورِ ہدایت عطا کرے وہ اس کی روشنی میں خود بھی چلے اور انسانیت کو وہ روشنی پہنچائے اس روشنی کو لے کر ایک جگہ بیٹھے نہ رہے)۔

سورة المجادلة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ منافقون کے بعد اور سورۂ تحریم سے پہلے ایک سو تین (۱۰۳) یا (۱۰۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک عورت حضرت خولہؓ نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت ایک اہم مسئلہ میں سوال و جواب کرنے آئی تھی اس اہم واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اس سورت کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کی تمام کی تمام ۲۲ آیتوں میں ہر ہر آیت میں اللہ کا مبارک نام آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ
اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۤـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ
لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے بارے میں تم سے بحث کر رہی تھی① اور اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کے سوال و جواب (یعنی بات چیت) کو سن رہے تھے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر بات کو سننے والے، ہر چیز کو دیکھنے والے ہیں ﴿۱﴾ جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں② تو (اس کہنے سے) وہ بیویاں (حقیقت میں) ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں، ان کی (حقیقی) مائیں وہی عورتیں ہیں جنھوں نے ان کو جنم دیا اور یقیناً وہ (ظہار کرنے والے) بہت بُری اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ تو بہت ہی معاف کرنے والے، بڑے بخشنے والے ہیں ﴿۲﴾ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہتے ہوں③ تو ان کے ذمے ایک غلام کو آزاد کرنا (ضروری) ہے اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں، اس (کفارے کے حکم) سے تم کو نصیحت کی جا رہی ہے④ اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۳﴾

① ’’تُجَادِلُ‘‘ کا ایک ترجمہ ہے: کسی بات کو بار بار عرض کرنا، اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ کسی بات کو بار بار عرض کرنا عورتوں کی فطری عادت ہے۔ ② مثلاً بیوی کو کہے: تو میرے لیے ماں کی طرح ہے۔ (باقی)

⬅

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ۚ يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ⑥ۧ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ع
ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

پھر جس کو (غلام یا باندی) نہ ملے تو اس کے ذمے دو مہینے کے لگا تار روزے ہیں اس سے پہلے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں، پھر جس شخص کو روزے کی بھی طاقت نہ ہو تو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ (حکم) اس لیے (دیا جارہا) ہے تا کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ (احکام) اللہ تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ﴿۴﴾ یقین رکھو! جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کیے گئے اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے صاف صاف آیتیں (یعنی احکام) اتاریں اور کافروں کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) رسوا کر کے رکھ دے گا ﴿۵﴾ (یہ عذاب) اس دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر جو اعمال انھوں نے کیے تھے وہ ان کو بتادیں گے، اللہ تعالیٰ نے ان (سب اعمال) کو شمار رکھا ہے؛ حالاں کہ وہ خود اسے (کر کے) بھول گئے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے گواہ ہیں① ﴿۶﴾

کیا تم نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ ان (سب) کو جانتے ہیں، کہیں تین آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں چوتھے وہ (اللہ تعالیٰ) نہ ہوں اور پانچ آدمیوں کی خفیہ بات ایسی نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالیٰ چھٹے نہ ہوں،

⊃ ③ یعنی جس عورت کے لیے کہا تھا اس سے بیوی والا برتاؤ کرنا چاہے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] اس کفارے کے حکم سے تم کو نصیحت ہوگی (کہ آیندہ ایسی غلطی نہیں کروگے) (اس صفحے کا حاشیہ): ① [دوسرا ترجمہ] اور اللہ ہر چیز کی خبر رکھتے ہیں۔

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا
جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا
نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩

اورخفیہ بات کرنے والے اس (تین) سے کم ہوں یا (پانچ سے) زیادہ ہوں وہ (مشورہ کرنے والے) جہاں کہیں بھی ہوں وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے ساتھ ہوتے ہیں، پھر انھوں نے جو کچھ کیا وہ (اللہ) ان کو قیامت کے دن بتلادیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿٧﴾ کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ بات (یا خفیہ مشورہ) کرنے سے منع کیا گیا تھا، پھر بھی وہ (ایک دوسرے کے ساتھ) وہی بات کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہ آپس میں گناہ اور ظلم اور رسول کی نافرمانی کی باتیں چپکے چپکے کیا کرتے ہیں اور جب وہ تمھارے پاس آتے ہیں تو ایسے الفاظ سے تم کو سلام کرتے ہیں جن الفاظ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نہیں بھیجا① اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ: ہم (نبی کی بے ادبی والی بات) جو کہتے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ ہم کو عذاب کیوں نہیں دیتے؟ جہنم ان (کی سزا) کے لیے کافی ہے، اس (جہنم) میں وہ لوگ داخل ہوں گے، سو وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿٨﴾ اے ایمان والو! جب تم آپس میں ایک دوسرے سے (کسی ضرورت سے) خفیہ بات کرو تو گناہ اور ظلم (زیادتی) اور رسول کی نافرمانی کی خفیہ بات مت کرو اور نیک کام② اور تقویٰ کی باتوں کا آپس میں مشورہ کیا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس تم سب کو جمع کرکے لے جایا جائے گا ﴿٩﴾

---

① یعنی یہود و منافقین حضور ﷺ کی مجلس میں آکر ''السام علیک'' یعنی آپ کی موت ہو (نعوذ باللہ) ایسے جملے بولتے تھے۔

② [دوسرا ترجمہ] دوسروں کو نفع پہنچانے کے کام۔

إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ
اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا
فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١١
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ
خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا
بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

یقیناً ایسی (بری) خفیہ باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں؛ تاکہ وہ ایمان والوں کو غم (یعنی رنج و تکلیف) میں ڈال دیوے اور وہ ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۰﴾ اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے کہ: مجلس میں (دوسروں کے لیے) جگہ کی گنجائش پیدا کرو تو جگہ کھول دیا کرو① اللہ تعالیٰ تمھارے لیے (جنت میں) وسعت پیدا کریں گے اور جب (تم کو) کہا جائے کہ: (مجلس سے) اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو، تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں (ان کے) اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجوں کو اللہ تعالیٰ بلند کریں گے اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾ اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات کرنا چاہو تو اپنی تنہائی کی بات سے پہلے (مسکینوں کو) خیرات کردیا کرو، یہ (صدقہ دینا) تمھارے لیے بہت بہتر ہے اور صاف ستھرا طریقہ ہے، ہاں! اگر تمھارے پاس (صدقہ دینے کے لیے) کچھ نہ ہو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بڑے ہی مہربان ہیں ﴿۱۲﴾ کیا تم ڈر گئے کہ تنہائی میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دے دیا کرو؟ اب جب تم ایسا نہیں کرسکے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو معاف کردیا سو تم نماز کو قائم کرتے رہو،

① یعنی جگہ میں وسعت، گنجائش کردو۔

ع وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝۱۳ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۝۱۴ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۝۱۵
اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۝۱۶ لَنْ تُغْنِيَ
عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ۝۱۷ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۝۱۸

اور زکوۃ دیتے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو① اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ﴿۱۳﴾ کیا تم نے ان (منافق) لوگوں کو نہیں دیکھا جو ایسی قوم (یعنی یہود) سے دوستی رکھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غصے ہوئے، وہ لوگ (پوری طرح) تم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہیں اور نہ ان (کافروں) میں سے ہیں اور وہ لوگ خود بھی جانتے ہوئے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ﴿۱۴﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، یقیناً وہ بہت ہی برے کام کر رہے ہیں② ﴿۱۵﴾ ان منافقوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے، پھر (دوسروں کو بھی) اللہ تعالیٰ کے راستے (یعنی اسلام) سے روکتے ہیں، ان کے لیے ایسا عذاب ہے جو (ان کو) ذلیل کر کے رکھ دے گا ﴿۱۶﴾ ان کو ان کا مال اور ان کی اولاد اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے ذرا بھی بچا نہیں سکیں گے، وہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں اور وہ لوگ اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے ﴿۱۷﴾ جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کریں گے، پھر وہ اس (اللہ تعالیٰ) کے سامنے اس طرح (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے (جھوٹی) قسمیں کھایا کرتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو کوئی سہارے کی چیز مل گئی③ دھیان سے سنو! وہ پکے جھوٹے لوگ ہیں ﴿۱۸﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔ ②[دوسرا ترجمہ] یقینا بہت ہی برے ہیں جو کام وہ کر رہے ہیں۔
③[دوسرا ترجمہ] وہ کسی اچھی حالت میں ہیں۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ
حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي
الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ
اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

شیطان نے ان پر پوری طرح قابو کرلیا ہے، سو اس (شیطان) نے ان سے اللہ تعالیٰ کی یاد بھلا دی، یہی لوگ شیطان کا لشکر ہیں، سنو! یقیناً شیطان کا لشکر ہی برباد ہونے والا ہے ﴿۱۹﴾ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل لوگوں میں سے ہیں ﴿۲۰﴾ اللہ تعالیٰ (ازل میں یہ بات) لکھ چکے ہیں کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے، یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے طاقت والے، بڑے زبردست ہیں ﴿۲۱﴾ (اے نبی!) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ان کو ایسے لوگوں کے ساتھ محبت کرتے ہوئے نہ دیکھوں گے کہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہو، چاہے وہ ان کے باپ دادا ہوں یا ان کے بیٹے ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے خاندان کے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اس (اللہ تعالیٰ) نے ایمان کو (پکا) لکھ دیا ہے اور اپنی روح سے [1] ان کی مدد فرمائی اور اللہ تعالیٰ ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان (کی اطاعت) سے راضی ہو گئے اور وہ اس (اللہ تعالیٰ کی نوازشات) سے راضی ہو گئے، وہی اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے، سن لو! یقیناً اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی کامیاب ہونے والی ہے ﴿۲۲﴾

① دوسرا ترجمہ: اپنے غیبی فیض سے ان کی مدد فرمائی۔ روح سے مراد: نور اور غیبی فیض جس سے دل کو ایک خاص روحانی زندگی ملتی ہے یا قرآنی دلائل جو روحِ ایمان ہیں یا روح القدس حضرت جبرئیلؑ۔

سورۃ الحشر

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں چوبیس (۲۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ بینہ کے بعد اور سورۂ نصر سے پہلے اٹھانوے (۹۸) یا (۱۰۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

قبیلہ بنونضیر کے یہودی کا اول حشر یعنی جلاوطنی کا اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے اور اس کو غزوۂ بنونضیر بھی کہا جاتا ہے جو سنہ ۴ ہجری میں پیش آیا؛ اس لیے حضرت ابن عباس؄ اس سورت کو بنونضیر بھی کہتے تھے۔

حشر کا ایک ترجمہ اجتماع کا بھی ہے؛ یعنی مسلمانوں کے لشکر کا پہلا اجتماع ہوا، اس جنگ میں مقابلہ کی ضرورت نہیں پڑی اور یہود بنونضیر قابو میں آ گئے۔

اول کا لفظ یہ اشارہ دے رہا تھا کہ آئندہ بھی ان یہود کی جلاوطنی ہوگی اور وہ حضرت عمر؄ کے دورِ خلافت میں پیش آئی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو ''اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم'' تین مرتبہ پڑھے، پھر اس سورت کی آخری تین آیات ''ھو اللہ الذی'' سے آخر تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں، جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ (یعنی نیکیوں کی توفیق وغیرہ کی دعا کرتے رہتے ہیں) اور اگر اس دن یا رات میں مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا۔ (ترمذی: حدیث نمبر: ۲۹۲۲، ۲: ۱۲۰) مسنون وظائف: ص/۴۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ
وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ
فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي
الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جو (مخلوقات) آسمانوں میں اور جو (مخلوقات) زمین میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں، وہی (اللہ تعالیٰ) زبردست ہیں، حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے اہلِ کتاب میں سے کافروں (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے پہلی مرتبہ میں ہی اکھٹا کر کے نکال دیا① (اے مسلمانو!) تم کو تو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خود بھی یہ خیال رکھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ تعالیٰ (کی پکڑ) سے بچا لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ (کا عذاب) ان کے پاس ایسی جگہ سے پہنچا جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں تھا اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کے دلوں میں (مسلمانوں کا) رعب ڈال دیا کہ ②وہ اپنے گھروں کو (خود) اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے (بھی) برباد کر رہے تھے؛ لہذا اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرلو ﴿۲﴾ اور اگر اللہ تعالیٰ نے جلاوطن ہونا ان کی قسمت میں نہ لکھا ہوتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل وغیرہ کی) سزا دیتے اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ﴿۳﴾

① یعنی مسلمانوں کا پہلا حملہ ہی کامیاب ہوگیا اور وہ قابو میں آ گئے یا جلاوطنی ان کی یہ پہلی مرتبہ تھی، پھر دوسری مرتبہ حضرت عمرؓ کے دور میں ہوئی۔ ② [دوسرا ترجمہ] مسلمانوں کی دھاک بٹھادی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا
قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا
رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶ مَآ اَفَآءَ
اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷

یہ (سزا) اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مخالف ہو گئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ تو سخت عذاب دینے والے ہیں ﴿۴﴾ (اے مسلمانو!) تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑے رہنے دیا① تو یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا② اور تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) نافرمانوں کو رسوا کرے ﴿۵﴾ اور جو مال اللہ تعالیٰ نے ان (بنو نضیر) کا اپنے رسول کے ہاتھ (بغیر جنگ کے) لگوا دیا③ (اس میں تم کو تصرف کا اختیار نہیں ہے؛ چوں کہ) اس پر تم نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ تو اونٹ (دوڑائے) لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتے ہیں مسلط (یعنی غالب) فرما دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۶﴾ (بنو نضیر کے اموال کی طرح) جو مال بھی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں (کے کفر کرنے) والوں سے فئی کے طور پر دلوا دیوے تو وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور (اللہ تعالیٰ کے) رسول کا (حق ہے) اور (نبی کے) رشتے داروں کا (حق ہے) اور یتیموں کا (حق ہے) اور مسکینوں کا (حق ہے) اور مسافروں کا (حق ہے)، (یہ حکم اس لیے دیا گیا) تا کہ وہ (مال) تم میں سے صرف مال داروں کے درمیان پھرتا نہ ہو جاوے④ اور رسول جو تم کو دیوے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روکے (یعنی منع کرے) اس سے رک جایا کرو اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں ﴿۷﴾

---

① یعنی بچا لیا۔ ② یعنی رضائے الٰہی کے موافق تھا۔ ③ [دوسرا ترجمہ] اپنے رسول کو (بغیر جنگ کے) بطور فئی دلوا دیا۔
④ (دوسرا ترجمہ) صرف مال داروں کے درمیان لینے دینے میں نہ آوے [تیسرا] صرف مال داروں کے قبضے میں نہ آ جاوے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ
الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ
نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ
لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱

(اسی طرح وہ فیٔ کا مال) ان حاجت مند (یعنی مفلس) ہجرت کرنے والوں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے (ظلماً) نکال دیے گئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور خوشی چاہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ حقیقت میں (ایمان میں) سچے ہیں ﴿۸﴾ اور (اسی طرح وہ فیٔ کا مال) ان لوگوں کو ملے گا جو ان (مہاجرین) سے پہلے ہی اس جگہ (یعنی مدینہ منورہ میں) ایمان کے ساتھ رہتے ہیں① جو کوئی ان کے پاس ہجرت کر کے آتے ہیں وہ ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے وہ اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی (یعنی خلش) محسوس نہیں کرتے اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں② چاہے وہ خود کتنے ہی فاقے (یعنی تنگی) میں ہو اور جو شخص بھی اپنی طبیعت کی بخیلی (یعنی لالچ) سے بچا لیا گیا سو وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۹﴾ اور (اسی طرح وہ مال ان لوگوں کو ملے گا) جو ان (مہاجرین اور انصار) کے بعد آئے وہ (دعا میں یوں) کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما دیجیے جو ایمان لانے میں ہم سے پہلے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے بارے میں کوئی بغض (یعنی کینہ اور عداوت) نہ رکھیے، اے ہمارے رب! آپ تو بڑی شفقت کرنے والے ہیں، بڑے مہربان ہیں ﴿۱۰﴾

① [دوسرا ترجمہ] جو دار (یعنی دار الاسلام مدینہ میں) مقیم (یعنی جگہ پکڑے ہوئے) ہیں۔
② [دوسرا ترجمہ] اور ان (مہاجرین) کو اپنی ذات سے آگے رکھتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ
أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا ۙ وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۖ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا
يَنْصُرُونَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ۖ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً
فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى
مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ۖ ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ ۚ

(اے نبی!) کیا تم نے اِن منافق لوگوں کو نہیں دیکھا جو اہلِ کتاب میں سے اپنے کافر (یعنی ہم مذہب) بھائیوں سے (یوں) کہتے ہیں کہ: اگر تم کو (وطن سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جائیں گے اور ہم تمھارے معاملے میں کسی کا کبھی کہنا نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے، اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ وہ (منافق) لوگ پکے جھوٹے ہیں ﴿۱۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اگر ان (کافر اہلِ کتاب) کو نکالا گیا تو وہ (منافق) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان (اہلِ کتاب) سے لڑائی کی گئی تو وہ (منافق) ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر (بالفرض) وہ ان کی مدد کریں (اور لڑائی میں شریک ہو گئے) تو پیٹھ پھیر کر ضرور بھاگ جائیں گے، پھر ان (اہلِ کتاب) کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی ﴿۱۲﴾ یقیناً (مسلمانوں) تمھارا خوف اُن (منافقوں) کے دلوں میں اللہ تعالیٰ (کے خوف) سے زیادہ ہے، یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (اللہ کی عظمت کو) سمجھتے نہیں ہیں ﴿۱۳﴾ وہ سب مل کر بھی تم سے جنگ نہیں کر سکتے؛ اِلّا یہ کہ قلعوں میں محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کے پیچھے سے (چھپ کر تھوڑی بہت تمھارے خلاف کارروائی کر لیں گے) ان کی لڑائی آپس میں بڑی سخت ہے، تم سمجھتے ہو کہ وہ متحد ہیں؛ حالاں کہ ان کے دل جدا جدا ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ان کو عقل نہیں ہے ﴿۱۴﴾ ان (بنونضیر) کی حالت ان (بنوقینقاع کے) لوگوں جیسی ہے جو ان سے پہلے قریب میں ہی اپنے (کیے ہوئے غداریوں کے) کاموں کی سزا کا مزہ (دنیا میں) چکھ چکے ہیں،

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ
خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ ع
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾

اور ان کے لیے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے ﴿۱۵﴾ ان (منافقوں) کی مثال شیطان جیسی ہے کہ وہ (پہلے تو) انسان کو کہتا ہے کہ: تو کافر ہوجا، پھر جب وہ (انسان) کافر ہوجاتا ہے تو کہتا ہے: میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے ① میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں جو تمام عالموں کے رب ہیں ② ﴿۱۶﴾ پھر ان دونوں (یعنی شیطان اور اس کے ماننے والے انسان) کا انجام یہ ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے، وہ دونوں اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ﴿۱۷﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص یہ دیکھ لے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی پوری خبر ہے ③ ﴿۱۸﴾ اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہوجانا جو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو خود ان کی اپنی جانوں سے بھلا دیا ④ وہی لوگ نافرمان ہیں ﴿۱۹﴾ جنت والے اور آگ والے دونوں برابر نہیں ہوسکتے، جنت والے ہی (اپنے مقصد میں) کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۲۰﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] میں تجھ سے الگ ہوں۔

② یہ بات شیطان کی دکھاوے کی ہے، ورنہ اس کی طبیعت میں خوفِ خدا ہے ہی نہیں۔

③ تقویٰ کتنی اہم چیز ہے، ایک ہی آیت میں دو دو مرتبہ اس کا حکم آیا۔ اللھم اجعلنا من عبادک المتقین بفضلک یا رب العالمین آمین۔

④ یعنی ان کی عقل ایسی ماردی گئی کہ وہ اپنا حقیقی نفع یعنی آخرت کی کامیابی کو حاصل کرنا بھول گئے۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى
ع السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

اور اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے دب (یعنی جھک) جاتا اور پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور کریں ﴿۲۱﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ جن کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چھپی اور کھلی بات کو جانتے ہیں وہ جن کی رحمت سب کے لیے ہے جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۲۲﴾ وہ اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں① سلامتی دینے والے ہیں، امن دینے والے ہیں، حفاظت میں لینے والے ہیں② بڑے زبردست ہیں، ہر خرابی کو ٹھیک کرنے والے ہیں③ اور بڑائی کے مالک ہیں④ وہ (کافر) جو شرک کرتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ (کی ذات) پاک ہے ﴿۲۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہیں جو (ہر چیز کو) پیدا کرنے والے، وجود میں لانے والے، صورت بنانے والے ہیں، عمدہ عمدہ نام اسی (اللہ تعالیٰ) کے ہیں، جتنی بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑے حکمت والے ہیں ﴿۲۴﴾

① قدوس وہ ذات ہے جو تمام ان چیزوں سے جو ان کے شایانِ شان نہ ہو اس سے پاک ہو اور ہر قسم کے عیب اور کمی سے پاک ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] دیکھ بھال کرنے والے ہیں۔

③ [دوسرا ترجمہ] عظمت (بڑائی) والے ہیں۔

④ ہر بڑائی حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے، جو کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں؛ چوں کہ جو محتاج ہوتا ہے وہ بڑا نہیں ہو سکتا۔

سورة الممتحنة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں تیرہ (۱۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ احزاب کے بعد اور سورۂ نسا سے پہلے اکیانوے (۹۱) یا بانوے (۹۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبیٔ کریم ﷺ کی خدمت میں مکہ سے مدینہ ہجرت کرکے آنے والی عورتوں کا امتحان لینے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

سورہ ممتحنہ: حاء کے کسرہ کے ساتھ؛ اس لیے کہ اس میں مؤمنین کو حکم دیا گیا کہ ہجرت کرکے آنے والی عورتوں کا امتحان لیں اور ممتحنہ فتحہ کے ساتھ ایک خاص عورت کے اعتبار سے ہے اور وہ حضرت امِ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط ہے جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی ہے، جن کا امتحان لیا گیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ
اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖۗ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖۗ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَيْتُمْ وَمَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ
السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ②

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ تم ان کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو؛ حالاں کہ جو سچا دین تمھارے پاس آیا ہے انھوں نے اس کا انکار کیا ہے، وہ رسول کو اور تم کو صرف اسی وجہ سے (مکہ سے) باہر نکالتے رہے ہیں کہ تم اپنے رب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو، اگر تم (مسلمان) میرے راستے میں جہاد کرنے کے لیے اور میری خوشی حاصل کرنے کے لیے (گھر سے) نکلے ہو (تو ان کافروں کو دوست مت بناؤ) تم چپکے چپکے ان سے دوستی کی باتیں کرتے ہو؛ حالاں کہ جو کچھ تم چھپا کر کے کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر کر کے کرتے ہو میں سب کو پوری طرح جانتا ہوں اور جو کوئی بھی تم میں سے ایسا کرے گا تو پکی بات ہے کہ وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا ﴿۱﴾ اگر وہ (کافر) تم پر قابو پالیں گے تو وہ تمھارے دشمن بن جائیں گے ① اور تمھاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ چلائیں گے ② اور ان کی چاہت یہی ہے کہ تم (کسی طرح) کافر بن جاؤ ﴿۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اگر تم ان کافروں کے ہاتھ میں آجاؤ تو وہ تمھارے لیے دشمنی (ظاہر) کریں گے۔ ② یعنی دست درازی اور زبان درازی کریں گے [دوسرا ترجمہ] اور وہ کافر اپنے ہاتھ اور زبانیں پھیلا پھیلا کر تم مسلمانوں کے ساتھ برائی کریں گے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰۗؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاۗءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ
اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵

قیامت کے دن تمھاری رشتے داریاں کچھ بھی کام نہیں آئیں گی اور نہ تمھاری اولاد، اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان فیصلہ کریں گے اور جو کام بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۳﴾ پکی بات ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام) اور جو لوگ (ایمان میں) ان کا ساتھ دینے والے تھے ان کی زندگی میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا تم عبادت کرتے ہو الگ (یعنی بے تعلق) ہیں، ہم تمھارے (باطل عقائد کے) منکر ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے جب تک کہ تم اکیلے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لے آؤ؛ لیکن ابراہیم نے تو اپنے ابا سے اتنا کہا تھا: میں تمھارے لیے (اللہ تعالیٰ سے) مغفرت (کی دعا) ضرور مانگوں گا اگرچہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمھارے لیے کوئی فائدہ پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا، اے ہمارے رب! ہم آپ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے ﴿۴﴾ اے ہمارے رب! ہم کو کافروں کا تختۂ مشق (یعنی محلِ آزمائش) مت بنائیے[1] اور اے ہمارے رب! ہماری مغفرت کر دیجیے، یقیناً آپ تو بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۵﴾

---

[1] اس دعا کے مفہوم میں یہ سب باتیں شامل ہیں: (۱) کافروں کو ہمارے پر ایسا موقع نہ ملے کہ وہ ہم پر ظلم کرنے لگیں (۲) مسلمانوں کو کوئی ایسی بری حالت پیش نہ آوے کہ ان کو خوش ہونے کا موقع مل جاوے۔ (۳) اسلام اور مسلمانوں کے خلاف آوازیں لگائیں، تحریریں لکھیں ایسا نہ ہو۔ (باقی اگلے صفحے پر)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ
ع ۱ مَّوَدَّةً ۚ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ
دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۚ

(اے مسلمانو!) پکی بات یہ ہے کہ تمھارے لیے ان (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے طرزِ عمل) میں بہترین نمونہ ہے جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اس کے لیے اور جو شخص منہ پھیرائے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں اور تمام تعریفوں والے ہیں ﴿۶﴾

امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے اور جن لوگوں سے تمھاری دشمنی ہے ان کے درمیان دوستی پیدا کردے اور اللہ تعالیٰ (اس بات پر) پوری طرح قدرت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بڑے معاف کرنے والے، مہربان ہیں ﴿۷﴾ اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع نہیں کرتے کہ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نہیں نکالا کہ تم ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، اور ان سے انصاف کا برتاؤ کرو، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں ﴿۸﴾ اللہ تعالیٰ تم کو صرف ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتے ہیں جن لوگوں نے تمھارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی اور تم کو تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھارے خلاف نکالنے والوں کی مدد کی① اور جو ان کے ساتھ دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ﴿۹﴾ اے ایمان والو! جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کرکے آجائیں تو تم ان کا امتحان لے لیا کرو،

⊃ (۴) اسلام کے مقابلے میں اپنے باطل عقائد کی حقانیت پر دلیلیں پیش نہ کرنے لگیں (۵) کافر ہم پر مسلط ہو کر سخت ایذائیں دینے لگیں، ایسے اسباب پیدا نہ ہوں۔

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو نکالنے میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوئے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ
تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْئَلُوْا مَآ
اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ⑩ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ
ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ⑪

ان کے (حقیقی) ایمان کو تو اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتے ہیں، پھر اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ وہ (واقعی) ایمان والیاں ہیں تو تم اُن کو کافروں کے پاس واپس نہ کرو (کیوں کہ) وہ (عورتیں) ان (کافروں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور وہ (کافر) ان (عورتوں) کے لیے حلال نہیں ہیں اور ان (کافر شوہروں) کو جو انھوں نے (مہر) خرچ کیا ہو تم واپس کر دو اور تم کو اِن (ہجرت کر کے آنے والی) عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جب کہ تم ان کو ان (عورتوں) کا مہر ادا کر دو اور تم کافر عورتوں کی عصمتیں اپنے قبضے میں باقی نہ رکھو① اور جو (مہر) تم نے (ان کافر بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان کے نئے شوہروں سے) مانگ لو اور ان کافر شوہروں نے جو (مہر ایمان لانے والی بیویوں پر) خرچ کیا ہو وہ (ان عورتوں کے نئے مسلمان شوہروں سے) مانگ لے، یہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتے ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۰﴾ اور اگر تمھاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کی طرف چلے جانے سے تمھارے ہاتھ سے نکل گئی② پھر تمھاری باری آئے تو وہ (مہر کی) رقم (کافروں کے بجائے) ان (مسلمانوں) کو دے دو جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں اتنی ہی جتنی ان مسلمانوں نے خرچ کی تھی③ اور تم اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ﴿۱۱﴾

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کافر عورتوں سے بیوی والا کوئی تعلق باقی نہ رکھو۔ ② یعنی نعوذ باللہ! کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر چلی گئی، اسی طرح مسلمان کی بیوی کافروں کے پاس ہی رہ گئی، دار الاسلام نہ آئی۔ (باقی اگلے صفحے پر:③)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا
يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ
وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ
ع الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ النصف

اے نبی! جب ایمان والی عورتیں تمھارے پاس آئے کہ اس بات پر تم سے بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی اور چوری نہیں کریں گی اور زنا بھی نہیں کریں گی اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی اور ایسا بہتان نہیں باندھیں گی جو انھوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گڑھ لیا ہو ① اور کسی (شرعی) بھلائی کے کام میں وہ تمھاری نافرمانی نہیں کریں گی تو تم ان عورتوں کو بیعت کرلو ② اور تم ان عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو، یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۲﴾ اے ایمان والو! ایسے لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوئے، وہ آخرت سے اس طرح ناامید ہوگئے ہیں جس طرح کافر لوگ قبر میں دفن کیے لوگوں سے ناامید ہوگئے ہیں ﴿۱۳﴾

(⇐ گذشتہ صفحہ کا حاشیہ:) ④ اگر کسی مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور کافر سے نکاح کرلیا اور کافر نے شرط کے مطابق اس عورت کے سابق مسلمان شوہر کو مہر کی رقم نہ دی، اسی درمیان ایسا موقع آیا کہ ہجرت کرکے آنے والی عورت سے کسی مسلمان نے نکاح کیا اور اس مسلمان کے ذمے اس عورت کے سابق کافر شوہر کا مہر چکانا ہے تو وہ مسلمان وہ مہر کی رقم اس دوسرے مسلمان کو دے دیوے جس کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی، اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جس مسلمان کی بیوی کافر کے پاس چلی گئی اور اس کا مہر نئے کافر شوہر نے مسلمان کو ادا نہ کیا اور اسی درمیان مسلمانوں کو کافروں سے مالِ غنیمت ملے تو اسی سے مسلمان شوہر کو اس کی چلی جانے والی بیوی کا حق مہر دے دیا جاوے۔

اِس صفحے کا حاشیہ:

① یعنی دوسرے مرد کی منی سے پیدا ہونے والے بچے کو اپنے شوہر کا بتا دیوے، یہ غلط کام ہے۔

② اصلاحِ اعمال کی نیت سے بیعت اس آیت سے ثابت ہوتی ہے۔

سورۃ الصف

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے،بعض حضرات کے نزدیک مکی ہے،اس میں چودہ(۱۴) آیتیں ہیں۔سورۂ تغابن کے بعداورسورۂ فتح سے پہلے ایک سوآٹھ(۱۰۸)یا(۱۰۹)نمبر پرنازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے راستے میں صف بستہ ہوکر دشمنوں سے قتال کرنے والوں کا تذکرہ ہے۔

حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس سورت کی تلاوت اللہ کے نزدیک بہت محبوب چیز ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا
اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی مخلوق ہیں اور زمین میں جو کوئی مخلوق ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہی کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱﴾ اے ایمان والو! تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ ﴿۲﴾ یہ بات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ناراضگی کی ہے کہ تم ایسی بات کہو جو تم کرو نہیں ﴿۳﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ (خاص طور پر) ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو اس (اللہ تعالیٰ) کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہو① ﴿۴﴾ اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا: اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ حالاں کہ تم جانتے ہو کہ میں تمھارے پاس اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پھر جب وہ ٹیڑھے ہی رہے② تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور (زیادہ) ٹیڑھا کر دیا③ اور اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۵﴾

---

① یعنی آپس میں مل کر دشمنوں سے جنگ کرتے ہیں اور لڑائی میں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں، جمے رہتے ہیں۔

② یعنی سمجھانے کے باوجود سچی بات انھوں نے قبول نہیں کی۔

③ [دوسرا ترجمہ] پھر جب وہ (ہدایت سے) پھر گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور زیادہ پھیر دیا۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ
يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) نے کہا تھا کہ: اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (اتاری گئی) تھی اسے میں سچا بتاتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی خوش خبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا، پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس صاف صاف دلیل لے کر آگئے تو وہ کہنے لگے: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے ﴿٦﴾ اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے؛ حالاں کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والی قوم کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿٧﴾ یہ لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (یعنی دینِ اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیویں؛ حالاں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہیں گے چاہے کافر لوگ کتنا ہی برا مانیں ﴿٨﴾ وہی اللہ تعالیٰ ہے جنھوں نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا؛ تاکہ وہ اس کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کر دیوے، چاہے شرک کرنے والے کو (یہ بات) کتنی ہی بُری لگے ﴿٩﴾

اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی تجارت بتلاؤں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالیوے[1] ﴿١٠﴾

---

[1] اس میں اخروی عذاب کے ساتھ دنیوی حوادث سے بھی حفاظت ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ
قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ
ع طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو، یہ تمھارے لیے بہترین بات ہے اگر تم سمجھو ﴿۱۱﴾ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور تم کو ایسے باغات میں داخل کریں گے کہ ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کریں گے) جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں واقع ہوں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۲﴾ اور (ان نعمتوں کے علاوہ تمھارے لیے) دوسری نعمت بھی ہے جس کو تم پسند کرتے ہو (اور وہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد① اور جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور (اے نبی!) ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے بن جاؤ جس طرح عیسیٰ مریم کے بیٹے نے حواریوں سے کہا تھا: کون اللہ تعالیٰ کے (دین کی) خاطر میری مدد کرے گا؟ (اس پر) حواریوں نے جواب دیا کہ: ہم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی مدد کرنے والے ہیں، پھر (ان کوشش کے بعد بھی) بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی اور ایک جماعت نے کفر اپنا لیا، پھر ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کے نتیجے میں وہ غالب آ گئے ﴿۱۴﴾

① نقد فائدہ انسان کو بہت زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

سورة الجمعة

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے،اس میں گیارہ(۱۱) آیتیں ہیں۔سورۂ تحریم یا سورۂ صف کے بعد اور سورۂ تغابن سے پہلے ایک سو چھ(۱۰۶) یا(۱۱۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں جمعہ کی نماز اور جمعہ کے کچھ احکام کا تذکرہ ہے۔

جمعہ کے لفظ میں اجتماع کا معنیٰ نکلتا ہے،اس دن سب مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔

نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت میں اس سورت کو تلاوت فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جتنی مخلوق ہیں اور زمین میں جتنی مخلوق ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں جو بادشاہ ہیں، پاک ذات ہیں، بڑے زبردست ہیں، بڑی حکمت کے مالک ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے (عرب کے) امی ① (یعنی ان پڑھ) لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اس (اللہ تعالیٰ کے قرآن) کی آیتیں ان کے سامنے پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاکیزہ بناتے ہیں اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلاتے ہیں؛ اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ﴿۲﴾ اور (یہ رسول جن کی طرف بھیجے گئے) ان میں کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں جو ابھی تک ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں ② اور وہ اللہ تعالیٰ بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والے ہیں ﴿۴﴾

---

① آپ ﷺ پوری دنیا کے لیے مبعوث کیے گئے تھے اس کے باوجود آیت میں صرف ''امیین'' کا لفظ آیا، یہ عرب کے امیوں کی خاص فضیلت کی طرف اشارہ ہے۔
② بلکہ قیامت تک آنے والے زمانے میں شامل ہوتے رہیں گے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ٥ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ٦ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ٧ قُلْ اِنَّ
الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ ع
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ٩

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ ڈالا گیا پھر انھوں نے اس کا بوجھ نہیں اٹھایا① اس گدھے کی سی ہے جو بہت ساری (بڑی بڑی) کتابیں اٹھائے ہوئے ہو، جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا ان کی بہت بری مثال ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتے ﴿٥﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: اے یہودیو! اگر تم لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ سارے لوگوں کو چھوڑ کر تم ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو ﴿٦﴾ اور ان یہودیوں نے اپنے ہاتھوں (سے کیے ہوئے) جو (برے) اعمال آگے بھیج رکھے ہیں ان کی وجہ سے کبھی بھی اس (موت) کی تمنا نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿٧﴾ (اے نبی!) تم (ان کو) کہہ دو کہ: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ یقیناً تم کو مل کر ہی رہے گی② پھر تم کو اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف لوٹایا جائے گا جو ہر چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتے ہیں، پھر وہ (اللہ تعالیٰ) جو کام تم کرتے ہو تم کو بتلادیں گے ﴿٨﴾

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف فوراً چل پڑو③ اور خریدنا بیچنا چھوڑ دیا کرو④ یہ تمھارے لیے اچھی بات ہے اگر تم سمجھو ﴿٩﴾

---

① یعنی تورات کے علوم پر عمل کی ذمے داری ڈالی گئی تھی جو انھوں نے نہیں نبھائی۔ ② [دوسرا ترجمہ] تم کو پکڑ کر ہی رہے گی۔ تیسرا ترجمہ: پہنچ کر ہی رہے گی۔ ③ یعنی خطبہ نماز کے لیے جلدی چلو۔ ④ یعنی دنیوی مشاغل بھی چھوڑ دینے چاہیے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ
ع قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

پھر جب (جمعہ کی) نماز پوری ہو جائے تو (اختیار ہے کہ) تم زمین میں پھیل جاؤ (یعنی چلو، پھرو) اور اللہ تعالیٰ کا فضل (حلال روزی) تلاش کرو اور تم اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرو①؛ تا کہ تم لوگ کامیاب ہو جاؤ ﴿۱۰﴾ اور جب کچھ لوگوں نے تجارت یا کوئی کھیل (تماشا) دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور تم کو کھڑا ہوا چھوڑ دیا (اے نبی!) تم کہہ دو کہ: (ثواب کی) جو چیز اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ کھیل (اور تماشا) اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ تو رزق دینے والوں میں سب سے اچھے ہیں② ﴿۱۱﴾

① خصوصی ذکر خطبہ اور نماز کے بعد عمومی ذکر بھی جاری رہے۔
② دنیا میں کوئی انسان کسی کے لیے ظاہری رزق کا ذریعہ بنتا ہے، حقیقی رزاق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

فائدہ: حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے اس آیت سے مسلکِ احناف کو ثابت کیا ہے، چنانچہ جب حضرت گنگوہیؒ کا رسالہ ''اوثق العری في الجمعة في القری'' آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ارشاد فرمایا: بھئی! میں زیادہ تو جانتا نہیں؛ لیکن اتنا کہتا ہوں کہ: گاؤں میں جمعہ کا عدمِ جواز قرآنِ مجید سے ثابت ہے، دیکھو! فرمایا گیا ہے: ''يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ'' اس میں جمعہ کا حکم دیا گیا ہے جس کا معنی ہے: دوڑنا اور لپک کر چلنا۔ سعی کی نوبت وہیں آسکتی ہے جہاں لمبی مسافت طے کرنی ہو، اور گاؤں میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

پھر فرمایا گیا: ''وَذَرُوا الْبَيْعَ'' یعنی خرید وفروخت چھوڑ دو، معلوم ہوا کہ جمعہ کا حکم ایسی جگہ کے لیے جہاں کوئی بڑا بازار اور منڈی وغیرہ ہو اور لوگ وہاں خرید وفروخت کے معاملات میں بہت زیادہ مصروف ومنہمک ہوں، گاؤں میں ایسی مصروفیت کے بازار کہاں؟

آگے فرمایا گیا ہے: ''فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ'' یعنی بعد نماز زمین میں پھیل کر اپنے ذرائعِ آمدنی ودیگر مشاغل میں مصروف ہونے کا حکم، اس سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایسے مقام پر اس سلسلے کے مشاغل کثیر تعداد میں اور بہت پھیلے ہوئے ہونے چاہیے۔ (از توضیح السنن شرح آثار السنن ۲/۶۱۶)

سورة المنافقون

(المدنيه)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ جمعہ یا سورۂ حج کے بعد اور سورۂ مجادلہ سے پہلے ایک سودو (۱۰۲) یا (۱۰۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں منافقین کی بری عادتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔

منافق آدمی ظاہر میں زبان سے ایمان کا اقرار کرتا ہے، دکھاوے کے لیے کچھ اسلامی اعمال بھی کر لیتا ہے، دل میں اسلام کے خلاف عقیدے رکھتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب منافق لوگ تمھارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ: ہم (اس بات کی) گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ آپ واقعی اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں ﴿۱﴾ انھوں نے اپنی قسموں کو (اپنی جان و مال بچانے کے لیے) ڈھال بنا رکھا ہے، پھر وہ (دوسروں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں، جو کام وہ لوگ کر رہے ہیں وہ واقعی بہت برے ہیں ﴿۲﴾ یہ ساری باتیں صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ (شروع میں صرف زبان سے) ایمان لے آئے، پھر وہ کافر ہو گئے؛ لہٰذا ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی جس کے نتیجے میں وہ لوگ (حق بات کو) سمجھتے ہی نہیں ہیں ﴿۳﴾ اور اگر تم ان کو دیکھو تو (ظاہری شان و شوکت کی وجہ سے) ان کے جسم تم کو بہت اچھے لگیں گے اور اگر وہ بات کریں تو (نہایت میٹھی اور دل چسپ ہونے کی وجہ سے) تم ان کی باتیں سنتے ہی رہ جاؤ، (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے کہ وہ لوگ ایسی لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگا دی گئی ہو① ہر چیخ و پکار کو② وہ اپنے خلاف (خطرہ) سمجھتے ہیں، یہی لوگ (تمھارے) دشمن ہیں؛

---

①[ا] حضور ﷺ کی مجلس میں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے تھے اس کی طرف اشارہ ہے، اس سے معلوم ہوا کہ (باقی ☜)

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ
لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَآىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷
يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ

لہذا تم ان سے بچتے رہو، اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کریں، وہ (سچے دین کو چھوڑ کر) کہاں اوندھے چلے جا رہے ہیں؟ ﴿۴﴾ اور جب ان (منافقوں) کو کہا جاتا ہے کہ: آؤ! اللہ تعالیٰ کے رسول تمھارے لیے مغفرت کی دعا کریں تو وہ اپنے سروں کو مٹکاتے (یعنی ہلاتے پھراتے) ہیں اور تم ان کو دیکھو گے کہ وہ تکبر کے ساتھ بات ماننے سے رک جاتے ہیں ﴿۵﴾ (اے نبی!) ان کے لیے (دونوں باتیں) برابر ہے، چاہے تم ان کے لیے مغفر کی دعا کرو یا نہ کرو، اللہ تعالیٰ ہرگز ان کو معاف نہیں کریں گے، یقین رکھو! اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتے ﴿۶﴾ یہی وہ (منافق تو) ہیں جو (ایسا) کہتے ہیں: جو لوگ (یعنی مہاجرین مخلصین) اللہ تعالیٰ کے رسول کے پاس (رہتے) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو، یہاں تک کہ وہ (خود رسول کے پاس سے) منتشر ہو جائیں؛ حالاں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانے تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں؛ لیکن منافق لوگ سمجھتے نہیں ہیں ﴿۷﴾ وہ (منافق) کہتے ہیں: اگر ہم مدینہ واپس لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا①

⊃ دینی مجالس میں بلا عذر ٹیک لگا کر بیٹھنا بے ادبی ہے [۲] بے فائدہ لکڑی کو چھت یا دیوار میں لگانے کے بجائے دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑی کر دی جاتی ہے اس طرح کا حال منافقین کا ہے وہ علم وعمل ایمان سے خالی ہیں۔② [دوسرا] ہر اونچی آواز کو (چاہے وہ کسی وجہ سے ہو)

① [دوسرا ترجمہ] طاقت والا کمزور کو نکال دے گا۔ یعنی ان کے زعم میں ہم مدینہ والے عزت اور زور والے ہیں، ہم ان پردیسی ذلیل کمزور مکہ کے لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں گے، اس طرح کے منافقانہ، وطنی، علاقائی تعصّبات سے آج امتِ مسلمہ کی اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرماوے۔

ع وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۠ ۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ
لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا
ع جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۠ ۱۱

حالاں کہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس (اللہ تعالیٰ) کے رسول کے لیے اور ایمان والوں کے لیے؛ لیکن منافق لوگ جانتے نہیں ہیں ﴿۸﴾

اے ایمان والو! تم کو نہ تو تمھارے مال اور نہ تمھاری اولاد اللہ تعالیٰ کی یاد (اور اطاعت) سے غافل کر دیوے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ سخت نقصان میں رہیں گے ﴿۹﴾ اور جو رزق ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق) خرچ کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ (موت کے آثار کو دیکھ کر) کہنے لگے: اے میرے رب! آپ نے مجھے تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہیں دی کہ میں خوب صدقہ کرتا اور میں نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا؟ ﴿۱۰﴾ اور کسی بھی نفس (یعنی جان دار) کا مقرر وقت جب آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتے اور جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۱۱﴾

سورة التغابن

(المدنية)

یہ سورت مکی ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ جمعہ یا سورۂ تحریم کے بعد اور سورۂ صف سے پہلے ستتر (۷۷) یا (۱۰۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

ہار جیت کو عربی میں تغابن کہتے ہیں اور قیامت کے دن اہلِ ایمان کی جیت ہوگی اور وہ جنت میں چلے جائیں گے اور کافروں کی ہار ہوگی اور وہ جہنم میں چلے جائیں گے۔

تغابن کا ایک معنیٰ آتا ہے "ایک دوسرے سے بازی لے جانا" اور قیامت کے دن ہر ایک کو یہی تمنا ہوگی کہ میں دوسرے سے بازی لے جاؤں اور میری جیت ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ②
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۖ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

آسمانوں میں جو کوئی (مخلوق) ہے اور زمین میں جو کوئی (مخلوق) ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے، حکومت ان ہی کی ہے اور تمام تعریفیں ان ہی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی ایمان والا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو اچھی طرح دیکھتے ہیں ﴿۲﴾ اس (اللہ تعالیٰ) نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور اسی نے تمھاری صورتیں بنائیں، سو تمھاری بہترین صورتیں بنائی اور انھی کی طرف (سب کو) واپس پھر کر جانا ہے ﴿۳﴾ آسمانوں میں اور زمین میں جو کوئی ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور جو کام تم چھپ کر کرتے ہو اور جو تم کھلم کھلا کرتے ہو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ) تو دلوں کی باتوں کو خوب اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۴﴾ کیا تم لوگوں کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے کافر ہو چکے ہیں، پھر انھوں نے اپنے کاموں کا وبال (دنیا میں بھی) چکھا اور ان کو (آخرت میں) دردناک عذاب ہونے والا ہے ﴿۵﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ؗ فَكَفَرُوْا
وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ
بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۸ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ
الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

یہ (دنیا آخرت کی سزا) اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آتے رہے تو وہ کہتے تھے کہ: کیا (ہمارے جیسے) انسان ہماری رہنمائی کریں گے؟ غرض انھوں نے کفر کیا اور انھوں نے (ایمان سے) منہ پھرا لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی (ان کی) کچھ پروا نہیں کی① اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں، سب تعریفوں والے ہیں ﴿۶﴾ جن لوگوں نے کفر اپنایا ہے وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو کبھی دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم کہہ دو: کیوں نہیں؟ قسم ہے میرے رب کی! تم کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا، پھر تم نے جو کچھ کیا تھا وہ تم کو ضرور بتا دیا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے ﴿۷﴾ سو تم اللہ تعالیٰ پر اور اس (اللہ) کے رسول پر اور اس نور (یعنی قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کی پوری خبر رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اس (قیامت کے) دن کو (یاد کرو) جس جمع ہونے کے دن میں اللہ تعالیٰ تم سب کو جمع کریں گے، یہ (ایمان والوں کے لیے) نفع اور (کافروں کے لیے) نقصان ظاہر ہونے کا دن ہوگا② اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہ کو دور کر دیں گے اور اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۹﴾

---

① یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی بے طلبی کی وجہ سے نظرِ رحمت اٹھالی۔

② [دوسرا ترجمہ] یہ (ایمان والوں کے لیے) جیت اور (کافروں کی) ہار کا دن ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا
وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری (یعنی قرآن کی) آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ آگ (میں جانے) والے ہیں، اس میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت بری جگہ (پہنچنے کی) ہے ﴿۱۰﴾

کوئی بھی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر آیا نہیں کرتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے دل کو صحیح راستہ دکھاتے ہیں① اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور تم اللہ تعالیٰ کی بات مانو اور رسول (یعنی محمد ﷺ) کی بات مانو، پھر اگر تم (اطاعت سے) منہ پھراؤ گے تو ہمارے رسول کی ذمے داری تو صرف صاف صاف (بات) پہنچا دینا ہے ﴿۱۲﴾ اللہ تعالیٰ وہ ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ایمان والوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ﴿۱۳﴾ اے ایمان والو! تمھاری بیویوں اور تمھاری اولاد میں سے کچھ تمھارے دشمن ہیں② سو تم ان (کی شریعت کے خلاف بات ماننے) سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور (زبان اور دل سے ان کو) بخش دو③ تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ تو بہت معاف کرنے والے، بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾

① مطلب: مصیبت پہنچے تو اللہ کی طرف سے ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے، اور بندہ یہ سمجھتا ہے کہ جو مصیبت مقدر ہے وہ ٹل نہیں سکتی اور جو مقدر میں نہیں ہے وہ آنہیں سکتی، اسی طرح اطاعت اور بھلائی کے کام کی رہنمائی اللہ کی طرف سے بندے کی ہوتی ہے۔ ② یعنی جو اللہ کی نافرمانی کے کام کروائیں۔ ③ نافرمانی چھوڑ کر دین پر عمل کرنے لگیں اور اللہ سے بھی معافی مانگ لیں اور تم سے بھی معافی مانگیں تو معاف کر دیا کرو، بیوی اور اولاد پر بے جا غصہ کرتے رہنے سے گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے؛ اس لیے ان کی شرارت سے بے فکر بھی مت ہو اور ان کی بات مان کر دینی فرائض اور نیکیاں مت چھوڑو۔

إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عِندَهُۥٓ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝١٥ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِۦ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝١٦ إِن تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝١٧ عَٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَٰدَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝١٨ ع

یقیناً تمھارے مال اور تمھاری اولاد (تمھارے لیے) ایک آزمائش ہے① اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا ثواب ہے ﴿۱۵﴾ سو تم سے جتنا ہو سکے اتنا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو② اور تم (شریعت کے احکام) سنو اور مانو اور (اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) خرچ کرتے رہو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے اور جو لوگ اپنے نفس کی لالچ (یعنی بخیلی) سے بچا لیے گئے بس وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ﴿۱۶﴾ اگر تم اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض دو گے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کے ثواب) کو تمھارے لیے کئی گنا بڑھا دیں گے اور تم کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تو بہت قدر کرتے ہیں③ (اور) حلیم ہے④ ﴿۱۷﴾ ہر چھپی اور کھلی چیز کے جاننے والے ہیں، بڑے زبردست، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۱۸﴾

① یعنی مال اور اولاد کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دین پر عمل کرنے میں کمی کوتاہی کرتے ہو یا مکمل دین پر چلتے ہو؟
② تقویٰ انسان کے بس کی بات ہے، قابو سے باہر کی بات ہے نہیں، ظاہر ہے کہ تقویٰ کا مفہوم یعنی حرام سے بچنا کوئی مشکل کام نہیں **اللھم وفقنا۔**
③ بندہ کمزور ہے؛ اس لیے اس کے نیک اعمال میں کمی کوتاہیاں رہ جاتی ہیں، پھر بھی اللہ تعالیٰ بندوں کے نیک اعمال قبول فرما کر اپنی رضا اور اجر سے نوازتے ہیں اور مزید کی توفیق عطا فرماتے ہیں، یہ کتنی بڑی قدر دانی ہوئی، کوئی انسان دوسرے انسان کی صحیح قدر کر ہی نہیں سکتا؛ چوں کہ انسان کی قدر دانی جس شکل میں بھی ہوگی وہ فانی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قدر دانی ہے وہ دائمی ہے۔
④ یعنی گناہ پر فوری سزا نہیں دیتے۔

سورۃ الطلاق

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ انسان کے بعد اور سورۂ بینہ سے پہلے بیانوے (۹۲) یا چھیانوے (۹۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں طلاق کے احکام کو اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''نساء صغریٰ'' بھی ہے، اس میں عورت کے خرچے، رہائش، عدت وغیرہ کے احکام کا ذکر کیا گیا ہے۔

نکاح کے بندھن سے عورت باہر آجائے اسے طلاق کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! (مسلمانوں کو بتلادو) جب تم (اپنی) بیویوں کو طلاق دینے کا ارادہ کرو تو ان عورتوں کو ان کی عدت کے وقت (سے پہلے پاکی کے زمانے میں) طلاق دو اور (طلاق کے بعد) عدت کو گنتے رہو اور (طلاق کے بعد) تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارے رب ہیں، تم ان (طلاق دی ہوئی عورتوں) کو ان کے (رہنے کے) گھروں سے (عدت ختم ہونے تک) مت نکالو اور وہ عورتیں خود بھی نکل نہ جائیں؛ الا یہ کہ وہ کسی کھلی بےحیائی کا کام کریں (تو اس کو گھر سے روانہ کر سکتے ہو)① اور یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں سے آگے بڑھا تو پکی بات ہے کہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا، تم نہیں جانتے کہ اس (طلاق دینے) کے بعد شاید اللہ تعالیٰ کوئی نئی شکل بنادیوے ②﴿۱﴾ پھر جب وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں اپنی عدت کو (پوری کرنے کے قریب) پہنچے تو ان کو اچھے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روکے رکھو یا ان کو اچھے طریقے سے الگ کردو اور اپنے (یعنی مسلمان) میں سے دو معتبر شخص کو گواہ بنالو اور خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ٹھیک گواہی دو،

---

①[۱] چوری، زنا اس طرح کا کوئی کام کریں [۲] بدظنی کی وجہ سے ہر وقت جھگڑا ہی کرتی رہتی ہے، ایسی مجبوری میں روانہ کر سکتے ہیں۔ ②یعنی ندامت ہو اور مرد عورت شرعی طریقے سے پھر سے ساتھ ہو جانے کا ارادہ کر لیوے۔

ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًاۙ۝۲ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۝۳ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ
نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ
اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا۝۵ اَسْكِنُوْهُنَّ
مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ

یہ وہ باتیں ہیں جس کی نصیحت اس شخص کو کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اور جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے (مشکلوں سے نکلنے کا) کوئی راستہ بنا ہی دیتے ہیں ﴿۲﴾ اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہنچاتے ہیں جہاں سے اس کو خیال بھی نہیں ہوتا اور جو آدمی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس (کا کام بنانے) کے لیے کافی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہتے ہیں) پورا کر کے ہی رہتے ہیں، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ﴿۳﴾ اور جو تمھاری عورتیں حیض آنے سے ناامید ہو گئی ہوں (اور ایسی عورتوں کی عدت کے بارے میں) اگر تم کو شک ہو جاوے تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور جن (عورتوں) کو (عمر کم ہونے کی وجہ سے) حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ان کی عدت بھی (تین مہینے ہیں) اور جن عورتوں کے پیٹ میں حمل ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے پیٹ کا بچہ جن لیویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دیتے ہیں ﴿۴﴾ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اتارا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس سے اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اس کو بڑا ثواب دیں گے ﴿۵﴾ تم ان (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو (عدت کے زمانے میں) اپنی حیثیت کے مطابق جس جگہ تم رہتے ہو اسی جگہ رہنے کا گھر دو① اور تم ان عورتوں کو تنگ کرنے کے لیے تکلیف مت پہنچاؤ، (حاشیہ اگلے صفحے پر)

وَ اِنۡ كُنَّ اُولٰتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ‌ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَـكُمۡ
فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ‌ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ‌ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ
اُخۡرٰى ؕ‏ ﴿۶﴾ لِيُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ‌ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ‌ ؕ
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰٮهَا‌ ؕ سَيَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ يُّسۡرًا ﴿۷﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ ع
عَتَتۡ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبۡنٰهَا حِسَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّعَذَّبۡنٰهَا عَذَابًا نُّـكۡرًا ﴿۸﴾

اور اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں حاملہ ہیں تو اپنے پیٹ کا بچہ جننے وہاں تک ان کو خرچہ دیتے رہو، پھر اگر وہ (طلاق دی ہوئی) عورتیں تمھارے کہنے سے (بچے کو) دودھ پلاویں تو ان کو ان کی اجرت (یعنی دودھ پلانے کا بدلہ) ادا کرو اور (اجرت طے کرنے کے لیے) آپس میں مناسب طریقے سے مشورہ کرلیا کرو① اور اگر تم دونوں آپس میں ایک دوسرے کے لیے مشکلیں پیدا کرو گے تو (شوہر کے کہنے سے) کوئی دوسری عورت اس (بچے) کو دودھ پلائے گی ﴿۶﴾ مالی وسعت والا اپنی گنجائش کے مطابق خرچہ دیوے اور جس شخص پر اس کی روزی تنگ کردی گئی ہو② تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس میں سے خرچہ دیوے، اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا دیا ہے اس کو اس سے زیادہ تکلیف (یعنی بوجھ) نہیں دیتے، مشکلی کے بعد عنقریب اللہ تعالیٰ آسانی (بھی) پیدا کردیں گے ﴿۷﴾

اور بہت سی بستیاں (یعنی وہاں کے لوگ) اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے (شرارت کے ساتھ) نکل گئیں، سو ہم ان سے سخت حساب لیں گے③ اور ہم ان کو ایسا عذاب دیں گے جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا ہو ﴿۸﴾

⊃ ① یعنی مکان کے ایک حصے میں پردے کے اہتمام کے ساتھ عدت کے دنوں میں رہنے دو۔

① (دوسرا ترجمہ) دودھ پلانے کا معاملہ آپس میں مشورہ سے طے کرو۔

② [دوسرا ترجمہ] جس شخص کو اس کی روزی ناپ کر ملتی ہو۔

③ حساب سے مراد: [۱] جس طرح حساب کتاب کے بعد مجرم کی سزا طے کردی جاتی ہے اس طرح ان کی سزا متعین کردی گئی [۲] آخرت میں ان سے سخت حساب لینا طے کردیا گیا [۳] حساب اور عذاب سے دنیوی سزا اور آخرت کا عذاب دونوں مراد ہو سکتے ہیں۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا
يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾ ع ١٨

غرض انھوں نے اپنے (برے) کاموں کا وبال چکھا اور ان کے کاموں کا انجام نقصان ہی نقصان ہوا ﴿٩﴾ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے تو اے عقل والو! جو ایمان لا چکے ہو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر نصیحت اتاری ہے ﴿١٠﴾ یعنی (قرآن کی شکل میں نصیحت لے کر کے اللہ تعالیٰ نے) رسول (بھیجے ہیں) جو تم کو (اللہ تعالیٰ کے احکام) کھول کھول کر بتلانے والی اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں؛ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو (کفر کی) اندھیریوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لے آویں اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور نیک کام کرتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، پکی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہترین روزی طے کر دی ہے ﴿١١﴾ اللہ تعالیٰ تو وہ (قدرت والے) ہیں جنھوں نے سات آسمان پیدا کیے اور زمین بھی انہی (آسمانوں) کی طرح (سات پیدا کی، اللہ تعالیٰ کا تشریعی اور تکوینی) حکم ① ان (آسمانوں اور زمین) کے درمیان اترتا رہتا ہے؛ تاکہ تم کو معلوم ہو جاوے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کر لیا ہے ﴿١٢﴾

① امر سے مراد وحی بھی لیا گیا ہے۔ [١] یعنی آسمان زمین ہر جگہ ضرورت کے مطابق وحی کا نزول ہوتا ہے اور اللہ کا امر وحی کے واسطے سے اترتا ہے۔ [٢] ساتویں آسمان سے لے کر سب سے نیچی ساتویں زمین تک اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے۔

سورة التحريم

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے، اس میں بارہ (۱۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ حجرات کے بعد اور سورۂ جمعہ سے پہلے ایک سو پانچ (۱۰۵) یا (۱۰۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

ایک مباح چیز جیسے کہ شہد کو اپنے اوپر حرام کر لینے کا واقعہ اس سورت میں موجود ہے۔

تحریم کا معنیٰ آتا ہے کسی چیز کو حرام قرار دینا یا کسی چیز پر حرام ہونے کا حکم لگانا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''سورۃ النبی ﷺ'' بھی ہے، سورت کی شروعات ہی یا ایھا النبی کے پیار بھرے خطاب سے ہوتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ
عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ
قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے نبی! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال کی ہیں تم اپنی بیویوں کی خوشی حاصل کرنے کے لیے (قسم کھا کر) ان کو کیوں حرام کرتے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے بہت رحم کرنے والے ہیں ﴿۱﴾ پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں (کی پابندی) سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے① اور اللہ تعالیٰ تمھارے کام بنانے والے ہیں اور وہ (اللہ تعالیٰ ہر کام کو) پوری طرح جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۲﴾ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب نبی نے اپنی کسی بیوی (یعنی حفصہ) کو (راز کے طور پر) چپکے سے ایک بات کہی تھی، پھر جب وہ بات اس بیوی نے (کسی دوسری بیوی یعنی عائشہؓ کو) بتلا دی اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اس (نبی) کو خبر دی تو اس (نبی) نے (اس راز کو ظاہر کرنے والی بیوی کو) کچھ بات جتلا دی اور کچھ بات نظر انداز کر دی (یعنی نہیں بتلائی) پھر جب اس (نبی) نے اس (راز ظاہر کرنے والی) بیوی کو (کچھ) بات بتلا دی تو وہ (تعجب سے) کہنے لگی کہ: آپ کو یہ بات کس نے بتلا دی؟ تو اس (نبی) نے کہا کہ: مجھے تو (اس اللہ تعالیٰ نے جو) بڑے جاننے والے، بڑی خبر رکھنے والے نے اطلاع دی ﴿۳﴾

---

① یعنی نامناسب قسم پر کفارہ ادا کرو اور قسم کی پابندی سے نکل جاؤ۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ
اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ
وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑦ ع

(اے نبی کی دونوں بیویاں!) اگر تم اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلو (تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے) کہ تم دونوں کے دل اس کی طرف مائل ہو ہی گئے ہیں ① اور اگر تم دونوں نے اس (نبی) کے مقابلے میں ایک دوسرے کی مدد کی تو (یاد رکھنا کہ) یقیناً اللہ تعالیٰ اس (نبی) کا ساتھ دینے والے ہیں اور جبرئیل اور نیک ایمان والے بھی (ساتھ دینے والے ہیں) اور ان کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں ﴿۴﴾ اگر وہ (نبی) تم سب بیویوں کو طلاق دے دیویں تو ان کے رب بہت جلدی تمھارے بدلے تم سے بہتر بیویاں ان کو دے دیں گے کہ جو مسلمان، ایمان والیاں، اطاعت کرنے والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت کرنے والیاں، روزے رکھنے والیاں، پہلے شادی کر چکی ہوں ایسی اور کنواریاں ہوں ﴿۵﴾ اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ کہ اس (آگ) کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، اس (آگ) پر مزاج کے سخت، بہت زور والے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے کسی حکم میں ان کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو دیا جاتا ہے وہی کام کرتے ہیں ﴿٦﴾ (قیامت کے دن کہا جاوے گا) اے کفر والو! آج تم کوئی بہانے مت کرو ② یقیناً جو کام تم کرتے تھے اس کا بدلہ تم کو دیا ہی جائے گا ﴿۷﴾

① [۱] تم دونوں کے دل توبہ کی طرف مائل ہو گئے ہیں؛ اس لیے توبہ کرلو [۲] نبی کا راز بتلا دینا نامناسب تھا اس نامناسب بات کی طرف تمھارے دل مائل ہو گئے ہیں۔

② [دوسرا ترجمہ] آج کے دن تم کوئی عذر مت پیش کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ
وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی (یعنی صاف دل سے) توبہ کرو، امید ہے کہ تمھارے رب تم سے تمھاری برائیاں (یعنی گناہ) دور کردیں (یعنی معاف کردیں) اور تم کو ایسے باغیچوں میں داخل کردیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، اس دن اللہ تعالیٰ نبی اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو رسوا نہیں کریں گے، ان کا نور ان کے سامنے اور ان کی داہنی طرف (تیزی سے) دوڑ رہا ہوگا، وہ (یوں) دعا کرتے ہوں گے کہ: اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے نور کو پورا کر دیجیے ① اور ہم کو معاف کر دیجیے، یقیناً آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿۹﴾ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے کے لیے نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی حالت بیان فرمائی ہے، یہ دونوں (بیویاں) ہمارے بندوں میں سے دو خاص نیک بندوں کے نکاح میں تھیں، پھر دونوں بیویوں نے ان دونوں (شوہروں) کے ساتھ بے وفائی کی تو وہ دونوں (نیک بندے) اللہ تعالیٰ (کے عذاب) کے مقابلے میں ان دونوں (بیویوں) کو کچھ بھی کام نہیں آسکے اور (ان عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ (دوسرے آگ میں) جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہو جاؤ ② ﴿۱۰﴾

---

① یعنی پورے پل صراط پر نور باقی رہے، راستے میں بجھ نہ جاوے۔ ② حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کا تفصیلی واقعہ بندے کے خطبات ''خطباتِ محمود جلد: ۸'' میں ملاحظہ کیجیے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا
وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں (کی تسلی) کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی، جب اس عورت نے دعا کی: اے میرے رب! میرے لیے جنت میں آپ اپنے قریب ایک گھر بنا دیجیے ① اور مجھے فرعون اور اس کے (برے) کام سے نجات دیجیے اور مجھے ظالم قوم سے نجات عطا فرمائیے ② ﴿۱۱﴾ اور (اسی طرح) عمران کی بیٹی مریم (کی مثال بیان فرمائی) جس نے اپنی شرم گاہ کی (حلال و حرام سے) حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی ③ اور مریم نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کا یقین رکھا تھا ④ اور وہ بندگی کرنے والوں میں تھی ⑤ ﴿۱۲﴾

① پہلے اللہ تعالیٰ کے قرب کا سوال کیا، پھر جنت مانگی، کیسی عشقِ الٰہی والی عورت تھی۔ **اللھم ارزقنا بفضلک۔**

② حضرت آسیہ کا مفصل قصہ ’’خطباتِ محمود کی جلد:۱‘‘ میں ملاحظہ کیجیے۔

③ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے گریبان میں روح پھونک دی جس کے نتیجہ میں وہ حاملہ ہوگئی۔

④ [دوسرا] اللہ تعالیٰ کی باتوں کو سچا جانا یعنی مانا اور یہ سچا ہے ایسا دوسروں کو بھی بتایا۔

⑤ حضرت مریم کا مفصل قصہ ’’خطباتِ محمود کی جلد:۲‘‘ میں ملاحظہ کیجیے۔

سورۃ الملک

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، حسن بصریؒ اس کو مدنی قرار دیتے ہیں، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ طور کے بعد اور سورۂ حاقہ سے پہلے ستتر (۷۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کے شروع ہی میں اللہ کی عظیم سلطنت اور حکمرانی کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''تبارک'' بھی ہے، سورت کی شروعات اللہ کی عظمت اور برکت والا ہونے کے تذکرے سے ہو رہی ہے۔

اس کا تیسرا نام ''مانعہ'' ہے؛ یعنی اپنے پڑھنے والے سے عذاب کو روکنے والی۔

چوتھا نام ''دافعہ'' ہے؛ یعنی عذاب کو دفع کرنے والی۔

پانچواں نام ''واقیہ'' ہے؛ یعنی عذاب سے بچانے والی۔

چھٹا نام ''منجیہ'' ہے؛ یعنی دنیا میں گمراہی اور آخرت میں عذاب سے نجات کا ذریعہ۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نبیٔ کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت میری امت کے ہر شخص کے دل میں محفوظ ہو، ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس کو زبانی یاد کرلیوے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ
لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ
طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾
ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدۡ زَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِمَصَابِیۡحَ وَ جَعَلۡنٰہَا رُجُوۡمًا لِّلشَّیٰطِیۡنِ وَ اَعۡتَدۡنَا لَہُمۡ عَذَابَ السَّعِیۡرِ ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بہت بڑی شان اس (اللہ تعالیٰ) کی ہے جن کے قبضے میں (پوری) حکومت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۱﴾ جنھوں نے موت کو پیدا کیا اور حیات کو اس لیے پیدا کیا تا کہ وہ تم کو آزمائے کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا عمل کرتا ہے①؟ اور وہ (اللہ تعالیٰ) بڑے زبردست، بڑے معاف کرنے والے ہیں ﴿۲﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے ایک پر ایک (فاصلہ سے) سات آسمان پیدا کیے ہیں، تم رحمن کی تخلیق میں کوئی تفاوت نہیں دیکھو گے②، اب پھر نظر دوڑا کر دیکھو! کیا کہیں تم کو پھٹا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿۳﴾ پھر بار بار نظر ڈال کر کے دیکھو!③ (تو نتیجہ یہ ہوگا کہ) نظر تھک ہار کر تمھارے پاس ناکام واپس آئے گی ﴿۴﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ہم نے دنیا سے نظر آنے والے آسمان کو چراغوں سے سجا رکھا ہے④ اور ہم نے ان کو شیطان کے مارنے کا ذریعہ بھی بنایا ہے اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۵﴾

---

①ایک مطلب یہ بھی ہے کہ کون اللہ کی زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ حرام سے پرہیز اور اللہ کی اطاعت میں ہر وقت مستعد، یہ حسنِ عمل ہے۔ ②تفاوت یعنی بے ضابطگی کہیں نظر نہیں آئے گی۔

③[دوسرا ترجمہ] پھر دو دو بار نظر پھرا پھرا کر دیکھو۔ ④[دوسرا ترجمہ] چراغوں سے رونق دی ہے۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۞٦ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا
لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۞٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۞٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ
مِنْ شَيْءٍ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۞٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ
اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۞١١ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞١٢ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞١٣

اور جو لوگ اپنے رب کا انکار کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے ﴿٦﴾
جب وہ (کافر) اس (جہنم کی آگ) میں ڈالے جائیں گے تو اس کی خوفناک آواز سنیں گے، اور وہ
(جہنم) جوش مارتی ہوگی ﴿٧﴾ ایسا لگتا ہوگا کہ وہ غصے کی وجہ سے (ابھی) پھٹ پڑے گی، جب بھی
اس میں (نافرمانوں کی) کسی فوج کو پھینکا جائے گا تو اس (جہنم) کے حفاظت کے فرشتے ان سے
پوچھیں گے کہ: کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) آیا نہیں تھا؟ ﴿٨﴾ تو وہ (نافرمان)
جواب دیں گے کہ کیوں نہیں؟ (ہاں) بیشک ڈرانے والے پیغمبر ہمارے پاس آئے تھے؛ مگر ہم نے
تو جھٹلا دیا تھا اور ہم نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ نے (دین اور شریعت جیسی) کوئی چیز نہیں اتاری، تم لوگ تو
بڑی بھاری گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ﴿٩﴾ اور کافر لوگ (یہ بھی) کہیں گے کہ: اگر (دنیا میں) ہم
سن لیا کرتے یا سمجھ سے کام لیا کرتے تو ہم جہنم کی آگ والوں میں سے نہ ہوتے ﴿١٠﴾ اس طرح وہ
خود اپنے گناہوں کا اقرار کرلیں گے، سو (اے) جہنم والو! تم (اللہ تعالیٰ کی) رحمت سے دور ہو جاؤ
﴿١١﴾ (ان کے برخلاف) جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ (دیکھے بغیر) ڈرتے ہیں ان کے لیے
مغفرت ہے اور بہت بڑا اجر ہے ﴿١٢﴾ اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا زور سے کرو (اللہ تعالیٰ سب
باتوں کو جانتے ہیں؛ اس لیے کہ) وہ تو سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کو پوری طرح جانتے ہیں ﴿١٣﴾

اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ ﴿۱۴﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَـكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا
فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ
اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُ ﴿۱۶﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ يُّرۡسِلَ
عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَيۡفَ نَذِيۡرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدۡ كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ
فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ ؔؕ مَا يُمۡسِكُهُنَّ
اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ بَصِيۡرٌ ﴿۱۹﴾

کیا جس نے پیدا کیا وہ اپنی مخلوق کو جانتا نہیں؟ اور وہی (اللہ تعالیٰ تو) باریکی سے دیکھنے والے① سب خبر رکھنے والے ہیں ﴿۱۴﴾

وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تمھارے (نفع کے) لیے زمین کو نیچے کر دیا②؛ تاکہ تم اس کے کندھوں پر چلو پھرو③ اور تم اس کا رزق کھاؤ، اور دوبارہ زندہ ہو کر ان ہی کے پاس جانا ہے ﴿۱۵﴾ کیا آسمان والے (یعنی اللہ تعالیٰ) سے تم نڈر (یعنی بے خوف) ہو گئے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دیوے، پھر وہ (زمین) ایک دم لرزنے (یعنی تھرتھرانے) لگے ﴿۱۶﴾ کیا تم آسمان والے (اللہ تعالیٰ) سے بے خوف ہو کر بیٹھے ہو کہ وہ تمھارے پر پتھر برسانے والی آندھی بھیج دیوے، پھر عنقریب تم کو پتہ چل جائے گا کہ میرا (عذاب سے) ڈرانا کیسا تھا؟ ﴿۱۷﴾ اور پکی بات یہ ہے کہ ان (مکہ والوں) سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلانے کا کام کیا تھا، سو میرے انکار کا انجام کیسا رہا؟ ﴿۱۸﴾ اور کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر (اڑتے ہوئے) پرندوں کو نظر اٹھا کر نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلائے ہوئے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی پر) سمیٹ بھی لیتے ہیں، ان کو رحمن کے سوا کوئی تھامے (روکے) ہوئے نہیں ہے④ یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) ہر چیز کو پوری طرح دیکھتے ہیں ﴿۱۹﴾

① [دوسرا ترجمہ] بھید کو جاننے والے۔
② دوسرا ترجمہ: مسخر، ماتحت کر دیا۔
③ یعنی اس کے اطراف وجوانب میں چلو پھرو۔ ④ یعنی اس طرح ہوا میں معلق رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي
غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَن
يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ
هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾
قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن
كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ
زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾

بھلا اللہ رحمٰن کے سوا وہ کون ہے جو لشکر بن کر (آفتوں میں) تمھاری مدد کرے؟ کافر لوگ تو (اپنے معبودوں کے متعلق) سراسر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ﴿۲۰﴾ اگر وہ (اللہ) اپنا رزق بند کر دیوے تو بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی عطا کر سکے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ (کافر) شرارت اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں ﴿۲۱﴾ کیا جو (کافر) شخص اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہو وہ زیادہ ہدایت پر ہوگا یا وہ (مسلمان) شخص جو (اسلام کے) سیدھے راستے پر برابر چل رہا ہو① ﴿۲۲﴾ (اے نبی!) تم کہو: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو پیدا کیا اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنا دیئے ہیں (پھر بھی) تم لوگ بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ﴿۲۳﴾ (اے نبی!) کہہ دو کہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہیں جنھوں نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور انہی کے پاس تم سب کو (قیامت میں) جمع کیا جائے گا ﴿۲۴﴾ اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ: اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ ﴿۲۵﴾ تو (ان کو) کہہ دو: اس کا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے، بس میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲۶﴾ پھر جب وہ اس (قیامت کے عذاب) کو قریب آتا دیکھ لیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور (ان کو) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم (دنیا میں) برابر مانگتے تھے ﴿۲۷﴾

---

① یعنی منزلِ مقصود پر کون پہنچ سکے گا؟ (دوسرا ترجمہ) سیدھا سیدھا چل رہا ہو۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

(اے نبی!) تم (ان لوگوں کو) کہہ دو کہ: ذرا یہ تو بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ (تمھاری آرزو کے مطابق) مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردیوے یا ہم پر رحم فرما دیوے (دونوں حالت میں) کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟ ﴿۲۸﴾ (اے نبی!) کہہ دو: وہ رحمن ہے، ہم ان پر ایمان لائے، اور اسی (اللہ تعالیٰ) پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے؟ ﴿۲۹﴾ (اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ: ذرا یہ بتاؤ اگر کسی صبح میں تمھارے (کنوؤں کا) پانی نیچے اتر کر خشک ہو جائے تو کون ہے جو (صاف شفاف) بہتا پانی① تمھارے لیے لے کر آئے؟② ﴿۳۰﴾

① [دوسرا ترجمہ] چشموں سے بہتا پانی۔
② [جواب] اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے لا سکتے ہیں۔
(مستحب یہ ہے کہ اس آیت کو پڑھنے والا یہ کہے کہ اللہ رب العالمین ہی لا سکتے ہیں۔)

سورۃ القلم

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں باون (۵۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ علق کے بعد اور سورۂ مزمل سے پہلے دوسرے (۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے بالکل شروع میں قلم کا تذکرہ ہے۔ لکھنے کے آلہ کو قلم کہتے ہیں۔ ایک قلم وہ ہے جو انسانوں کی تقدیر لکھنے کا کام کرتا ہے۔ جس کے چلنے کی آواز خود حضرت نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات میں سنی۔

اس سورت کا دوسرا نام ''ن'' ہے، اس کی شروع والی آیت میں لفظ ''ن'' آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿١﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿٢﴾ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ
مَمْنُوْنٍ ۚ﴿٣﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۙ﴿٥﴾ بِاَيِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ
الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ
مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿١٢﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ن، قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جو وہ (تقدیر لکھنے والے فرشتے) لکھ رہے ہیں① ﴿۱﴾ کہ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے (یعنی مجنون) نہیں ہو ﴿۲﴾ اور یقیناً تمھارے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۳﴾ اور یقیناً تم بڑے اونچے اخلاق پر (پیدا کیے گئے) ہو ﴿۴﴾ اب عنقریب تم بھی دیکھ لو گے اور وہ (کافر) بھی دیکھ لیں گے ﴿۵﴾ کہ تم میں سے کون (حقیقی) دیوانے پن میں تھا؟ ﴿۶﴾ یقیناً تمھارے رب اس شخص کو اچھی طرح جانتے ہیں جو ان کے راستے سے بھٹک گیا ہے اور وہ ان لوگوں کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں جو سیدھے راستے پر ہیں ﴿۷﴾ لہٰذا تم جھٹلانے والوں کی بات مت مانو ﴿۸﴾ وہ (کافر) یہ چاہتے ہیں کہ اگر تم (بتوں کے بارے میں) نرم پڑ جاؤ تو وہ بھی (آپ کی مخالفت میں) ڈھیلے پڑ جائیں گے ﴿۹﴾ اور (کبھی) تم ایسے شخص کی بات مت ماننا جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ذلیل ہو② ﴿۱۰﴾ طعنے دینے کی عادت رکھتا ہو، چغل خوری کرتا پھرتا ہو ﴿۱۱﴾ بھلائی (کے کام) سے روکنے والا ہو، حد سے آگے بڑھنے والا ہو③ بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾

---

① بعض مفسرین نے ''ما یسطرون'' سے علما اپنے قلم سے جو علم دین کی باتیں لکھتے ہیں وہ مراد لیا ہے۔ ② یعنی لوگ اس کی بات پر اعتماد نہیں کرتے؛ اس لیے اس کو بار بار قسم کھانی پڑتی ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] زیادتی کرنے والا ہو۔

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ
اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ
اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ
رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى
حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا
الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

بدمزاج ہو، ان سب برائیوں کے علاوہ نچلے نسب والا ہو ﴿١٣﴾ صرف اس وجہ سے کہ وہ شخص مال اور اولاد والا ہو① ﴿١٤﴾ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ: یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ﴿١٥﴾ عنقریب ہم اس کی ناک پر (رسوائی ظاہر کرنے کے لیے) داغ لگادیں گے② ﴿١٦﴾ ہم نے ان (مکہ والوں) کی اسی طرح آزمائش کی ہے جس طرح ہم نے ان باغ والوں کی آزمائش کی تھی جب کہ انھوں نے قسم کھائی تھی کہ صبح ہوتے ہی ضرور اس باغ کا پھل توڑلیں گے ﴿١٧﴾ اور (یہ کہتے ہوئے) وہ استثناء بھی نہیں کر رہے تھے③ ﴿١٨﴾ پھر (ایسا ہوا کہ) جس وقت وہ سو رہے تھے اس وقت تمھارے رب کی طرف سے ایک بلا اس (باغ) پر چکر لگا گئی ﴿١٩﴾ جس کی وجہ سے صبح ہوتے ہوتے تو وہ (باغ) کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہوگیا ﴿٢٠﴾ پھر صبح ہوتے ہی وہ (باغ والے) آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے لگے ﴿٢١﴾ کہ اگر پھل توڑنے ہے تو صبح سویرے اپنے کھیت کی طرف چلو ﴿٢٢﴾ پھر وہ آپس میں چپکے چپکے یہ بات کہتے ہوئے روانہ ہوئے ﴿٢٣﴾ کہ آج کوئی مسکین اس (باغ) میں تمھارے پاس آنے نہ پائے ﴿٢٤﴾ اور وہ خود کو (مسکینوں کو نہ دینے پر) قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے (کھیت کی طرف) روانہ ہوئے ﴿٢٥﴾

① یعنی صرف مال اور اولاد کی کثرت کی وجہ سے اس کی بات نہیں مانی جانی چاہیے۔
② ولید بن مغیرہ کو دنیا میں غزوۂ بدر میں ناک پر تلوار کا نشان آیا جو پوری عمر باقی رہا۔ ③ ان کے والد جو انتقال کر گئے تھے وہ فقراء کا حصہ الگ رکھتے تھے، انھوں نے الگ کرنے کی بات نہیں بولی یا ان شاء اللہ نہیں بولا۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ
اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

پھر جب (وہاں پہنچ کر) اس (باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے: ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ﴿۲۶﴾ (پھر کچھ دیر بعد کہا کہ: نہیں! راستہ بھولے نہیں ہے) بلکہ ہم تو (باغ ہی سے) محروم کردیے گئے ① ﴿۲۷﴾ ان (باغ کے مالکوں) میں جو درمیانی عمر والا تھا② وہ کہنے لگا: کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۲۸﴾ (اس پر) سب (توبہ کے طور پر) کہنے لگے: ہمارے رب کی ذات تو ہر عیب سے پاک ہے، یقیناً ہم ہی ظلم کرنے والے ہیں ﴿۲۹﴾ پھر ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے③ ﴿۳۰﴾ (آخر میں) سب (ایک ساتھ) کہنے لگے: ہم سب پر افسوس ہے کہ ہم ہی حد سے بڑھ جانے والے لوگ تھے ﴿۳۱﴾ امید ہے کہ ہمارے رب ہم کو (اس باغ کے بدلے) اس سے اچھا (باغ) عطا کردیوے، یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے آرزو رکھتے ہیں④ ﴿۳۲﴾ عذاب ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور یقیناً (دنیا کے عذاب سے) آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے، کاش یہ (کافر) لوگ سمجھتے ہوتے ﴿۳۳﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغات ہیں ﴿۳۴﴾ کیا ہم مسلمانوں کو (جزا دینے میں) مجرموں کے برابر کردیں گے؟ ﴿۳۵﴾

① بری نیت کا انجام دنیا ہی میں دیکھ لیا۔
② یہ بیچ والا بھائی رائی میں معتدل اور عمر میں درمیانی تھا اور کچھ اچھا تھا۔
③ کوئی کام اچھا ہوتا ہے تو ہر ایک اس کا سہرا خود باندھنے تیار ہوتا ہے اور کام بگڑتا ہے تو ایک دوسرے پر الزام ڈالا جاتا ہے۔④ [دوسرا ترجمہ] یقیناً ہم ہمارے رب ہی سے (توبہ کے ذریعہ معافی کی) رغبت رکھتے ہیں۔

مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا
تَخَيَّرُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا
صٰدِقِيْنَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝
خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝
فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

تم کو کیا ہو گیا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ﴿۳۶﴾ کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟ ﴿۳۷﴾ کہ تم کو اس (آخرت) میں وہ چیز ملے گی جس کو تم پسند کرتے ہو ﴿۳۸﴾ کیا تم نے ہم سے قیامت کے دن تک باقی رہنے والی قسمیں لے لی ہے کہ تم کو وہ سب چیزیں ملے گی جو تم اپنے لیے طے کر رہے ہو ﴿۳۹﴾ (اے نبی!) ان سے پوچھو! ان میں سے کون ہے جو اس قسم کی بات کا ذمے دار ہے؟ ﴿۴۰﴾ کیا ان (مشرکوں) کے (مانے ہوئے) کچھ شریک ہیں (جنھوں نے یہ سب دلوانے کی ذمے داری لی ہو) پھر اگر وہ (مشرکین) سچے ہوں تو اپنے (ان) شریکوں کو لے آئے ﴿۴۱﴾ جس دن ساق کھول دی جائے گی① اور ان (کافروں) کو سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو پھر وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے ﴿۴۲﴾ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ان کو (دنیا میں) سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا② حالاں کہ اس وقت صحیح سلامت (یعنی تندرست، طاقت ور) تھے ﴿۴۳﴾ لہذا (اے نبی!) جو لوگ اس کلام کو جھٹلا رہے ہیں ان کو اور مجھ کو چھوڑ دو، ہم ان کو اس طرح دھیرے دھیرے عذاب کی طرف لے جائیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہیں چلے گا ﴿۴۴﴾

---

① (۱) ساق: پنڈلی [۱] اس کی پوری کیفیت محشر میں پتہ چلے گی [۲] قیامت کے دن کے سخت حالات کی طرف اشارہ ہے [۳] قیامت کے دن تمام حقائق بے نقاب کر دیے جائیں گے اور لوگوں کے احوال کھل کر سامنے آجاویں گے وہ مراد ہے۔
② بعض حضرات نے سجدہ بول کر نماز مراد لیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ آیت نماز باجماعت چھوڑنے والوں کے متعلق نازل ہوئی۔

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿٤٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾ أَمْ
عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ ۘ
إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾
فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ
بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾ ع

اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوں، یقیناً میری تدبیر (یعنی داؤ، پکڑ) بڑی مضبوط ہے ﴿۴۵﴾ (اے نبی!) کیا تم ان سے (اس تبلیغ پر) کوئی معاوضہ مانگتے ہو کہ وہ معاوضہ کے بوجھ میں دبے جا رہے ہیں؟ ﴿۴۶﴾ یا ان کے پاس (کوئی) غیب کا علم ہے جسے وہ لکھ رہے ہیں؟ ﴿۴۷﴾ غرض تم اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کرتے رہو اور (دل تنگ کرنے میں) مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جانا، جب انھوں نے (قوم کی نافرمانی پر) غم سے گھٹ گھٹ کر ہم کو پکارا تھا ﴿۴۸﴾ اگر ان کے رب کے فضل نے ان کو سنبھالا نہ ہوتا تو ان کو چٹیل (یعنی کھلے) میدان میں پھینک دیا جاتا اور اس کا حال برا ہوتا (لیکن اللہ کے فضل سے بری حالت سے بچ گئے) ﴿۴۹﴾ پھر ان کے رب نے ان کو نواز دیا① اور ان کو (اونچے درجے کے) نیک لوگوں میں شامل کر دیا ﴿۵۰﴾ اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے جب وہ (قرآنی) نصیحت سنتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی تیز آنکھوں سے تم کو پھسلا کر گرا دیں گے اور وہ (یوں) کہتے ہیں کہ: یہ شخص تو دیوانہ ہی ہے② ﴿۵۱﴾ حالاں کہ وہ (قرآن) تو تمام عالم کے لوگوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۵۲﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] سو ان کے رب نے ان کو (نبوت کے لیے) چن لیا۔

② حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ جس شخص کو نظرِ بد کسی انسان کی لگ گئی ہو اس پر یہ آیات پڑھ کر دم کر دینا اس کے اثر کو زائل کر دیتا ہے، یہ آیات (وان یکاد سے آخر تک)

سورة الحاقة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیاون (٥١) یا باون (٥٢) آیتیں ہیں۔ سورۂ تبارک کے بعد اور سورۂ معارج سے پہلے سات (٧) نمبر پر نازل ہوئی۔

حاقّہ کے لفظ سے سورت شروع ہو رہی ہے، یہ قیامت کی صفت ہے۔ حق اور ثابت ہونے والی، چمٹنے والی، مسلط ہونے والی قیامت کے لیے لفظ ''الحاقّہ'' یہاں استعمال ہوا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَآقَّةُ ۝۱ مَا الْحَآقَّةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶ سَخَّرَهَا
عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ
اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۸ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ
وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (قیامت) جو ہو کر رہے گی ﴿۱﴾ کیا ہے وہ جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿۲﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ چیز کیا ہے جو ہو کر ہی رہے گی؟ ﴿۳﴾ ثمود اور عاد (کی قوم) نے (اس) جھنجھوڑنے والی (قیامت) کو جھٹلایا تھا ﴿۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ ثمود تو ایک حد سے زیادہ (بھیانک) آفت سے ہلاک کر دیے گئے ﴿۵﴾ اور (قوم) عاد کے لوگ تو ایسی طوفانی بے قابو ہَوا سے ہلاک کر دیے گئے ﴿۶﴾ جس کو اس (اللہ تعالیٰ) نے ان پر سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار مسلط کر دیا تھا، سو تم (اگر وہاں ہوتے تو) دیکھتے کہ وہاں لوگ کھجور کے (گرے ہوئے) کھوکھلے تنوں کی طرح پچھاڑے ہوئے پڑے تھے ﴿۷﴾ اب کیا تم کو ان میں سے کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے؟ ﴿۸﴾ اور فرعون اور اس سے پہلے کے (عاد اور ثمود کے) لوگ اور (لوط علیہ السلام کی) الٹی ہوئی بستیوں (کے رہنے والوں) نے (بڑی بڑی) خطائیں کیں ﴿۹﴾ سو انھوں نے اپنے رب کے پیغمبر کی نافرمانی کی تھی، آخر اس (اللہ تعالیٰ) نے ان کو سختی کے ساتھ پکڑ لیا ﴿۱۰﴾

إِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ أُذُنٌ
وَّاعِيَةٌ ۝١٢ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣ وَّحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا
دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ
وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١

یقیناً جس وقت پانی حد سے اونچا ہوا تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کر دیا[①] ﴿۱۱﴾ تا کہ ہم اس (واقعے) کو تمھارے لیے (عبرت سے بھری ہوئی) یادگار بنا دیویں اور یاد رکھنے والے کان اس کو (سن کر) یاد رکھیں ﴿۱۲﴾ پھر جب صور میں ایک ہی دفعہ پھونک ماری جائے گی ﴿۱۳﴾ اور زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا لیے جائیں گے اور ایک ہی (مرتبہ کی) چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ﴿۱۴﴾ تو اس دن ہو جانے والی چیز (یعنی قیامت) واقع ہو ہی جائے گی[②] ﴿۱۵﴾ اور آسمان پھٹ جائے گا، سو وہ اس دن بالکل کمزور ہو جائے گا ﴿۱۶﴾ اور فرشتے (آسمان پھٹے اس وقت) اس کے کناروں پر ہوں گے اور تمھارے رب کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے ﴿۱۷﴾ اس دن تم اس طرح حاضر کیے جاؤ گے کہ تمھاری کوئی چھپی ہوئی چیز چھپی نہیں رہے گی ﴿۱۸﴾ پھر جس کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (لوگوں کو) کہے گا: لو! ذرا یہ میرا اعمال نامہ تو پڑھو ﴿۱۹﴾ میں (پہلے ہی) سمجھتا تھا کہ مجھے اپنے حساب کا سامنا کرنا ہوگا[③] ﴿۲۰﴾ سو وہ شخص پسندیدہ عیش میں ہوگا ﴿۲۱﴾

---

① جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے بنائی تھی۔

② [دوسرا ترجمہ] اس دن پیش آنے والی چیز (یعنی قیامت) پیش آ ہی جائے گی۔ یعنی وہ واقعہ پیش آ جائے گا جیسے پیش آنا ہے۔

③ [دوسرا ترجمہ] مجھے میرا حساب ملنے ہی والا ہے۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ
اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّيْ
سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾ لَّا
يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾ ع

(یہ پسندیدہ عیش) اونچی جنت میں ہوگا ﴿۲۲﴾ اس کے پھل بہت قریب قریب ہوں گے① ﴿۲۳﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ): جو اعمال تم نے پہلے گزرے ہوئے دنوں میں کیے تھے اس کے بدلے میں تم مزے سے کھاؤ، پیو ﴿۲۴﴾ اور جس کو اس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ: اے کاش کہ مجھ کو میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا! ﴿۲۵﴾ اور مجھے خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے (تو بہت اچھا ہوتا) ﴿۲۶﴾ کتنا اچھا ہوتا کہ وہ (پہلی) موت ہی (میرا معاملہ) ختم کر دیتی! ﴿۲۷﴾ مجھے میرا مال کچھ کام نہیں آیا ﴿۲۸﴾ میری حکومت مجھ سے ہلاک ہوگئی ﴿۲۹﴾ (حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈال دو ﴿۳۰﴾ پھر اس کو جہنم میں داخل کر دو ﴿۳۱﴾ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی لمبائی ستر ہاتھ کے برابر ہے اس کو جکڑ دو ﴿۳۲﴾ کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑے ہیں ان پر ایمان نہیں لاتا تھا ﴿۳۳﴾ اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کی تاکید نہیں کرتا تھا② ﴿۳۴﴾ لہٰذا یہاں آج اس کا کوئی ہمدردی کرنے والا دوست نہیں ہے ﴿۳۵﴾ اور غسلین کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے③ ﴿۳۶﴾ جس کو گنہگار لوگ ہی کھائیں گے ﴿۳۷﴾

① جو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حالت میں چنے جاسکے [دوسرا ترجمہ] جھک پڑے ہوں گے۔

② [دوسرا ترجمہ] ترغیب نہیں دیتا تھا۔

③ زخم دھوتے وقت جو پانی گرتا ہے یا اس جیسی کوئی کھانے کی چیز۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا
هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ
بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ
لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى
ع الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

اب میں ان چیزوں کی قسم کھاتا ہوں جن کو تم دیکھتے ہو ﴿۳۸﴾ اور ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے نہیں① ﴿۳۹﴾ کہ یقیناً یہ (قرآن) بہت ہی عزت والے پیغام لانے والے (فرشتے) کا کلام ہے ﴿۴۰﴾ اور وہ (قرآن) کسی شاعر کا کلام نہیں ہے؛ (مگر) تم بہت تھوڑا ایمان لاتے ہو ﴿۴۱﴾ اور وہ کسی کاہن کا کلام نہیں ہے، تم بہت کم دھیان دیتے ہو ﴿۴۲﴾ یہ (قرآن) تمام عالموں کی رب کی طرف سے اتارا جارہا ہے ﴿۴۳﴾ اور اگر (بالفرض) یہ نبی ہماری طرف کچھ (غلط) باتیں (بیان کرکے) منسوب کردیتے ﴿۴۴﴾ تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے ﴿۴۵﴾ پھر ہم ان کی شہ رگ کاٹ دیتے② ﴿۴۶﴾ پھر تم میں سے کوئی بھی (ان کو) اس (قتل کی سزا) سے روکنے والا نہ ہوتا ﴿۴۷﴾ اور یقین رکھو کہ وہ (قرآن تو) تقویٰ والوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے ﴿۴۸﴾ اور ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم میں بعض (اس قرآن کو) جھٹلانے والے ہیں ﴿۴۹﴾ اور یقیناً وہ (قرآن) کافروں کے لیے حسرت کا ذریعہ ہے ﴿۵۰﴾ اور یقینا وہی (قرآن) حق اور یقینی ہے ﴿۵۱﴾ سو تم اپنے رب جو بڑی عظمت والے ہیں ان کے نام کی تسبیح پڑھے ﴿۵۲﴾

---

①اس وقت حضور ﷺ نظر آتے تھے، حضرت جبرئیل نظر نہیں آتے تھے یا نظر آنے والی اور نہ نظر آنے والی مخلوق کی قسم کھائی گئی ہے۔ ②یعنی قتل کردیتے۔

سورة المعارج

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ حاقہ کے بعد اور سورۂ نبا سے پہلے (۷۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کی عظمت، برتری اور درجات کی بلندی کا تذکرہ ہے، یعنی اللہ بڑے فضائل والے، بڑے بلندیوں والے ہیں۔

معارج کا دوسرا مطلب ہے: فرشتے اور ایمان والوں کی روحیں درجہ بدرجہ طے کر کے اللہ کی بارگاہِ قرب تک چڑھتی ہیں۔

تیسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ کے بندے اللہ کی تابعداری میں دل وجان سے کوشش کر کے اور اچھی عادتوں سے آراستہ ہو کر اللہ کے قرب اور وصول کے روحانی مرتبوں اور درجوں سے ترقی کرتے ہوئے اللہ کی حضوری سے مشرف ہوتے ہیں۔

معارج کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آسمان پر چڑھنے کے راستے، جن راستوں پر چڑھ کر فرشتے اوپر کی دنیا میں پہنچتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الۡمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾
تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ۚ﴿۴﴾ فَاصۡبِرۡ
صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّہُمۡ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا ؕ﴿۷﴾ یَوۡمَ تَکُوۡنُ السَّمَآءُ
کَالۡمُہۡلِ ۙ﴿۸﴾ وَ تَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِہۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚۖ۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا ہے① جو کافروں پر آنے ہی والا ہے، اس (عذاب) کو کوئی ہٹانے والا نہیں ہے② ﴿۱﴾ ﴿۲﴾ (وہ عذاب) اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آئے گا) جو چڑھنے کے راستوں (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں③ ﴿۳﴾ فرشتے اور روح اس کی طرف اس دن میں چڑھتے ہوں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے④ ﴿۴﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم خوب صورتی کے ساتھ صبر کرتے جاؤ⑤ ﴿۵﴾ یہ لوگ اس (عذاب کے دن) کو (بہت) دور سمجھ رہے ہیں ﴿۶﴾ اور ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں ﴿۷﴾ (وہ عذاب) اس دن (ہوگا) جب آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوجائے گا⑥ ﴿۸﴾ اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے ﴿۹﴾ اور کوئی جگری دوست کسی جگری دوست کو پوچھے گا بھی نہیں ﴿۱۰﴾

---

① سأل کا صلہ ''ب'' آئے تو درخواست اور طلب کا معنی ہوتا ہے، یہ مطالبہ کرنے والا النضر بن حارث تھا۔
② [دوسرا ترجمہ] ایک مانگنے والے نے (ایسا) عذاب مانگا ہے جو (یقینا) پڑنے والا ہی ہے، کافروں پر سے اس عذاب کو کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ ③ [دوسرا ترجمہ] جو سیڑھیوں کے (یعنی آسمانوں) کے مالک ہیں۔ (تیسرا ترجمہ) جو بلند درجات کے صاحب ہے۔ ④ [دوسرا ترجمہ] جن سیڑھیوں سے فرشتے اور (ایمان والوں کی) روح اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہے وہ عذاب اس دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔
⑤ یعنی ایسا صبر جس میں کوئی شکایت نہ ہو۔ ⑥ [دوسرا ترجمہ] تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوجائے گا۔

يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ
وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهَا
لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ
هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾
وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾

حالاں کہ وہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیے جائیں گے، مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے اپنے بیٹے کو ﴿۱۱﴾ اور اپنی بیوی کو اور اپنے بھائی کو ﴿۱۲﴾ اور اپنے اس گھرانے کو جس میں وہ رہتا تھا ﴿۱۳﴾ اور زمین کے تمام رہنے والوں کو فدیہ میں دے ڈالے، پھر (فدیہ دے کر) خود کو بچائے ﴿۱۴﴾ (لیکن ایسا) ہرگز نہیں ہوگا، وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۵﴾ جو کھال کھینچ لینے والی ہوگی ﴿۱۶﴾ وہ (آگ) اس شخص کو پکارتی ہوگی جس نے (ایمان سے) پیٹھ پھرائی ہوگی اور منہ پھرا کر چلا گیا ہوگا ﴿۱۷﴾ اور (مال کو) جمع کیا ہوگا اور سنبھال کر (حفاظت سے) رکھ دیا ہوگا[۱] ﴿۱۸﴾ یقیناً انسان بہت کم صبر کرنے والا پیدا کیا گیا ہے[۲] ﴿۱۹﴾ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت گھبرا جاتا ہے ﴿۲۰﴾ اور جب کوئی بھلائی اس کو پہنچتی ہے تو (مال خرچ کرنے سے) بہت منع کرتا ہے[۳] ﴿۲۱﴾ مگر ہاں وہ نمازی لوگ (ایسے نہیں ہے) ﴿۲۲﴾ جو اپنی نماز کی برابر پابندی رکھتے ہیں ﴿۲۳﴾ اور وہ جن کے مالوں میں متعین حصہ ہے ﴿۲۴﴾ سوال کرنے والے کا بھی اور سوال سے بچنے والے کا بھی ﴿۲۵﴾ اور وہ لوگ جو بدلے کے دن کا یقین (یعنی اعتقاد) رکھتے ہیں ﴿۲۶﴾ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں ﴿۲۷﴾

---

① یعنی مال میں جو حقوق ہے وہ ادا نہیں کرتا تھا۔

② [دوسرا ترجمہ] کم ہمت پیدا کیا گیا [تیسرا ترجمہ] کم حوصلہ پیدا کیا گیا۔

③ [دوسرا ترجمہ] بہت بخیل بن جاتا ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلٰى
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ
بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُونَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولٰٓئِكَ فِي جَنّٰتٍ
ع مُّكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
عِزِينَ ﴿۳۷﴾ أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا
يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾

یقیناً ان کے رب کے عذاب سے نڈر (یعنی بے خوف) نہیں ہونا چاہیے ﴿۲۸﴾ اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی (برابر) حفاظت رکھتے ہیں① ﴿۲۹﴾ سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کی مالکی میں آچکی ہوں تو ان پر کوئی ملامت نہیں ہے ﴿۳۰﴾ اور جو بھی اس کے علاوہ (شہوت پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اپنانا) چاہے گا سو وہی لوگ (شریعت کی) حد سے آگے نکلنے والے ہیں ﴿۳۱﴾ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں کو اور اپنے عہدوں کو نبھاتے ہیں ﴿۳۲﴾ اور وہ لوگ جو اپنی گواہیاں ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور وہ لوگ جو اپنی (فرض) نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں ﴿۳۴﴾ وہی لوگ ہیں جو جنتوں میں عزت (یعنی احترام) کے ساتھ رہیں گے ﴿۳۵﴾

(اے نبی!) تو ان کافروں کو کیا ہو گیا وہ داہنی طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی آپ کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر دوڑ دوڑ کر آرہے ہیں ﴿۳۶﴾ ﴿۳۷﴾ کیا ان میں سے ہر شخص یہ لالچ رکھتا ہے کہ اس کو نعمتوں والی جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا ﴿۳۸﴾ ہم نے ان کو جس چیز سے پیدا کیا ہے② اس کو وہ بھی جانتے ہیں ﴿۳۹﴾

---

① یعنی قابو میں رکھتے ہیں۔
② یعنی منی کے بے جان نطفے سے۔

فَلَآ أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ إِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝٤٠ عَلٰٓى أَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٤١ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ
يُوْعَدُوْنَ ۝٤٢ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝٤٣
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝٤٤ ع

سو اب میں مشرقوں اور مغربوں ① کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم یقیناً اس بات پر پوری قدرت رکھتے ہیں کہ ہم ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں کو (بدل کر کے) لے آئیں اور وہ ہمارے قابو سے نکل نہیں جائیں گے ﴿۴۰﴾﴿۴۱﴾ لہذا (اے نبی!) تم ان کو چھوڑ دو کہ وہ بیہودہ باتوں میں لگے رہیں اور کھیل کود کرتے رہیں، یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے جا ملے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۲﴾ جس دن وہ (کافر) قبروں سے اس طرح جلدی جلدی نکلیں گے جیسے وہ کسی بت کے تھان کی طرف دوڑ رہے ہوں ﴿۴۳﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ② ذلت ان پر چھا رہی ہوگی، یہ وہی دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ﴿۴۴﴾

① یعنی جن جگہوں سے ستارے طلوع ہوتے ہیں اور جن جگہوں پر ستارے غروب ہوتے ہیں۔
② [دوسرا ترجمہ] ان کی آنکھیں نیچی ہو رہی ہوں گی۔

سورة نوح

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ نحل کے بعد اور سورۂ طور سے پہلے اکہتر (۷۱) یا تہتر (۷۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ کے ایک جلیل القدر نبی حضرت نوحؑ بن لامک کا تذکرہ ہے۔

کہتے ہیں: نوحہ یعنی کثرت سے رونے کی وجہ سے آپ کا نام نوح سے مشہور ہو گیا، اصلی نام عبد الجبار بھی بتایا جاتا ہے۔

آپ کا لقب ''آدمِ ثانی'' ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

إِنَّآ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖٓ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ①
قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَأَطِيْعُوْنِ ③ يَغْفِرْ لَكُمْ
مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ إِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ رَبِّ إِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ إِلَّا فِرَارًا ⑥
وَإِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا أَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا کہ اپنی قوم کو (کفر کی سزا سے) ڈراؤ اس سے پہلے کہ ان پر کوئی دردناک عذاب آ پہنچے ﴿۱﴾ نوح (علیہ السلام) نے (اپنی قوم کو) کہا کہ: اے میری قوم! میں تمھارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں ﴿۲﴾ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور میری بات مان لو ﴿۳﴾ وہ (اللہ تعالیٰ) تمھارے کچھ گناہوں کی مغفرت کر دیں گے اور تم کو مقرر وقت (یعنی جتنی زندگی مقدر ہے وہاں) تک باقی رکھیں گے ①یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے جب وہ آ جائے گا تو پھر اس کو پیچھے نہیں ہٹایا جا سکتا، کاش تم یہ بات سمجھتے ہوتے ﴿۴﴾ نوح (علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! میں اپنی قوم کو رات اور دن (توحید کی) دعوت دیتا رہا ﴿۵﴾ لیکن میری دعوت سے وہ (ایمان سے) اور زیادہ بھاگنے لگے ﴿۶﴾ اور میں نے جب بھی ان کو (توحید کی) دعوت دی تاکہ آپ ان کی مغفرت کر دے تو انھوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال دیں اور اپنے کپڑے اپنے اوپر (اوڑھ کر) لپیٹ لیے،

---

① [دوسرا ترجمہ] اور تم کو مقرر وقت تک ڈھیل دیں گے۔

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًاۚ۝۷ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًاۙ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ
وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًاۙ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًاۙ۝۱۰ یُّرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًاۙ۝۱۱ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ
لَّكُمْ اَنْهٰرًاؕ۝۱۲ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًاۚ۝۱۳ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا۝۱۴ اَلَمْ تَرَوْا
كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاۙ۝۱۵

اور (کفر پر) اڑے رہے① اور انھوں نے انتہائی تکبر کیا ﴿۷﴾ پھر میں نے ان کو بلند آواز سے دعوت دی② ﴿۸﴾ پھر میں نے ان کو کھل کر (یعنی علانیہ) بھی سمجھایا اور چپکے چپکے بھی ان کو سمجھایا③ ﴿۹﴾ سو میں نے (ان سے) کہا کہ: تم اپنے رب سے استغفار کرو، یقین رکھو وہ بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۱۰﴾ وہ تمھارے اوپر آسمان سے خوب بارش برسائیں گے ﴿۱۱﴾ اور تمھارے مال اور اولاد میں مدد کریں گے④ اور تمھارے لیے باغات پیدا کردیں گے اور تمھارے لیے نہریں جاری کردیں گے⑤ ﴿۱۲﴾ تم کو کیا ہوگیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت سے بالکل ڈرتے نہیں ہو⑥ ﴿۱۳﴾ حالاں کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو (منی کے نطفے سے انسان بننے تک) مختلف دور سے گزار کر پیدا کیا ہے ﴿۱۴﴾ کیا تم (یہ) نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اوپر نیچے سات آسمان پیدا فرمائے ہیں؟ ﴿۱۵﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] ضد کرنے لگے۔ ② یعنی مجلسوں میں جا جا کر مجمع عام میں بھی دعوت دی۔
③ یعنی انفرادی ملاقاتیں، تنہائی میں چپکے چپکے سمجھایا، غرض جس طرح بھی دعوت دی جاسکتی ہو ان تمام طریقوں سے دعوت دی۔ ④ [دوسرا ترجمہ] بڑھادیں گے۔ قرآن کی آیتوں اور احادیث میں اولاد کی کثرت کو بطورِ نعمت بیان کیا گیا ہے اور بعض آیتوں میں بتایا گیا کہ نافرمان لوگ بھی اولاد کی کثرت کو فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں، افسوس! آج کے دور میں اولاد کی کثرت کو لوگ معیوب سمجھ رہے ہیں، کیسا الٹا حال ہے؟
⑤ استغفار کے عجیب فوائد اور حضرت حسن بصری کا واقعہ خطبات محمود میں ملاحظہ فرمائیں۔
⑥ [دوسرا ترجمہ] تم کو کیا ہوگیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی سے بالکل امید نہیں رکھتے، یعنی اللہ کی عظمت سے امید رکھو کہ اگر تم اطاعت کروں گے تو تم کو عزت ملے گی، یا بڑائی کا اعتقاد رکھ کر عظمت سے ڈرو۔

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ ع
لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

اور ان (آسمانوں) میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا ہے ﴿۱۶﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تم کو خاص طریقے سے زمین سے اگایا (یعنی پیدا کیا) ہے① ﴿۱۷﴾ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اس (زمین) میں دوبارہ لے جائیں گے اور (قیامت میں وہیں سے) تم کو باہر نکالیں گے ﴿۱۸﴾ اور اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے زمین کو فرش (یعنی بچھونا) بنادیا ﴿۱۹﴾ تاکہ تم اس کے کھلے (یعنی کشادہ) راستوں پر چلو پھرو ﴿۲۰﴾

نوح علیہ السلام نے کہا کہ: اے میرے رب! حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ان (سرداروں) کی بات پر چلے جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان ہی زیادہ پہنچایا ﴿۲۱﴾ اور انھوں نے (میرے خلاف) بڑی بھاری مکاری (یعنی تدبیریں) کیں ﴿۲۲﴾ اور (ان سرداروں نے عوام سے) کہا کہ: تم اپنے معبودوں کو ہرگز مت چھوڑنا اور (خاص طور پر) بالکل مت چھوڑنا ''ود'' کو اور نہ تو ''سواع'' کو اور نہ تو ''یغوث'' کو اور (نہ تو) ''یعوق'' کو اور (نہ تو) ''نسر'' کو② ﴿۲۳﴾

① عام طور پر انسان منی سے پیدا ہوا ہے اور منی غذا سے بنی ہے اور غذا کا تعلق زمین سے اگنے والی چیزوں سے ہے اور انسانِ اول حضرت آدم علیہ السلام تو مٹی سے پیدا کیے گئے تھے۔

② حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں آج تک ان بتوں کی عبادت ہوتی ہے، نام یہاں بدلے ہوئے ہیں:

ود: بشن۔ سواع: برہما۔ یغوث: اندرا۔ یعوق: شیو۔ نسر: ہنومان۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا
كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ
ع وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ النصف

اور پکی بات ہے کہ (اس طرح) ان سرداروں (اور بتوں) نے بہت سو کو گمراہ کردیا؛ اور (اے رب!) آپ بھی ان ظالموں کو گمراہی میں اور زیادہ کردیجیے ﴿۲۴﴾ وہ لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے (پانی میں) ڈبو دیئے گئے اور آگ میں داخل کردیے گئے، پھر اپنے لیے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں پایا (جو ان کو عذاب سے بچالیوے) ﴿۲۵﴾ اور نوح علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ کافروں میں سے زمین پر کسی بسنے والے کو باقی نہ چھوڑئے ① ﴿۲۶﴾ یقیناً اگر آپ ان کو باقی رکھیں گے تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور ان سے بدکار، پکی کافر اولاد ہی پیدا ہوگی ﴿۲۷﴾ اے میرے رب! آپ میری مغفرت کردیجیے اور میرے والدین کی اور جو میرے گھر میں ایمان لاکر داخل ہوجائے اس کی اور (قیامت تک آنے والے) ایمان والے مردوں کی اور ایمان والی عورتوں کی، اور ظالموں کی تو بربادی ہی زیادہ کردیجیے ﴿۲۸﴾

① [دوسرا ترجمہ] زمین پر ایک گھر بھی باقی نہ رکھیے۔

سورة الجن

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ اعراف کے بعد اور سورۂ یٰسین سے پہلے چالس (۴۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

جناتوں کے قرآن سننے کے واقعے کو اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔

''جن'' اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہے، ان کی پیدائش آگ سے ہوئی، ان کی پیدائش کی تفصیلی کیفیت ہم کو معلوم نہیں، ہماری طرح وہ بھی احکامِ شرعیہ کے مکلف ہیں، توالد وتناسل کا سلسلہ بھی ہے، ایمان والے بھی ہیں، غیر ایمان والے بھی ہیں۔

''جِن'' کا لفظ ''جَنّ'' سے بنا ہے، جس کا معنیٰ آتا ہے چھپا لینا، یہ عام طور پر نظروں سے غائب رہتے ہیں؛ اسی لیے ان کو ''جن'' کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّهۡدِیۡۤ اِلَی
الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنَّهُ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ اَنَّهُ كَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ
الۡاِنۡسُ وَ الۡجِنُّ عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو کہ: میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (قرآن کو) غور سے سنا① پھر انھوں نے (اپنی قوم کو جا کر) کہا کہ: ہم نے تو ایک عجیب قرآن سنا ﴿۱﴾ جو نیک راستہ بتلاتا ہے؛ لہٰذا ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے ہیں② اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو (عبادت میں) بالکل شریک نہیں مانیں گے ﴿۲﴾ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت اونچی ہے، اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بنایا ﴿۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے بے وقوف لوگ اللہ تعالیٰ کی شان میں حقیقت سے دور باتیں کرتے تھے③ ﴿۴﴾ اور ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ انسان اور جنات اللہ تعالیٰ کی شان میں کبھی کوئی جھوٹی بات نہیں کہیں گے ﴿۵﴾

---

① یعنی حضرت نبی کریم ﷺ سے سنا، طائف کی مشقت پر دو نقد انعام دنیا ہی میں ملے:

(۱) جناتوں میں ایمان پھیلنا شروع ہوا۔

(۲) معراج۔

② یہ جناتوں کی قابلِ تقلید بات ہے کہ حق بات سنی تو فوری ایمان قبول کرلیا۔ اس سے پوچھیں گے۔ اس سے تحقیق کریں گے۔ غور کریں گے۔ اس طرح ٹالنے والے چکروں میں نہ پڑے۔

③ [دوسرا ترجمہ] (نامناسب) باتیں حد سے بڑھ کر کہتے تھے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمۡ
ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسۡنَا السَّمَآءَ فَوَجَدۡنٰهَا مُلِئَتۡ
حَرَسًا شَدِيۡدًا وَّشُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقۡعُدُ مِنۡهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمۡعِ ؕ فَمَنۡ يَّسۡتَمِعِ الۡاٰنَ
يَجِدۡ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدۡرِىۡۤ اَشَرٌّ اُرِيۡدَ بِمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ
رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنَّا دُوۡنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے کچھ لوگوں سے پناہ لیا کرتے تھے، اس طرح ان (حفاظت لینے والے) انسانوں نے ان جناتوں کی شرارت (یعنی بد دماغی) زیادہ کردی① ﴿۶﴾ اور یہ کہ جس طرح تم (جناتوں) نے خیال قائم کر رکھا تھا ویسا ہی ان انسانوں نے خیال قائم کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو (مرنے کے بعد) دوسری مرتبہ ہرگز زندہ نہیں کریں گے② ﴿۷﴾ اور یہ کہ ہم نے آسمان کی تلاشی لینا چاہی③ تو اسے بڑے سخت چوکیداروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ﴿۸﴾ اور یہ کہ (پہلے) ہم تو اس (آسمان) کی کچھ جگہوں پر سننے کے لیے بیٹھا کرتے تھے④ لیکن اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ دیکھتا ہے کہ ایک شعلہ اس کی گھات میں لگا ہے⑤ ﴿۹﴾ اور یہ کہ ہم (یہ) نہیں جانتے کہ (اس روک ٹوک سے) زمین کے رہنے والوں سے کوئی برا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کو سیدھا راستہ دکھانے کا ارادہ کیا ہے؟ ﴿۱۰﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور ہم میں سے کچھ ان کے سوا (دوسری طرح کے) بھی ہیں، (غرض) ہم الگ الگ طریقوں پر (چلے آرہے) تھے ﴿۱۱﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] اس طرح جناتوں کو اور زیادہ سر پر چڑھا دیا۔

② [دوسرا ترجمہ] اب اللہ تعالیٰ کسی (رسول کو) ہرگز مبعوث نہیں کریں گے۔

③ [دوسرا ترجمہ] چھان بین کرنا چاہی۔

④ ملائکہ آسمان سے نیچے اتر کر بادل کے قریب جاری کیے جانے والے فیصلوں کا تذکرہ کرتے ہیں شیاطین ان باتوں کو سننے کی کوشش کرتے تھے۔

⑤ [دوسرا ترجمہ] ایک شعلہ کو (انتظار میں) تیار پاتا ہے۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنۡ لَّنۡ نُّعۡجِزَ اللّٰهَ فِی الۡاَرۡضِ وَلَنۡ نُّعۡجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعۡنَا الۡهُدٰۤی
اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنۡ یُّؤۡمِنۡ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخۡسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الۡمُسۡلِمُوۡنَ وَمِنَّا
الۡقٰسِطُوۡنَ ؕ فَمَنۡ اَسۡلَمَ فَاُولٰٓئِکَ تَحَرَّوۡا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الۡقٰسِطُوۡنَ فَکَانُوۡا لِجَهَنَّمَ
حَطَبًا ﴿۱۵﴾ وَّاَنۡ لَّوِ اسۡتَقَامُوۡا عَلَی الطَّرِیۡقَةِ لَاَسۡقَیۡنٰهُمۡ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفۡتِنَهُمۡ
فِیۡهِ ؕ وَمَنۡ یُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّهٖ یَسۡلُکۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

اور یہ کہ ہم سمجھ چکے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں بالکل عاجز نہیں کر سکتے اور کہیں بھاگ کر کے ان کو تھکا (یعنی ہرا) نہیں سکتے ﴿۱۲﴾ اور یہ کہ جب ہم نے (قرآن کی شکل میں) ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے؛ لہذا جو شخص بھی اپنے رب پر ایمان لے آئے گا تو اس کو کسی کمی (یعنی نقصان) کا ڈر نہیں ہوگا اور نہ کسی زبردستی (یا زیادتی) کا ﴿۱۳﴾ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو مسلمان (ہوگئے) ہیں اور ہم میں سے کچھ (تو ابھی بھی) ظالم ہیں، سو جو مسلمان ہو گئے تھے تو انھوں نے نیک راستہ تلاش کرلیا ہے① ﴿۱۴﴾ اور وہ لوگ جو ظالم ہیں سو وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے ﴿۱۵﴾ اور (اے نبی! تم) یہ (بھی کہو) کہ: (مجھ پر یہ وحی بھی آئی ہے کہ) اگر وہ لوگ (ہدایت کے) راستے پر سیدھے رہتے تو ہم ان کو وافر پانی سے سیراب کرتے ﴿۱۶﴾ تا کہ اس میں ہم ان کو آزماویں② اور جو شخص بھی اپنے رب کی یاد سے منہ پھرائے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایک چڑھتے عذاب میں ڈال دیں گے③ ﴿۱۷﴾

---

① [دوسرا ترجمہ] نیکی کا راستہ اپنالیا ہے۔

② کہ ان نعمتوں پر کون شکر ادا کرتا ہے اور کون ناشکری کرتا ہے؟

③ صعدا:

[۱] ایسا عذاب جس میں پریشانی اور مصائب کی بلندیوں پر چڑھتے ہی رہنا پڑے۔

[۲] مشقت بھرا عذاب۔

[۳] جہنم کے ایک پہاڑ کا نام بھی صعدا ہے۔

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۟ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا
يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۟ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ ع
لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ
مُلْتَحَدًا ۟ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ۟ؕ﴿۲۳﴾

اور (مجھے) یہ (بھی وحی کی گئی) کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص ہیں، سو (ان میں) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ① ﴿۱۸﴾ اور یہ بھی کہ جب اللہ تعالیٰ کے (خاص) بندے (یعنی حضرت محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ لوگ اس (بندے) پر ٹوٹ پڑتے ہوں ② ﴿۱۹﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو کہ میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا ہوں ﴿۲۰﴾ (اور یہ بھی) کہہ دو کہ: تمھارا کوئی نقصان میرے اختیار میں نہیں ہے اور نہ (تمھاری) کوئی بھلائی ﴿۲۱﴾ (اے نبی! یہ بات) کہہ دو کہ (تمھاری چاہت کے مطابق دین میں اگر میں تبدیلی کردوں تو) اللہ تعالیٰ سے مجھے کوئی بچا نہیں سکتا اور میں اس کو چھوڑ کر کوئی حفاظت کی جگہ پا نہیں سکتا ﴿۲۲﴾ (میرا تو) بس (اتنا ہی کام ہے کہ) میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (احکامات) پہنچا دیتا ہوں اور اس کے پیغامات بھی (بندوں کو دے دیتا ہوں) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ﴿۲۳﴾

① پوری زمین اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر غیر اللہ کی عبادت ہونی ہی نہیں چاہیے، خاص کر مساجد میں تو غیر اللہ کی عبادت کا خیال تک نہ آوے، مساجد غیر اسلامی رسومات سے پاک رہیں۔ (دوسرا ترجمہ) کہ تمام سجدے تو اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے (یعنی انسان کے بدن کے ہر عضو سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں برداری ظاہر ہو) سو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو مت پکارو۔

② ابتدائے اسلام میں حضور ﷺ پر دورانِ نماز حملے بھی ہوئے (دوسرا ترجمہ) اس بندے پر بھیڑ لگا دیتے ہوں (کفار دشمنی میں بھیڑ لگا دیتے اور مسلمان محبت میں شوق سے بھیڑ لگاتے)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ
اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿٢٥﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ
اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾
ع لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

(اور یہ لوگ نافرمانی کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ جب وہ (نافرمان لوگ) اس چیز کو دیکھ لیں گے جس سے ان کو ڈرایا جارہا ہے تب ان کو پتہ چل جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور تعداد کے اعتبار سے کون کم ہے؟ ﴿۲۴﴾ (اے نبی!) تم کہہ دو: میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے کیا وہ نزدیک (آنے والا) ہے یا میرے رب نے اس کے لیے کوئی لمبی مدت مقرر فرمائی ہے؟ ﴿۲۵﴾ (وہ اللہ تو) غیب کی باتوں کو جاننے والے ہیں، چناں چہ وہ اپنے غیب کی کسی کو خبر نہیں دیا کرتے ﴿۲۶﴾ سوائے کسی رسول کے جس کو انھوں نے پسند فرمالیا ہو، سو وہ بھی (اس اہتمام کے ساتھ کہ) اس (رسول) کے آگے ① اور اس کے پیچھے حفاظت کرنے والے (یعنی چوکیداروں) کو چلاتے ہیں ﴿۲۷﴾ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) یہ دیکھ لیویں کہ انھوں نے اپنے رب کے پیغامات کو (پوری حفاظت سے) پہنچادیا ② اور اس (اللہ) نے ان کے سارے حالات کا احاطہ کر رکھا ہے ③ اور (ان کی) ہر چیز کی پوری گنتی کر رکھی ہے ﴿۲۸﴾

---

① یسلک اور رصدا: سے چوری اور التباس سے حفاظت۔

② کہ اللہ تعالیٰ دیکھ لے کہ فرشتوں نے پیغمبروں کو یا پیغمبروں نے دوسرے بندوں کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات ہو بہو کمی زیادتی کیے بغیر پہنچادیے ہیں۔

③ أحاط: سے وسائط کی حفاظت، أحصی: نسیان سے حفاظت۔

سورة المزمل

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ مدثر کے بعد تین (۳) نمبر پر یا سورۂ نون والقلم کے بعد چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبیٔ کریم ﷺ کو ایک خاص ادا یعنی "چادر میں لپٹنا" کے ذریعے خطاب کیا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

یٰۤاَیُّہَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ
وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ہِیَ اَشَدُّ
وَطۡاً وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَکَ فِی النَّہَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ﴿۷﴾ وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ
تَبۡتِیۡلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے چادر میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو ﴿۲﴾ اس کا آدھا حصہ (عبادت کے لیے کھڑے ہو) یا اس میں سے کچھ کم کرلو ﴿۳﴾ یا اس سے کچھ زیادہ کردیا کرو اور قرآن کو اطمینان سے صاف صاف پڑھا کرو ﴿۴﴾ ہم عنقریب تم پر ایک وزن دار کلام اتارنے والے ہیں ﴿۵﴾ (اور) یقیناً رات کو اٹھنا وہ ایسا موثر عمل ہے جس سے نفس بڑی اچھی طرح کچلتا ہے اور بات بھی سیدھے طریقے پر نکلتی ہے ﴿۶﴾ یقیناً دن میں تو تمھارے ساتھ لمبی مشغولیات لگی رہتی ہیں① ﴿۷﴾ اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرو اور سب سے الگ ہو کر پورے طور پر اسی کی طرف متوجہ رہو② ﴿۸﴾ مشرق اور مغرب کے مالک ہیں، ان کے سوا کوئی معبود نہیں، سو انہیں کو وکیل بنالو③ ﴿۹﴾

---

① حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی دن بھر کی مشغولیات خالص دینی، دعوتی ہوا کرتی تھی پھر بھی رات کو عبادت کے لیے یکسوئی کا حکم ہے، دین کا کام کرنے والے حضرات اس کی طرف خصوصی توجہ دیں، رات کی عبادت اور رونا، مانگنا اور دن میں محنت کرنا یہ کامیابی کی چابی ہے، وباللیل رھبان وبالنھار فرسان۔ صحیح بات کسی نے کہی: جب تک امت میں رات کو رونے کا عام ماحول تھا اللہ تعالیٰ دن کے اجالے میں امت کو خوشی، فتح وظفر کے حالات دکھاتے تھے، جب سے راتوں کا رونا ختم یا کم ہو گیا تب سے دن کے اجالے میں رلانے والے حالات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی۔

② [دوسرا ترجمہ] پورے طور پر اسی کے بن کے رہو۔ ③ یعنی سارے کام اللہ تعالیٰ کو سونپ دو، وہی کام بنانے والے ہیں۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا
شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ
اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾ ع

اور وہ (کافر لوگ) جو بات کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور خوب صورتی کے ساتھ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو① ﴿۱۰﴾ اور (تم کو) جھٹلانے والے جو عیش و آرام میں (پڑے) رہتے ہیں ان کے معاملے کو مجھ پر چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو ﴿۱۱﴾ یقیناً ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے ﴿۱۲﴾ اور ایسا کھانا ہے جو گلے میں پھنس جاتا ہو اور دردناک عذاب ہے ﴿۱۳﴾ (یہ سزائیں اس دن ہوں گی) جس دن زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور (سارے) پہاڑ اڑتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے② ﴿۱۴﴾ یقیناً ہم نے تمھاری طرف (اللہ تعالیٰ کے یہاں) تم پر گواہی دینے والے رسول کو بھیجا ہے جیسا ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا ﴿۱۵﴾ سو فرعون نے رسول کا کہنا نہیں مانا تو ہم نے اس کو ایسا پکڑ لیا جو اس کے لیے ایک زبردست وبال تھا ﴿۱۶﴾ سو اگر تم کفر کے اوپر رہے تو اس (قیامت کے) دن (کے عذاب) سے کیسے بچو گے جو (دن) بچوں کو بوڑھا بنا دے گا③ ﴿۱۷﴾ اس (دن) میں آسمان پھٹ پڑے گا، اس (اللہ تعالیٰ) کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ﴿۱۸﴾ یقیناً یہ ایک نصیحت کی بات ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ (یعنی دینِ اسلام) اپنا لیوے ﴿۱۹﴾

① یعنی مسلسل دعوت کے بعد بھی ایمان نہ لائے تب۔
② [دوسرا ترجمہ] پھسلتے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے [تیسرا] بکھرے ہوئے ریت کے ٹیلے ہو جائیں گے۔
③ یعنی قیامت کے دن لمبے وقت کی وجہ سے یا بھیانک مناظر کی وجہ سے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ
مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا
تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ
وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
ع خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

(اے نبی!) یقیناً تمھارے رب جانتے ہیں کہ تم دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) ایک تہائی رات (تہجد پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوتے ہو اور تمھارے ساتھیوں میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے) اور رات اور دن (کی صحیح مقدار) تو اللہ تعالیٰ ہی مقرر فرماتے ہیں① اس (اللہ تعالیٰ) کو معلوم تھا کہ تم اس کا صحیح حساب ہرگز نہیں رکھ سکو گے؛ اس لیے اس (اللہ تعالیٰ) نے تم پر عنایت فرمائی، اب تم قرآن میں جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھو، وہ (اللہ تعالیٰ) جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور دوسرے کتنے لوگ ایسے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کا فضل (یعنی حلال روزی) تلاش کرنے کے لیے زمین میں سفر کر رہے ہوں گے اور دوسرے بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کرتے ہوں گے؛ لہٰذا اب تم اس (قرآن) میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھ لیا کرو② اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ دیتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ کو اچھے طریقے سے قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیج دو گے اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ کر بہتر حالت میں اور بڑے ثواب کی شکل میں پاؤ گے اور تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو③ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے، بڑے رحمت والے ہیں ﴿۲۰﴾

① [دوسرا ترجمہ] رات اور دن کا پورا اندازہ تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں۔
② پہلے تہجد فرض تھی اور اس کے لیے مقدار بھی متعین تھی، بعد میں آسانی کر دی گئی، اب جتنی ہو سکے اتنی تہجد پڑھ لینا چاہیے، بہت ہی فائدے کی نماز ہے، آخری درجہ میں رات کو سونے سے قبل یا عشا کے ساتھ دو چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لو، اللہم وفقنا۔ ③ بہت سارے نیک اعمال کے ساتھ استغفار کا حکم ہے، کون ہے جو یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکتا ہوں؟ ایسا لگتا ہے کہ اسی وجہ سے استغفار کا حکم ہوا ہے۔

سورة المدثر

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھپن (۵۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ علق کی ابتدائی آیات کے بعد یا سورۂ مزمل کے بعد یا چار (۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بھی خطاب کا انداز عشق و محبت کا ہے یعنی ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لحاف میں لپٹے ہوئے ہیں'' اس ادا کے ذریعے خطاب کیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۪ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۪ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۪ۙ﴿۵﴾ وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۪ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصۡبِرۡ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوۡرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوۡمَئِذٍ يَّوۡمٌ عَسِيۡرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ غَيۡرُ يَسِيۡرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرۡنِىۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِيۡدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلۡتُ لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيۡنَ شُهُوۡدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمۡهِيۡدًا ۙ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اے لحاف میں لپٹنے والے! ﴿۱﴾ اٹھو! اور (لوگوں کو عذاب سے) ڈراؤ① ﴿۲﴾ اور اپنے رب کی تکبیر کہو② ﴿۳﴾ اور اپنے کپڑوں کو (اچھے طریقے سے) پاک رکھو ﴿۴﴾ اور (ہر قسم کی) گندگی (یا بتوں کی گندگی) سے دور ہی رہو ﴿۵﴾ اور (کسی پر) اس غرض سے احسان مت کرو کہ زیادہ وصول کرو ﴿۶﴾ اور اپنے رب کے لیے صبر کرتے رہو ﴿۷﴾ پھر جب صور پھونکا جائے گا ﴿۸﴾ تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا ﴿۹﴾ کافروں کے لیے آسان دن نہیں ہوگا ﴿۱۰﴾ اس شخص کا معاملہ میرے اوپر چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا ﴿۱۱﴾ اور میں نے اس کو دور تک پھیلا ہوا مال دیا③ ﴿۱۲﴾ اور ایسے بیٹے (دیے) جو آنکھ کے سامنے رہتے ہیں④ ﴿۱۳﴾ اور میں نے اس کے لیے ہر کام کا راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۱۴﴾

---

① یعنی اپنی جگہ سے اٹھو، یا مستعد ہو جاؤ۔ ② تکبیر سے دوسروں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت آوے گی، خود کے دل میں اللہ کی بڑائی اور عظمت کا یقین پیدا ہوگا اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑے ہیں۔

③ یعنی میں نے اس کو بہت زیادہ مال دیا، مختلف مقامات پر اس انسان کی پھیلی ہوئی جائیداد اور مال کی طرف اشارہ معلوم ہو رہا ہے۔ ④ جو اولاد نظروں کے سامنے ہوں وہ مستقل نعمت ہے، اس نعمت کی مزید وضاحت بندے کے خطبات جلد: دوم (۲) میں ملاحظہ فرمائیں۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اور میں نے اس کو سب طرح کا (دنیوی) سامان مہیا کر دیا۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ
وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ
وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ
الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ
لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

پھر بھی وہ یہ لالچ کرتا ہے کہ میں (اس کو) اور زیادہ دوں؟[۱] ﴿۱۵﴾ (ایسا) ہر گز نہیں ہوگا، وہ تو ہماری آیتوں کا دشمن بن ہی گیا ہے ﴿۱۶﴾ عنقریب میں اس کو ایک مشقت والی چڑھائی پر چڑھاؤں گا ﴿۱۷﴾ اس نے (قرآن کے بارے میں) سوچ کر ایک بات طے کر لی ﴿۱۸﴾ سو اللہ تعالیٰ اس کو برباد کردے! کیسی بات طے کرڈالی؟ ﴿۱۹﴾ پھر (دوبارہ) اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرڈالے! کیسی بات طے کرڈالی؟ ﴿۲۰﴾ پھر اس نے (حاضرین کی طرف) نظر دوڑائی ﴿۲۱﴾ پھر تیور چڑھائے اور منہ بگاڑا ﴿۲۲﴾ پھر پیٹھ پھرائی اور غرور دکھایا[۲] ﴿۲۳﴾ پھر کہنے لگا کہ: یہ (قرآن) کچھ نہیں، یہ تو ایک جادو ہے، جو نقل ہوتا ہوا چلا آتا ہے ﴿۲۴﴾ یہ (قرآن) تو صرف (کسی) آدمی کا کلام ہے ﴿۲۵﴾ اب میں اس شخص کو (جلدی ہی) آگ میں ڈال دوں گا ﴿۲۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ خبر ہے کہ وہ آگ کیا چیز ہے؟ ﴿۲۷﴾ وہ (داخل کیے جانے والی کسی چیز) کو باقی نہیں رکھے گی اور نہ (کسی کافر) کو چھوڑے گی ﴿۲۸﴾ کھال کو جھلس دینے والی ہے[۳] ﴿۲۹﴾ اس (جہنم) پر انیس (۱۹) (فرشتے) مقرر ہیں ﴿۳۰﴾

---

① آیت کا ایک اور مطلب یہ بھی ہے کہ اس کے گمان کے مطابق بالفرض اگر آخرت ہوگی تو دنیا سے زیادہ ہی اللہ تعالیٰ اس کو نعمت دیں گے (چونکہ مکہ کے کافر بعث بعد الموت کے منکر تھے)۔ ایک مطلب یہ ہے کہ دنیا کے اندر ہی مال کی حرص وطمع بڑھتی ہی رہے گی۔

② تا کہ دیکھنے والوں کو لگے کہ اس کو قرآن سے نفرت ہے۔

③ یعنی چمڑی کو بگاڑ دینے والی (سیاہ کردینے والی) ہے، (دوسرا ترجمہ) (دوزخ) انسان کے سامنے ظاہر ہوجائے گی۔

وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۪ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ
مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا
ع يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ
اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ
مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾

اور ہم نے جہنم کے داروغے فرشتوں کے سوا اور کسی کو نہیں بنایا① اور ان (فرشتوں) کی گنتی صرف کافروں کو آزمائش میں ڈالنے کے لیے مقرر کی ہے؛ تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے ان کو (سنتے ہی) یقین آجائے② اور ایمان والوں کا ایمان اور زیادہ (قوی) ہوجاوے، اور جن کو کتاب دی گئی وہ اور ایمان والے کسی شک (یعنی دھوکے) میں نہ پڑے اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے اور جو لوگ کافر ہیں وہ یہ کہیں کہ: اس قسم کی عجیب بات بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصد ہے؟ اسی طریقہ سے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں گمراہ کردیتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں (اس کو) ہدایت دیتے ہیں اور تمھارے رب کے لشکر کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (جہنم کے احوال اور اس طرح کی دوسری باتیں تمام) انسان کے لیے نصیحت ہی ہے ﴿۳۱﴾

خبردار! (جہنم کا انکار مت کرو، وہ تو بالکل سچی بات ہے) قسم ہے چاند کی! ﴿۳۲﴾ اور رات کی جب وہ پیٹھ پھرا کر جانے لگے ﴿۳۳﴾ اور صبح کی جب روشنی پھیل جاوے ﴿۳۴﴾ یقیناً وہ (جہنم) تو بڑی (بھیانک) چیزوں میں سے ایک ہے ﴿۳۵﴾ جو لوگوں کو ڈرانے والی ہے ﴿۳۶﴾ اس کے لیے تم میں سے (نیکی میں) آگے بڑھنا چاہے، یا جو پیچھے ہٹنا چاہے (سب کے لیے) ﴿۳۷﴾

---

① یعنی ہم نے جہنم کے کارکن صرف فرشتے ہی کو بنایا انسان کو نہیں بنایا۔
② اہلِ کتاب کے یہاں جہنم کے ملائکہ کی تعداد انیس ۱۹ مشہور تھی۔

كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّآ أَصْحَٰبَ ٱلْيَمِينِ ﴿۳۹﴾ فِى جَنَّٰتٍۢ يَتَسَآءَلُونَ ﴿۴۰﴾
عَنِ ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِى سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوا۟ لَمْ نَكُ مِنَ ٱلْمُصَلِّينَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ ٱلْمِسْكِينَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ ٱلْخَآئِضِينَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿۴۶﴾ حَتَّىٰٓ
أَتَىٰنَا ٱلْيَقِينُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَٰعَةُ ٱلشَّٰفِعِينَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ ٱلتَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍۭ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ ٱمْرِئٍۢ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ ٱلْءَاخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّآ إِنَّهُۥ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾ فَمَن شَآءَ ذَكَرَهُۥ ﴿۵۵﴾ وَمَا
يَذْكُرُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ ٱلتَّقْوَىٰ وَأَهْلُ ٱلْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع

ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں میں پھنسا ہوا ہے① ﴿۳۸﴾ مگر داہنی طرف والے ﴿۳۹﴾ کہ وہ جنتوں میں ہوں گے② (اور) مجرموں کے بارے میں پوچھتے ہوں گے ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ تم کو کس چیز نے جہنم میں داخل کیا؟ ﴿۴۲﴾ وہ جواب دیں گے: ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے ﴿۴۳﴾ اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے ﴿۴۴﴾ اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے ہم بھی ان کے ساتھ بیہودہ باتوں میں لگے رہتے تھے③ ﴿۴۵﴾ اور ہم بدلے کے دن (یعنی قیامت) کو جھٹلاتے تھے ﴿۴۶﴾ یہاں تک کہ (وہ) یقینی چیز (یعنی موت) ہمارے پاس آ ہی گئی④ ﴿۴۷﴾ لہذا ایسے لوگوں کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کام نہیں آئے گی ﴿۴۸﴾ سو ان (نافرمانوں) کو کیا ہو گیا کہ وہ نصیحت کی بات (یعنی قرآن) سے اس طرح منہ پھرا لیتے ہیں ﴿۴۹﴾ جیسے کہ وہ جنگلی گدھے ہوں ﴿۵۰﴾ جو کسی شیر سے (ڈر کر) بھاگ رہے ہوں ﴿۵۱﴾ بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دے دیے جاویں ﴿۵۲﴾ (ایسا) ہرگز نہیں ہوگا (کہ ہر ایک کو کوئی آسمانی کتاب دے دی جاوے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ آخرت (کے عذاب) سے ڈرتے ہی نہیں ہیں ﴿۵۳﴾ ہرگز نہیں! وہ (قرآن) تو نصیحت ہے ﴿۵۴﴾ پھر جو شخص چاہے تو اس (نصیحت) کو قبول کر لیوے ﴿۵۵﴾ اور وہ لوگ نصیحت قبول کرنے والے نہیں ہیں؛ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہیں، تو (وہ نصیحت قبول کر لیں گے) وہی (اللہ تعالیٰ) اس بات کے لائق ہیں کہ ان (کی پکڑ)

سے ڈرا جاوے اور وہی (ایمان والوں کی) مغفرت کرنے کے لائق ہیں ﴿۵۶﴾

---

① انسان کی ذات رہن یعنی گروی رکھی ہوئی ہے، ایمان لایا تو پوری ذات کو نجات اور جنت ملے گی، ورنہ اس کی پوری ذات جہنم میں ڈالی جاوے گی۔

② جن کے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ نیک لوگ۔

③ یہاں خاص طور پر کفار کے سردار مراد ہیں، جو دینِ اسلام کے متعلق نکتہ چینی اور مذاق کیا کرتے تھے اور اس کے لیے با قاعدہ مجلس قائم کرتے تھے، البتہ آیت کے عموم میں تمام قسم کی بیہودہ باتیں اور بیجا نکتہ چینیاں شامل ہیں، جو آخرت میں وبال کا ذریعہ بنے، اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے حفاظت میں رکھے۔

④ دنیا کے عیش میں آخرت کا یقین نہ آیا اور موت آئی تب آخرت کا یقین ہوا، اور وہ فائدہ مند نہ ہوا۔

سورة القيامة

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چالیس (۴۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ القارعہ کے بعد اور سورۂ ہمزہ سے پہلے اکتیس (۳۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں قیامت کے دن کی قسم کھائی گئی ہے۔ القیامہ کا معنیٰ آتا ہے ایک بار کھڑا ہونا، قیامت کے دن سب لوگ یک بارگی کھڑے ہوجائیں گے، قیام کے ایک معنیٰ ثبوت کا بھی آتا ہے یعنی قیامت ثابت ہے، اٹل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ
نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ
اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ
الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ کَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾ اِلٰی رَبِّکَ
یَوۡمَئِذِۣ الۡمُسۡتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی ﴿۱﴾ اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی① ﴿۲﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو ہرگز اکٹھا نہیں کرسکیں گے؟ ﴿۳﴾ کیوں نہیں (جب کہ) ہم کو اس پر بھی قدرت ہے کہ اس (کی انگلیوں) کے پوروں کو ٹھیک بنادے ویں ﴿۴﴾ بلکہ (قیامت کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ) انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے کی زندگی میں (بے باک ہوکر) کھلے گناہ کرتا رہے ﴿۵﴾ (انکار کرنے کے لیے) سوال کرتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا ﴿۶﴾ سو جس وقت آنکھیں چندھیا جاویں گی ﴿۷﴾ اور چاند کو گرہن لگ جاوے گا② ﴿۸﴾ اور سورج اور چاند کو اکٹھا کردیا جاوے گا③ ﴿۹﴾ اس دن انسان کہے گا کہ: کوئی جگہ ہے جہاں بھاگ کر چلا جاؤں؟ ﴿۱۰﴾ ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں! کوئی بچاؤ کی جگہ نہیں ہوگی ﴿۱۱﴾ اس دن (ہر ایک کو) تمھارے رب ہی کے سامنے جاکر ٹھہرنا ہوگا ﴿۱۲﴾

---

①: (الف) جو نفس ہر وقت زیادہ نیکی کرنے کے لیے ٹوکتا ہو۔ (ب) کافروں کو اس کا نفس کفر پر ملامت کرے گا۔ (ج) قیامت میں مؤمن کا نفس نیکی زیادہ کیوں نہیں کی اس پر ملامت کرے گا۔ (د) دنیا میں دکھ سکھ کسی حال میں قرار نہیں ہے؛ اس لیے انسانی نفس احوال بدلنے پر ملامت کرتا ہے۔

② یعنی قیامت میں بے نور رہوگا۔ ③ یعنی دونوں کی روشنی قیامت میں ختم ہوجاوے گی۔

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّلَوْ
اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا
قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ
الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ
يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾

اس دن (ہر) انسان کواس کے اگلے پچھلے (تمام) اعمال سے آگاہ کردیا جائے گا ﴿۱۳﴾ بلکہ انسان خود اپنی ذات سے اچھی طرح واقف ہوگا① ﴿۱۴﴾ چاہے وہ اپنے کتنے ہی بہانے بناوے ﴿۱۵﴾ (اے نبی! اس قرآن کے اترنے کے وقت) اس کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو ہلایا (یعنی چلایا) نہ کرو② ﴿۱۶﴾ یقین رکھو! اس (قرآن) کو (دل میں) یاد کروادینا③ اور (زبان سے) اس کو پڑھوانا ہماری ذمے داری ہے ﴿۱۷﴾ پھر جب ہم اس کو (فرشتے کے واسطے سے) پڑھنے لگیں توتم (ذہن اور فکر سے) اس کے پڑھنے کے ساتھ رہو④ ﴿۱۸﴾ پھر اس (کے معانی اور مطالب) کو کھول کر بتانا ہماری ذمے داری ہے ﴿۱۹﴾ سنو! (اے کافرو!) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) تم جلدی ملنے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت کرتے ہو ﴿۲۰﴾ اور تم آخرت کو چھوڑے بیٹھے ہو ﴿۲۱﴾ اس دن بہت سارے چہرے خوش وخرم ہوں گے⑤ ﴿۲۲﴾ وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ اور اس دن بہت سارے چہرے اداس ہوں گے⑥ ﴿۲۴﴾ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑنے والا معاملہ کیا جائے گا⑦ ﴿۲۵﴾

①(دوسرا ترجمہ) بلکہ انسان خود اپنے خلاف (یا اپنے واسطے) کھلی دلیل ہوگا۔②(دوسرا ترجمہ) اس قرآن کے اترنے کے وقت اس قرآن کو جلدی جلدی حاصل کرنے کی غرض سے اپنی زبان کو قرآن کے ساتھ حرکت نہ دیا کرو۔③اس قرآن کو آپ ﷺ کے قلبِ اطہر میں جمع کروادینے کی اور یاد کروادینے کی بھی ذمے داری اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔④یعنی اس کے پڑھنے کے تابع رہو۔ جس طرح جبریل علیہ السلام نے پڑھا آئندہ اسی طرح آپ کو پڑھنا ہے، وحی کے نزول کو دھیان سے سن لیجیے، الفاظ ہم آپ کو یاد کروا رہی دیں گے، اور آیات پر عمل کی طرف متوجہ رہیے۔⑤یعنی بارونق چمکتے ہوئے چہرے ہوں گے۔⑥(دوسرا ترجمہ) بگڑے ہوں گے، اداس ہوں گے۔⑦یعنی ان پر سخت عذاب ہوگا۔

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيلَ مَنْ ٜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ
ع بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾
ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾
ع فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

ہرگز نہیں! جب جان ہنسلیوں① تک پہنچ جاتی ہے ﴿۲۶﴾ اور (مریض کی خدمت کرنے والے کی طرف سے) کہا جاتا ہے کہ: کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟② ﴿۲۷﴾ اور وہ (مرنے والا) سمجھ جاتا ہے کہ جدائی کا وقت آ گیا ﴿۲۸﴾ اور (ایک) پنڈلی (دوسری) پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے ﴿۲۹﴾ اس دن تمھارے رب کی طرف کھینچ کر چلنا ہے③ ﴿۳۰﴾

ان سب کے باوجود بھی (انسان) نے نہیں مانا اور نہ نماز پڑھی ﴿۳۱﴾ بلکہ (حق کو) جھٹلایا اور (دین سے) منہ پھرا لیا ﴿۳۲﴾ پھر④ فخر کرتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چل دیا ﴿۳۳﴾ (اے انسان!) تیرے لیے بربادی ہے، سو بربادی ہے ﴿۳۴﴾ پھر تیری بربادی ہے سو بربادی ہے ﴿۳۵﴾ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو یوں ہی بے کار (یعنی مہمل) چھوڑ دیا جاوے گا ﴿۳۶﴾ کیا وہ ایک منی کا قطرہ نہیں تھا جو (ماں کے رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے ﴿۳۷﴾ پھر وہ ایک لوتھڑا بنا، پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے (اس کو انسان) بنایا، سو (اس کے اعضا کو) ٹھیک ٹھاک کیا ﴿۳۸﴾ پھر اسی سے مرد اور عورت دو قسمیں کر دی ﴿۳۹﴾ کیا (وہ خدا جنھوں نے انسان کو ابتدا میں بنایا) وہ اس بات پر قادر نہیں ہیں کہ وہ مردوں کو (دوبارہ) زندہ کر دیویں؟ ﴿۴۰﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) حلق تک۔ ② عام طور پر امراض میں علاج و معالجہ سے ہار کر لوگ عاملوں کو تلاش کرتے ہیں، عرب میں بھی اس کا بڑا دستور تھا۔ بعض حضرات نے ''راق'' کو ''الرقی'' یعنی لے کر چڑھنے کے معنی میں لیا ہے، یعنی انسان کا جب آخری وقت ہوتا ہے تب ملائکہ آپس میں بات کرتے ہیں کہ رحمت کے فرشتے یا عذاب کے فرشتے میں سے کون اس کی روح کو لیکر آسمان کی طرف چڑھے گا؟۔ ③ لفظ ''مساق'' میں ہنکانا کے معنیٰ بھی نکلتے ہے۔ ④ سچے داعی کی دعوت کو چھوڑ کر۔

سورة الدھر

(المدنية)

یہ سورت مکی ہے، بعض اس کو مدنی کہتے ہیں، اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ رحمٰن کے بعد اور سورۂ طلاق سے پہلے اٹھانوے (۹۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں دہر یعنی زمانہ اور وقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ دہر یعنی عالم کے وجود میں آنے سے لے کر ختم ہونے تک کی مدت کو کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر بڑی مدت کو بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کا دوسرا نام "انسان" بھی ہے۔ سورت کے بالکل شروع میں انسان کا تذکرہ ہے۔

اس کا تیسرا نام "امشاج" بھی ہے۔ امشاج منی کے قطرے کو کہتے ہیں۔ جو مختلف غذاؤں سے مل کر اس کے خلاصے کے طور پر تیار ہوتا ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرد اور عورت کی منی مل کر انسان بنتا ہے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعہ کے دن فجر کی دوسری رکعت میں اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

هَلۡ اَتٰى عَلَى الۡاِنۡسَانِ حِيۡنٌ مِّنَ الدَّهۡرِ لَمۡ يَكُنۡ شَيۡـئًا مَّذۡكُوۡرًا ۝۱ اِنَّا خَلَقۡنَا
الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ نَّبۡتَلِيۡهِ فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ۝۲ اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ
اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ۝۳ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ۝۴ اِنَّ
الۡاَبۡرَارَ يَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ۝۵ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
يُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِيۡرًا ۝۶

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ وہ تذکرہ کرنے کے قابل چیز بھی نہیں تھا ① ﴿۱﴾ ہم نے انسان کو (الگ الگ چیزوں سے) ملے ہوئے نطفے سے اس طرح پیدا کیا کہ ہم اس کو (مکلف بنا کر) آزماوے، پھر ہم نے اس کو سننے والا، دیکھنے والا بنا دیا ﴿۲﴾ ہم نے اس کو (رسولوں کے ذریعے) راستہ دکھا دیا② اب وہ یا تو شکر کرنے والا بنے یا تو وہ ناشکری کرنے والا بنے③ ﴿۳﴾ یقیناً ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور (گلے کے) طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ﴿۴﴾ البتہ (جو) نیک لوگ (ہیں وہ) ایسے جام سے (پینے کی چیزیں) پیویں گے جس میں کافور ملی ہوئی ہوگی ﴿۵﴾ وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے پیتے ہوں گے، وہ (نیک) لوگ اس کو (جہاں چاہیں گے) آسانی سے بہا کر لے جائیں گے④ ﴿۶﴾

---

① دوسرا ترجمہ: پکی بات ہے کہ زمانے میں انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ جب وہ زبان پر لانے کے قابل چیز بھی نہیں تھا۔ ② (دوسرا ترجمہ) ہم نے اس کو راستہ سمجھا دیا۔ ③ إما شاکراً: اسمِ فاعل کے صیغے سے یہ نکلتا ہے کہ شکر کرنے والے قلیل ہوتے ہیں، اور مبالغہ کے صیغے سے یہ نکلتا ہے کہ ناشکری کرنے والے بکثرت ہوتے ہیں۔

④ وہ چشمہ ان کے اختیار میں کر دیا جائے گا جہاں دل چاہے وہاں جاری ہو جاوے گا، یہ بھی نقل کیا جاتا ہے کہ اس چشمے کا اصل منبع حضور ﷺ کا قصرِ عالی ہوگا، وہاں سے سب جگہ پانی پہنچتا ہوگا۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ
مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا
شُكُورًا ۝٩ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ
الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝١٢ مُّتَّكِئِينَ
فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝١٣

وہ لوگ (اپنی اپنی) منتوں کو پورا کرتے ہیں① اور اس دن سے ڈرا کرتے ہیں جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی②《۷》اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں مسکینوں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں③《۸》(اور وہ کھانا کھلانے والے ان سے کہتے ہیں کہ:) ہم تو تم کو محض اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کھانا کھلا رہے ہیں، ہم تم سے کسی طرح کا نہ تو بدلہ اور نہ شکریہ چاہتے ہیں《۹》ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جو دن بڑا سخت، بڑی مصیبت والا ہوگا④《۱۰》سو اللہ تعالیٰ ان کو اس دن کی سختی سے بچالیں گے اور ان کو تازگی اور خوشی سے نوازیں گے《۱۱》اور ان لوگوں نے جو صبر کیا اس کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس عطا کریں گے《۱۲》وہ ان (باغوں) میں (اونچے) تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) ہوں گے اور اس (جنت) میں نہ سورج کی گرمی اور نہ سخت سردی دیکھیں گے《۱۳》

---

① تمام شرعی واجبات کو پورا کرنا مراد ہے۔
② (دوسرا ترجمہ) جس کی برائی (کے اثرات) ہر طرف پھیلے ہوں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور وہ اس کھانے کی خود کو رغبت کے باوجود مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں۔ (خود یتامیٰ مساکین اور قیدیوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کو کھانا کھلاتے ہیں)
④ (دوسرا ترجمہ) ہم تو اپنے رب کی طرف سے (آنے والے) اس دن سے ڈرتے ہیں جس (دن) میں چہرے اداسی سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ
وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا
كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ
نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ
فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾

اور حالت یہ ہوگی کہ ان (باغوں) کے سائے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے ① اور اس کے پھل ان کے اختیار میں کر دیے جائیں گے ② ﴿۱۴﴾ اور ان لوگوں کے سامنے (کھانے پینے کی چیزیں پہنچانے کے لیے) چاندی کے برتن اور شیشے کے پیالے پھرائے جائیں گے ③ ﴿۱۵﴾ شیشے بھی چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا ﴿۱۶﴾ اور ان لوگوں کو اس (جنت) میں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں سونٹھ ملی ہوئی ہوگی ﴿۱۷﴾ اس (جنت) میں ایک چشمہ ہوگا جس کا نام سلسبیل ہوگا ﴿۱۸﴾ اور ان کے سامنے (خدمت کے لیے) ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے، جب تم ان (لڑکوں) کو دیکھو گے تو ان کو بکھرے ہوئے موتی سمجھو گے ﴿۱۹﴾ اور (سچی بات یہ ہے کہ) جب تم وہ جگہ دیکھو گے تو تم کو (بے شمار) نعمتیں اور بڑی سلطنتیں نظر آئیں گی ﴿۲۰﴾ ان (جنت والوں) کے اوپر باریک ریشم کے سبز رنگ کے کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) بھی (پہنائے جائیں گے) اور ان کو چاندی کے کنگنوں سے سجایا جائے گا اور ان کو ان کے رب (نہایت) پاکیزہ شراب پلائیں گے ﴿۲۱﴾

---

①: (الف) مراد جنت کے درختوں کی ٹہنیاں ہیں وہ جھکی ہوئی ہوں گی۔ (ب) واقعی اس طرح کا سایہ ہوگا۔
(ج) جنت میں سورج کی دھوپ تو نہیں ہے، لیکن انوارات انواع واقسام کے پھیلے ہوئے ہوں گے۔
② (دوسرا ترجمہ) پھل ان کے قابو میں کر دیے جائیں گے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور ان لوگوں کے سامنے چاندی کے برتن اور پیالے پیش کیے جائیں گے جو شیشے کے ہوں گے۔

إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ
بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ يُحِبُّونَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ ۖ وَإِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ
سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَن
يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾

(اوران جنت والوں کو کہا جائے گا کہ) یہ تمھارا (دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کا) بدلہ ہے اور تمھاری محنت کی پوری قدر کی گئی① ﴿۲۲﴾

(اے نبی!) ہم نے تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے ﴿۲۳﴾ سو اپنے رب کے حکم پر جمے رہو اور ان میں سے کسی گنہگار یا کافر کی بات نہ مانو ﴿۲۴﴾ اور اپنے رب کے نام کا صبح وشام ذکر کیا کرو ﴿۲۵﴾ اور رات کے کچھ حصے میں بھی (اپنے) اس (رب) کے آگے سجدہ کیا کرو اور رات کے لمبے حصے میں اس (رب) کی تسبیح کرو ﴿۲۶﴾ یقیناً وہ (کافر) لوگ جلدی ملنے والی (دنیا کی) چیزوں سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے پیچھے (قیامت کا) جو بھاری دن آرہا ہے اس کو چھوڑ بیٹھے ہیں ﴿۲۷﴾ ہم نے ہی ان کو پیدا کیا اور ہم نے ہی ان کے جوڑ بند کو مضبوط کیا اور ہم جب چاہیں گے ان کے بدلے ان کے جیسے دوسرے لوگ پیدا کر دیں گے ﴿۲۸﴾ یقیناً یہ تو نصیحت ہے، اب جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لیوے ﴿۲۹﴾ اللہ تعالیٰ کے چاہے بغیر تم کوئی بات چاہ نہیں سکتے، یقیناً اللہ تعالیٰ تو بڑے جاننے والے، بڑی حکمت والے ہیں ﴿۳۰﴾ جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت میں داخل کر لیتے ہیں اور ظالم لوگ کہ ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ﴿۳۱﴾

① (دوسرا ترجمہ) اور تمھاری محنت مقبول ہوگئی۔

سورۃ المرسلات

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچاس (۵۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ ھمزہ کے بعد اور سورۂ ق سے پہلے تینتیس (۳۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ منٰی کے ایک کے غار میں تھے اور سورۂ مرسلات نازل ہوئی۔

مکہ کے رہنے والے حضرات نے ہم کو منٰی میں ایک غار دکھایا کہ اسی میں سورۂ مرسلات کا نزول ہوا۔

حضرت ام الفضل لبابہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ: میں نے مغرب کی نماز میں حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو سورۂ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا جو زندگی کے آخری نماز حضور ﷺ نے پڑھائی تھی۔ (بخاری، حدیث:۷۶۹)

مرسلات سے کیا مراد ہے؟ (۱) ہوائیں جن کے لطیف جھونکے چلتے ہیں جن سے مخلوق کی زندگی اور منافع وابستہ ہے۔

(۲) فرشتے مراد ہیں جو عالم میں بہت ساری چیزوں کے پھیلانے پر مامور ہیں، اسی طرح احکام لے کر بھی ملائکہ بھیجے جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ① فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ② وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ③ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ④

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان ہواؤں کی جو فائدہ پہنچانے کے لیے① لگاتار بھیجی جاتی ہیں②﴿۱﴾ پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (طوفانی) آندھی بن کر زور سے چلتی ہیں (جن سے خطرات پیدا ہوتے ہیں)③﴿۲﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو اور خوشبوؤں اور بدبوؤں کو) اچھی طرح پھیلا دیتی ہیں④﴿۳﴾ پھر (قسم ہے) ان (ہواؤں) کی جو (بادلوں کو) پھاڑ کر جدا کر دیتی ہیں⑤﴿۴﴾

---

① بندوں کو فائدہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

② (دوسرا ترجمہ) قسم ہے ان ہواؤں کی جو (نرم نرم چل کر) دل کو خوش کردے (اور ان سے مخلوقات کو بارش، کھیتی وغیرہ کی بڑی اچھی توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں) (تیسرا ترجمہ) قسم ہے ان فرشتوں کی جو نیکی کے کاموں کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔

③ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو بہت تیزی سے (آنے جانے کا یا روح نکالنے کا) کام کرتے ہیں (ملائکہ آسمان سے زمین پر اور زمین سے آسمان پر بڑی تیزی سے آتے جاتے ہیں اور روح نکالنے کا کام بھی بڑی تیزی سے کرتے ہیں اور کفار کی روح بڑی سختی سے نکالتے ہیں)۔

④ (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان ہواؤں کی جو (بخارات کو) اٹھا کر اوپر لے جاتے ہیں (جن سے بادل تیار ہوتے ہیں) (تیسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (اپنے پروں کو ہوا میں اور شریعت کے احکام کو زمین میں) پورے طور پھیلاتے ہیں۔

⑤ (یعنی ہوائیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بادلوں کے حصے کر کے جہاں جہاں پہنچانا ہوتا ہے وہاں پہنچا دیتی ہیں، اسی طرح بارش جب برس جاتی ہے اس وقت بھی بادل متفرق جدا ہو جاتے ہیں) (دوسرا ترجمہ) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو (حق اور باطل کو) جدا جدا کر دیتے ہیں (تیسرا) پھر (قسم ہے) قرآن کی آیتوں کی جو (حق و باطل اور حلال و حرام کو) جدا کر دیتی ہیں۔

فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸
وَاِذَا السَّمَاۗءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

پھر ان (ہواؤں) کی (قسم) جو (دل میں خدا کی) یاد ڈالتی ہیں① ﴿۵﴾ (یہ اللہ تعالیٰ کی یاد) عذر کرنے کے لیے② یا ڈرانے کے لیے③ ﴿۶﴾ یقیناً جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ ضرور واقع ہو کر ہی رہے گا④ ﴿۷﴾ سو جب تارے مٹا دیے جائیں گے⑤ ﴿۸﴾ اور جب آسمان چیر دیا جائے گا⑥ ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ (ریزہ ریزہ کر کے) اڑا دیے جائیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب رسولوں کے (اپنی امت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے) جمع ہونے کا وقت آجائے گا⑦ ﴿۱۱﴾ (اگر کوئی کافر سوال کرے کہ اس اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے کا معاملہ) کس دن کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے؟⑧ ﴿۱۲﴾

---

①(نرم خوش گوار ہواؤں سے انسان کو دل میں ترغیب پیدا ہوتی ہے اور سخت آندھی سے دل میں ڈر پیدا ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد تازہ ہوتی ہے)، (دوسرا ترجمہ) پھر ان ہواؤں کی (قسم) جو وحی (کی آواز) کو (کانوں تک) پہنچاتی ہیں۔ (تیسرا) پھر (قسم ہے) ان فرشتوں کی جو نصیحت کی باتیں نازل کرتے ہیں (فرشتے انسانی رسولوں کو وحی پہنچاتے ہیں اور رسول تمام انسانوں اور جناتوں کو وحی کی باتیں پہنچاتے ہیں)

②یعنی ہواؤں کی ان کیفیات سے جب اللہ تعالیٰ کی طرف بندوں کی توجہ بڑھ جاتی ہے تو انسان اپنے گناہوں پر نادم ہو کر معذرت پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

③(دوسرا ترجمہ) (وحی کے ذریعہ کافروں کا) الزام دور کرنا ہے، یا (ان کو) ڈرانا ہے (تیسرا) (نیک لوگوں کے لیے وحی) معافی مانگنے کا سبب بنتی ہے یا (برے لوگوں کو) ڈرانے کا ذریعہ بنتی ہے (یعنی وحی سے گناہوں سے معافی مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے اور نافرمان لوگوں کو جہنم سے ڈرایا جاتا ہے)۔

نوٹ: سورۂ مرسلات کی ابتدائی آیات کے ترجمے میں جتنے اقوال زیادہ مناسب معلوم ہوئے ان کو سامنے رکھ کر تراجم پیش کیے گئے۔

④یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا وعدہ۔

⑤(دوسرا ترجمہ) سو جب تارے بجھا دیے جائیں گے (تیسرا) سو جب تارے بے نور کر دیے جاویں گے۔

⑥(دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے۔

⑦(دوسرا ترجمہ) اور جبکہ رسولوں کو ایک مقررہ وقت پر جمع کر دیا جائے گا۔

⑧(دوسرا ترجمہ) کس دن کے لیے تاخیر (یعنی دیر) کی گئی ہے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ
نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى
قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً
فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

(تو جواب یہ ہے کہ) فیصلہ کے دن کے لیے (تاخیر کی گئی ہے) ﴿۱۳﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۱۵﴾ کیا ہم نے اگلے (کافر) لوگوں کو ہلاک نہیں کر دیا؟ ﴿۱۶﴾ پھر ہم (ان) بعد میں آنے والوں کو بھی ان (اگلے لوگوں) کے پیچھے (بربادی میں) چلتا کر دیں گے① ﴿۱۷﴾ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں ﴿۱۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۹﴾ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (یعنی منی) سے پیدا نہیں کیا؟ ﴿۲۰﴾ پھر ہم نے اس (نطفے) کو ایک مقرر وقت تک مضبوط ومحفوظ جگہ (یعنی عورت کی رحم) میں رکھا② ﴿۲۱﴾ ﴿۲۲﴾ پھر ہم نے (انسان کی بناوٹ میں) توازن کیا③، سو ہم کیسے اچھے توازن کرنے والے ہیں④ ﴿۲۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۴﴾ کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کو سمیٹ کر رکھنے والی نہیں بنایا⑤؟ ﴿۲۵﴾ ﴿۲۶﴾ اور ہم نے اس (زمین) میں بوجھ کے لیے اونچے پہاڑ بنا دیے اور ہم نے تم کو میٹھا پیاس بجھانے والا پانی پلایا ﴿۲۷﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۲۸﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) پھر ہم بعد میں آنے والوں کو ان (اگلے لوگوں) کے ساتھ (بربادی میں) کر دیں گے ② (دوسرا ترجمہ) جمے ہوئے ٹھکانے۔ ③ یعنی تمام اعضا برابر برابر بنائے۔ ④ (دوسرا ترجمہ) پھر ہم نے (نطفے میں تصرفات کا) اندازہ مقرر کیا (نطفے کو مختلف مراحل سے گزار کر کامل انسان بنانے کا اندازہ اور جسم میں کوئی ضروری چیز باقی رہ نہ جاوے اور جسم میں کوئی زائد بیکار چیز پیدا نہ ہو جائے) سو ہم کتنے اچھے اندازہ کرنے والے ہیں (تیسرا) پھر ہم نے منصوبہ بنایا، سو ہم کتنے اچھے منصوبہ بندی کرنے والے ہیں۔ ⑤ زندہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور مُردے زمین میں سوتے ہیں۔

انْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا
ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ
ع كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾

(ان کافروں سے کہا جائے گا کہ) جس (عذاب) کو تم جھٹلاتے تھے اس کی طرف چلو ﴿۲۹﴾ تم ایک ایسے سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں① ﴿۳۰﴾ اس (سائبان) میں ایسا گہرا سایہ نہیں ہے (جو گرمی سے بچائے) اور نہ آگ کی تپش سے بچائے ﴿۳۱﴾ وہ (جہنم) تو محل جیسے بڑے بڑے شعلے پھینکتی ہوگی② ﴿۳۲﴾ (ایسا لگے گا) جیسے وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں③ ﴿۳۳﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۴﴾ یہ ایسا دن ہے جس میں وہ لوگ بول بھی نہیں سکیں گے ﴿۳۵﴾ اور ان کو اس بات کی اجازت بھی نہیں ہوگی کہ وہ کوئی عذر پیش کریں④ ﴿۳۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۳۷﴾ یہ فیصلے کا دن ہے، ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو جمع کر دیا ﴿۳۸﴾ پھر اگر تمھارے پاس کوئی داؤ (یعنی تدبیر) ہے؟ تو مجھ پر (اپنا) داؤ چلاؤ⑤ ﴿۳۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۰﴾

---

① آیت کا حاصل: دوزخ کی آگ سے بہت زیادہ دھواں اٹھے گا جو اونچا ہوگا اور سائبان کی طرح کفار کے سروں پر آجاوے گا اور اونچا ہو کر تین حصوں میں تقسیم ہوگا، ایک حصہ کفار کے سروں پر، دوسرا ان کی داہنی جانب، تیسرا حصہ بائیں جانب ہوگا، حساب ختم ہونے تک کفار اسی دھویں کے سائبان میں رہیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) تم (دھوئیں) کے ایک سایہ کی طرف چلو جس کی شاخیں تین ہیں (دوزخ کی آگ سے نکلنے والے دھنویں کا سایہ ہوگا جو برائے نام سایہ ہوگا جس میں گرمی اور پیاس میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ مؤمنین کاملین ایسے وقت عرش کے سایہ میں ہوں گے، اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ دھوئیں کا سائبان تو محل جیسی بڑی بڑی چنگاریاں پھینکتا ہوگا۔

③ گہرا زرد کالے جیسا لگتا ہے اس لیے کالے کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

④ یعنی توبہ کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ ⑤ عذاب کو ٹالنے کی کوئی تدبیر ہو تو کر کے دکھاؤ۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَٰلٍ وَعُيُونٍ ۝٤١ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝٤٢ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓـًٔا بِمَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٤٣ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝٤٤ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٥ كُلُوا
وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝٤٦ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٧ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ
ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝٤٨ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝٤٩ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝٥٠ ع

یقیناً تقویٰ والے سایوں ① اور چشموں (کے درمیان) میں ہوں گے ﴿۴۱﴾ اور جن کو دل چاہتے ہوں ایسے میووں میں ہوں گے ② ﴿۴۲﴾ (ان کو کہا جائے گا کہ) جو اعمال تم کرتے تھے اس کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۵﴾ (اے کافرو! دنیا میں) کچھ وقت کھالو اور مزے اڑالو، بے شک تم مجرم ہو ﴿۴۶﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۷﴾ اور جب ان (کافروں) کو کہا جاتا ہے کہ: (اللہ تعالیٰ کے آگے) جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں ہیں ﴿۴۸﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کے لیے بڑی تباہی ہے ﴿۴۹﴾ اس (قرآن) کے بعد اب کونسی بات پر وہ ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾

① پہلے عرش کا پھر جنت کا۔

② (دوسرا ترجمہ) اور اپنے من پسند میووں میں ہوں گے۔

سورة النبا

(المكية)

یہ سورت مکی ہے،اس میں چالس(۴۰) آیتیں ہیں۔سورۂ معارج کے بعد اور سورۂ نازعات سے پہلے اسی(۸۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نبأ عظیم یعنی عظیم الشان خبر یا ہیبت ناک بات یعنی قیامت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام ''عم یتساءلون'' بھی ہے؛سورت کے شروع ہی میں یہ لفظ آیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿٢﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿٣﴾ كَلَّا
سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿٥﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿٦﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿٧﴾
وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿٨﴾ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿٩﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾ وَّجَعَلْنَا
النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿١٣﴾
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿١٤﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿١٥﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿١٦﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ (آخرت کا انکار کرنے والے) آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ﴿۱﴾ اس بڑی عظیم خبر کے متعلق (سوال کر رہے ہیں)① ﴿۲﴾ جس کے بارے میں خود ان کی باتیں مختلف ہیں ﴿۳﴾ خبردار! ان کو بہت جلدی معلوم ہو جائے گا ﴿۴﴾ دوبارہ خبردار! ان کو بہت جلدی پتہ چل جائے گا ﴿۵﴾ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ﴿۶﴾ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا؟ ﴿۷﴾ اور ہم نے ہی تم کو (مرد و عورت کا) جوڑا بنایا ﴿۸﴾ اور ہم نے تمھاری نیند کو تھکن دور کرنے (یعنی راحت حاصل کرنے) کا ذریعہ بنایا ﴿۹﴾ اور ہم نے رات کو لباس (یعنی پردے کا ذریعہ) بنایا② ﴿۱۰﴾ اور ہم نے دن کو روزی حاصل کرنے کا وقت بنایا ﴿۱۱﴾ اور ہم نے تمھارے اوپر سات مضبوط آسمان بنا دیے ﴿۱۲﴾ اور ہم نے ہی ایک جگمگاتا چراغ (یعنی سورج) بنا دیا ﴿۱۳﴾ اور ہم نے ہی برسنے والے بادلوں میں سے موسلا دھار پانی برسایا③ ﴿۱۴﴾ تا کہ ہم اس (پانی) کے ذریعہ سے اناج اور سبزیاں اگائیں ﴿۱۵﴾ اور (پتوں میں) لپٹے ہوئے (گھنے) باغات بنائے ﴿۱۶﴾

---

① قیامت یا قرآن کے متعلق سوالات۔ ② نکتہ: حضرت ابن عباسؓ کو کسی نے سوال کیا: نکاح کی مجلس رات میں یا دن میں ہو؟ ارشاد فرمایا: رات میں؛ اس لیے کہ قرآن میں عورتوں کو بھی لباس کہا گیا اور رات کو بھی لباس کہا گیا؛ اس لیے دونوں کو ایک دوسرے سے مناسبت ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ہم نے ہی پانی سے بھرے ہوئے بادلوں سے بکثرت پانی برسایا۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾ وَفُتِحَتِ
السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾ وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿٢٠﴾ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ
مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ﴿٢٢﴾ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ﴿٢٣﴾ لَّا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا
شَرَابًا ﴿٢٤﴾ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾ فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ ع
لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

یقیناً فیصلہ کا دن ایک وقت مقرر ہے ﴿۱۷﴾ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم سب الگ الگ جماعت ہو کر آؤ گے ①﴿۱۸﴾ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے ②﴿۱۹﴾ اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا تو وہ چمکتے ریت ہو جائیں گے ③﴿۲۰﴾ یقین رکھو! جہنم تو تاک میں لگی ہوئی ہے ④﴿۲۱﴾ وہ شریروں کا ٹھکانہ ہے ﴿۲۲﴾ وہ اس میں مدتوں (اس طرح) رہیں گے ﴿۲۳﴾ کہ اس (جہنم) میں وہ کسی ٹھنڈک (یا راحت) کا مزہ نہیں چکھیں گے اور نہ پینے کے قابل کوئی چیز کا ﴿۲۴﴾ مگر (ہاں!) سخت گرم پانی اور بہتی ہوئی پیپ (ملے گی) ﴿۲۵﴾ یہ ان کا پورا بدلہ ہوگا ⑤﴿۲۶﴾ کیوں کہ وہ (آخرت کے) حساب کا ڈر نہیں رکھتے تھے ﴿۲۷﴾ اور انھوں نے ہماری آیتوں کو بڑھ چڑھ کر جھٹلایا تھا ⑥﴿۲۸﴾ اور ہر چیز کو ہم نے لکھ کر ضبط (یعنی محفوظ) کر رکھا ہے ﴿۲۹﴾ (اور ان کو کہا جائے گا) اب تم (عذاب کا) مزہ چکھو! سو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے رہیں گے ﴿۳۰﴾

یقیناً تقویٰ والوں کے لیے بڑی کامیابی ہے ﴿۳۱﴾ باغات اور انگور ہیں ﴿۳۲﴾ اور ابھرتی جوانی والی ہم عمر لڑکیاں ہیں ﴿۳۳﴾ اور چھلکتے ہوئے پیالے ہیں ﴿۳۴﴾

---

① یعنی مؤمن کافر سب الگ الگ جماعتوں میں ہوں گے، نیک اور برے اعمال کے اعتبار سے بھی مختلف جماعتیں ہوں گی۔ ② جس طرح بہت سارے دروازے کھلنے سے بہت بڑی جگہ کھل جاتی ہے اس طرح یہ آسمان کھل جائے گا۔
③ یعنی پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ ④ (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! جہنم گھات میں لگی ہوئی ہے۔ ⑤ (دوسرا ترجمہ) یہ ان کا (ان کے اعمال کے) موافق بدلہ ہوگا ⑥ (دوسرا ترجمہ) انھوں نے ہماری آیتوں کو بالکل ہی جھٹلا دیا تھا۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۤ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ
الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۛ يَّوْمَ يَنْظُرُ
الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۲

اس (جنت) میں وہ کوئی لغو بات نہیں سنیں گے ① اور نہ جھوٹی بات (سنیں گے) ﴿۳۵﴾ تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا اور ایسی دین ہوگی جو اعمال کے حساب سے دی جائے گی ② ﴿۳۶﴾ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کے مالک ہیں، بڑی رحمت والے ہیں، کسی کو مجال نہیں ہوگی کہ ان کے سامنے بول سکے ③ ﴿۳۷﴾ جس دن روح ④ اور فرشتے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) صف بنا کر کھڑے ہوں گے اس دن کوئی شخص بول نہیں سکے گا؛ مگر (ہاں!) رحمٰن جس کو اجازت دیوے اور وہ بات بھی ٹھیک (یعنی معقول) کہے ⑤ ﴿۳۸﴾ یہ (قیامت کا) دن (کہ اس کا واقع ہونا) یقینی ہے، اب جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنالیوے ⑥ ﴿۳۹﴾ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم کو قریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے، جس دن ہر شخص اپنے ان اعمال کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور کافر (یہ) کہے گا: کاش میں (کسی طرح) مٹی ہوجاتا! ﴿۴۰﴾

① یعنی جنت بھی لغویات سے پاک ہے، کاش ہم ہماری زندگی کو لغویات سے بچانے والے بن جائے۔ ② (دوسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو (ان کی ضروریات کے) حساب سے دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) تمھارے رب کی طرف سے ایسا بدلہ ہوگا جو پورا انعام ہوگا۔ (انسان کمزور ہے، اعمال میں بھی کمزوریاں ہے، وہ کہاں اس قابل کہ اس کے بدلے جنت ملے، یہ جنت کا ملنا تو محض انعامِ الٰہی ہے، اس پر مزید یہ کہ اس کو ہمارے اعمال کے بدلے میں بتایا جاوے۔ اللھم لک الحمد کماینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک۔ ③ (دوسرا ترجمہ) کسی کو طاقت نہیں ہوگی کہ وہ ان سے بات کرسکے۔ ④ روح: (۱) تمام جاندار مراد ہیں (۲) روحِ اعظم مراد ہے (۳) جبرئیل علیہ السلام مراد ہے۔
⑤ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے صرف مستحق ہی کی سفارش کریں گے اور دنیا میں جو لوگ سب سے زیادہ ٹھیک بات یعنی کلمۂ شہادت دل وزبان سے بولتے تھے وہی سفارش کے مستحق ہوں گے۔
⑥ یعنی نیک اعمال کے ذریعے آخرت میں اچھا ٹھکانہ بنالیوے۔ آخرت کی تیاری کرلیوے۔

سورة النازعات

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ نبا کے بعد اور سورۂ انفطار سے پہلے اکیاسی (۸۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں نازعات کی قسم کھائی گئی ہے۔ نازعات سے مراد: وہ فرشتے جو کافروں کی روحوں کو سختی سے جسم کی رگوں سے گھسیٹ کر نکال لیتے ہیں، جیسے بھیگی ہوئی روئی میں کانٹوں والی سلاخ ڈال کر کھینچی جائے تو روئی کے اجزاء کو لے کر سلاخ نکلتی ہے، ویسا حال کافروں کی روحوں کا ہوتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ۙ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ﴿۴﴾
فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ﴿۵﴾ يَوۡمَ تَرۡجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾ تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوۡبٌ يَّوۡمَئِذٍ
وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبۡصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾ يَقُوۡلُوۡنَ ءَاِنَّا لَمَرۡدُوۡدُوۡنَ فِى الۡحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوۡا تِلۡكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِىَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (کافروں کی روح) نہایت سختی سے کھینچتے ہیں ﴿۱﴾ اور جو (ایمان والوں کی روح کی) گرہ نرمی سے کھول دیتے ہیں① ﴿۲﴾ اور (ہوا میں) تیرتے ہوئے (آتے) جاتے ہیں② ﴿۳﴾ پھر (جو حکم ملتا ہے اس کو پورا کرنے میں) دوڑ کر آگے بڑھتے ہیں ﴿۴﴾ پھر جو حکم ملا اس (کو پورا کرنے) کی تدبیر (یعنی انتظام) کرتے ہیں ﴿۵﴾ کہ جس دن ہلا دینے والی (ہر چیز کو) ہلا ڈالے گی③ ﴿۶﴾ جس کے بعد پیچھے آنے والی چیز آوے گی④ ﴿۷﴾ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے ﴿۸﴾ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ﴿۹﴾ وہ (قیامت کا انکار کرنے والے) کہتے ہیں کہ: کیا ہم پہلی والی حالت پر پھر لوٹا دیے جائیں گے؟⑤ ﴿۱۰﴾ کیا جب ہم کھوکھلی (یعنی بوسیدہ) ہڈیوں میں تبدیل ہو چکے ہوں گے؟ ﴿۱۱﴾ کہتے ہیں کہ: اگر ایسا ہوا تب تو بڑی نقصان دینے والی واپسی ہوگی ﴿۱۲﴾ سو وہ تو ایک ہی سخت آواز ہوگی ﴿۱۳﴾ جس کے بعد وہ سب لوگ فوراً کھلے میدان میں آجائیں گے ﴿۱۴﴾

① نہایت آسانی نرمی سے صالحین کی ارواح قبض کرتے ہیں۔ اللھم ارزقنا منہ بفضلک و کرمک۔
② ملائکہ بڑی تیزی اور آسانی سے آتے جاتے ہیں۔ ③ پہلی صور کے وقت زلزلہ آوے گا جس سے ہر چیز ہلنے لگے گی۔
④ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کے پیچھے دوسرا جھٹکا آئے گا۔ ⑤ دنیوی موت کے بعد ایک دوسری نئی زندگی ہوگی؟

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾
فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ
اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ
ع يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ
لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾

(اے نبی!) کیا تم کو موسیٰ کا واقعہ پہنچا ہے① ﴿۱۵﴾ جب ان کو ان کے رب نے طوی نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی تھی ﴿۱۶﴾ کہ (موسیٰ!) تم فرعون کے پاس جاؤ؛ کیوں کہ وہ حد سے آگے بڑھ گیا ہے ﴿۱۷﴾ پھر (اس کو) کہو کہ: کیا تیرا دل چاہتا ہے کہ تو درست ہو جاوے؟ ﴿۱۸﴾ اور میں تیرے رب کی طرف تیری رہنمائی کروں کہ تو (اس سے) ڈر جائے ﴿۱۹﴾ پھر موسیٰ نے اس کو بڑا معجزہ دکھایا ﴿۲۰﴾ پھر بھی اس (فرعون) نے (موسیٰ کو) جھٹلایا اور (اس نبی کی) بات نہیں مانی ﴿۲۱﴾ پھر پیٹھ پھرا کر چلا اور (موسیٰ کے خلاف) کوشش کرنے لگا② ﴿۲۲﴾ پھر (لوگوں کو) جمع کیا اور اونچی آواز لگائی ﴿۲۳﴾ اور (یوں) کہا کہ: میں تمھارا سب سے بڑا رب ہوں ﴿۲۴﴾ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت اور دنیا (دونوں) کے عذاب میں پکڑ لیا ﴿۲۵﴾ یقیناً اس (واقعے) میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو (اللہ تعالیٰ کا) ڈر رکھتا ہو ﴿۲۶﴾

(اے انسانو!) کیا تم کو پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کو؟ اس (اللہ تعالیٰ) نے اس (آسمان) کو بنایا ﴿۲۷﴾ اس کی چھت کو بلند کیا③ سو اس کو ٹھیک ٹھاک بنایا④ ﴿۲۸﴾ اور اس کی رات اندھیری بنائی اور اس کے دن کی دھوپ کو ظاہر کیا⑤ ﴿۲۹﴾

---

①اس قدر سمجھانے کے باوجود لوگ قیامت کو مانتے نہیں جس کی وجہ سے حضرت نبیِ کریم ﷺ کے قلبِ اطہر پر بڑا اثر ہونا لازمی بات تھی؛ اس لیے آپ ﷺ کو تسلی دینے کے لیے حضرت موسیٰؑ کا واقعہ سنایا جا رہا ہے۔ ②(دوسرا ترجمہ) پھر (موسیٰ کے خلاف) دوڑ دھوپ کرنے کے لیے پیٹھ پھرا کر چلا۔ ③(دوسرا ترجمہ) اس کی بلندی کو اونچا کیا۔ ④(دوسرا ترجمہ) سو (اس کی گولائی) برابر کر دی۔ ⑤رات دن کی تبدیلی سورج کے طلوع اور غروب سے ہے اور سورج آسمان میں ہے۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ
مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ
الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ
الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ
ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾ ع

اور زمین کو اس کے بعد بچھا دیا① ﴿۳۰﴾ اور اس (زمین) سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ﴿۳۱﴾
اور پہاڑوں کو اس پر گاڑھ دیا② ﴿۳۲﴾ تاکہ تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچاوے ﴿۳۳﴾
پھر جب وہ سب سے بڑا (قیامت کا) ہنگامہ برپا ہوگا ﴿۳۴﴾ جس دن انسان اپنے سب کیے
ہوئے کاموں کو یاد کرے گا ﴿۳۵﴾ اور جہنم کو دیکھنے والوں کے سامنے ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۳۶﴾ سو
جو شخص حد سے نکلا تھا ﴿۳۷﴾ اور دنیا کی زندگی کو بہتر سمجھا تھا③ ﴿۳۸﴾ تو جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ
ہوگا ﴿۳۹﴾ اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا تھا اور (اپنے) نفس کو (ناجائز)
خواہشات سے روکا تھا ﴿۴۰﴾ تو جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہوگا ﴿۴۱﴾ وہ لوگ تم سے قیامت کے
بارے میں سوال کرتے ہیں کہ: وہ (قیامت) کب قائم ہوگی؟ ﴿۴۲﴾ اس کا وقت بیان کرنے سے
تمھارا کیا تعلق؟④ ﴿۴۳﴾ اس (قیامت) کے (واقع ہونے کے) علم کا منتہیٰ تمھارے رب کی
جانب ہے⑤ ﴿۴۴﴾ جو شخص اس (قیامت) سے ڈرتا ہو تم صرف اسی کو ڈرانے والے ہو ﴿۴۵﴾
وہ لوگ جس دن اس (قیامت) کو دیکھ لیں گے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں یا قبر میں) ایک
شام یا اس کی ایک صبح سے زیادہ نہیں رہے ﴿۴۶﴾

---

① زمین کو رہائش کے قابل بنایا، اس کے رہنے والوں کی تمام ضروریات کے اسباب مہیا کر دیے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور پہاڑوں کو (اس زمین پر) قائم کر دیا۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ ④ (دوسرا ترجمہ) اس کا وقت بیان کرنے سے تمھارا کیا کام ہے؟ ⑤ (دوسرا ترجمہ) اس (قیامت) کے واقع ہونے کا علم رب ہی کے حوالے ہے۔

سورۃ عبس

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں ہیں۔ سورۂ نجم کے بعد اور سورۂ قدر سے پہلے چوبیس (۲۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کے شروع ہی میں لفظ ''عبس'' آیا ہوا ہے۔

سورت کے شروع میں حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک خاص ادا کا تذکرہ ہے۔

''عبس'' کہتے ہیں ''منہ بنالینے'' کو، جو انسان کے دل میں کسی چیز کے بارے میں تنگی ہوتی ہے تو اس کا ظہور پیشانی پر بل آجانے سے ہوتا ہے۔

اگر منہ بنانے کی وجہ سے دانت بھی ظاہر ہوجائے تو ''کُلُح'' کہتے ہیں۔

اور اگر منہ بنانے کا فکر اور اہتمام بھی ہو تو اس کو ''بَسر'' کہتے ہیں۔

اور ساتھ میں غصہ بھی ہو تو ''بَسل'' کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۙ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۙ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ
الذِّكْرٰى ؕ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ؕ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ
جَآءَكَ يَسْعٰى ۙ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ۙ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۘ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

پیشانی پر بل آیا① اور منہ پھرالیا﴿۱﴾ اس لیے کہ ان کے پاس ایک نابینا شخص آیا تھا﴿۲﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر کہ (تمھاری تعلیمات کی برکت سے) شاید وہ سنور جاتا﴿۳﴾ یا وہ کوئی نصیحت کی بات قبول کر لیتا تو اس کو نصیحت کرنا فائدہ پہنچاتا﴿۴﴾ سو وہ شخص جو (دین سے) بے پروائی کرتا تھا﴿۵﴾ تم اس کی فکر میں لگتے ہو (کہ وہ کسی طرح ایمان میں داخل ہو جائے)﴿۶﴾ حالاں کہ وہ نہ سدھرے تو آپ پر کوئی ذمے داری نہیں آتی تھی﴿۷﴾ اور جو شخص (پوری طلب سے) تمھارے پاس دوڑتا ہوا آیا ہے﴿۸﴾ اور وہ ڈرتا بھی ہے﴿۹﴾ تو تم اس کی طرف سے بے پرواہی کرتے ہو؟﴿۱۰﴾ ہرگز ایسا نہ کیجیے، وہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے②﴿۱۱﴾ اب جو کوئی چاہے اسے قبول کرے③﴿۱۲﴾

---

①(دوسرا ترجمہ) منہ بنایا۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے غائب کے صیغے استعمال ہوئے ہیں، آپ کے عالی مقام اور اعزاز واکرام کی بات ہے۔ اس سے ایک سبق ملا کہ کسی پر کسی وجہ سے عتاب کا اظہار کرنا ہو تو غائب کے صیغے یا عمومی انداز اختیار کیا جائے، جس پر عتاب کیا جا رہا ہے وہ شخص سمجھ ہی جائے گا؛ لیکن ان کی عزتِ نفس سلامت رہے گی، کسی کو تعیین سے اس کا قصوروار ہونا معلوم نہیں ہو سکے گا، خود حضرت نبی کریم ﷺ کے طرزِ بیان میں بھی یہ انداز ملتا ہے۔

②اور آپ کے ذمے اس کی تبلیغ ہے۔

③(دوسرا ترجمہ) اب جو کوئی چاہے اس کو یاد کرلے۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ
مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ
يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

وہ (قرآن لکھا ہوا ہے) عظمت (یعنی تقدس) والے صحیفوں میں ہیں ﴿۱۳﴾ (وہ صحیفے اللہ تعالیٰ کی نظر میں) اونچے مرتبہ والے ہیں① بڑے پاکیزہ ہیں ﴿۱۴﴾ جو ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں ﴿۱۵﴾ جو خود بڑی عزت والے، بڑے نیک ہیں② ﴿۱۶﴾ انسان مارا جاوے! وہ کتنا ناشکرا ہے؟ ﴿۱۷﴾ (انسان ذرا سوچے تو) اللہ تعالیٰ نے اس کو کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ﴿۱۸﴾ نطفے سے③ اس کو پیدا کیا، پھر اس کو (ہر چیز میں) ایک خاص انداز عطا فرمایا④ ﴿۱۹﴾ پھر اس کے لیے راستہ آسان کر دیا⑤ ﴿۲۰﴾ پھر اس کو موت دی اور اس کو قبر میں پہنچا دیا⑥ ﴿۲۱﴾ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہیں گے اس کو دوبارہ زندہ کر دیں گے ﴿۲۲﴾ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس (انسان) کو جس بات کا حکم دیا تھا ابھی تک اس نے اس کو پورا ہی نہیں کیا ﴿۲۳﴾

① اور ان کا ظاہری مقام بھی بہت اونچا ہے، ساتوں آسمان کے اوپر لوحِ محفوظ ہے۔
② لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ملائکہ بھی بڑے معزز نیک ہیں اور دنیا میں کاتبینِ وحی حضراتِ صحابہ بھی ملائکہ جیسے اوصاف کے حاملین ہیں۔
③ یعنی منی کے ایک قطرے سے۔
④ انسان کو رحمِ مادر سے ہی اعضا کا حسین توازن عطا فرمایا، قد وقامت، شکل وصورت کا بہترین انداز عنایت فرمایا۔ (دوسرا ترجمہ) پھر اس کی تقدیر طے فرمائی۔ یعنی جب بچہ رحم مادر میں ہوتا ہے تب ہی سے اس کی تقدیر لکھ دی جاتی ہے۔
⑤ فرج کے نہایت تنگ راستے سے دنیا میں آنے کا راستہ آسان فرمایا، دنیا میں ایمان، اطاعت، نیکی، بھلائی یا کفر، نافرمانی سب راستے آسان ہے، اسی طرح انسان کی اپنی ضروریات کی تکمیل کی تمام راہیں بھی اللہ تعالیٰ نے آسان بنا دی۔
⑥ نعمتوں کے بیان میں موت اور قبر کا تذکرہ ہے؛ چوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے، دنیوی الجھنوں سے نجات پاکر راحت والی آخرت کی زندگی کا موت ذریعہ ہے اور غسل، کفن، نمازِ جنازہ، دفن یہ بھی ایک نعمت ہے، ورنہ جانوروں کا مرنے کے بعد کا حال ہمارے سامنے ہے اور کتنے انسان مرنے کے بعد اس طرح کی نعمت سے محروم رہتے ہیں، اللھم احفظنا، امین۔

فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿۲۴﴾ أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ
شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾
وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ﴿۳۱﴾ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ
شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع

سو انسان کو اپنے کھانے کو دیکھ لینا چاہیے ﴿۲۴﴾ کہ ہم نے (اوپر سے) خوب پانی برسایا ﴿۲۵﴾ پھر ہم نے زمین کو عجیب طریقے سے پھاڑا ﴿۲۶﴾ پھر ہم نے اس (زمین) میں غلے اگائے ﴿۲۷﴾ اور انگور اور سبزیاں (اگائیں) ﴿۲۸﴾ اور زیتون اور کھجور (اگائی) ﴿۲۹﴾ اور گھنے باغات (اگائے) ﴿۳۰﴾ اور پھل فروٹ اور چارہ (پیدا کیا) ﴿۳۱﴾ یہ سب تم کو اور تمھارے جانوروں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں ﴿۳۲﴾ پھر جب وہ کان پھاڑنے والی (صور کی) سخت آواز آجائے گی ﴿۳۳﴾ اس دن انسان اپنے بھائی سے ﴿۳۴﴾ اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ﴿۳۵﴾ اور اپنی رفیقۂ حیات سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ﴿۳۶﴾ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک فکر لگا ہوگا جو اس کو (دوسروں سے) بے پرواہ کردے گا[1] ﴿۳۷﴾ اس دن کتنے چہرے چمکتے ہوں گے؟ ﴿۳۸﴾ ہنستے خوشی مناتے ہوں گے ﴿۳۹﴾ اور کتنے چہروں پر اس دن گرد وغبار پڑی ہوگی ﴿۴۰﴾ ان پر سیاہی چھائی ہوگی ﴿۴۱﴾ یہی وہ لوگ ہیں جو کافر بدکار تھے ﴿۴۲﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) اس کو دوسروں کی طرف سے غافل کردے گا۔

سورۃ التکویر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ فاتحہ یا سورۂ مسد کے بعد اور سورۂ اعلیٰ سے پہلے سات (۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''کوّرت'' کا لفظ آیا ہے یعنی قیامت کے دن سورج کی شعائیں لپیٹ دی جائے گی اور سورج بے نور ہو جائے گا۔

عمرو بن حریث ؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت نبیٔ کریم ﷺ کو یہ سورت فجر کی نماز میں پڑھتے سنا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

إِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝١ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتۡ ۝٢ وَإِذَا الۡجِبَالُ سُيِّرَتۡ ۝٣ وَإِذَا
الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۝٤ وَإِذَا الۡوُحُوشُ حُشِرَتۡ ۝٥ وَإِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۝٦ وَإِذَا النُّفُوسُ
زُوِّجَتۡ ۝٧ وَإِذَا الۡمَوۡءُدَةُ سُئِلَتۡ ۝٨ بِأَيِّ ذَنۢبٍ قُتِلَتۡ ۝٩ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۝١٠

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا (جس کے نتیجے میں اس کی روشنی ختم ہو جائے گی) ﴿۱﴾ اور جب ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے ﴿۲﴾ اور جب پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا ﴿۳﴾ اور جب دس مہینوں کی گابھن اونٹنی (جو ولادت کے قریب ہوتی ہے اس) کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا① ﴿۴﴾ اور جب وحشی جانور (ہولناک مناظر سے گھبرا کر) آپس میں مل جائیں گے② ﴿۵﴾ اور جب سمندروں کو بھڑکا دیا جائے گا③ ﴿۶﴾ اور جب لوگوں کے (عقائد اور اعمال کے اعتبار سے) جوڑے جوڑے بنا دیے جائیں گے④ ﴿۷﴾ اور جب جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا اس سے پوچھا جائے گا ﴿۸﴾ کہ کس گناہ کے بدلے میں اس کو مار دیا گیا تھا؟ ﴿۹﴾ اور جب اعمال نامے کھول دیے جائیں گے⑤ ﴿۱۰﴾

---

① یعنی اتنی قیمتی دولت کو سنبھالنے کا ہوش نہ ہوگا، اس کی طرف توجہ نہ رہے گی۔

② (دوسرا ترجمہ) اور جب وحشی جانور (مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے) اکٹھے کر دیے جائیں گے۔

③ (دوسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو خلط ملط کر دیا جائے گا (تیسرا ترجمہ) اور جب سمندروں کو بھر دیا جائے گا۔ (قیامت کے دن تمام قسم کے دریا، سمندر آپس میں ملا دیے جائیں گے، پھر سمندروں کو سورج، چاند، ستارے ڈال کر بھر دیا جائے گا، پھر سمندروں میں آگ بھڑکا دی جاوے گی۔

④ (دوسرا ترجمہ) اور جب لوگوں (کی روح کو جسم کے ساتھ) جوڑ دیا جاوے گا۔

⑤ تاکہ سب لوگ اپنے اعمال کو دیکھ لیویں۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتۡ ﴿١١﴾ وَاِذَا الۡجَحِيۡمُ سُعِّرَتۡ ﴿١٢﴾ وَاِذَا الۡجَـنَّةُ اُزۡلِفَتۡ ﴿١٣﴾ عَلِمَتۡ
نَفۡسٌ مَّاۤ اَحۡضَرَتۡ ﴿١٤﴾ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالۡخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الۡجَوَارِ الۡكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيۡلِ اِذَا
عَسۡعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبۡحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ كَرِيۡمٍ ﴿١٩﴾ ذِىۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِى
الۡعَرۡشِ مَكِيۡنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيۡنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ بِالۡاُفُقِ
الۡمُبِيۡنِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوۡلِ شَيۡطٰنٍ رَّجِيۡمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيۡنَ
تَذۡهَبُوۡنَ ﴿٢٦﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا
تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٢٩﴾ ع

اور جب آسمان کا پردہ ہٹا دیا جائے گا① ﴿۱۱﴾ اور جب جہنم خوب بھڑکا دی جائے گی ﴿۱۲﴾ اور جب جنت قریب کردی جائے گی ﴿۱۳﴾ (اس وقت) ہر شخص جو اعمال وہ لے کر آیا ہے ان کو جان لے گا ﴿۱۴﴾ سو میں قسم کھاتا ہوں ان (ستاروں) کی جو (سیدھے چلتے ہوئے) پیچھے کی طرف چلنے لگتے ہیں② ﴿۱۵﴾ جو (پیچھے کی طرف) چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں ﴿۱۶﴾ اور میں قسم کھاتا ہوں رات کی جب وہ جانے لگے ﴿۱۷﴾ اور صبح کی (قسم کھاتا ہوں) جب وہ سانس لیوے③ ﴿۱۸﴾ یقیناً وہ (قرآن) ایک عزت والے فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے ﴿۱۹﴾ جو بڑی قوت والا ہیں، عرش والے (اللہ تعالیٰ) کے پاس بڑے رتبے والا ہے ﴿۲۰﴾ وہاں (فرشتوں میں) اس کی بات مانی جاتی ہے، وہ امانت دار ہے ﴿۲۱﴾ اور (اے مکہ والو!) تمھارے ساتھ رہنے والے (یعنی محمد ﷺ) دیوانے نہیں ہیں ﴿۲۲﴾ اور پکی بات ہے کہ انھوں نے اس (جبریل فرشتے) کو (آسمان کے) صاف (یعنی کھلے) کنارے پر دیکھا بھی ہے ﴿۲۳﴾ اور وہ غیب کی باتوں کو بتلانے میں بخیل نہیں ہیں④ ﴿۲۴﴾ اور وہ (قرآن) کسی مردود شیطان کی (کہی ہوئی) بات نہیں ہے ﴿۲۵﴾ پھر بھی تم لوگ کس طرف چلے جارہے ہو؟ ﴿۲۶﴾ وہ (قرآن) تو عالموں کے واسطے ایک نصیحت ہی ہے ﴿۲۷﴾ خاص تم میں سے اس شخص کے لیے جو سیدھا راستہ چلنا چاہے ﴿۲۸﴾ اور سب عالموں کے رب اللہ تعالیٰ کے چاہے

بغیر تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے ﴿۲۹﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب آسمان کا چھلکا اتار دیا جائے گا (یعنی آسمان کھول دیا جاوے گا جس کی وجہ سے اندر کی چیزیں نظر آنے لگیں گی) (تیسرا) جب آسمان کو لپیٹ دیا جائے گا (اِس وقت آسمان سروں پر چھت کی طرح ہے اس کو لپیٹ دیا جائے گا)۔
② ستارے کبھی مشرق سے مغرب کی طرف اور کبھی مغرب سے مشرق کی طرف چلتے نظر آتے ہیں، پھر چلتے چلتے غائب ہو جاتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب کرشمہ ہے۔
③ یعنی صبح طلوع ہو جائے، اسی طرح صبح صبح ''نسیمِ ہوا'' چلتی ہے اس کی طرف بھی آیت میں بلیغ اشارہ ہے، ایسے بھی ایسی ہوا میں سانس لینا نہایت مفید ہے۔
④ بضنین: ایک قرأت ''ظا'' کے ساتھ ہے جس کے معنی آتے ہیں ''متہم ہونا''۔

سورۃ الانفطار

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ نازعات کے بعد اور سورۂ انشقاق سے پہلے بیاسی (۸۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ''انفطرت'' کا لفظ آیا ہے۔ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا یعنی آسمان کا پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ وَ اَخَّرَتۡ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الۡکَرِیۡمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیۡ خَلَقَکَ فَسَوّٰىکَ فَعَدَلَکَ ۙ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ ؕ﴿۸﴾ کَلَّا بَلۡ تُکَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیۡکُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب آسمان پھٹ جائے گا﴿۱﴾ اور جب تارے (ٹوٹ کر) گر جائیں گے﴿۲﴾ اور جب سمندروں کو ابال دیا جائے گا① ﴿۳﴾ اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں گی② ﴿۴﴾ تو (اس وقت) ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ اس نے کیا آگے بھیجا اور کیا پیچھے چھوڑا③ ﴿۵﴾ اے انسان! تیرے رب کے بارے میں جو بڑا کرم والا ہے کس چیز نے تجھے فریب میں ڈال رکھا ہے؟ ﴿۶﴾ جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھ کو ٹھیک ٹھاک کیا، پھر تیرے اندر (خاص تناسب اور) اعتدال پیدا کیا ﴿۷﴾ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ کر تیار کیا﴿۸﴾ ہرگز (اللہ تعالیٰ کی قدرت، کرم کے بارے میں دھوکہ) نہیں (ہونا چاہیے) بلکہ تم تو (آخرت میں) بدلہ (ملنے) کو جھٹلاتے ہو﴿۹﴾ اور یقینی بات ہے کہ تم پر دیکھ بھال کرنے والے (فرشتے) مقرر ہیں④ ﴿۱۰﴾ جو بڑے عزت والے (اعمال کو) لکھنے والے ہیں﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب (سب) سمندر (ملا کر ایک ساتھ) بہا دیے جائیں گے۔

② یعنی زمین کے اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی، یہاں تک کہ مردے بھی باہر آجائیں گے۔

③ یعنی جو اعمال کر کے آخرت میں جمع کروا دیے اور جو اعمال نہیں کر سکا۔

④ (دوسرا ترجمہ) حالاں کہ تمھارے اوپر تمھارے (اعمال کو) یاد رکھنے والے فرشتے مقرر ہی ہیں۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۝۱۲ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ۝۱۳ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ۝۱۴ یَّصْلَوْنَهَا
یَوْمَ الدِّیْنِ۝۱۵ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ۝۱۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ۝۱۷ ثُمَّ مَآ
اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ۝۱۸ یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۝۱۹

جو کام بھی تم لوگ کرتے ہو وہ ان سب کو جانتے ہیں ﴿۱۲﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے ﴿۱۳﴾ اور یقین رکھو کہ بُرے کام کرنے والے لوگ ضرور جہنم میں ہوں گے[1] ﴿۱۴﴾ وہ اس (جہنم) میں انصاف کے دن داخل ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور وہ اس (جہنم) سے کبھی غائب نہیں ہو سکیں گے ﴿۱۶﴾ اور (اے نبی!) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۷﴾ پھر (ہم دوبارہ کہتے ہیں:) تم کو کیا خبر وہ بدلہ ملنے کا دن کیسا ہے؟ ﴿۱۸﴾ جس دن کوئی شخص کسی شخص کو کوئی نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا ہوگا، اور اس دن تمام حکم اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا ﴿۱۹﴾

[1] فجور کا معنی پھاڑنا، مراد جن لوگوں نے کفر و معصیت کے ہاتھ سے دین اور دیانت کا پردہ پھاڑ دیا۔

سورۃ المطففین

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ عنکبوت کے بعد اور سورۂ بقرہ سے پہلے چھیاسی (۸۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: مکہ مکرمہ میں سب سے اخیر میں یہ سورت نازل ہوئی اور بعض کے قول میں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

مطففین کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے جس کا معنیٰ ہے گھٹانے والے۔ جس انسان کے دل میں ایمان کامل ہوتا ہے وہ لین دین میں دھوکا اور خیانت نہیں کرتا، کمی بیشی نہیں کرتا۔

اس سورت کا دوسرا نام ''تطفیف'' بھی ہے، تطفیف کا معنیٰ آتا ہے: کنارہ، کمی کرنے کو بھی تطفیف کہتے ہیں، برتن پورا نہ بھرے؛ بلکہ بھرنے کے قریب ہو اور اس کو چھوڑ دے تو اس کو تطفیف کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ
وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ
يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا
سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ
الدِّيْنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے بڑی خرابی ہے ﴿۱﴾ ان کی حالت ایسی ہے کہ جب لوگوں سے خود کوئی چیز ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری (بھر کر) لیتے ہیں ﴿۲﴾ اور جب ان (لوگوں) کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں ﴿۳﴾ کیا وہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ان کو بڑے (سخت) دن میں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۴﴾ ﴿۵﴾ جس دن (وہ) لوگ تمام عالموں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے ﴿۶﴾ ہرگز ایسا (خیال مت کرو کہ قیامت) نہیں (آئے گی) یقین رکھو کہ برے کام کرنے والے لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہوگا[①] ﴿۷﴾ اور تم کو کیا معلوم کہ سجین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۸﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے[②] ﴿۹﴾ اس دن (حق کو) جھٹلانے والوں کیے لیے بڑی بربادی ہوگی ﴿۱۰﴾ جو بدلہ ملنے کے دن کو جھٹلاتے ہیں ﴿۱۱﴾ اور اس دن کو ہر وہ شخص ہی جھٹلاتا ہے جو حد سے آگے بڑھنے والا، بڑا گنہگار ہو ﴿۱۲﴾

① ساتویں زمین کے نیچے کافروں کی ارواح رکھنے کا قید خانہ جو تنگ اور اندھیرا ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ ایک لکھا ہوا رجسٹر ہے۔

إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا
الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾
يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾

جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ (ایسا) کہتا ہے کہ: پچھلے زمانے کے لوگوں کے افسانے (یعنی کہانیاں) ہیں ﴿۱۳﴾ ہرگز نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر جو اعمال وہ کرتے ہیں انھوں نے زنگ چڑھا دیا ہے ﴿۱۴﴾ (جیسا کافروں کا خیال ہے ایسا) ہرگز نہیں! یقیناً وہ (کافر) لوگ اس دن اپنے رب کی زیارت سے روک دیے جائیں گے ﴿۱۵﴾ پھر یقیناً ان لوگوں کو جہنم میں داخل ہونا ہی پڑے گا ﴿۱۶﴾ پھر (ان سے) کہا جائے گا کہ: یہ (عذاب) وہ چیز ہے جس کو تم لوگ جھٹلایا کرتے تھے ﴿۱۷﴾ (برے اور نیک لوگوں کا انجام) ہرگز (ایک جیسا) نہیں (ہوسکتا بلکہ) نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہوگا ﴿۱۸﴾ اور تم کو کچھ معلوم ہے کہ علیین (میں رکھا ہوا اعمال نامہ) کیا چیز ہے؟ ﴿۱۹﴾ وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے ﴿۲۰﴾ جس کو (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتے دیکھتے رہتے ہیں ﴿۲۱﴾ یقیناً نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے ﴿۲۲﴾ تختوں پر (بیٹھے ہوئے شوق سے) نظارہ کر رہے ہوں گے ﴿۲۳﴾ تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی (صاف) پہچان لوں گے① ﴿۲۴﴾ ان کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو مہر لگی ہوئی ہوگی ﴿۲۵﴾ اس کی مہر بھی مشک ہوگی اور یہی وہ چیز ہے جس پر للچانے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر للچانا چاہیے② ﴿۲۶﴾

①(دوسرا ترجمہ) تم ان کے چہروں پر نعمتوں کی رونق نمایاں پاؤ گے۔

②(دوسرا ترجمہ) اور یہی تو وہ چیز ہے جس میں رغبت کرنے والوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رغبت دکھانی چاہیے۔

وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍۙ۝۲۷ عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَؕ۝۲۸ اِنَّ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا
مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ۝۲۹ وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ۝۳۰ وَاِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى
اَهۡلِهِمُ انۡقَلَبُوۡا فَكِهِيۡنَ۝۳۱ وَاِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ لَضَآلُّوۡنَۙ۝۳۲ وَمَاۤ اُرۡسِلُوۡا
عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَؕ۝۳۳ فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَۙ۝۳۴ عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ
يَنۡظُرُوۡنَؕ۝۳۵ هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ۝۳۶ ع

اوراس (شراب) میں تسنیم کا پانی ملا ہوا ہوگا﴿۲۷﴾جو (تسنیم) ایسا چشمہ ہے جس میں سے (اللہ تعالیٰ کے) مقرب بندے پئیں گے ﴿۲۸﴾ یقیناً جولوگ مجرم تھے وہ (دنیا میں) ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ﴿۲۹﴾اور جب وہ (ایمان والے) ان (کافروں) کے سامنے سے گزرتے تھے تو وہ (کافر) آپس میں ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے ﴿۳۰﴾اور جب وہ (کافر) اپنے گھروالوں کے پاس لوٹتے تھے تو (وہاں بھی ایمان والوں کا تذکرہ کرکے) مزہ لیتے ہوئے لوٹتے تھے① ﴿۳۱﴾اور جب وہ (کافرلوگ) ان (مسلمانوں) کو دیکھتے تو کہتے: بے شک یہ لوگ بھٹکے ہوئے ہیں② ﴿۳۲﴾ حالاں کہ ان (کافروں) کو ان (مسلمانوں) پر نگران بنا کر بھیجا نہیں گیا تھا③ ﴿۳۳﴾ سو آج (قیامت) کے دن ایمان لانے والے کافروں پر ہنس رہے ہوں گے ﴿۳۴﴾ (اور جنتی) تختوں پر (بیٹھ کر اپنی خوش حالی، اور کافروں کی بدحالی) دیکھ رہے ہوں گے ﴿۳۵﴾ کہ واقعی کافرلوگوں کو ان کے کیے ہوئے کاموں کا بدلہ مل گیا﴿۳۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور جب وہ (کافر) اپنے گھروں کے پاس لوٹتے تھے تو (مسلمانوں کا مزاق اڑاتے ہوئے) دل لگی کرتے جاتے تھے۔

② (دوسرا ترجمہ) بے شک یہ لوگ (اسلام قبول کرکے) بڑی غلطی میں ہیں۔

③ کہ ہر وقت مسلمانوں کو دیکھتے رہیں کہ وہ کیا کیا کرتے ہیں۔

سورة الانشقاق

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ انفطار کے بعد اور سورۂ روم سے پہلے تراسی (۸۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

''انشقت'' کا لفظ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں آیا ہے، جس میں قیامت کے دن آسمان کے پھٹ پڑنے کا تذکرہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا
فِیۡہَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّہَا وَ حُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا
فَمُلٰقِیۡہِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾
وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا
ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یَصۡلٰی سَعِیۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّہٗ کَانَ فِیۡۤ اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(صور پھونکنے کے بعد) جب آسمان پھٹ جائے گا ﴿۱﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گا اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۲﴾ اور جب زمین (کھینچ کر) پھیلا دی جائے گی ﴿۳﴾ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اس کو (نکال کر) باہر پھینک دے گی اور خالی ہو جائے گی ﴿۴﴾ اور وہ اپنے رب کا حکم (سن کر) مان لے گی اور اس پر (رب کا حکم) ماننا لازم ہے ﴿۵﴾ اے انسان! تو اپنے رب کے پاس جانے تک پوری کوشش (کے ساتھ عمل) کر رہا ہے، پھر وہ اس (اپنے اعمال کی جزا) سے ملنے والا ہے ① ﴿۶﴾ پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا ﴿۷﴾ تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا ﴿۸﴾ اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوشی مناتے ہوئے واپس آئے گا ﴿۹﴾ اور لیکن جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ تو وہ موت کو پکارے گا ﴿۱۱﴾ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہو گا ﴿۱۲﴾ (یہ) وہ شخص (ہے جو دنیا میں) اپنے گھر والوں میں بہت خوش (یعنی بے فکر) رہا کرتا تھا ﴿۱۳﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اے انسان! تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی موت تک) بڑی تکلیف میں ہے، پھر تو اس (اللہ) سے ملنے ہی والا ہے (دنیا میں مختلف قسم کی مشقتیں، تکالیف لگی رہتی ہیں)۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ
وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

اس نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ وہ کبھی پلٹ کر (اللہ تعالیٰ کے سامنے) نہیں جائے گا ﴿۱۴﴾ ہاں! ضرور جانا ہے یقیناً اس کے رب اس کو برابر دیکھ رہے تھے ﴿۱۵﴾ سو میں شفق کی قسم کھاتا ہوں① ﴿۱۶﴾ اور رات کی اور ان چیزوں کی جن (چیزوں) کو وہ سمیٹ لیتی ہے② ﴿۱۷﴾ اور چاند کی جب وہ بھر کر کے پورا ہو جاوے③ ﴿۱۸﴾ (ان سب چیزوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ) ضرور تم کو ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے④ ﴿۱۹﴾ پھر ان (کافروں) کو کیا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ ﴿۲۰﴾ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے ﴿۲۱﴾ بلکہ کافر لوگ (الٹا قرآن کو) جھٹلاتے ہیں ﴿۲۲﴾ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتے ہیں جو باتیں وہ لوگ جمع کر رہے ہیں⑤ ﴿۲۳﴾ سو ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو ﴿۲۴﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کو ایسا ثواب ملے گا جو کبھی ختم نہیں ہوگا ﴿۲۵﴾

---

① سورج ڈوبنے کے بعد لالی پھر سفیدی آجاتی ہے وہ شفق ہے۔

② انسان، جانور جو دن بھر ادھر ادھر ہوتے ہیں وہ رات کو اپنے ٹھکانے پر آجاتے ہیں۔

③ مراد چودھویں کا چاند ''بدر کامل''۔

④ زندگی کے مختلف مراحل ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا ہر ایک سے انسان کو گزرنا ہے، اسی مختلف احوال سے دنیا قیامت تک گزرتی رہے گی اور انسانی سوچ میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) بھر رہے ہیں (یعنی ان کے دل میں جو عقائد جمع ہیں اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، ان کے اعمال ناموں میں جو اعمال ظاہری ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی جانتے ہیں)۔

سورة البروج

(المکیة)

یہ سورت مکی ہے،اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔سورۂ والشّمس کے بعد اور سورۂ تین سے پہلے ستائیس (۲۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بروج والے آسمان کی قسم کھائی ہے۔

بروج سے مراد: برج کے معنیٰ بلند عمارت اور محل کے ہے، یہاں کیا مراد ہے؟:

(۱) آسمان کے ستارے۔

(۲) آسمان کے بارہ برج جن کی مسافت سورج ایک سال میں طے کرتا ہے۔یوں سمجھو! آسمان میں مشرق سے مغرب تک بارہ پھانک ہیں، جیسے خربوزے میں ہوتی ہیں، سورج برس بھر میں اس کو طے کرتا ہیں۔ (۳) آسمان کے وہ حصے جہاں فرشتوں کا پہرہ رہتا ہے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ ظہر وعصر میں ''**والسماء ذات البروج**'' اور ''**والسماء والطارق**'' اور ان ہی جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ۙ﴿۱﴾ وَالۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ۙ﴿۲﴾ وَشَاہِدٍ وَّمَشۡہُوۡدٍ ؕ﴿۳﴾ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾ اِذۡ ہُمۡ عَلَیۡہَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾ وَّہُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُہُوۡدٌ ؕ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوۡا مِنۡہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ۙ﴿۸﴾ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ؕ﴿۹﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے برجوں والے آسمان کی① ﴿۱﴾ اور اس (قیامت کے) دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے ﴿۲﴾ اور اس کی جو حاضر ہوتا ہے اور اس (دن) کی جس میں حاضری ہونی ہے② ﴿۳﴾ خندقوں والے مارے گئے ﴿۴﴾ یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ﴿۵﴾ جس وقت وہ (خندق کھودنے والے) اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے تھے ﴿۶﴾ اور وہ ایمان والوں کے ساتھ جو (ظلم) کر رہے تھے اس کو (اپنے سامنے) دیکھ رہے تھے ﴿۷﴾ اور وہ (خندق کھودنے والے) ان (ایمان والوں) کو صرف اس وجہ سے سزا دے رہے تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تھے جو بڑے زبردست، تمام صفات والے ہیں③ ﴿۸﴾ جس (اللہ تعالیٰ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں ﴿۹﴾

---

① ایک قول یہ ہے کہ آسمانی قلعے مراد ہیں جن میں ملائکہ پہرا دیتے ہیں، یا بڑے ستارے مراد ہیں، یا آسمان کی منزلیں جو سورج سال بھر میں طے کرتا ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور اس (دن) کی جو حاضر ہوتا ہے۔ [۱] شاہد: یعنی جمعہ کا دن اور مشہود یعنی عرفہ کا دن [۲] شاہد سے مراد انسان اور مشہود یعنی قیامت کا دن؛ اس لیے کہ قیامت کے دن ہر انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے ہو جائے گا [۳] شاہد یعنی گواہ اور مشہود یعنی جس کے حق میں گواہی دی جائے۔ قیامت کے دن حضرت نبیٔ کریم ﷺ ایمان والوں کے ایمان اور اعمالِ صالحہ کی گواہی دیں گے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) اور ان (خندق کھودنے والوں) نے ان (ایمان والوں) میں صرف یہی قصور پایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو بڑے زبردست خوبیوں والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ
وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۱﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ
وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ
أَتٰىكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ
ع مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

یقیناً جن لوگوں نے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو فتنہ میں ڈالا① پھر انھوں نے توبہ نہیں کی تو ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے آگ میں جلنے کی سزا ہے ﴿۱۰﴾ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، یہ بہت بڑی کامیابی ہے ﴿۱۱﴾ یقیناً تمھارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ﴿۱۲﴾ وہی پہلی مرتبہ (بھی) پیدا کرتے ہیں اور (قیامت میں) دوبارہ بھی پیدا کریں گے ﴿۱۳﴾ وہی اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے، بہت محبت کرنے والے ہیں ﴿۱۴﴾ عرش کے مالک ہیں، بڑی شان والے ہیں ﴿۱۵﴾ جو چاہتے ہیں اسے کر ہی ڈالتے ہیں ﴿۱۶﴾ (اے نبی!) کیا تمھارے پاس ان لشکروں کا واقعہ پہنچا ﴿۱۷﴾ فرعون اور ثمود کا ﴿۱۸﴾ بلکہ (ان سب کا برا انجام سن لینے کے باوجود بھی) کافر لوگ (نبی کے) جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ﴿۱۹﴾ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا ہے ﴿۲۰﴾ (ان کافروں کے جھٹلانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) بلکہ یہ تو ایک بڑی شان والا قرآن ہے ﴿۲۱﴾ جو لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے ﴿۲۲﴾

① (دوسرا ترجمہ) نشانہ بنایا (تیسرا ترجمہ) تکلیف پہنچائی۔

سورۃ الطارق

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ بلد کے بعد اور سورۂ قمر سے پہلے چھتیس (۳۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں طارق کی قسم کھائی گئی ہے۔

طارق: اندھیرے میں آنے والا۔ آیت میں رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ مراد ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ
لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦ يَّخْرُجُ مِنْۢ
بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩ فَمَا لَهٗ مِنْ
قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ
فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦ فَمَهِّلِ
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧ ع

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے آسمان کی اور (اندھیری) رات میں آنے والے (ستارے) کی ﴿۱﴾ اور (اے نبی!) تم کو کچھ معلوم ہے وہ رات میں آنے والا کیا ہے؟ ﴿۲﴾ وہ تو چمکتا ہوا ستارا ہے ﴿۳﴾ کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جس پر کوئی نگرانی کرنے والا (فرشتہ) موجود نہ ہو ﴿۴﴾ سو انسان کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ ﴿۵﴾ اسے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ﴿۶﴾ جو پیٹھ اور سینے (کی ہڈیوں) کے درمیان سے نکلتا ہے[۱] ﴿۷﴾ یقیناً اللہ تعالیٰ اس (انسان) کو دوبارہ زندہ کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿۸﴾ جس دن تمام بھیدوں کی جانچ ہوگی[۲] ﴿۹﴾ تو اس (انسان) کے پاس (خود کی طرف سے دفاع کرنے کا) نہ تو کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا ﴿۱۰﴾ قسم ہے بارش والے آسمان کی[۳] ﴿۱۱﴾ اور (بیج سے کونپل نکلتے وقت) پھٹ پڑنے والی زمین کی قسم ﴿۱۲﴾ کہ یہ (قرآن) دوٹوک فیصلہ کرنے والا کلام ہے ﴿۱۳﴾ اور وہ کوئی مذاق نہیں ہے ﴿۱۴﴾ بے شک وہ (کافر لوگ حق کے مقابلے میں) الگ الگ چالیں چل رہے ہیں ﴿۱۵﴾ میں بھی (ان کی چالوں کی توڑ کی) تدبیریں کر رہا ہوں ﴿۱۶﴾ لہٰذا (اے نبی!) تم ان

کافروں کو مہلت دو، ان کو تھوڑے دنوں (ان کے حال پر) چھوڑ دو ﴿۱۷﴾

---

①مرد کے منی کی جگہ پیٹھ اور عورت کی منی کی جگہ سینہ کے پاس بتلاتے ہیں۔

②(دوسرا ترجمہ) جس دن راز ظاہر ہوں گے۔

③ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ بارش بار بار پلٹ کر آتی ہے اس لیے ''رجع'' سے تعبیر کیا گیا۔

سورۃ الأعلیٰ

(المكية)

یہ سورت مکی ہے ایک قول: مدنی ہے، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔ سورۂ تکویر کے بعد اور سورۂ اللیل سے پہلے آٹھ (۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ اعلیٰ استعمال ہوا ہے۔ اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ ہے، سب سے بلند ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ تلاوت فرماتے تھے۔

نبی کریم ﷺ وِتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ، دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ اسی طرح تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کے ساتھ معوذتین بھی پڑھنا حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز (باجماعت) پڑھی تو آپ ﷺ نے (پہلی) دونوں رکعتوں میں ان دونوں سورتوں کی قرأت فرمائی:

سبح الاسم ربك الأعلى اور هل اتك حديث الغاشية۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○
سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَىۙ‏ ﴿۱﴾ الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِىۡۤ
اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ﴿۵﴾ سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ
يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰى ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی اور ایمان لانے والے!) تم اپنے رب کے نام کی تسبیح (یعنی پاکی بیان) کرو جس کی شان سب سے اونچی ہے① ﴿۱﴾ جس (اللہ تعالیٰ) نے (سب کچھ) پیدا کیا، سو ٹھیک ٹھاک بنایا ﴿۲﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے ہر چیز کو ایک خاص اندازہ دیا، پھر (دنیا میں رہنے کا) مناسب طریقہ بتلا دیا② ﴿۳﴾ اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (ہرا) چارہ زمین سے نکالا ﴿۴﴾ پھر اس کو کالے رنگ کا (سوکھا ہوا) کوڑا (کرکٹ) بنا ڈالا ﴿۵﴾ اے نبی! ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم بھولو گے نہیں③ ﴿۶﴾ مگر ہاں! اللہ تعالیٰ جو چاہے④ یقین رکھو! وہ (اللہ تعالیٰ) کھلی ہوئی چیزوں کو اور چھپی ہوئی چیزوں کو جانتے ہیں ﴿۷﴾ اور ہم آسان دین پر (عمل کے لیے) تم کو آسانیاں پہنچائیں گے⑤ ﴿۸﴾

---

① اللہ تعالیٰ کے نام کی تعظیم و تکریم کرنا مراد ہے، جب بھی اللہ کا نام آئے ادب، خشوع خضوع کا لحاظ رکھو، جو نام اللہ کے لیے نصوص میں منقول ہے انہی سے پکارو، جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اس کو کسی مخلوق کے لیے استعمال نہ کرو۔

② ہر چیز کو جس مقصد کے لیے بنایا اس کی سمجھ بھی عطا فرما دی۔ (دوسرا ترجمہ) اور جس (اللہ تعالیٰ) نے (اپنی مخلوق کی) تقدیر بنائی، پھر (نیکی اور برائی کا کا) راستہ بتلا دیا۔

③ یعنی جتنا قرآن نازل ہو رہا ہے ہم اتنا یاد بھی کروا دیں گے۔

④ جن آیات کا منسوخ ہونا اللہ کے یہاں طے ہے وہ بھول سکتے ہیں۔

⑤ شریعت خود آسان ہے، اس پر عمل دنیا آخرت میں آسانی کا ذریعہ ہے، شریعت کی سمجھ، اس پر عمل، اس کی تبلیغ بھی آسان ہے۔ ایک ترجمہ یہ بھی ہے کہ ہم تمھارے لیے جنت (میں لے جانے والے اعمال کا کرنا) آسان کر دیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝۹ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝۱۰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝۱۱ الَّذِيْ
يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝۱۲ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝۱۳ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ
اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي
الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝۱۹ ع

لہذا اگر نصیحت کا فائدہ ہوتا ہو تو تم نصیحت کرتے رہو① ﴿۹﴾ جو شخص (دل سے اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے وہ جلدی ہی نصیحت قبول کرے گا ﴿۱۰﴾ اور جو بڑا بد بخت ہو وہی اس (نصیحت) سے دور بھاگتا ہے ﴿۱۱﴾ جو سب سے بڑی (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا ﴿۱۲﴾ پھر اس (آگ) میں نہ مرے گا اور نہ (آرام سے) زندہ رہے گا ﴿۱۳﴾ جو شخص (ظاہری باطنی ناپاکی سے) پاکیزہ ہوا یقیناً اس نے کامیابی حاصل کی ﴿۱۴﴾ اور اس نے اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی ﴿۱۵﴾ (اے کافرو!) بلکہ تم تو دنیاوی زندگی کو آگے رکھتے ہو② ﴿۱۶﴾ حالاں کہ آخرت بہت بہتر اور بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے ﴿۱۷﴾ یقیناً یہ (مضامین) پچھلے (آسمانی) صحیفوں میں موجود ہیں ﴿۱۸﴾ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں ﴿۱۹﴾

① (دوسرا ترجمہ) سو اگر سمجھانے سے فائدہ ہو تو تم سمجھاتے رہو۔ نصیحت فی ذاتہ فائدے کی چیز ہے وہ کرتے رہو۔
② (دوسرا ترجمہ) بلکہ تم دنیوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔

سورة الغاشية

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ ذاریات کے بعد اور سورۂ کہف سے پہلے سڑسٹھ (۶۷) یا (۶۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں قیامت کے لیے ''غاشیہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قیامت کی ہولناکیاں سب پر چھا جائیں گی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِؕ ۝١ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ ۝٣ تَصۡلٰى
نَارًا حَامِيَةً ۙ ۝٤ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ ۝٥ لَيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ ۝٦ لَّا يُسۡمِنُ
وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ ۝٧ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ ۝٨ لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ ۝٩ فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ۝١٠ لَّا
تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً ؕ ۝١١ فِيۡهَا عَيۡنٌ جَارِيَةٌ ۘ ۝١٢ فِيۡهَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَةٌ ۙ ۝١٣

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم کو ڈھانک لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے؟① ﴿۱﴾ بہت سارے چہرے اس دن ذلیل ہونے والے ہیں② ﴿۲﴾ تکلیف جھیلتے ہوں گے، تھکن سے چور ہوں گے ﴿۳﴾ بہت ہی تیز گرم آگ میں داخل ہوں گے ﴿۴﴾ ان کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا③ ﴿۵﴾ ان کو ضریع (یعنی ایک کانٹے والے جھاڑ) کے سوا کوئی کھانا نہیں ملے گا④ ﴿۶﴾ جو جسم کا وزن بھی نہیں بڑھائے گا اور بھوک (دور کرنے) کے کام میں (بھی) نہیں آئے گا⑤ ﴿۷﴾ بہت سے چہرے اس دن رونق دار ہوں گے ﴿۸﴾ (دنیا میں) اپنی کی ہوئی (نیک) محنتوں سے خوش ہوں گے ﴿۹﴾ عالی شان جنت میں ہوں گے ﴿۱۰﴾ جس میں وہ کوئی لغویات نہیں سنیں گے ﴿۱۱﴾ اس (جنت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے ﴿۱۲﴾ اس (جنت) میں اونچے اونچے تختے ہوں گے ﴿۱۳﴾

---

① قیامت کا اثر پورے عالم پر چھا جائے گا۔

② آخرت میں تو یہ حال کافروں کا ہوگا ہی۔ بعض حضرات نے اس کو دنیا سے بھی متعلق مانا ہے کہ بہت سارے لوگ دنیا میں ریاضت، محنتیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں؛ مگر ان سب کی محنت حق پر نہ ہونے کی وجہ سے بے کار ہو جاتی ہے۔

③ جس کے اوپر حرارت کی کوئی ''ڈگری'' ہی نہ ہو، اتنا گرم ہوگا۔ ④ جہنم کا ایک درخت جو بہت ہی کڑوا، بدبو والا، آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔

⑤ لا یسمن ولا یغنی من جوع: طعام کے دو فائدے: (۱) جسم کا وزن بڑھے۔ (۲) بھوک دور ہو۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى
الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ
نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ
عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ
اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾ ع النصف

اور (سامنے) رکھے ہوئے پیالے ہوں گے ① ﴿۱۴﴾ اور ترتیب سے (قطار میں) رکھے ہوئے تکیے ہوں گے ﴿۱۵﴾ اور سب طرف غالیچے پھیلے ہوں گے ﴿۱۶﴾ تو کیا وہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (عجیب طریقے سے) پیدا کیے گئے ہیں؟ ﴿۱۷﴾ اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے اس کو اونچا کیا گیا؟ ﴿۱۸﴾ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے کھڑے کر دیے گئے (کہ وہ اپنی جگہ سے ہلتے نہیں)؟ ﴿۱۹﴾ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے بچھائی گئی؟ ﴿۲۰﴾ سو (اے نبی!) تم نصیحت کرتے رہو، بس تم نصیحت کرنے والے ہی ہو ﴿۲۱﴾ تم ان پر ذمے دار نہیں ہو (کہ زبردستی منواؤ) ﴿۲۲﴾ (ہاں!) مگر جو شخص منہ پھرا لیوے اور کفر کرے ﴿۲۳﴾ تو اللہ تعالیٰ اس کو بہت بڑا عذاب دیں گے ﴿۲۴﴾ یقین جانو ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ﴿۲۵﴾ پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿۲۶﴾

① جہاں پانی اور مشروبات ہو، وہیں اس کو پینے کے لیے گلاس، پیالے بھی ہوں؛ تاکہ تکلیف نہ ہو، ہر چیز اس کی مناسب جگہ پر رکھنا ادب ہے اور اسی میں سہولت ہے؛ ورنہ پیاس لگی، پانی ہے؛ لیکن گلاس کی تلاش میں پریشانی ہے۔

سورۃ الفجر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ اللیل کے بعد اور سورۂ ضحیٰ سے پہلے دس (۱۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں فجر کی قسم کھائی گئی ہے۔ صبح کی روشنی کو فجر کہتے ہیں۔ طلوعِ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کی روشنی کے عالم میں پھیل جانے کا منظر جب انسان دیکھ لیوے تو اس سے یہ یقینی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بس اسی طرح کفر اور گمراہیوں کی ظلمتیں نورِ نبوت کی برکت سے دور ہو جائے گی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالۡفَجۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشۡرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ۚ﴿۴﴾ ہَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ
لِّذِیۡ حِجۡرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِیۡ لَمۡ یُخۡلَقۡ
مِثۡلُہَا فِی الۡبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾ وَثَمُوۡدَ الَّذِیۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾ وَفِرۡعَوۡنَ ذِی الۡاَوۡتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

فجر (کے وقت) کی قسم ① ﴿۱﴾ اور دس راتوں کی ② ﴿۲﴾ اور جفت کی ③ اور طاق کی ﴿۳﴾ اور رات کی جب وہ رخصت ہونے لگے ﴿۴﴾ کیا یہ (جو) قسمیں (کھائی گئیں وہ) ایک عقل والے کو یقین دلانے کے لیے کافی نہیں ہے؟ ﴿۵﴾ (اے نبی!) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد یعنی ارم قوم کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ ﴿۶﴾ جو اونچے اونچے ستون والے تھے ④ ﴿۷﴾ کہ اس جیسی (لمبائی اور طاقت والی) کوئی اور قوم (دنیا کے تمام) شہروں میں پیدا نہیں کی گئی ⑤ ﴿۸﴾ اور ثمود کے ساتھ (کیسا سلوک کیا) جنھوں نے وادی میں پتھر کی چٹانوں کو (گھر بنانے کے لیے) تراشا تھا ﴿۹﴾ اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (کیسا سلوک کیا) ⑥ ﴿۱۰﴾

---

① ہر دن صبح کا وقت ایک تازگی اور نئے کام کی آرزو کے ساتھ آتا ہے۔

② ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتوں میں عبادت کا بڑا ثواب ہے۔ یہ ایک تفسیر ہے۔

③ جفت یعنی عید الاضحیٰ کا دن دسویں تاریخ، طاق یعنی عرفہ نو ذی الحجہ۔ یہ ایک قول ہے۔

④ (دوسرا ترجمہ) اے نبی! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ جو ارم کہلاتے تھے، جو اونچے اونچے ستونوں والے تھے۔

⑤ (دوسرا ترجمہ) کہ اس جیسی آبادی (دنیا کے شہروں میں) کوئی اور نہیں بنائی گئی۔

⑥ فرعون کسی کو سزا دینا چاہتا تو اس کو زمین پر پشت کی جانب لٹا کر اس کے ہاتھ پیر میں کیلیں مار کر زمین سے جکڑ دیتا تھا، اسی طرح اس کی فوج کے لیے بہت ساری میخیں گاڑ کر خیمے بنائے جاتے تھے۔

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝١١ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ۝١٢ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ
عَذَابٍ ۝١٣ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝١٤ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ
وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ
اَهَانَنِ ۝١٦ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝١٧ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝١٨
وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝١٩ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝٢٠ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ۝٢١ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝٢٢

جنھوں نے (دنیا کے مختلف) ملکوں میں سر اٹھایا تھا ﴿١١﴾ پھر انھوں نے ان (ملکوں) میں بہت فساد مچایا تھا ﴿١٢﴾ (اور) انجام یہ ہوا کہ تمھارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا ﴿١٣﴾ یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کو) پوری نظر میں رکھے ہوئے ہیں① ﴿١٤﴾ سو انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کو اس کے رب آزماتے ہیں، پھر اس کو (دنیا میں عزت اور) اکرام اور انعام سے نوازتے ہیں، تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری عزت کی② ﴿١٥﴾ اور جب (اس کے رب) اس کو آزماتے ہیں اور اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتے ہیں تو کہنے لگتا ہے کہ: میرے رب نے میری توہین کی③ ﴿١٦﴾ (جیسا تو سمجھ رہا ہے ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ہو ﴿١٧﴾ اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے آپس میں ترغیب نہیں دیتے ہو ﴿١٨﴾ اور تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو ﴿١٩﴾ اور تم مال سے بہت ہی محبت کرتے ہو ﴿٢٠﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہیے) جب زمین کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا④ ﴿٢١﴾ اور (جب) تمھارے رب (اپنی شان کے مطابق محشر میں) آئیں گے اور فرشتے صفیں باندھ کر (حاضر ہوں گے) ﴿٢٢﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) یقین رکھو! تمھارے رب (نافرمانوں کی) تاک میں لگے ہوئے ہے۔

② یعنی میں میرے رب کے یہاں مقبول ہوں؛ اس لیے مجھے یہ سب نعمتیں ملی ہیں۔

③ یعنی میں انعام کا حق دار ہوں پھر بھی میرے رب نے مجھے گرا دیا ہے۔

④ یعنی زمین کے اونچے حصے جیسے پہاڑوں کو توڑ کر عام زمین کے برابر کر دیا جائے گا۔

وَجِایْٓءَ یَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىِٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ
یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾
یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِیْ فِیْ
عِبٰدِیْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ﴿۳۰﴾ ع

اور جہنم اس دن (سامنے) لائی جائے گی اس دن انسان کو سمجھ آجائے گی؛ اور اس وقت سمجھنا فائدہ والا کہاں ہوگا؟ ﴿۲۳﴾ وہ (انسان) کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (آخرت کی مزیدار) زندگی کے لیے (کوئی نیک عمل) آگے بھیج دیا ہوتا ﴿۲۴﴾ پھر اس دن اس (اللہ تعالیٰ) کے عذاب کے جیسا کوئی عذاب دینے والا نہیں ہوگا ﴿۲۵﴾ اور نہ اس (اللہ تعالیٰ) کے باندھنے کے جیسا کوئی باندھنے والا ہوگا ﴿۲۶﴾ اے (اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں) اطمینان (یعنی سکون، چین) پانے والی جان! ﴿۲۷﴾ تو اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کر آجا کہ تو اس (اللہ تعالیٰ) سے راضی ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) تجھ سے راضی ہیں ﴿۲۸﴾ اور تو میرے (خاص نیک) بندوں میں شامل ہوجا ﴿۲۹﴾ اور تو میری جنت میں داخل ہوجا ﴿۳۰﴾

سورة البلد

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں۔ سورۂ ق کے بعد اور سورۂ طارق سے پہلے پینتیس (۳۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں بلدِ مقدس مکہ مکرمہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے لیے بہت ہی شرف کی بات ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

لَاۤ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ۝۱ وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِۙ ۝۲ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَۙ ۝۳ لَقَدۡ خَلَقۡنَا
الۡاِنۡسَانَ فِىۡ كَبَدٍؕ ۝۴ اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ ۘ ۝۵ يَقُوۡلُ اَهۡلَكۡتُ مَالًا لُّبَدًا ؕ ۝۶

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں اس (مکہ) شہر کی قسم کھاتا ہوں ﴿۱﴾ اور تمھارے لیے اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے ①﴿۲﴾ اور (قسم کھاتا ہوں) باپ (آدم) کی اور اس کی اولاد (بنی آدم) کی ②﴿۳﴾ پکی بات یہ ہے کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت (تکلیف) میں (رہنے والا) پیدا کیا ہے ③﴿۴﴾ کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا بس (یعنی قابو) نہیں چلے گا؟ ﴿۵﴾ کہتا ہے کہ: میں نے بہت زیادہ مال (اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور رسول کی مخالفت میں) خرچ کر ڈالا ﴿۶﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) اور تم (ابھی) اس شہر میں اترے ہوئے (یعنی مقیم) ہو:

[۱] مکہ شہر پہلے سے ہی بابرکت ہے؛ لیکن حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی اس شہر میں ولادت باسعادت اور پھر آپ ﷺ کے مکہ میں قیام نے مکہ شہر کی برکتوں کو اور خوب بڑھا دیا۔ (تیسرا ترجمہ) اور تمھارا (قتل) اس شہر والوں (کی نظر میں) حلال (سمجھا جا رہا) ہے۔

[۲] مکہ والوں نے حرم کا بھی لحاظ نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کو قتل کرنے کے منصوبہ بنایا جس کے نتیجہ میں ہجرت کا واقعہ پیش آیا۔ مکہ ہمیشہ حرم ہے، صرف فتحِ مکہ کے دن حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے جنگ کو حلال کیا گیا، گرچہ باقاعدہ جنگ کی نوبت نہیں آئی، یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے۔

② یہ انسان کے لیے بڑی شرافت کی بات ہے کہ خود باری تعالیٰ اس کی قسم کھاوے، کاش انسان اپنی اس شرافت کی خود قدر کر لیوے، اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرے۔

③ کسی نہ کسی طرح دنیا میں مشقتیں لگی ہوئی ہیں۔

اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّمۡ يَرَهٗۤ اَحَدٌؕ﴿۷﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلۡ لَّهٗ عَيۡنَيۡنِۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيۡنِۙ﴿۹﴾وَهَدَيۡنٰهُ
النَّجۡدَيۡنِۚ﴿۱۰﴾فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡعَقَبَةُؕ﴿۱۲﴾فَكُّ رَقَبَةٍۙ﴿۱۳﴾اَوۡ اِطۡعٰمٌ
فِىۡ يَوۡمٍ ذِىۡ مَسۡغَبَةٍۙ﴿۱۴﴾ يَّتِيۡمًا ذَا مَقۡرَبَةٍۙ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡكِيۡنًا ذَا مَتۡرَبَةٍؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَةِؕ﴿۱۷﴾ اُولٰۤٮِٕكَ اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِؕ﴿۱۸﴾
وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِنَا هُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِؕ﴿۱۹﴾عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ﴿۲۰﴾ ع

کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا ہے①﴿۷﴾ کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں؟ ﴿۸﴾اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟﴿۹﴾اور ہم نے اس کو (خیر وشر) دونوں راستے بتلا دیے ہیں﴿۱۰﴾ پھر بھی وہ (ثواب کی) گھاٹی میں داخل نہیں ہوسکا②﴿۱۱﴾اور تم کو معلوم ہے وہ گھاٹی کیا ہے؟﴿۱۲﴾ کسی (غلام) کی گردن چھڑا دینا ہے﴿۱۳﴾ یا بھوک کے دن میں کھانا کھلا دینا ہے ﴿۱۴﴾ کسی رشتے دار یتیم کو﴿۱۵﴾ یا کسی مسکین کو جو مٹی پر بیٹھا رہتا ہو﴿۱۶﴾ پھر وہ ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے ہوئے ہیں③اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو (مخلوق پر) رحم کرنے کی تاکید کرتے ہیں﴿۱۷﴾ وہی لوگ داہنی جانب والے ہیں④﴿۱۸﴾ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں جانب والے ہیں⑤﴿۱۹﴾ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ مسلط کر دی جائے گی (تاکہ وہ نکل ہی نہ سکے)﴿۲۰﴾

---

① انسان گناہ کرے اور اس پر بے خوف ہو کر اترائے۔

② نیکی اور ثواب کو گھاٹی سے تعبیر فرمایا؛ اس لیے کہ دین کا کام کرنا، ثواب کمانا اس میں ہر طرح کے شیطانوں کی مخالفت کا سامنا کرنا اور حرام سے دور رہنا جو خود نفس کے لیے شاق ہے۔ یہ ’’گھاٹی‘‘ میں چلنے سے کچھ کم مشکل کام نہیں ہے۔

③ تمام نیکیوں کی مقبولیت کا مدار ایمان پر ہے۔

④ عرش کی داہنی جانب والے جن کو داہنے ہاتھوں میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور وہی لوگ اچھے نصیب والے ہیں۔

⑤ عرش کی بائیں جانب والے جن کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ (دوسرا ترجمہ) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہی لوگ برے نصیب والے ہیں۔ (تیسرا) نحوست والے ہیں۔

سورة الشمس

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ قدر کے بعد اور سورۂ بروج سے پہلے چھبیس (۲۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

شمس: سورج کو کہتے ہیں اور دھوپ کو بھی کہتے ہیں، دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ہیں۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: جب تم امامت کرو تو ''**والشمس وضحها**'' اور ''**اقرأ باسم ربك**'' اور ''**والليل اذا يغشىٰ**'' (وغیرہ) پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا
يَغْشٰىهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷
فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے سورج اور اس کی (پھیلی ہوئی) دھوپ کی ﴿۱﴾ اور چاند کی (قسم) جب وہ سورج کے پیچھے آوے ﴿۲﴾ اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو روشن کر دیوے ﴿۳﴾ اور رات کی (قسم) جب وہ اس پر چھا جاوے① ﴿۴﴾ اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو بنایا ہے② ﴿۵﴾ اور زمین کی (قسم) اور اس ذات کی جس نے اس کو بچھایا ہے③ ﴿۶﴾ اور (انسان کی) جان④ کی اور اس کی جس نے اس کو درست بنایا ہے ﴿۷﴾ پھر جو چیز اس کے لیے برائی کی ہے اور جو اس کے تقویٰ کی ہے وہ اس کے دل میں ڈال دی⑤ ﴿۸﴾ پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو پاکیزہ رکھا وہ کامیاب ہو گیا⑥ ﴿۹﴾ اور پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو (گناہ میں) چھپا دیا وہ ناکام ہو گیا⑦ ﴿۱۰﴾

---

① رات کی تاریکی ہر چیز کو چھا جاتی ہے۔ ② (دوسرا ترجمہ) اور (قسم) ہے آسمان کی اور جیسی شان والا اس کو بنایا ہے۔
③ (دوسرا ترجمہ) اور (قسم ہے) زمین کی اور جیسی عمدہ اس کو بچھایا ہے اس کی۔
④ (دوسرا ترجمہ) اور (انسان کی) جان کی (قسم) اور جیسا اس کو بنایا ہے اس کی۔
⑤ یعنی نیکی اور برائی دونوں سمجھائی، انسان اپنی مرضی سے جو چاہے اپنا دے۔
⑥ (دوسرا ترجمہ) پکی بات ہے جس نے اس (نفس) کو سنوارا وہ فلاح پانے والا ہو گیا۔
⑦ (دوسرا ترجمہ) اور پکی بات ہے جس نے اس نفس کو (نافرمانی میں) دھنسا دیا (یا، دبا دیا) وہ ناکام ہو گیا (تیسرا) اور جس نے اس (نفس) کو خراب کیا وہ ناکام ہو گیا۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ⑪ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ⑫ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ⑬ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ⑭ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ⑮

ع ۱۵ ۱۶

ثمود قوم نے اپنی شرارت سے (حضرت صالح علیہ السلام کو) جھٹلایا ﴿۱۱﴾ جب کہ اس قوم میں (جو) سب سے زیادہ بد بخت (تھا وہ اونٹنی کو مارنے) اٹھ کھڑا ہوا① ﴿۱۲﴾ اس پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے قوم کے لوگوں کو کہا کہ: اللہ تعالیٰ کی اونٹنی اور اس کی پانی پینے کی باری کا پورا خیال رکھنا ﴿۱۳﴾ پھر بھی انھوں نے اس (رسول) کو جھٹلایا، سو اس (اونٹنی) کو کاٹ ڈالا، انجام یہ ہوا کہ ان کے گناہ کی وجہ سے ان کے رب نے ان پر عذاب بھیج دیا②، پھر سب کو (مٹا کر) برابر کر دیا③ ﴿۱۴﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو اس (ثمود) کے انجام سے کوئی ڈر نہیں ﴿۱۵﴾

①اس کا نام ''قدار'' تھا، شاید اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آج بھی ''قدار ایشور'' کی پرستش کی جاتی ہے۔

②(دوسرا ترجمہ) عذاب الٹ دیا۔

③اور اس ہلاکت کو سب پر برابر کر دیا۔

سورة الليل

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ اعلیٰ کے بعد اور سورۂ فجر سے پہلے نو (۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

رات اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ سورت کی پہلی ہی آیت میں رات کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی ۙ﴿۱﴾ وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۙ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡیَکُمۡ
لَشَتّٰی ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا
مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی ۙ﴿۸﴾ وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی ﴿ؕ۱۰﴾ وَمَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ
مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی ﴿ؕ۱۱﴾ اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی ﴿۫ۖ۱۲﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے رات کی جب کہ وہ ڈھانک لیوے① ﴿۱﴾ اور دن کی (قسم) جب خوب روشن ہو جاوے ﴿۲﴾ اور اس ذات کی (قسم) جس نے مذکر (یعنی نر) اور مؤنث (یعنی مادہ) کو پیدا کیا ﴿۳﴾ یقیناً تمھاری کوششیں الگ الگ قسم کی ہیں② ﴿۴﴾ سو جس شخص نے (اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا ﴿۵﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو دل سے مانا ﴿۶﴾ تو ہم اس کو آسان چیز تک آسانی سے پہنچادیں گے③ ﴿۷﴾ اور جس شخص نے بخیلی کی اور (دین پر عمل کرنے میں) بے پرواہی کی ﴿۸﴾ اور اچھی بات (اسلام) کو جھٹلادیا ﴿۹﴾ تو ہم اس کو مشکل چیز (جہنم) تک آسانی سے پہنچادیں گے ﴿۱۰﴾ اور ایسا شخص جب (آگ میں) گرے گا تب اس کا مال اس کو کچھ کام نہیں آئے گا ﴿۱۱﴾ یقیناً (ہدایت کا) راستہ بتلادینا ہمارے ہی ذمے ہے ﴿۱۲﴾

---

① رات آفتاب اور دن کو اپنے اندھیرے میں چھپالیتی ہے۔

② انسان کی دینی اور دنیوی کوششیں اور نیک اور برے اعمال الگ الگ قسم کے ہیں: اس لیے اس کا نتیجہ جنت اور جہنم الگ الگ قسم کا ہوگا۔

③ یعنی اس کے لیے نیکی کا راستہ آسان کردیا جائے گا اور اس کی برکت سے جنت میں پہنچادیا جائے گا۔ دنیا میں شریعت پر عمل اور اس کی برکت سے آخرت میں جنت سب سے زیادہ راحت والی چیز ہے۔

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿١٣﴾ فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿١٤﴾ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾
الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٦﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾ وَمَا لِأَحَدٍ
ع عِندَهُ مِن نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿٢١﴾

اور یقینی بات ہے کہ آخرت اور دنیا ہمارے ہی ہاتھ میں ہیں ﴿۱۳﴾ لہذا میں نے تم کو ایک بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا ﴿۱۴﴾ اس میں سب سے بڑا بد بخت ہی داخل ہوگا① ﴿۱۵﴾ جس نے (اسلام کو) جھٹلایا اور منہ پھرالیا ﴿۱۶﴾ اور اس (آگ) سے بڑے تقویٰ والے کو دور رکھا جائے گا② ﴿۱۷﴾ جو اپنا مال پاک کرنے کی غرض سے (اللہ کے راستے میں) دیتا رہا③ ﴿۱۸﴾ حالاں کہ اس پر کسی کا احسان نہیں تھا کہ جس کا بدلہ دیا جائے ﴿۱۹﴾ اس کا مقصد تو صرف اپنے رب کی خوشی حاصل کرنا ہے جن کی شان سب سے اونچی ہے ﴿۲۰﴾ اور یقین رکھو④ کہ ایسا شخص عنقریب خوش ہو جائے گا ﴿۲۱﴾

---

① ایمان سے محرومی سب سے بڑی بدبختی ہے۔

② کفر سے بچالیا جانا اور ایمان ملنا سب سے بڑا تقویٰ ہے۔

③ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے سے خود مال بھی پاک ہوتا ہے، اور انسان کا نفس مال کی ناپاک محبت سے پاک ہوتا ہے۔

④ ان آیات کا نزول حضرت صدیق اکبرؓ کے لیے ہوا، مظلوم مؤمن غلاموں کو خرید خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے، اگرچہ آیت میں بیان کیے ہوئے صفات والا ہر مؤمن اس کا مصداق ہے۔

سورة الضحیٰ

(المکیة)

یہ سورت مکی ہے،اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔سورۂ فجر کے بعد اور سورۂ انشراح سے پہلے گیارہ (۱۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

چڑھتی دھوپ کے وقت کو ''ضحیٰ'' کہتے ہیں، جس کو ہم ہمارے عرف میں چاشت کا وقت بھی کہتے ہیں،سورت کی پہلی ہی آیت میں اس چڑھتی دھوپ کی قسم کھائی گئی ہے۔ یہ وقت بھی بڑا انرالا وقت ہے،حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جادوگروں سے مقابلہ ایک کھلے میدان میں اسی وقت ہوا تھا،وان یحشر الناس ضحیٰ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ
الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ
ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ
فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾ ع

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

میں قسم کھاتا ہوں دن کے چڑھنے کے وقت کی ﴿۱﴾ اور رات کی (قسم) جب (اس کا اندھیرا) پوری طرح چھا جائے① ﴿۲﴾ تمھارے رب نے تم کو چھوڑا بھی نہیں اور ناراض بھی نہیں ہوئے ﴿۳﴾ اور یقیناً آگے آنے والی حالت تمھارے لیے پہلی حالت سے بہتر ہے② ﴿۴﴾ اور یہ بات طے ہے کہ آگے چل کر تمھارے رب تم کو اتنا دیں گے کہ تم خوش ہو جاؤ گے ﴿۵﴾ کیا اس نے تم کو یتیم نہیں پایا تھا؟ پھر (تم کو) ٹھکانہ دیا③ ﴿۶﴾ اور تم کو (شریعت کے راستے سے) ناواقف پایا تو (تم کو) شریعت کا راستہ دکھا دیا④ ﴿۷﴾ اور تم کو نادار پایا تو غنی کر دیا⑤ ﴿۸﴾ سو اب جو یتیم ہو تو اس پر سختی نہ کرنا ﴿۹﴾ اور جو سوال کرنے والا ہے تو اس کو جھڑکنا نہیں⑥ ﴿۱۰﴾ اور اپنے رب کی نعمت کا تذکرہ کرتے رہنا⑦ ﴿۱۱﴾

---

① (دوسرا ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں چاشت کے وقت کی روشنی کی۔
② (دوسرا ترجمہ) یقیناً آخرت تمھارے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے۔
③ آپ ﷺ پیدائش کے وقت سے یتیم تھے۔ دادا جان اور چچا جان کی شفقتوں میں بڑے ہوئے۔
④ (دوسرا ترجمہ) تو تم کو (شریعت کی) منزل پر پہنچا دیا۔
⑤ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قلبِ غنی تو حضور ﷺ کو ملا ہی تھا۔ ساتھ میں حضرت خدیجہؓ جیسی باوفا زوجۂ محترمہ نے اپنی دولت کے دہانے آپ کے لیے کھول دیے۔ ⑥ سوال کرنے والا مال کا ہو یا علم کا ہو۔ ⑦ (دوسرا ترجمہ) اس کو بیان کرتے رہنا۔

سورۃ الم نشرح

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ والضحیٰ کے بعد اور سورۂ عصر سے پہلے بارہ (۱۲) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سینۂ اطہر کو کشادہ کرنے کا بیان ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوبیت کی بات ہے کہ آپ کے جسدِ اطہر کے مختلف اعضاء کا قرآنِ مجید میں تذکرہ آیا ہے۔

یہاں سینۂ مبارک کا ذکر ہے۔ دوسری جگہ قلب اطہر کا تذکرہ ہے۔ ایک جگہ آپ کی پشت مبارک کا تذکرہ ہے تو کہیں آپ کے ہاتھ مبارک کا تذکرہ ہے، کہیں آپ کے چہرۂ منور کا ذکر ہے، کہیں آپ کے عمر مبارک کی قسم کھائی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ② الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ③
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۭ④ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۭ⑥ فَاِذَا فَرَغْتَ
ع فَانْصَبْ ۙ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا ہم نے تمھارے لیے تمھارے سینے کو کھول نہیں دیا؟① ﴿۱﴾ اور ہم نے تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار دیا② ﴿۲﴾ جس نے تمھاری کمر توڑ رکھی تھی ﴿۳﴾ اور ہم نے تمھارے لیے تمھارے تذکرے کو بلند کیا③ ﴿۴﴾ سو یقینا (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے ﴿۵﴾ یقینا (ہر) مشکل کے ساتھ آسانی ہوتی ہے④ ﴿۶﴾ لہٰذا جب تم (مخلوق کی خدمت سے) فارغ رہو تب خود کو تھکاؤ⑤ ﴿۷﴾ اور اپنے رب ہی سے دل لگاؤ (یعنی عبادت اور دعا) ﴿۸﴾

---

① یعنی علوم و معارف کے لیے اور مخالفین کی ایذاؤں پر تحمل کے لیے اور اخلاقِ حسنہ کے لیے قلب کو وسیع کر دیا۔

② نبوت کی ذمہ داریاں بہت مشکل تھیں، اللہ تعالیٰ نے اس مشکل کام کو آسان کر دیا۔

③ اذان و اقامت میں، کلمہ میں، خطبہ میں، مجالس میں ہر جگہ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر ہے، پورے عالم کے اوقات پر غور کیا جاوے تو ۲۴ گھنٹے میں ہر وقت دنیا میں کسی نہ کسی جگہ اذان و اقامت میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ حضور ﷺ کا ذکرِ خیر بلند کیا جاتا ہے: اللھم صل و سلم و بارک علی سیدنا محمد و علی الہ و صحبہ و علی من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

④ دعوت کے کام میں سختیوں کے بعد آسانیاں نصیب ہوں گی، مادرِ علمی جامعہ ڈابھیل میں جن کے متبرک حجرے میں قیام پذیر ہو کر قرآنِ مجید کا ترجمہ اور حواشی کا اکثر حصہ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بہت خوب لکھتے ہیں: اب بھی عادۃ اللہ یہی ہے کہ جو شخص سختی پر صبر کرے اور سچے دل سے اللہ پر اعتماد رکھے اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی سے لو لگائے، اسی کے فضل و رحمت کا امیدوار رہے، امتدادِ زمانہ سے گھبرا کر آس نہ توڑ بیٹھے تو ضرور اللہ اس کے حق میں آسانی کرے گا، ایک طرح کی نہیں کئی طرح کی۔ ⑤ دن میں محنت، رات کی عبادت، اور دعا یہ ہر داعی کے لیے ضروری ہے۔

سورة التين (المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ بروج کے بعد اور سورۂ ایلاف سے پہلے اٹھائیس (۲۸) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں تین یعنی انجیر کی قسم کھائی گئی ہے۔

قاضی بیضاویؒ لکھتے ہیں: ''انجیر اور زیتون'' اللہ تعالیٰ نے پھلوں میں خصوصیت کے ساتھ ان ہی دو کی قسم کھائی ہے؛ کیوں کہ انجیر ایک عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا اور غذائے لطیف، سریع الہضم اور کثیر النفع ہے، طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بلغم کو تحلیل کرتا ہے، گردوں کو صاف کرتا ہے، ریگ مثانہ کو نکالتا ہے، جگر اور تلی کے سدّے کھولتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے اور زیتون پھل کا پھل، سالن کا سالن اور دوا کی دوا ہے، اس کا تیل لطیف ہوتا ہے، جس کے فائدے بہت ہیں۔

(۱) تین سے انجیر کا درخت یا پھل اور زیتون نے زیتون کا درخت یا پھل مراد ہے، ان دونوں کی قسم سے ان کے فائدوں کی طرف اشارہ ہے، انجیر ایک ایسا پھل ہے جس میں گٹلی بھی نہیں ہوتی ہے اور چھلکا نکالنے کی ضرورت نہیں ہوتی، غذا بھی ہے اور دوا بھی، اس کے درخت پر کانٹے بھی نہیں ہوتے، انجیر کا درخت اتنا اونچا بھی نہیں ہوتا کہ پھل حاصل ہونے کے لیے تکلیف ہو۔

(۲) تین اور زیتون دو شہروں کے نام ہیں، تین دمشق کو کہتے ہیں اور زیتون بیت المقدس کو کہتے ہیں۔ (۳) دو پہاڑوں کے نام مراد ہے، بیت المقدس جس پہاڑ پر واقع ہے اس کے دو ٹکڑے ہیں، ایک جبلِ زیتون، دوسرا جبلِ تین۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سورۂ تین پڑھے اور ''الیس اللّٰہ باحکم الحاکمین'' پر پہنچے تو ''بلٰی وانا علی ذلک لمن الشاہدین'' پڑھے۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سفر میں تھے تو آپ نے عشا کی دو رکعتوں میں ایک میں سورۂ ''**والتین**'' پڑھی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِ ① وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَ ② وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِ ③ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ
فِىۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِيۡمٍ ④ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِيۡنَ ⑤ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ⑥ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعۡدُ بِالدِّيۡنِ ⑦ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ⑧

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم کھاتا ہوں انجیر کی اور زیتون کی ﴿۱﴾ اور طور (پہاڑ جو) سینا (کے صحراء میں ہے اس) کی ﴿۲﴾ اور اس امن والے شہر (مکہ) کی ﴿۳﴾ کہ ہم نے انسان کو اچھے سے اچھے انداز (یعنی اسلوب) پر بنایا ہے① ﴿۴﴾ پھر ہم اس کو نچلی حالت والوں میں سب سے زیادہ نچلی حالت میں کر دیتے ہیں② ﴿۵﴾ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ان کے لیے ایسا ثواب ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے ﴿۶﴾ پھر (اے انسان!) وہ کونسی چیز ہے جو اس کے بعد تجھ کو بدلے کے دن (قیامت) کو جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟③ ﴿۷﴾ کیا اللہ تعالیٰ سب حکمرانوں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے؟④ ﴿۸﴾

① (دوسرا ترجمہ) کہ ہم نے انسان کو بہت اچھے سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے (تیسرا) کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت بناوٹ کے ساتھ پیدا کیا ہے (چوتھا) یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔
② انسان جب حق کا انکار کرتے تو گرتے گرتے جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے، ایک جانور دو باسی روٹی کھلانے والے کے لیے جان تک دے دیتا ہے؛ لیکن یہ انسان اپنے خالق و مالک کی تمام تر نعمت استعمال کر کے نافرمان بنتا ہے اور جہنم کی پستی میں دھکیلا جاتا ہے (**نعوذ باللہ من ذلک**) دنیا میں اس کا بھی تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ جوان تندرست آدمی بڑھا ضعیف ہو کر ذلیل ترین عمر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ ③ (دوسرا ترجمہ) پھر اے انسان! اس (قدر دلیلوں) کے بعد تو بدلہ ملنے کے دن (قیامت) کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ ④ نوٹ: ابو داؤد اور ترمذی کی ایک حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کو پڑھنے کے وقت یہ کہنا مستحب ہے "بلی و انا علی ذلک من الشاھدین" (کیوں نہیں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سارے حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے)۔

سورۃ العلق

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، ابتدائی پانچ آیتیں سب سے پہلے غارِ حراء میں نازل ہوئی، اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں۔سورۂ قلم سے پہلے ایک (۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

علق: جما ہوا خون، یا عام خون، یا جو خون بہت زیادہ سرخ ہو۔اس سورت کی دوسری آیت میں انسان کو علق یعنی جمے ہوئے خون سے پیدا کرنے کا تذکرہ ہے۔ایک منی کا نطفہ جو چند دنوں میں جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے، اس میں مختلف تغیرات کے بعد کامل انسان کی شکل میں تیار ہوتا ہے، یہ اللہ کی عظیم قدرت کا نشان ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝٦ اَنْ
رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝١٠
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝١١ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمْ
يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
ع خَاطِئَةٍ ۝١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝١٧ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝١٨ كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝١٩ سجدہ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) اپنے رب کا نام لے کر (قرآن) پڑھو، جس نے (سب کچھ) پیدا کیا ﴿۱﴾ جس (رب) نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ﴿۲﴾ (اے نبی!) تم پڑھو اور تمھارے رب سب سے زیادہ کرم والے ہیں ﴿۳﴾ جس نے قلم کے ذریعہ تعلیم دی ﴿۴﴾ اس (رب) نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ جانتا نہیں تھا ﴿۵﴾ سچ بات یہ ہے کہ انسان حد سے نکل جاتا ہے ① ﴿۶﴾ کیوں کہ اس نے خود کو بے نیاز (مال دار) سمجھ لیا ہے ﴿۷﴾ یقیناً تمھارے رب ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے ﴿۸﴾ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ایک (خاص) بندے کو روکتا ہے ﴿۹﴾ جب کہ وہ بندہ نماز پڑھتا ہے ﴿۱۰﴾ بھلا بتاؤ اگر وہ (نماز پڑھنے والا بندہ) صحیح راستے پر قائم ہو ﴿۱۱﴾ یا تقوی سکھلاتا ہو (تو کیا اس کو نماز سے روکنا ظلم نہیں ہے؟) ﴿۱۲﴾ بھلا یہ بھی بتاؤ کہ اگر وہ (روکنے والا حق کو) جھٹلاتا اور منہ پھراتا ہو ﴿۱۳﴾ کیا اس شخص کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں ﴿۱۴﴾ (نماز سے) ہرگز (روکنا) نہیں (چاہیے) اگر وہ (روکنے والا) باز نہیں آیا تو ہم اس کو پیشانی ② کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ﴿۱۵﴾ وہ پیشانی جو گنہگار ہے (اور) خطا کار ہے ﴿۱۶﴾ سو وہ اپنی مجلس

والوں کو بلالیوے ﴿۱۷﴾ ہم زبانیہ③ کو بلالیں گے ﴿۱۸﴾ ہرگز نہیں اس کی بات نہ مانو④ اور (اللہ کے سامنے) سجدہ کرو، اور (اس کا) قرب (یعنی نزدیکی) حاصل کرو ﴿۱۹﴾

---

① (دوسرا) کھلم کھلی شرارت کرتا ہے۔

② مراد ہے چوٹی کے بال پکڑ کر کھینچنا، عام طور پر سر کے سامنے والے حصہ میں بڑے بال ہوتے ہیں، ان بالوں کے ذریعے انسان کو مضبوطی سے پکڑا جاسکتا ہے؛ البتہ ہمارے عرف میں جس کو پیشانی کہتے ہیں وہاں بال ہی نہیں ہوتے؛ اس لیے اس کو مراد لینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

③ دوزخ کے سخت فرشتے۔

④ جیسے آج تک بات نہ مانی آئندہ بھی اس کی بات ماننا نہیں۔

سورۃ القدر (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے،اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔سورۂ عبس کے بعد اور سورۂ شمس سے پہلے پچیس (۲۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں بار بار لفظ قدر آیا ہے۔قدر کا ایک معنیٰ آتا ہے اندازہ اور دوسرا معنیٰ آتا ہے شرافت،عظمت۔شبِ قدر واقعی بڑے عظیم مرتبے والی رات ہے اور اس رات میں جو کتاب قرآن اتاری گئی وہ بھی بڑی عظیم المرتبت کتاب ہے اور جس نبی پر یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی بڑے عظیم المرتبت ہیں اور جس امت کے لیے یہ کتاب اتاری گئی وہ بھی قابلِ قدر اور خیر الامم ہے۔

اس رات میں بندے جو اعمالِ صالحہ کرتے ہیں اس کی اللہ کے یہاں بڑی قدر و منزلت ہے اور اس رات میں سال بھر میں پیش آنے والی باتوں کا اندازہ کر دیا جاتا ہے یعنی تقدیری فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

یہ نکتہ بھی ہے اس طرح کی قدر اور عظمتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے سورت میں تین مرتبہ قدر کا لفظ آیا ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ: لفظ ’’قدر‘‘ تنگی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے ’’ومن قدر علیہ رزقہ‘‘ اور اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا گیا کہ زمین پر اور فضا میں اتنے زیادہ انوار اور برکات پھیل جاتے ہیں کہ زمین اور فضا اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ؕ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوۡحُ فِیۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ۙ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

ع الاٰیۃ

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر (یعنی عظمت والی رات) میں اتارا ہے① ﴿۱﴾ اور تم کو معلوم ہے شب قدر کیا چیز ہے؟ ﴿۲﴾ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے ﴿۳﴾ اس میں فرشتے اور روح② اپنے رب کے حکم سے ہر معاملہ کو لے کر اترتے ہیں③ ﴿۴﴾ وہ پوری رات سلامتی ہے④ صبح کے طلوع ہونے تک ﴿۵﴾

① دوسرا ترجمہ: یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو تقدیر لکھی جانے والی رات میں اتارا ہے۔ یعنی جس رات میں بڑے بڑے کاموں کا تقدیری فیصلہ کیا جاتا ہے۔

② روح سے مراد: (۱) حضرت جبریل علیہ السلام۔

(۲) ایک بڑا فرشتہ جس کے سامنے آسمان اور زمین ایک لقمہ کے بقدر ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مخلوق جو کھاتے پیتے ہیں؛ لیکن انسان اور فرشتے نہیں ہیں۔

(۴) حضرت عیسیٰؑ مراد ہے۔

(۵) فرشتوں کی ایک خاص جماعت جو لیلۃ القدر میں ہی نظر آتی ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت مراد ہے۔

③ (دوسرا ترجمہ) ہر کام کے لیے اترتے ہیں (پورے سال کے تقدیری فیصلے ملائکہ کے حوالے کر دیے جاتے ہیں اور پھر وہ موقع کے مطابق عمل کرتے ہیں)

④ ہر طرح کی بلا اور خوف جو دوسری راتوں میں پیش آیا کرتی ہے اس سے سلامتی ہے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں بندوں کے لیے سلامتی کے فیصلے فرماتے ہیں۔

سورۃ البینۃ

(المدنیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات اس کو مکی کہتے ہیں، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ طلاق کے بعد اور سورۂ حشر سے پہلے سو (۱۰۰) یا ایک سو ایک (۱۰۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

''بینۃ'' کھلی دلیل کو کہتے ہیں، اسی طرح عقلی محسوس یا واضح دلالت کو بھی کہتے ہیں۔

اس سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی ایک واضح دلیل اور حجت اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔

ہمارے اکابر میں سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے ''بینۃ'' سے حضرت عیسیٰؑ کو مراد لیا ہے، جو کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے اور انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی بشارت سنائی تھی۔

اس سورت کا ایک نام بخاری و مسلم کی حدیث سے ''لم یکن الذین کفروا'' بھی آیا ہے، سورت کی شروعات اسی کلمے سے ہو رہی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ
الۡبَیِّنَۃُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۙ﴿۲﴾ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۙ حُنَفَآءَ وَ یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَ ذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

اہلِ کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے) کافر تھے وہ اس وقت تک (کفر سے) باز آنے والے نہیں تھے، جب تک ان کے پاس کھلی دلیل نہ آ جاتی ﴿۱﴾ (وہ کھلی دلیل) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رسول ہے جو پاک صحیفے (یعنی قرآن) پڑھ کر سنائے① ﴿۲﴾ جن میں سیدھی سچی تحریریں (لکھی ہوئی) ہوں② ﴿۳﴾ اور جو اہلِ کتاب ہیں ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آ چکنے کے بعد ہی انھوں نے جدا راستہ اپنایا③ ﴿۴﴾ حالاں کہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لیے خالص رکھے، سیدھے راستے پر چلتے ہوئے اور وہ نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیا کریں اور یہی طریقہ مضبوط ہے④ ﴿۵﴾

---

① قرآن کی ہر سورت ایک مستقل آسمانی صحیفے کی طرح ہے، سابقہ تمام آسمانی کتب اور صحائف کا خلاصہ قرآن مجید میں ہے۔

② (دوسرا ترجمہ) جن (صحائف) میں درست مضامین لکھے ہوئے ہو (تیسرا) جس میں صحیح صحیح احکام لکھے ہوئے ہیں (چوتھا) جن میں مضبوط کتابیں ہیں۔

③ دوسرا ترجمہ: وہ متفرق ہو گئے۔

④ (دوسرا ترجمہ) یہی مضبوط امت کا دین ہے (تیسرا) اور یہی سیدھی سچی امت کا دین ہے (چوتھا) اور یہی صحیح دین کا طریقہ ہے (پانچواں) مضبوط لوگوں کا یہی راستہ ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ
أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ
الْبَرِيَّةِ ۞ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ
أَبَدًا ۚ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۞

یقیناً اہلِ کتاب اور مشرکوں میں سے جنھوں نے کفر کیا وہ جہنم کی آگ میں (داخل) ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے، وہی ساری مخلوق میں سب سے برے ہیں ﴿۶﴾ یقینا جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ ساری مخلوق میں سب سے اچھے ہیں ﴿۷﴾ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے کے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے خوش ہوں گے، یہ بدلہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے (دل سے) ڈرتا ہو ﴿۸﴾

سورۃ الزلزال

(المدنية)

یہ سورت مدنی ہے۔بعض حضرات مکی کہتے ہیں،اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔سورۃ نساء کے بعداور سورۃ حدید سے پہلے ترانویں (۹۳) یا چورانویں (۹۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت کی شروعات ہی میں قیامت کے موقع پر پیش آنے والے زلزلوں کا تذکرہ ہے۔

زلزلہ: زمین کا ہل جانا۔بعض حضرات کا قول ہے:اس میں حروف جو مکرر آئے ہیں اس سے معنیٰ نکلتا ہے بار بار ہلانا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ سورۃ اذا زلزلت پڑھنے سے آدھے قرآن کے بقدر ثواب ملتا ہے۔

نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وِتر کے بعد کی دو نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تو پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد اذا زلزلت اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون پڑھتے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا
لَهَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ
اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ
ع مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَهٗ ٪﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

جب زمین اپنے زلزلے سے خوب ہلائی جائے گی ﴿۱﴾ اور زمین اپنے بوجھ (یعنی دفینے اور مردوں) کو باہر نکال دے گی ﴿۲﴾ اور انسان کہنے لگے گا کہ: اس (زمین) کو کیا ہو گیا؟ ﴿۳﴾ اس روز زمین اپنی ساری باتیں (اور خبریں) بتا دے گی ﴿۴﴾ اس لیے کہ تمھارے رب نے اس کو یہی حکم دیا ہوگا ﴿۵﴾ اس دن لوگ الگ الگ جماعت بن کر واپس ہوں گے؛ تاکہ ان کو ان کے اعمال دکھا دیے جاویں① ﴿۶﴾ سو جس شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ (اس کا بدلہ) دیکھ لے گا ﴿۷﴾ اور جس شخص نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ (اس کی سزا) دیکھ لے گا ﴿۸﴾

①: [۱] قبر سے قیامت کی طرف لوگوں کو لایا جاوے گا۔
[۲] ہر خاندان کا ہر فرد تتر بتر ہو جائے گا اور خود کے غم میں ایسا ہوگا کہ وہ کسی دوسرے کے کام نہیں آ سکے گا۔
[۳] حساب کے بعد الگ الگ جماعت کی شکل میں اپنے اچھے یا برے نتائج دیکھ لیں گے۔

سورة العاديات

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات مدنی کہتے ہیں، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ عصر کے بعد اور سورۂ کوثر سے پہلے چودہ (۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں عادیات کی قسم کھائی گئی ہے۔ عادیات سے گھوڑے مراد ہیں یا اونٹنیاں۔

جو اللہ کی راہ میں چلے وہ اس قدر مبارک ہو جاتا ہے کہ اس کی مختلف اداؤں کو بھی قدر و منزلت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ۝۱ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ۝۲ فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ۝۳ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۝۴
فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۝۵ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ
لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ۝۸ اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوۡرِ ۝۱۰
اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ ۝۱۱

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ﴿۱﴾ پھر جو (پتھر یا پتھریلی زمین پر اپنی) ٹاپ مار کر چنگاریاں اڑاتے ہیں ﴿۲﴾ پھر جو صبح سویرے (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں[۱] ﴿۳﴾ تو وہ اس وقت غبار اڑاتے ہیں ﴿۴﴾ پھر وہ اس وقت (دشمنوں کے) جمگھٹے کے بیچ میں گھس جاتے ہیں ﴿۵﴾ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے ﴿۶﴾ اور بے شک وہ (انسان)[۲] اپنی ناشکری پر خود گواہ بھی ہے[۳] ﴿۷﴾ اور یقیناً وہ انسان مال کی محبت (اور چاہت) میں بہت پکا ہے ﴿۸﴾ کیا بھلا اس (انسان) کو وہ وقت معلوم نہیں جب وہ مردیں جو قبروں میں ہیں ان کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ﴿۹﴾ اور سینوں میں جو کچھ (چھپا) ہے اس کو ظاہر کر دیا جائے گا ﴿۱۰﴾ یقیناً ان کے رب اس دن ان کی (اس) حالت سے پوری خبر رکھتے ہوں گے ﴿۱۱﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) جو یلغار کرتے ہیں (تیسرا) حملہ کرتے ہیں۔

۲ خاص کر کافر انسان۔

۳ (دوسرا ترجمہ) اور یقیناً اس (انسان) کو اپنی اس ناشکری کی خبر ہے ہی (تیسرا) اور یقیناً اس (رب) کو (انسان کی) اس (ناشکری) کی پوری خبر ہے۔

سورۃ القارعۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں۔ سورۂ قریش کے بعد اور سورۂ قیامہ سے پہلے تیس (۳۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ ''القارعۃ'' آیا ہے۔ اچانک آنے والی مصیبت اسی طرح حادثہ کو قارعہ کہتے ہیں، قیامت بھی اچانک آنے والی مصیبت اور عظیم حادثہ ہے؛ اسی لیے اس کو قیامت کہتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلۡقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ
كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ
مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ ع ۱۱
وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت کو یاد کرو)① ﴿۱﴾ وہ کھٹکھٹانے والی کیا ہے؟ ﴿۲﴾ اور تم کو کیا معلوم وہ کھٹکھٹانے والی (قیامت) کیا ہے؟ ﴿۳﴾ جس دن لوگ (پریشان حال) پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ② ﴿۴﴾ اور پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ﴿۵﴾ سو جس شخص کے (نیک اعمال کے) پلے بھاری ہوں گے ﴿۶﴾ تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا ﴿۷﴾ اور جس شخص کے پلے ہلکے ہوں گے ﴿۸﴾ تو اس کا ٹھکانہ ایک گہرا گڑھا ہوگا ﴿۹﴾ اور تم کو کچھ خبر ہے وہ گہرا گڑھا کیا چیز ہے ③؟ ﴿۱۰﴾ وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے ﴿۱۱﴾

① سخت حادثہ، بڑی بھاری مصیبت کو "قارعہ" کہتے ہیں، قیامت کے دن سخت گھبراہٹ ہونے کی وجہ سے دل مچل اٹھیں گے اور کان کڑاکے کی وجہ سے پھٹ پڑیں گے۔ (دوسرا ترجمہ) وہ کھڑکھڑانے والی چیز کو یاد کرو۔

② ہر پروانہ بے تاب چلا جاتا ہے اس طرح انسانوں کا حال ہوگا، اسی طرح پروانوں کی کمزوری یا کثرت یا بے انتظامی سے بھی تشبیہ ہو سکتی ہے۔

③ جہنم کا ایک نام ہاویہ بھی ہے، جہنم کے ایک طبقے کا نام بھی ہاویہ ہے۔

سورة التكاثر (المكية)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ مدنی ہے، اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں۔ سورۂ کوثر کے بعد اور سورۂ ماعون سے پہلے سولہ (۱۶) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ تکاثر کا تذکرہ ہے۔

تکاثر: مال اور دولت کو زیادہ جمع کرنے کی لالچ، اور مال اور اولاد پر فخر کرنا۔

اس سورت کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ
تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ
ع الۡيَقِيۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تم لوگوں کو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر (دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی لالچ نے غفلت میں ڈال رکھا ہے ﴿۱﴾ یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جاتے ہو ﴿۲﴾ ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿۳﴾ پھر (سن لو! تم کو) ہرگز ایسا نہیں (کرنا چاہیے!) تم کو عنقریب پتہ چل جائے گا ﴿۴﴾ اگر تم یقینی علم کے ساتھ جان لیتے تو ہرگز (ایسی لالچ) نہیں کرتے ﴿۵﴾ بیشک تم جہنم کو ضرور دیکھو گے ﴿۶﴾ پھر تم اس (جہنم) کو بالکل یقین کی آنکھ سے دیکھ ہی لو گے ﴿۷﴾ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا (کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا؟) ﴿۸﴾

❁❁❁

سورۃ العصر (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات مدنی کہتے ہیں، اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ انشراح کے بعد اور سورۂ عادیات سے پہلے تیرہ (۱۳) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں زمانے کی قسم کھا کر انسان کو یہ بتایا گیا کہ زندگی کا وقت ایک عظیم سرمایہ ہے، فطری اور طبعی کمزوریوں کی وجہ سے انسان اس گراں قدر سرمایہ کو ضائع نہ کر جائے۔

حضراتِ صحابہ میں سے دو صحابی کا معمول تھا کہ جب آپس میں ملتے تو یہ سورت ایک دوسرے کو ضرور سناتے۔

لفظ عصر کا ایک معنیٰ ہے پچھلا پہر یعنی دن کا آخری حصہ اور مراد اس سے عصر کی نماز بھی ہے۔

ایک اہم نوٹ: قرآن میں بہت سی چیزوں کی قسم اللہ نے کھائی ہے، اس کا ایک مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ قسم کے ذریعے مخلوق کی عظمت ظاہر کر کے اللہ خود اپنی عظمت کو ثابت فرما رہے ہیں۔ اسی طرح ان چیزوں کے فائدے کی طرف بندوں کو توجہ دلانا بھی مقصد ہوسکتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَالۡعَصۡرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ٪﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتاہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

زمانے کی قسم ﴿۱﴾ یقیناً انسان بڑے نقصان میں ہے ﴿۲﴾ ان لوگوں کے سوا جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق (یعنی سچے دین پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر (یعنی تحمل پر قائم رہنے) کی تاکید کرتے رہے ﴿۳﴾

سورۃ الھمزۃ

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض حضرات کے نزدیک ''مدنی'' ہے۔اس میں نو(۹) آیتیں ہیں۔سورۂ قیامہ کے بعداور سورۂ مرسلات سے پہلے بتیس (۳۲)نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں ہمزہ کا تذکرہ ہے۔عیب گوئی کرنے والےاور کثرت سے غیبت کرنے والے کوہمزہ کہا جاتا ہے۔طعنہ دینا،عیب جوئی کرنا یہ تکبر کا نتیجہ ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ'' ہمزہ'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو رو برو عیب گوئی کرتا ہواور'' لمزہ'' جو پیٹھ پیچھے برائی کرتا ہو۔بعض نے اس کا عکس بھی کہا ہے۔ایک رائے یہ بھی ہے کہ''ہمزہ'' وہ شخص ہے جو کسی کے نسب میں طعنہ دیوے، جیسے فلاں کی ماں ایسی ہے، باپ ایسا تھا۔اور''لمزہ'' وہ شخص ہے جو ہاتھ پاؤں کے اشارے اور حرکتوں سے دوسروں کی تحقیر اور توہین کرے، اسی طرح ''ہمزہ'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی کی زبان سے برائی کرے اور''لمزہ'' ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کام کے ذریعے کسی کے دل کو تکلیف پہنچائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۣ ① الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ ② یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ ③ کَلَّا لَیُنۡۢبَذَنَّ فِی الۡحُطَمَۃِ ۫ ④ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحُطَمَۃُ ؕ ⑤ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ ۙ ⑥ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ ؕ ⑦ اِنَّہَا عَلَیۡہِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ ۙ ⑧ فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۙ ⑨

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

بڑی خرابی ہے ہر اس شخص کے لیے جو پیٹھ پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا اور منہ پر طعنہ دینے والا ہو ﴿١﴾ جو مال جمع کرتا ہو اور اس کو بار بار گنتا رہتا ہو① ﴿٢﴾ وہ (یوں) سمجھتا ہے کہ اس کا مال (اس کے پاس) ہمیشہ رہے گا② ﴿٣﴾ (ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)، اس کو تو ایسی جگہ میں پھینک دیا جائے گا جو ہر چیز کو چورا چورا کرنے والی ہے ﴿۴﴾ اور کیا تم کو معلوم ہے وہ چورا چورا کر دینے والی چیز کیا ہے؟ ﴿۵﴾ وہ اللہ تعالیٰ کی سلگائی ہوئی آگ ہے ﴿٦﴾ جو دلوں تک پہنچ جائے گی③ ﴿٧﴾ یقینا وہ (آگ) ان (جہنم والوں) پر (ہر طرف سے) بند کر دی جائے گی ﴿٨﴾ ان کی حالت یہ ہوگی کہ وہ لمبے لمبے ستون کے ساتھ (بندھے ہوئے) ہوں گے④ ﴿٩﴾

---

① انسان جس چیز کو بار بار دیکھتا ہے اس کی محبت دل میں ہوتی ہے؛ اس لیے مال جیسی چیز بلا ضرورت بار بار نہ دیکھے۔

② (دوسرا ترجمہ) وہ یوں سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

③ (دوسرا ترجمہ) جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔

④ [١] آگ کے شعلے لمبے ستونوں کی طرح ہوں گے۔

[٢] نافرمانوں کو ان ستونوں کے ساتھ باندھ دیا جائے گا؛ تاکہ حرکت نہ کر سکے۔

[٣] یا چاروں طرف آگ کے ستون ہوں گے جس کی وجہ سے باہر نکلنے کا راستہ نہ ہوگا۔ یا جہنم پر آگ کے لمبے ستون رکھ دیے جائیں گے۔

سورۃ الفیل (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ کافرون کے بعد اور سورۂ فلق سے پہلے انیس (۱۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کعبۃ اللہ پر ناکام حملہ کرنے والے اور تباہ ہونے والے ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ واقعہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن پہلے پیش آیا، یہ واقعہ ایک طرف قدرتِ الٰہیہ کا نمونہ ہے تو دوسری طرف نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کی بھی دلیل ہے، گویا یہ واقعہ آپ کی ولادت کا ایک غیبی اشارہ اور اعلان تھا جس کو اصطلاح میں ارہاص کہا جاتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِيۡلِ ۝١ اَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِیۡ تَضۡلِيۡلٍ ۝٢ وَّاَرۡسَلَ
عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا اَبَابِيۡلَ ۝٣ تَرۡمِيۡهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّاۡكُوۡلٍ ۝٥

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) کیا تم نے دیکھا نہیں کہ تمھارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ ﴿۱﴾ کیا اس نے ان (ہاتھی والوں) کی تمام چالیں بیکار (یعنی ضائع) نہیں کر دی تھیں ﴿۲﴾ اور ان پر پرندوں کی بہت ساری ٹکڑیاں بھیجی[1] ﴿۳﴾ جو ان پر پکی مٹی کے پتھر پھینکتے تھے ﴿۴﴾ انجام یہ ہوا کہ ان (ہاتھی والوں) کو اس (اللہ تعالیٰ) نے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا ﴿۵﴾

[1] ہمارے یہاں اردو گجراتی میں جن کو ابابیل کہتے ہیں وہ مراد نہیں، یہ کوئی خاص پرندے تھے جو کبوتر سے چھوٹے سمندر کی طرف سے آئے تھے، لال ہرے رنگ کے تھے، ہر ایک کے پاس تین کنکر تھی، ایک چونچ میں اور ہر پنجہ میں ایک ایک۔

سورۃ القریش (المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ تین کے بعد اور سورۂ قارعہ سے پہلے انتیس (۲۹) نمبر پر نازل ہوئی۔

عرب کا معزز خاندان قریش کا اس سورت میں تذکرہ ہے۔ نضر ابن کنانہ کی اولاد عرب میں قریش کے نام سے مشہور ہوئیں، اسی خاندان میں نضر ابن کنانہ کی تیرھویں پوشت میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی۔ قریش: سمندر کے ایک طاقتور جانور کو کہتے ہیں، اور خاندان قریش بھی بڑا بہادر تھا۔ اور جس طرح یہ سمندری جانور ایک باحیثیت مقام رکھتا ہے اسی طرح قریش بھی پورے عرب میں ایک باحیثیت مقام رکھتے تھے۔

قریش کا ایک معنیٰ ہے جمع کرنا، خاندانِ قریش کے ایک محترم بزرگ ''قصی'' نے متفرق قوموں کو مکہ میں جمع کیا تھا۔ قریش کا ایک معنیٰ کسب یعنی کمائی کے بھی ہے، اور قریشی لوگ بڑے تجارت پیشہ تھے۔ ابوالحسن قزویؒ نے فرمایا کہ: جس شخص کو کسی دشمن یا اور کسی مصیبت کا خوف ہو اس کے لیے ''لایلاف قریش'' کا پڑھنا امان ہے، یہ عمل بزرگوں کا آزمایا ہوا اور مجرب ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍۙ‏ ۝١ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ‌ۚ‏ ۝٢ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا
الۡبَيۡتِۙ‏ ۝٣ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ‏ ۝٤

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

چوں کہ قریش کے لوگ مانوس ہیں، ﴿۱﴾ وہ سردی اور گرمی میں (یمن اور شام کا) سفر کرنے سے مانوس ہیں ﴿۲﴾ اس لیے ان کو چاہیے کہ وہ اس گھر (یعنی کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں ﴿۳﴾ جس نے ان کو بھوک کی حالت میں کھانا دیا، اور خوف سے ان کو امن دیا ﴿۴﴾

سورۃ الماعون

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ: نصفِ اول مکہ میں اور نصفِ آخر مدینہ میں نازل ہوئی، اس میں سات (۷) آیتیں ہیں۔ سورۂ تکاثر کے بعد اور سورۂ کافرون سے پہلے سترہ (۱۷) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں ماعون کا تذکرہ ہے۔ ماعون سے کیا مراد ہے؟

(۱) جو چیز کسی مانگنے والے کو مدد کے لیے دی جاوے یا روک دی جاوے (از قبیلِ اضداد) جو چیز کسی کو دی جاتی ہے وہ دوسرے کے لیے معونۃ (مدد) بن جاتی ہے۔ اور جو نہیں دی جاتی ہے وہ اپنے لیے باعثِ معونت بن جاتی ہے۔

(۲) زکوٰۃ مراد ہے۔ دراصل قلیل چیز کو ماعون کہتے ہیں اور کثیر مال میں زکوٰۃ کی مقدار قلیل اور معمولی ہوا کرتی ہے۔

(۳) برتنے کی معمولی معمولی چیزیں جس کے دینے میں نہ مالی بوجھ ہو، نہ مشکلی ہو اور بہ وقتِ ضرورت مانگنا عیب نہ سمجھا جاتا ہو، اور ایسی چیز دینے میں عام طور پر بخل نہیں کیا جاتا اور ایسی چیز مانگنے کو عیب بھی نہیں سمجھا جاتا، جیسے ڈول، کلہاڑی، ہانڈی، موبائل کا چارجر، لائٹر، عام طور پر ایسی معمولی چیز نہ دینے والا بڑا کنجوس اور کمینہ سمجھا جاتا ہے۔

(۴) عاریت مراد ہے۔

(۵) جس سے کسی کو روکنا شرعاً حلال نہ ہو جیسے پانی، نمک۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یُکَذِّبُ بِالدِّیۡنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِکَ الَّذِیۡ یَدُعُّ الۡیَتِیۡمَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی
طَعَامِ الۡمِسۡکِیۡنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾
ع الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جو (قیامت میں) بدلہ ملنے کو جھٹلاتا ہے ﴿۱﴾ سو وہ یہی شخص تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے ﴿۲﴾ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب تک نہیں دیتا ﴿۳﴾ پھر بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے ﴿۴﴾ جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں[1] ﴿۵﴾ جو دکھاوا کرتے ہیں ﴿۶﴾ اور (روزمرہ کے برتنے کی) معمولی چیز بھی نہیں دیتے[2] ﴿۷﴾

[1] (دوسرا ترجمہ) جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں۔ یعنی قضا کر دیتے ہیں، نماز کی پرواہ نہیں کرتے ہیں، پڑھی تو پڑھی، نہ پڑھی تو نہ پڑھی، نماز میں سستی کرتے ہیں، نماز فوت ہونے پر افسوس نہیں کرتے، نماز نہ پڑھنے پر عذاب سے نہیں ڈرتے، نماز پڑھ بھی لیوے تو ثواب کی امید نہیں رکھتے۔

[2] (دوسرا ترجمہ) اور وہ زکوۃ بھی نہیں دیتے۔ (زکوۃ کل مال کی معمولی مقدار ہے پھر بھی نہیں دیتے)۔

سورۃ الکوثر

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ عادیات کے بعد اور سورۂ تکاثر سے پہلے پندرہ (۱۵) نمبر پر نازل ہوئی۔

کلمات اور حروف کی تعداد میں سب سے چھوٹی سورت ہے۔

اس سورت کے شروع میں نبیٔ کریم ﷺ کو کوثر عطا کیے جانے کا تذکرہ ہے۔

کوثر سے مراد:

(۱) خیرِ کثیر یعنی حکمت، یا ہر قسم کی دینی، دنیوی، حسی، معنوی نعمتیں، یا نبوت، یا قرآن اس سے مراد ہے۔

(۲) جنت کی ایک نہر یا حوض جو قیامت کے دن نبیٔ کریم ﷺ کو خصوصی طور پر عنایت کیا جائے گا، اسی پر آپ کا منبر مبارک ہوگا، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کا ایک گھونٹ بھی پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

دنیا میں نبیٔ کریم ﷺ نے انسانیت کو ایک معنوی حوضِ کوثر یعنی رشد و ہدایت کے سمندر سے سیراب فرمایا تو آخرت میں حوضِ کوثر سے خوش نصیبوں کو سیراب فرمائیں گے، اللھم اسقنا من حوضہ، آمین۔

حدیث میں ہے کہ معراج کی رات میں بھی کوثر نہر نبیٔ کریم ﷺ کو دکھائی گئی، جس کے کنارے موتیوں کے خیمے تھے، اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار۔ جبرئیل امینؑ نے عرض کیا: یہ وہی کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے، اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوگی کہ نبیٔ کریم ﷺ اپنے نورانی ہاتھوں سے اپنی امت کو اس کے پانی سے سیراب فرمائیں گے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَکَ ہُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) یقیناً ہم نے تم کو کوثر عطا کر دی ہے① ﴿۱﴾ لہذا تم اپنے رب (کا شکر ادا کرنے) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو ﴿۲﴾ یقینا جو تمھارا دشمن ہے اسی کی جڑ کٹی ہوئی ہے② ﴿۳﴾

① دوسرا ترجمہ:۔ بہت زیادہ بھلائی (١) (جیسے: نبوت، قرآن، شفاعت وغیرہ)۔ (٢) جنت کا ایک حوض جو محشر میں ہوگا، اس پر آسمان کے ستاروں کی مقدار میں برتن رکھے ہوں گے، اور بڑی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ دستِ بابرکت سے سیراب فرمائیں گے، اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک (٣) اسی طرح وہ تمام بھلائیاں بھی اس میں شامل ہیں جو حضور ﷺ کے طفیل اس امت کو مل رہی ہیں اور ملتی رہیں گی۔ ② (دوسرا ترجمہ) جس کی نسل آگے نہیں چلے گی (تیسرا) جس کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

سورۃ الکافرون
(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چھ(٦) آیتیں ہیں۔سورۂ ماعون کے بعد اور سورۂ فیل سے پہلے اٹھارہ(١٨)نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں کافروں سے خطاب ہے کہ ایک مسلمان اپنے مذہب کی خصوصی روایات کو کبھی ترک نہیں کرسکتا۔کفر کے معنیٰ لغت میں چھپانے کے آتے ہیں، کافر فطری تقاضائے ایمان کو چھپاتا ہے، ایک کفرِ شرعی ہوتا ہے جس میں ایمان کا انکار ہے۔کفر کا ایک مطلب ہے نعمت کی ناشکری۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طواف کے بعد دو رکعت میں سورۂ کافرون اور اخلاص تلاوت فرمائی، فجر سے پہلے اور مغرب کے بعد کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافروں اور دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

رات کو بستر پر لیٹتے وقت بھی سورۂ کافرون تلاوت فرماتے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علیؓ کو بھی اس کی تاکید فرمائی۔ایک حدیث میں ہے کہ یہ سورت کفر اور شرک سے برأت ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ کافرون پڑھنے سے ربع قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو: اے (سچائی کا انکار کرنے والے) کافرو! ﴿۱﴾ تم جن (معبودوں) کی پوجا کرتے ہو میں ان کی پوجا نہیں کرتا ﴿۲﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت نہیں کرتے جن کی میں عبادت کرتا ہوں ﴿۳﴾ اور (آئندہ بھی) جن (معبودوں) کی پوجا تم کرتے ہو میں ان کی پوجا کرنے والا نہیں ﴿۴﴾ اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی عبادت میں کرتا ہوں ﴿۵﴾ تمھارے لیے تمھارا دھرم ہے[۱] اور میرے لیے میرا دین ہے ﴿۶﴾

۱ کچھ لوگ اپنے مذہب کے لیے ''دھرم'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اس عرف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

سورۃ النصر

(المکیۃ)

یہ سورت مدنی ہے، ایک روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ایامِ تشریق میں منیٰ میں یہ سورت نازل ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ فتحِ مکہ سے پہلے نازل ہوئی۔ اس میں تین (۳) آیتیں ہیں۔ سورۂ حشر یا سورۂ توبہ کے بعد اور سورۂ نور سے پہلے ایک سو تین (۱۰۳) یا (۱۱۴) نمبر پر نازل ہوئی۔

نصرت اور فتح یہ رحمتِ الٰہیہ کی ایک شکل ہے۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں اللہ کی نصرت کا تذکرہ ہے۔

اس سورت کا ایک نام "سورۃ التودیع" بھی ہے، اس کے نزول پر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ سمجھ لیا کہ یہ میرے لیے پیغامِ الوداع ہے اور اسی کے بعد نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع دیا، ایک حدیث میں اس سورت کو بھی رُبعِ قرآن کہا گیا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَ اسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجاوے ﴿۱﴾ اور تم لوگوں کو دیکھ لو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج درفوج داخل ہو رہے ہیں ﴿۲﴾ تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور اس سے مغفرت مانگو① یقیناً وہ (اللہ تعالیٰ) بہت معاف کرنے والے ہیں ﴿۳﴾

① اس سے یہ اشارہ نکلا کہ جس کو اندازہ ہو جائے کہ میری موت کا وقت قریب ہے وہ استغفار و تسبیح کثرت سے کرے۔

سورة اللهب

(المكية)

یہ سورت مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد اور سورۂ تکویر سے پہلے چھ (٦) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ابولہب کا تذکرہ ہے۔

لہب: آگ بھڑکنا، دھوئیں اور غبار کو بھی لہب کہتے ہیں۔ عبد العزیٰ بن عبد المطلب بہت حسین آدمی تھا، آگ کے شعلے کی طرح اس کا چہرہ چمکتا تھا، اسی لیے اس کی کنیت ابولہب ہوگئی۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے جہنمی ہوا۔ ابولہب کنیت سے اس کا جہنمی ہونا بھی ظاہر ہو رہا ہے۔

اس سورت کا ایک دوسرا نام "سورۃ المسد" بھی ہے؛ ابولہب کی بیوی جس کا نام اروی تھا، حسن وجمال کی وجہ سے ام جمیل کہلاتی تھی۔ مونج ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے جس میں سے رسی بنائی جاتی ہے اس رسی کو عربی میں مسد کہتے ہیں۔ ابولہب کی بیوی اپنے گلے میں ہار پہنا کرتی تھی، بخل کی وجہ سے یا آگے چل کر فقر کے حالات کی وجہ سے جنگل سے لکڑیاں لاد کر لایا کرتی تھی وہی اس کے گلے کے لیے پھندا بن گئی۔ گلا گھونٹا اور تڑپ تڑپ کر مر گئی، محلِ حسن محلِ عذاب بن گئی۔

اس سورت کا ایک نام "تبت" بھی ہے، اس لفظ سے یہ سورت شروع ہوتی ہے، یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے، وہ تباہ و برباد ہوگیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّامۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ٪﴿۵﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے ﴿۱﴾ اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہیں آئی ﴿۲﴾ وہ عنقریب (مرتے ہی) ایک بھڑکتے شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا ﴿۳﴾ اور اس کی بیوی بھی جو سر پر جلانے کی لکڑی اٹھا کر لاتی ہے ﴿۴﴾ اس کی گردن میں خوب مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی[1] ﴿۵﴾

[1] آخرت میں جہنم کے طوق سلاسل اس کی گردنوں میں پڑے ہوں گے، اور دنیا میں بھی اسی طرح ایک رسی گلے میں پھنس گئی جو موت کا سبب بنی، ''گردن'' عورت کے لیے محلِ حسن ہے، جہاں خوب صورت ہار پہن کر زینت کی نمائش کرتی ہے، اس عورت امِ جمیل کے لیے محلِ زینت محلِ عذاب ہوگیا۔

نوٹ: ابولہب اور اس کی بیوی کا مفصل واقعہ خطباتِ محمود جلد: ۸ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ الاخلاص

(المکیۃ)

یہ سورت مکی ہے، اس میں چار (۴) آیتیں ہیں۔ سورۂ ناس کے بعد اور سورۂ نجم سے پہلے بائیس (۲۲) نمبر پر نازل ہوئی۔ اس سورت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں صرف ایک ''زیر'' ہے۔

اس سورت میں اخلاص کے ساتھ اللہ کی خالص عبادت کی دعوت دی گئی ہے اور یہی اخلاص انسان کے لیے عذاب سے خلاصی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ سورۂ اخلاص کو ایک بار پڑھنے سے ایک تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس سورت کی محبت جنت میں لے جانے والی اور اللہ کی محبت دلانے والی ہے۔ دس مرتبہ پڑھنے سے جنت میں ایک محل بنتا ہے۔

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین نے پوچھا کہ آپ کے رب کا نسب بتلایئے یا یہ کہ آپ کا رب کس چیز سے بنا ہے؟ چونکہ وہ اللہ رب العزت کو اپنے خود بنائے ہوئے پتھر، تانبا، پیتل کے معبود کی طرح سمجھنے لگے تھے اس لیے یہ سوال کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو: وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں اور سب ان کے محتاج ہیں ﴿۲﴾ ان کی کوئی اولاد نہیں ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) کسی سے پیدا نہیں ہوئے ہیں ﴿۳﴾ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے[۱] ﴿۴﴾

---

۱ (دوسرا ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں۔

سورۃ الفلق

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں۔ سورۂ فیل کے بعد اور سورۂ ناس سے پہلے بیس (۲۰) نمبر پر نازل ہوئی۔

سورت کی پہلی ہی آیت میں لفظ فلق آیا ہے۔ فلق کا معنیٰ آتا ہے ''پھاڑنا'' اور صبح کی روشنی سیاہی کے پردے کو پھاڑ کر نکلتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔ فلق کا ایک معنیٰ ہے مخلوق اور مخلوق عدم کے پردے کو پھاڑ کر وجود میں آتی ہے اس لیے اس کو فلق کہتے ہیں۔

''فلق'' کے متعلق ایک اور روایت میں ہے کہ جہنم میں ایک سر پوش کنواں ہے، جب اس کو کھولا جائے گا اور اس کے اندر سے آگ نکلے گی تو اس کی تیزی کی وجہ سے آگ بھی چیخ گی اور خود جہنمی لوگ ادھر ادھر بھاگیں گے۔

آخری ان دونوں سورتوں کو فرض نماز میں پڑھنا نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ
النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ ع ۲۸

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم (لوگوں کو) کہہ دو کہ میں صبح کے رب (اللہ تعالیٰ) کی حفاظت لیتا ہوں ﴿۱﴾ ان کی پیدا کی ہوئی ہر چیز کی برائی سے ﴿۲﴾ اور اندھیری رات کے شر سے جب (اس کا اندھیرا) چھا جاوے ﴿۳﴾ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں (سحر کے کلمات پڑھ پڑھ کر) پھونک مارتی ہیں[۱] ﴿۴﴾ اور (ہر) حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے ﴿۵﴾

---

① سحر کرنے والے مردوں کی بھی جماعت ہوتی ہے۔

سورۃ الناس

(المدنیة)

یہ سورت مدنی ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ مکی ہے، اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں۔ سورۂ فلق کے بعد اور سورۂ اخلاص سے پہلے اکیس (۲۱) نمبر پر نازل ہوئی۔

اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ ''ناس'' آیا ہے۔

بعض حضرات کے نزدیک ناس کا ماخذ ''نسی'' معنی بھولنا ہے، حروف کی جگہ بدل کر ناس بنایا؛ گویا انسان نسیان سے ہے جس کا ظہور ہوتا ہی رہتا ہے۔

بعض کا کہنا ہے کہ: نَوس سے ہے جس کا معنی ہے ''لہریں مارنا، مضطرب ہونا'' اور یہ دونوں چیزیں انسانوں میں مختلف طریقوں سے دیکھنے میں آتی رہتی ہیں۔ جب لفظ ناس سے خطاب کیا جائے تو اس سے وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن میں مخاطب ہونے کی صلاحیت ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی برکت حاصل کرتے ہوئے (میں پڑھتا ہوں) جن کی رحمت سب کے لیے ہے، جو بہت زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

(اے نبی!) تم کہہ دو: میں حفاظت لیتا ہوں سب لوگوں کے رب کی① ﴿۱﴾ سب لوگوں کے بادشاہ کی ﴿۲﴾ سب لوگوں کے معبود کی ﴿۳﴾ اس وسوسہ ڈالنے والے (شیطان) کے شر سے جو پیچھے چھپ جاتا ہے② ﴿۴﴾ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے ﴿۵﴾ چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے ہو ﴿۶﴾

---

① رب: جو ابتدا ہی سے انسان کے لیے تدبیر و اصلاح کرے، ہوا سے بارش، بارش سے کھیتی، کھیتی سے غذا، غذا سے منی کا نطفہ، پھر رحمِ مادر کے تمام مراحل ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کارفرما ہے، پھر یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ زندگی بھر جاری رہتا ہے اور یہ اصلاح و تدبیر کا سلسلہ چند خصوصی افراد کے لیے نہیں، تمام انسانوں بلکہ اپنی تمام مخلوق کے لیے ہے۔ ② انسان ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے چلا جاتا ہے، اور ذکر سے غفلت کرتا ہے تو شیطان آکر وساوس ڈالتا ہے۔

یہ میرے رب کی نوازش ہے کہ جنھوں نے حیرت انگیز ترتیب سے اس بے علم وعمل کمزور بندے سے اپنی کتاب قرآنِ مجید کے ترجمہ اور حواشی کا کام کروالیا۔

زبان، دل، قلم اس کا شکر ادا نہیں کرسکتا

بس: اللھم لا نحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک

بس درخواست یہ ہے کہ جس طرح اپنے فضل وکرم سے یہ کام کروالیا فضل وکرم فرما کر اس کو قبول فرمالیجیے۔

اپنے بندے بندیوں کے لیے ہدایت کا، خیر کا، قرآن فہمی کا، قرآن پر عمل اور اشاعت کا ذریعہ بنادیجیے۔

حضرت نبیٔ کریم ﷺ کے لیے اور خود بندے کے لیے اور گھر والوں کے لیے اور والدین اور اساتذہ کے لیے اور اس کارِ خیر میں کسی طرح کا تعاون کرنے والوں کے لیے اور پوری امت محمدیہ کے لیے صدقۂ جاریہ بنادیجیے۔

اے اللہ تعالیٰ! اپنا فضل فرما کر قبولیت سے مالا مال فرمادیجیے اور اس کو مقبول بنادیجیے۔

آپ کی کتاب کا حق ہم ادا نہیں کرسکتے، کوتاہیوں سے درگذر فرمادیجیے۔

اہلِ قرآن میں شمولیت کا ذریعہ بنادیجیے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، وتب علینا یا مولانا انک انت التواب الرحیم

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وعلی من تبعھم باحسان الی یوم الدین

مؤلف کی دیگر تالیفات

نمبر شمار	اسمائے کتب	لغت
۱	عرفات کی دعائیں اور اعمال	گجراتی
۲	ظہورِ مہدی	اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی
۳	ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے ضروری مسنون دعائیں	گجراتی
۴	خاص خاص فضیلتوں والی مسنون دعائیں	اردو، گجراتی، ہندی، انگریزی
۵	مختصر سیرتِ نبوی ﷺ پہلا حصہ (اسٹوڈنٹس کے لیے)	گجراتی
۶	ہندستان کی جنگ آزادی اور جمعیتِ علمائے ہند (زیرِ طبع)	گجراتی
۷	احمدیہ قادیانی جماعت کا تعارف	گجراتی
۸	ترتیبِ مبادیاتِ حدیث	اردو
۹	ماہِ رمضان کو وصول کرنے کا جامع مختصر نسخہ	گجراتی
۱۰	عید الاضحیٰ مسائل وفضائل (پمفلٹ)	گجراتی
۱۱	مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت کا تعارف	گجراتی
۱۲	مرزا غلام احمد قادیانی کے متضاد دعوے	گجراتی
۱۳	قادیانی غیر مسلم (دیوبندی، بریلوی، غیر مقلد اور جماعتِ اسلامی کے علما کے فتاوی)	گجراتی
۱۴	ختمِ نبوت، قرآن وحدیث کی روشنی میں	گجراتی
۱۵	دیکھی ہوئی دنیا (اول، دوم، سوم، چہارم)	اردو

۱۶	خطباتِ محمود (اول تانہم) یعنی کل نو (۹) حصے	اردو
۱۷	دینی بیانات (اول تاہشتم)	گجراتی
۱۸	مسنون وظائف	اردو، گجراتی
۱۹	منتخب مسنون دعائیں	اردو
۲۰	بیعت	اردو، گجراتی
۲۱	آسان حج	گجراتی
۲۲	اسلام کا امن اور شانتی کا پیغام	گجراتی، ہندی
۲۳	حج کے پانچ ایام	گجراتی
۲۴	ممبئی سے مکہ مکرمہ	گجراتی
۲۵	زیارت مدینہ منورہ	گجراتی
۲۶	مختصر عرفات کے اعمال اور دعائیں	اردو
۲۷	مکتب کے بچوں کے لیے منتخب مسنون دعائیں	اردو، گجراتی، ہندی
۲۸	تذکرۂ قاریان بارڈولی	اردو
۲۹	حضرت شیخ الہندؒ اور ریشمی رومال	گجراتی
۳۰	مسلمانوں کا خزانہ	گجراتی
۳۱	قرآن میں آئے ہوئے خواتین کے واقعات (تین جلد)	اردو
۳۲	قادیانیت کا تعارف	اردو

نوٹ: انٹرنیٹ پر: بخارا، مسجد اقصی، ترکی، اسپین، طائف وغیرہ اسفار کی کارگزاری اور دیگر علمی بیانات اور سورت میں ہونے والی ہر پیر کی قرآن مجید کی تفسیر کی مجلس اور جلالین شریف کا درس اور مکاتب میں تعلیم کا انوکھا آسان سہل طریقہ یہ سب چیزیں دیکھنے اور سننے کے لیے حسب ذیل ویب سائٹ کا استعمال کریں: WWW.NOORANIMAKATIB.COM